امام منذری رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق تالیف ''الترغیب والترہیب'' سے منتخب

صحیح الترغیب والترہیب

تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ

انتخاب: ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ

دار العلم ممبئی

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً

سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَہٗ حَتّٰی یُبَلِّغَہٗ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ اور شاداب رکھے جس نے ہم سے
کوئی حدیث سنی، پھر اسے یاد کر کے لوگوں تک پہنچا دیا

(سنن أبی داؤد، العلم، حدیث ٣٦٦٠)

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تالیف الترغیب والترہیب سے منتخب

جلد اوّل

تحقیق

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ: حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ

انتخاب: ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ

تقریظ: فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

تصدیر: فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

سلسلہ مطبوعات دارالعلم نمبر 242

نام کتاب	:	(منتخب) صحیح الترغیب والترہیب
جلد	:	اوّل
تحقیق	:	علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	:	حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ
انتخاب	:	حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ وحافظ محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ
ناشر	:	دارالعلم، ممبئی
طابع	:	محمد اکرم مختار
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	۲۰۱۵ء
مطبع	:	بھاوے پرائیویٹ لمیٹڈ، ممبئی

DARUL ILM

PUBLISHERS & DISTRIBUTORS

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel. (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
Fax : (+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نوافل کا بیان 243

اظہار تشکر

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

موجودہ دور کو قلم وقرطاس کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا مطبوعہ رسائل وکتب دعوت وتبلیغ کا انتہائی مؤثر ومفید ذریعہ ہے۔ وعظ وتقریر کی اہمیت وافادیت اپنی جگہ مسلّم لیکن تصنیف وتالیف کا دعوت وتبلیغ کے میدان میں کلیدی کردار ہے۔

علم کی نشر واشاعت صدقہ جاریہ اور اخروی نجات کا اہم ذریعہ ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَ نَشَرَهٗ ...... الحدیث

''علم کا سیکھانا اور اسے نشر کرنا ایسا عمل صالح ہے کہ جس کا ثواب مومن کو اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔'' (صحیح الترغیب والترهیب جلد ١ ص ١٥٦ کتاب العلم)

اسی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے متعدد مواقع پر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدایت کی کہ وہ احادیث کو لکھ لیا کریں۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر یمن کے ابوشاہ کی درخواست پر اسے احادیث لکھوا کر دیں۔ یوں آپ ﷺ نے جب دین وشریعت کی انمول تعلیمات کو دوسرے لوگوں تک پہچانے کی ترغیب دی تو وہاں موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی تمام تر کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہوئے احادیث رسول ﷺ کو تحریر وتقریر کے ذریعے سے دنیا کے کونے کونے میں منتقل کیا۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ

رسول اللہ ﷺ نے نبوت کے 23 سال امت کو ''بشیر ونذیر'' کی حیثیت سے احکام باری تعالیٰ کے بجا آوری پر ثواب کی نوید اور نافرمانی پر گرفت وعذاب کی وعید سنائی۔

ترغیب وترہیب انسان کی روحانی زندگی کو بچانے کی کامیاب ترین تدبیر ہے۔ جس سے دل نورِ ایمان سے منور

اور زندگی اعمالِ صالحہ کی تابانی سے روشن ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ مَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذِرِیۡنَ ۚ [الانعام: 48]

''اور پیغمبروں کو ہم صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ (اہل ایمان کو نعمتوں کی) بشارت دیں اور (نافرمانوں کو عذاب سے) ڈرائیں۔''

انسان کی کامیابی وکامرانی میں ترغیب وترھیب کا کلیدی کردار ہے۔ اسی نظریہ کے پیش نظر علامہ منذری رحمہ اللہ نے ''الترغیب والترھیب'' پر مشتمل احادیث نبویہ کا ایک عظیم ذخیرہ مرتب فرمایا کہ جس سے اہل ایمان کے دلوں کا تزکیہ اور اذھان کی اصلاح ہوئی۔

اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے محترم جناب ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا صاحب حفظہ اللہ نے علامہ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے مزین ''صحیح الترغیب والترھیب'' کو بعد از نمازِ فجر سبقاً مجھ سے پڑھا۔ اور ترغیب وترہیب کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موتیوں سے قیمتی اور پہاڑوں سے ٹھوس ارشادات میں سے چند اہم ترین احادیث کا انتخاب کیا۔ اور یہ سلسلہ اللہ کی خاص رحمت سے پایۂ تکمیل تک پہنچا اور ''صحیح الترغیب والترھیب'' کی تینوں جلدیں ہم نے اللہ کی توفیق سے مکمل کیں۔ زیرِنظر کتاب اسی انتخاب کا آدھا حصہ ہے اور بقیہ آدھا حصہ ان شاء اللہ جلد قارئین کے ہاتھوں میں ہوگا۔ مستقبل میں مکمل تینوں جلدوں کا ترجمہ کرنے کا بھی ارادہ میری زندگی کی اہم خواہش ہے۔ احادیث کا رواں اور سلیس ترجمہ کرتے وقت مجھے جہاں کہیں دقت محسوس ہوئی وہاں میرے مشفق ومربی اساتذہ کرام (مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی، شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار مدنی اور شیخ الحدیث مولانا بلال احمد وغیرہ حفظہم اللہ وَمَتَّعَنَا اللّٰهُ بِطُوۡلِ حَيَاتِهِمۡ کی معاونت میرے شامل حال رہی۔

نظر ثانی کا کام میرے ہر دلعزیز استاد فضیلۃ الشیخ مولانا بلال احمد صاحب حفظہ اللہ نے بڑی محنت سے کیا۔

احادیث کے انتخاب میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ تکرار سے اجتناب کرتے ہوئے تمام ابواب سے احادیث مبارکہ کو قلم قرطاس کیا جائے۔

یہ سب اللہ کی خاص رحمت وتوفیق کا ثمر ونتیجہ ہے جس پر ہم بارگاہِ رب العالمین میں سجدہ ریز ہیں اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام احباب کے بے حد مشکور ہیں۔

جَزَاهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَ وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاهُمْ لِمَا يُحِبُّ وَ يَرْضٰى.

اس تمام تر سعی وکوشش کے باوجود اگر اس کتاب کی (طباعت) کمپوزنگ اور ترجمہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی و کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئین کرام اس سے ہمیں آگاہ فرمائیں، ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔ علمی وتحقیقی کاموں میں اصلاح ونظر ثانی کی ہمیشہ گنجائش رہتی ہے اور اہل علم نے ہر دور میں ان غلطیوں کی نشاندہی کر کے دینِ حنیف کی عظیم خدمت سرانجام دی۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی سے دعاء ہے کہ اے رب العالمین! ہماری اس کوشش کو ہمارے اور ہمارے والدین کے لیے خصوصاً صدقہ جاریہ اور توشہ آخرت بنا۔ اور اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام دوست واحباب (محترم جناب ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا، قاری عبید الرحمٰن، محترم صہیب احمد، ملک جمیل، رشید سبحانی اور ناصر محمود حفظہم اللہ) کے لیے اسے صدقہ جاریہ بنا کر اس کوشش کو امت کی اصلاح کا ذریعہ بناتے ہوئے اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرما۔ آمین

مترجم: حافظ محمد ساجد حکیم

14 شعبان 1434ھ

بمطابق 24 جون 2013ء

مقدمہ

کتاب کی اہمیت اور افادیت

ہر مسلمان کے ایمان کی سلامتی اور حفاظت اور آخرت کی رستگاری کے لیے الترغیب والترھیب یعنی رجاء وخوف اتنے ہی ضروری ہیں کہ جتنے کسی تندرست پرندے کے لیے دو صحیح وسالم پروں کا ہونا از بس ضروری ہے جب تک دونوں پر برابر قائم ہیں پرواز صحیح رہتی ہے۔ اگر کسی پر میں نقص پیدا ہو جائے تو پرواز درست نہیں رہتی۔ اگر دونوں پر کھو جائیں تو پرندہ جلد جان ہار جاتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ رحمتِ الٰہی کا ہر چند امیدوار رہتے ہوئے اللہ قہار کے عذاب سے خائف یعنی لرزاں اور ترساں رہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور عذابِ الٰہی سے بے خوف ہونا دونوں انسان کو ملتِ اسلامیہ سے خارج کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لیے راہِ صواب ان دونوں کے بین بین ہے۔ پس ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کا امیدوار رہے اور اس کے عذاب سے خائف اور ڈرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب ہونے کا مطلب یہ ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے کام کرتا رہے اور اس پر ثواب کا امیدوار رہے یا پھر گناہ کے بعد تائب ہو کر مغفرت کا امیدوار رہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ " [البقرہ: 218]

"البتہ ایمان لانے والے ہجرت کرنے والے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

صحیح معنیٰ میں اللہ کے عذاب سے خائف رہنے کا مطلب یہ ہے کہ محرماتِ الٰہیہ سے حتی المقدور اجتناب کیا جائے۔ محرمات کا ارتکاب بھی کرتا رہے اور اللہ کی رحمت کی آس بھی لگائے رہے نیک عمل کی فکر بھی نہ کرے تو ایسا شخص مغرور ہے اور جھوٹی آرزو پالے ہوئے ہے۔

اس گفتگو سے ثابت ہوا کہ الترغیب والترھیب (رجاء وخوف) دونوں مسلمان کے حق میں اوصاف مدح ہیں کتاب کی اہمیت اور افادیت کے لیے یہ کیا کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے متعدد مقامات پر الترغیب والترھیب کے مفید ترین موضوع کو مختلف اسالیب میں مسلمان کے لیے بیان فرمایا چنانچہ ان دونوں مطلوب وصفوں کے مضمون قرآن کے متعدد مقامات پر بیان فرما کر ان کی اہمیت اور افادیت واضح فرما دی ہے۔ مثلاً

① " اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا " [بنی اسرائیل: 57]

"جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور ان کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔"

② " تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ز وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ "

[السجدہ : 16]

"ان کی کروٹیں اپنی خوابگاہوں سے الگ رہتی ہیں۔ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

③ " اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ یَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ " [الزمر: 9]

"بھلا (مشرک اچھا ہے) یا وہ جو رات کے وقتوں میں زمین پر سجدہ ریز ہو کر اور کھڑے ہو کر عبادت کرتا اور آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب (تعالیٰ) کی رحمت کی امید رکھتا ہے کہو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے دونوں برابر ہو سکتے ہیں اور نصیحت تو وہی لوگ پکڑتے ہیں جو عقلمند ہیں۔"

ان دو مقامات کے علاوہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ترغیب اور ترھیب کے اس مفید ترین مضمون کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں توازن قائم رکھنے کے لیے بیان کیا گیا ہے چنانچہ فرمایا۔

" نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ " [الحجر: 49]

''(ترغیب کے پہلو پر زور دیتے ہوئے فرمایا) اے نبی! میرے بندوں کو بتلا دو کہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔''

پھر اس کے متصل حرف تاکید اَنَّ اور جملہ اسمیہ کے اسلوب میں آگاہ فرمایا۔

" اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ " [الحجر: 50]

''بلاشبہ میرا عذاب بھی درد دینے والا عذاب ہے۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

" وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ۙO اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ " [القیامة: 22 و 23]

''اس روز بہت سے چہرے رونق دار ہوں گے اور اپنے رب کے محو دیدار ہوں گے۔''

پھر مقابلہ میں فرمایا

" وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ۙO تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕO " [القیامة: 24 و 25]

''اور بہت سے چہرے اس دن اداس ہوں گے۔ خیال کریں گے کہ ان پر مصیبت اترنے والی ہے۔''

نیز فرمایا:

" وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۙO ضَاحِکَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۚO " [عبس: 38 و 39]

'' کتنے چہرے اس روز درخشاں ہوں گے خنداں اور شاداں ہوں گے (یہ نیکوکار ہوں گے)۔''

" وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ عَلَیْهَا غَبَرَةٌ ۙO تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕO اُولٰٓئِکَ هُمُ الْکَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۧO "

[عبس: 40 تا 42]

'' کتنے چہرے ہوں گے اس دن جن پر گرد پڑ رہی ہوگی اور سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہ کفار بدکار ہوں گے۔''

ان آیات بینات اور ان جیسی دوسری بیش از بیش آیات سے واضح ہوا کہ ایمان کی صحت وسلامتی کے لئے رجاء و خوف (ترغیب وترھیب) دو روحانی اور لازمی عناصر ہیں کیونکہ ایمان کی صحت وسلامتی اور آخرت کی رستگاری کے لیے نہ اکیلی امید کافی ہے اور نہ اکیلے عذاب الٰہی کا خوف کارگر اور مفید ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ رجاء وخوف (ترغیب وترھیب

دونوں کی مساوی کیفیت کا قائم رہنا ضروری ہے ورنہ ایمان منجی میں خلل کا خطرہ خارج از امکان نہیں۔

امام ابن العز رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء عقائد کا قول ہے کہ جس نے محض محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وہ زندیق (بدمذہب) ہے اور جس نے محض خوف کے مارے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی وہ خارجی ہے۔ اور جس نے صرف امید کے ساتھ عبادت کی وہ مرجئہ ہے اور جس نے محبت، خوف اور امید کے ساتھ اللہ عبادت کی وہ مومن موحد ہے۔

[شرح عقیدہ طحاویہ ص315]

زیر نظر کتاب سے قبل الترغیب والترھیب کے اردو زبان میں متعدد ترجمے منظر عام پر آ چکے ہیں مگر وہ رواں اردو زبان میں نہیں اس لیے ضرورت تھی کہ کوئی اللہ کا بندہ اس کتاب کا رواں اردو زبان میں ترجمہ لکھ دے تو کیا ہی اچھا ہو۔ الحمد للہ میرے تلمیذ رشید قاری ساجد حکیم حفظہ اللہ نے اس ضرورت کو پورا کر دکھایا ہے۔ ساجد حکیم کَثَرَ اللّٰهُ فِيْنَا اَمْثَالَهٗ کو چہ قلم وقرطاس میں بالکل نو وارد ہیں مگر ان کا یہ نقش اول دیکھنے سے لگتا ہے کہ وہ ننھے قلمکار نہیں بلکہ کہنہ مشق قلمکار ہیں۔ میں نے اس کتاب کے جستہ جستہ مقامات کو پڑھا اور جانچا ہے ماشاء اللہ اسلوب دلکش، ترجمہ سلیس اور ایسا رواں ہے کہ بات بڑی آسانی کے ساتھ قاری کے ذہن میں جاگزیں ہو جاتی ہے اللہ قلم زور اور زیادہ کرے۔ آمین

ساجد حکیم حفظہ اللہ کی مفید ترین کاوش ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ کی حوصلہ افزائی اور تعاون کی مرہون منت ہے۔ ڈاکٹر صاحب امراضِ قلب کے ان ماہرین ڈاکٹروں میں شامل ہیں جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ آپ نہ صرف امراض قلب اور ذیابیطس کے معالج ہیں بلکہ آپ روحانی معالج بھی ہیں مگر تعویذ لکھنے والے روحانی نہیں۔ دعوۃ اور تبلیغ ماشاء اللہ آپ کی طبیعت ثانیہ بن چکی۔ آپکے تعاون اور نگرانی میں متعدد ادارے فہم قرآن وسنت کے نام پر قرآن کی تعلیم اور تفہیم میں رواں دواں ہیں۔ حتیٰ کہ آپ کا مطب بھی دعوت دین کا خاموش ادارہ ہے۔ مطب کی دیواروں پر قرآن مجید کے سبز رنگ کے طغرے۔ اسلامی، اخلاقی، معاشی اور معاشرتی احادیث کے ترجمہ والے چارٹ سجے ہوئے ہیں اور اسی طرح انتظار گاہ میں متوسط میز پر علمی اصلاحی ہفت روزے پڑے ہوتے ہیں تا کہ مریض فارغ بیٹھنے کے بجائے مطالعہ کرتے رہیں۔

بہرحال ڈاکٹر صاحب باوجود بڑے ڈاکٹر ہونے کے متورع، پاکباز اور صاحب دل ڈاکٹر ہیں۔ میں بڑے

بڑے ڈاکٹروں سے مل چکا ہوں مگر ڈاکٹر آصف چوہدری ماہر ہڈی جوڑ کرسچن ہاسپٹل لبرٹی مارکیٹ اور محمد راشد رندھاوا حفظہ اللہ جیسا کسی ڈاکٹر کو نہیں پایا۔ اول الذکر آصف صاحب غریب مریض سے فیس بہت کم لیتے ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر رندھاوا صاحب فیس نہیں لیتے بلکہ اہل علم کو دوائی بھی مہیا کر دیتے ہیں۔ **اللھم زد فزد**

آخر میں دعا ہے کہ اللہ ساجد صاحب اور ڈاکٹر صاحب حفظہما اللہ کی اس بابرکت کاوش کو بارآور فرمائے ان کے لیے توشہ آخرت بنائے اور اپنے بندوں کے لیے مفید بنائے۔

اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے طویل سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں۔

علم اصول حدیث

تعریف علم اصول الحدیث:

① وہ علم ہے جس کے ذریعہ سند اور متن کے احوال کی معرفت حاصل کی جاتی ہے تا کہ حدیث کے قبول وعدم قبول کا فیصلہ کیا جا سکے۔

② علم اصول حدیث کا موضوع، سند اور متن کے بارے میں قبول وعدم قبول کا فیصلہ کرنا۔

③ غایت (فائدہ) اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ صحیح وسقیم حدیث کے درمیان خط امتیاز کھینچنا۔

④ **الحدیث:** -لغوی معنیٰ جدید یا نئی چیز کے ہیں۔

اصطلاحی تعریف: - ہر اس قول، فعل، تقریر اور صفت کو حدیث کہا جاتا ہے جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جاتی ہے۔

(تقریر سے مراد وہ فعل ہے جو نبی کریم ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر سکوت فرمایا ہو۔

⑤ الخبر کا لغوی معنیٰ عام خبر کے ہیں مگر اس اصطلاحی تعریف میں تین قول ہیں۔

(۱) خبر اور حدیث دونوں باہم مترادف ہیں۔ (۲) دونوں ایک دوسرے کے مخالف ہیں حدیث وہ کلام ہے جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ جو کسی امتی کی طرف سے منقول ہو۔ (۳) خبر حدیث سے عام لفظ ہے یعنی حدیث جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ کلام جو نبی یا کسی امتی شخص سے منقول ہو۔

⑥ **الاثر:** -اس کے لغوی معنیٰ کسی چیز کا باقیماندہ نشان

اصول حدیث کی اصطلاح میں اس کے متعلق دو قول ہیں (۱) یہ حدیث کا مترادف ہے۔ یعنی (حدیث اور اثر دونوں ایک ہیں) (۲) اثر وہ قول یا فعل ہے جس کی نسبت صحابی یا تابعی کی طرف ہو۔

⑦ الاسناد: حدیث کی نسبت اس کے قائل کی طرف کرنا۔ الاسناد اور سند دونوں مترادف ہیں۔ سند سے مراد راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک پہنچائے۔

⑧ المتن کے لغوی معنیٰ زمین کا وہ سخت حصہ جو عام سطح سے قدرے بلند ہو۔
اصول حدیث کی اصطلاح میں کلام کا وہ حصہ مراد ہے جس پر سند ختم ہو۔

ہم تک پہنچنے کے لحاظ سے خبر کی تقسیم

ہم تک پہنچنے کے لحاظ سے خبر کی دو قسمیں ہیں ① خبر متواتر ② خبر آحاد

متواتر کی لغوی تعریف:- یہ لفظ مصدر تواتر سے مشتق اسم فاعل بنا ہے یعنی پے در پے ہونا۔

اصطلاحاً:- وہ حدیث مراد ہے جسے ہر دور میں راویوں کی اتنی تعداد نے روایت کیا ہو جس کا کذب بیانی پر عمداً یا اتفاقاً جمع ہو جانا محال دکھائی دیتا ہو۔

متواتر کی شرطیں:- چار ہیں ① اسے راویوں کی ایک بڑی تعداد روایت کرے۔ وہ تعداد دس راویوں سے کم نہ ہو۔

② تعداد کی یہ کثرت سلسلہ روایت یعنی سند کے ہر ایک طبقے یا مرحلے میں موجود ہو۔

③ اس بڑی تعداد کا کذب بیانی پر عمداً یا اتفاقاً جمع ہونا محال ہو۔

④ راویوں کو اس خبر کا علم حواسِ ظاہری حس کے ذریعہ حاصل ہوا ہو مثلاً روایت کرنے والا یوں کہے ہم نے سنا۔ ہم نے دیکھا۔ لیکن اس حدیث یا خبر کا تعلق عقل کے ساتھ نہ ہو۔ جیسے کائنات کے حدوث یعنی عدم سے وجود میں آنے کی خبر وغیرہ تو ایسی صورت میں وہ خبر یا حدیث متواتر نہیں ہوگی۔

⑤ فائدہ علم یقینی بدیہی کا دے۔

خبر متواتر کا حکم:- فائدہ علم یقینی بدیہی کا دیتی ہے۔ اس کے راویوں پر بحث کی ضرورت نہیں پڑتی۔ خبر متواتر اصول حدیث کا حصہ نہیں۔

اخبار آحاد

اخبار آحاد کی تعریف:

لغوی تعریف: -صفت کے لحاظ سے آحاد جمع ہے احد کی جو واحد کے معنی میں ہے اس لیے خبر واحد وہ خبر ہے جسے ایک شخص روایت کرے۔

اصطلاحی تعریف: -خبر واحد وہ خبر ہے جو خبر متواتر کی شرطوں پر پوری نہ اترے۔

خبر واحد کا حکم: -خبر واحد سے علم نظری حاصل ہوتا ہے یعنی ایسا علم جو غور وفکر اور استدلال پر موقوف ہوتا ہے۔سلسلہ روایت کے لحاظ سے خبر واحد کی تین قسمیں ہیں۔

① **الغریب:** -یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔بمعنیٰ منفرد یعنی اکیلا۔

اصطلاح میں غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جسے صرف ایک راوی نے روایت کیا ہے۔

② **العزیز:** -وہ حدیث ہے کہ اس کی سند کے ہر ایک طبقے میں روایت کرنے والے کم از کم دو راوی ہوں۔اگر کسی طبقہ تین یا تین سے زائد راوی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

③ **المشہور:** -خبر مشہور اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند کے ہر ایک طبقہ میں کم از کم تین یا اس سے زائد راوی ہوں بشرطیکہ یہ زیادتی کی تعداد حد تواتر کو نہ پہنچے۔

خبر مقبول کی اقسام

خبر مقبول اپنے مراتب کے لحاظ سے دو بڑی قسموں پر مشتمل ہے ① صحیح ② حسن۔پھر ان میں کی ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔الصحیح لذاتہٖ، الصحیح لغیرہٖ، الحسن لذاتہٖ اور الحسن لغیرہٖ۔

الصحیح لذاتہٖ: -اصول حدیث کی اصطلاح میں کسی قوی حافظہ والے پاکیزہ کردار راوی کا اپنے ہی طرح کے حامل صفات راوی سے ایسی حدیث نقل کرنا جو ابتداء سے انتہا تک پاکیزہ کردار قوی حافظہ والے راویوں سے منتقل ہوتی ہوئی پہنچے۔اس میں شذوذ یعنی کسی زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت نہ ہو اور نہ اس میں کوئی علت پائی جائے۔

الصحیح لذاتہٖ میں مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

① **اتصال سند:** -یعنی سند کے ہر ایک راوی نے جس سے روایت لی ہے اس سے بلا واسطہ اس حدیث کو روایت کیا ہو اور یہی صورت حال ابتدا سے انتہا تک قائم رہے۔

② **راوی کی عدالت:** -یعنی اس حدیث کا ہر ایک راوی اسلام،عقل اور بلوغ کے اوصاف سے متصف ہو،اور اس میں

نہ تو فسق و فجور پایا جائے اور نہ عدم مروت۔

③ **راویوں کا حافظہ:** - ہر ایک راوی کا حافظہ بہت پختہ اور مضبوط ہو۔ خواہ حفظ کی صورت سفینہ یعنی کتاب میں محفوظ کر لیا ہو۔

④ **اس میں شذوذ کا نہ ہونا:** - یعنی وہ حدیث شاذ نہ ہو۔ شذوذ کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی ثقہ راوی اوثق راوی کی مخالفت کرے۔

⑤ **اس میں علت کا نہ ہونا:** - یعنی وہ حدیث معلول نہ ہو۔ علت مبہم قسم کا مخفی نقص ہے جو حدیث کی صحت کو مجروح کر دیتا ہے۔

صحیح حدیث کا حکم: - اہل حدیث، اہل فقہ اور اہل اصول کے نزدیک بالاتفاق عمل کرنا واجب ہے۔

الحسن لذاتہ: - لفظ حسن بمعنی جمال سے نکلا ہے اور صفت مشبہ ہے۔

اصطلاحی تعریف: - اصطلاحی تعریف میں مختلف قول ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے مطابق حسن لذاتہ وہ حدیث ہے کہ اس کی سند متصل ہو لیکن ایسے راویوں سے منقول ہو جو عادل ہوں مگر ان کا حافظہ کمزور ہو اور شذوذ سے پاک ہو (محمود طحان رحمہ اللہ)

حکم: - دلیل کے طور پر استعمال کرنے کے لحاظ سے اس کا درجہ الصحیح کے برابر ہے اگرچہ قوت میں اس سے کچھ کم ہے اس وجہ سے فقہاء نے اس سے استدلال بھی کیا ہے اور عمل بھی کیا ہے۔

الصحیح لغیرہٖ: - اس حدیث کو کہتے ہیں جو حسن لذاتہٖ ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اس کی روایت اس کی سند جیسی کسی اور سند سے یا اس سے زیادہ قوی سند سے روایت ہوئی ہو ایسی حدیث کو صحیح لغیرہٖ اس لیے کہتے ہیں کہ اسے صحیح کا درجہ اس کی اپنی سند کی وجہ سے حاصل نہیں ہوا بلکہ اس کی سند کے ساتھ کسی اور سند کے مل جانے کی وجہ سے وہ صحیح کے درجہ تک پہنچ پائی ہے۔

الصحیح لغیرہٖ کا مرتبہ: - اس کا مرتبہ الصحیح لذاتہٖ سے کم اور حسن لذاتہٖ سے بلند ہے۔

حسن لغیرہٖ: - حسن لغیرہٖ وہ حدیث ہے جو ضعیف ہوتی ہے مگر کثرتِ طرق کی وجہ سے اس کے ضعف کی تلافی ہو جائے اور جانب قبول راجح ہو۔

الحسن لغیرہ کا درجہ: -حسن لذاتہٖ کے مقابلہ میں حسن لغیرہ کا درجہ فروتر ہے۔حسن لذاتہٖ اور حسن لغیرہ میں تعارض کی صورت میں حسن لذاتہٖ کو ترجیح دی جائے گی۔

خبر مقبول کی دو قسمیں

خبر مقبول کی دو قسمیں ہیں ① معمول بہٖ اور غیر معمول بہٖ۔ پھر اس سے حدیث کی دو قسمیں اور نکلتی ہیں۔ایک محکم اور مختلف الحدیث اور دوسری ناسخ منسوخ۔

محکم: -اصول حدیث کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ حدیث ہے جو اپنی ہم پلہ حدیث کے معارض نہ ہو۔اکثر احادیث اسی قسم کے ہیں۔باہم متعارض احادیث بہت ہی کم ہیں۔

مختلف الحدیث: - اصطلاح کے مطابق یہ وہ مقبول حدیث ہے جو اپنی جیسی حدیث کے معارض ہو لیکن تعارض کے باوجود دونوں میں تطبیق کا امکان موجود ہو۔

ناسخ ومنسوخ

نسخ کی تعریف:

لغوی تعریف: -لغت میں نسخ کے دو معنیٰ ہیں ایک معنیٰ ازالہ یعنی زائل کر دینا۔اس سے یہ محاورہ مستعمل ہے نَسَخَتِ الشَّمُسُ الظِلَّ یعنی سورج نے سایہ زائل کر دیا۔اس کا دوسرا معنیٰ نَسَخُتُ الْکِتَابَ میں نے کتاب نقل کر لی۔گویا ناسخ یعنی نقل کرنے والے نے منسوخ کو یعنی جس سے اس نے نقل کی ختم کر کے رکھ دیا یا اسے کوئی شکل دے دی۔

اصطلاحی تعریف: -اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ شارع نے پہلے کوئی حکم دیا پھر بعد میں دوسرا حکم دے کر اس پہلے حکم کو ختم یعنی زائل کر دیا۔

ناسخ اور منسوخ کی پہچان: - ناسخ اور منسوخ احادیث درج ذیل امور کے ذریعے پہچانا جا سکتا ہے۔

① رسول اللہ ﷺ نے خود وضاحت فرما دی ہو۔جیسا کہ صحیح مسلم میں اِنِّیُ کُنُتُ نَهَیُتُکُمُ عَنُ زِیَارِةِ الْقُبُوُرِ فَزُوْرُوُھا کہ میں نے تم کو زیادہ قبور سے منع فرمایا۔اب میں تم کو حکم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں۔

② صحابی وضاحت کر دے جیسے آگ کی پکی چیز کھانے سے وضوء کا نہ ٹوٹنا۔

③ تاریخ کی معرفت کے ذریعہ یعنی جو آخری حکم ہوگا وہ ناسخ اور پہلا حکم منسوخ ہوگا۔

خبر مردود

① بحث اول ضعیف:

② بحث دوم مردود بوجہ سقوط سند:

③ بحث سوم مردود بوجہ طعن راوی:

بحث اوّل: -کسی حدیث کو رد کرنے کے بہت سے اسباب ہیں۔لیکن بنیادی طور پر دو بڑے اسباب ہیں جن میں باقیماندہ اسباب بھی داخل ہیں۔

① سلسلہ اسباب میں انقطاع۔② راوی پر طعن:

بحث اوّل۔ضعیف حدیث:

اصول حدیث کی اصطلاح میں ہر اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں حسن حدیث کی ضروری شرطوں کوئی ایک شرط مفقود ہو۔

حدیث ضعیف پر عمل کا حکم:-

اس پر عمل کرنے پر علماء میں اختلاف ہے۔جمہور کے نزدیک فضائل اعمال کی صورت اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔لیکن اس کے لیے تین شرطیں یہ ہیں اور وہ یہ ہیں۔

① ضعیف زیادہ شدید نہ ہو۔② وہ حدیث کسی ایسے اہل کے تحت اور بنیاد کے تحت میں آتی ہو جس پر عمل ہو رہا ہے۔③ اس پر عمل کرتے وقت یہ اعتقاد نہ ہو کہ یہ عمل شریعت سے ثابت ہے بلکہ یہ اعتقاد ہو کہ احتیاط کا یہی تقاضا ہے۔

دوسری بحث

سقوط سند کے باعث:-مردود حدیث کی اقسام حسب ذیل ہیں:

① المعلق:-اس کا معنی لٹکائی گئی چیز ہے۔اصطلاح کے مطابق معلق اس سند کو کہتے ہیں جس کی ابتداء سے ایک یا ایک سے زائد راویوں کا لگاتار ذکر چھوٹ جائے۔

معلق حدیث کا حکم: -حدیث معلق قابل قبول نہیں۔اس لئے کہ شرائط قبول میں سے ایک اہم شرط اتصال سند اس میں موجود نہیں۔

فائدہ: -مگر جب صحیحین کی معلق روایت صیغہ معروف کے ساتھ منقول ہوں تو وہ قابل عمل ہیں۔اگر صیغہ تمریض (قیل و رُوِیَ) کے ساتھ منقول ہوں تو نا قابل عمل ہیں مگر پھر بھی وہ ردی کی ٹوکری کی چیز نہیں۔صحیحین میں درج ہونے کی وجہ سے کچھ نہ کچھ اہمیت ضرور ہے۔

مرسل: -اصطلاح میں وہ حدیث ہے جس کی سند کا آخری حصہ یعنی تابعی سے اوپر کا راوی (صحابی) ساقط ہو۔

مرسل کا حکم: -مرسل حدیث اتصال سند کی لازمی شرط مفقود ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول اور ضعیف ہے۔

المعضل

لغوی تعریف: -لغت کے لحاظ سے معضل اَعْضَلَ کا اسم مفعول ہے۔جو اعیاء کے معنیٰ میں ہے یعنی عاجز کر دیا۔

اصطلاح: -میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند متصل نہ ہو۔سند کسی بھی حصہ شروع درمیان دو یا دو سے زائد راوی پے در پے ساقط ہوں۔

حکم: -معضل حدیث بالاتفاق ضعیف اور نا قابل قبول ہے۔

المنقطع:

لغوی تعریف: - المنقطع اسم فاعل ہے۔انقطاع اتصال کی ضد ہے۔یعنی کٹ کر الگ ہو جانا۔

اصطلاح میں اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند متصل نہ ہو۔درمیان سے یا آخر سے یا شروع سے۔اس لحاظ سے اس میں مرسل۔معلق اور معضل سب داخل ہو جاتی ہیں۔

حکم: -منقطع حدیث بالاتفاق ضعیف ہے اس لیے کہ اس کے محذوف راوی کا حال معلوم نہیں۔

المدلس: -لغت کے اعتبار المدلس اسم مفعول ہے جو مصدر تدلیس سے مشتق ہے جسکا معنی گاہک سے سامان کا عیب چھپانا۔

اصطلاح کے لحاظ سے تعریف اصول حدیث کی اصطلاح میں سند کے عیب کو مخفی رکھنا اور ظاہری شکل کو حسین بنا دینا تدلیس ہے۔

تدلیس کی دو بنیادی شکلیں ہیں:-① تدلیس اسناد ② تدلیس شیوخ۔
تدلیس اسناد:- جس شخص سے راوی نے کچھ سنا ہو روایت تو اسی شیخ سے کرے مگر وہ حدیث روایت کرے جو اس نے اس سے نہ سنی ہو اور روایت کرتے وقت اس کا ذکر ہی نہ کرے کہ اسنے یہ روایت شیخ سے سنی ہے۔
تدلیس شیوخ:- تدلیس شیوخ یہ ہے کہ راوی کسی ایسے شیخ سے روایت کرے جس سے اس نے حدیث سنی ہو پھر اس شیخ کو ایسے نام، کنیت، نسب یا حسب سے یاد کرے جو غیر معروف ہوتا کہ اس کو پہچانا نہ جا سکے۔
تدلیس کا حکم:- مدلّس حدیث ضعیف ہوتی ہے۔
مرسل خفی:- اصطلاح میں مرسل خفی اس روایت کو کہا جاتا ہے جس کو راوی ایسے شیخ سے روایت کرے کہ جس سے اس نے ملاقات کی ہو یا اس کا ہم عصر ہو۔ اگر اس سے روایت نہ سنی ہو اور پھر ایسے لفظ سے روایت کرے جس سے سماع کا احتمال ہوتا ہو۔ مثلاً یوں کہے قال الشیخ (شیخ نے کہا)

بحث سوم

راوی میں طعن کے باعث جس روایت کو نا قابل قبول قرار دیا جائے:

طعن راوی سے مراد:- راوی میں طعن سے مراد اس پر زبانی تنقید ہے یعنی اس کی عدالت، تقویٰ، ضبط اور ذہانت پر تنقید کی جائے۔
راوی میں طعن کے اسباب:- دس چیزیں ایسی ہیں جن کو راوی میں طعن کا [illegible] دیا گیا ہے جن میں سے پانچ کا تعلق عدالت وثقاہت سے ہے اور پانچ کا تعلق ضبط وحفظ سے ہے۔
جو پانچ باتیں راوی کی عدالت کو مجروح کر دیتی ہیں وہ یہ ہیں۔
① کذب (جھوٹ) ② جھوٹ کی تہمت ③ فسق (فقدان تقویٰ) ④ بدعت ⑤ جہالت۔
الموضوع:- الموضوع اصطلاح میں اس جھوٹی حدیث کو کہتے ہیں جو اپنی طرف سے گھڑی جائے۔ پھر اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کر دی جائے العیاذ باللہ۔
موضوع کا حکم:- ضعیف وقبیح روایات میں سے بدترین روایت ہے۔ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص اس کے موضوع

ہونے کا علم رکھتا ہے اس کے لیے اس کی روایت کسی صورت بھی ایسی روایت کا بیان کرنا جائز نہیں تاوقتیکہ اس کا موضوع ہونا بیان نہ کرے۔

المتروک:- جب راوی میں طعن کا سبب (تہمتِ کذب) ہو جو کہ راوی کی صفت عدالت میں طعن کا دوسرا سبب ہے۔ تو اس کی حدیث متروک کہلائے گی۔

حکم:- ضعیف حدیث کی بدترین قسم موضوع حدیث ہے متروک حدیث بھی اسی کے قریب قریب ہے پھر منکر، پھر معلل۔ پھر مقلوب اور پھر مضطرب ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے نزھة النظر میں ضعیف حدیث کی یہی ترتیب ذکر کی ہے۔

المنکر:- منکر وہ ضعیف حدیث ہے جس میں ضعیف راوی ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

حکم:- منکر ضعیف ہوتی ہے۔

المعروف:- اصطلاح میں وہ حدیث معروف ہے جسے ثقہ راویوں نے روایت کیا ہو اور وہ حدیث کسی ضعیف روایت کے خلاف نہ ہو۔ یہ قابل قبول حدیث ہے۔

المعلل:- اصول حدیث کی اصطلاح میں معلل وہ حدیث ہے جس کی کسی ایسی کمزوری کی اطلاع جو اس کی صحت کو مجروح کردے۔ اگرچہ بظاہر وہ حدیث اس کمزوری سے مبرا نظر آتی ہو۔ حکم۔ ضعیف ہے۔

ثقہ راویوں سے اختلاف

جب راوی میں طعن کا سبب ثقہ راویوں سے سے اس کا اختلاف ہو جو کہ طعن راوی کا ساتواں سبب ہے تو اس اختلاف کی کوکھ سے حدیث حسب ذیل پانچ قسمیں سامنے آتی ہیں۔

① مدرج۔ ② مقلوب۔ ③ مزید فی متصل الاسانید۔ ④ مضطرب۔ ⑤ مصحف۔

المدرج:- اصطلاح میں مدرج اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے سلسلہ سند کو بدل دیا گیا ہو یا متن حدیث میں ایسے الفاظ درج کردیئے ہوں جن کے متن حدیث سے علیحدہ ہونے کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔

مدرج کی دو قسمیں:- ① مدرج الاسناد ② مدرج المتن

حکم:- محدثین اور فقہاء کا اتفاق ہے کہ ادراج حرام ہے۔

المقلوب:- الٹ پھیر کے ذریعہ ایک چیز کی شکل بدل دینا۔

اصول حدیث کی اصطلاح میں حدیث کی سند میں تقدیم یا تاخیر کے ذریعہ ایک لفظ کو دوسرے لفظ میں بدل دینا۔ مقلوب کہلاتا ہے۔

مقلوب کی دو قسمیں ہیں ① مقلوب السند ② مقلوب المتن

حکم:۔مقلوب حدیث ضعیف اور نا قابل قبول ہے۔

المضطرب:۔مضطرب اضطراب الموج (جب پانی بہت زیادہ حرکت میں ہو اور موجیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی ہوں)۔

اصطلاحی تعریف:۔اصطلاح میں مضطرب وہ حدیث ہے جو مختلف طرق سے مروی ہو اور سب طرق قوت میں مساوی ہوں۔ اور ان کے باہم تطبیق کی صورت مفقود ہو۔

حکم:۔مضطرب حدیث ضعیف ہے۔

المصحف:

مصحف تصحیف سے ماخوذ ہے۔

اصطلاحی تعریف:۔اصطلاح میں حدیث کے ان کلمات کو جو ثقہ راویوں نے روایت کئے ہوں لفظی یا معنوی طور پر بدل ڈالنا۔

حکم:۔اگر کسی راوی کی تصحیف بکثرت ہو تو ایسے راوی سے حدیث لینا درست نہیں۔

الشاذ:۔اگر ثقہ راوی اپنے سے اوثق کی مخالفت کرے تو اس کی حدیث شاذ ہوتی ہے اور شاذ حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

المحفوظ:۔مذکورہ بالا شاذ حدیث کے مقابلہ میں مروی حدیث محفوظ حدیث کہلاتی ہے۔

شاذ اور محفوظ کا حکم:۔شاذ حدیث ضعیف اور نا قابل ہے جبکہ محفوظ حدیث قابل قبول اور حجت ہوتی ہے۔

جہالت

راوی کے متعلق جہالت، جہل، علم کی ضد ہے۔

اصطلاحی تعریف:۔راوی کی ذات اور اس کے ذاتی حالات سے عدم واقفیت الجهالة بالراوی کہتے ہیں۔

مجہول راوی کی تعریف:۔وہ شخص جس کی ذات اور صفات سے واقفیت نہ ہو اسے مجہول راوی کہتے ہیں۔

مجہول راوی کی تین قسمیں یہ ہیں۔

مجہول العین:۔مجہول العین وہ راوی ہے کہ اس کا نام تو معلوم ہو لیکن اس سے ایک راوی کے سوا کوئی اور راوی روایت نہ کرے۔مجہول العین کی روایت ضعیف ہے۔

مجہول الحال:۔اس کا دوسرا نام مستور ہے۔یہ وہ راوی ہے جس سے دو یا دو سے زیادہ افراد نے روایت کی ہو لیکن اس کی توثیق نہ ہوسکتی ہو۔مجہول الحال کی روایت ضعیف ہے۔

المبھم:۔تعریف وہ راوی جس کے نام کی صراحت روایت حدیث میں نہ کی گئی ہو۔

البدعۃ:۔لغوی لحاظ سے بَدَعَ بمعنی انشاء یعنی ایجاد کرنا کا مصدر ہے۔

اصطلاح کے لحاظ سے دین میں نئی بات پیدا کرنا جبکہ دین **مکمل** ہو چکا ہے یا رسول اللہ ﷺ کے بعد خواہشات اور رسوم ورواج کو دین کا جز بنالینا بدعت کہلاتا ہے۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں۔بدعت مکفرہ۔اس کا مرتکب اس کے سبب کفر تک پہنچ جاتا ہے اس کے متعلق قطعی بات یہ ہے کہ جو شخص شریعت کے کسی ایسے امر متواتر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یا اس کے خلاف اعتقاد رکھے تو یہ بدعت مکفرہ اور ایسے بدعتی کی روایت ناقابلِ قبول اور مردود ہے۔

بدعت مفسقہ:۔دوسری قسم بدعت مفسقہ ہے یہ ایسی بدعت ہے جس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اسے کافر نہیں کہا جا سکتا۔

بدعتی کی روایت کا حکم:

اگر بدعت مکفرہ کا مرتکب ہے تو اسکی روایت رد کردی جائے گی۔اگر بدعت مفسقہ کا مرتکب ہے تو جمہور علماء کے نزدیک دو شرطوں کے ساتھ اس کی روایت قبول کر لی جائے گی ① وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہ ہو۔② ایسی بدعت کی روایت نہ کرے جو اس کی بدعت کی ترویج کا سبب بن رہی ہو۔

حافظہ کی کمزوری

سیئ الحفظ:۔وہ شخص ہے جو اپنی خطا پر اپنی صواب کو ترجیح نہ دے سکے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔① حافظہ کی کمزوری پیدائشی اور دائمی ہو تو جمہور کے نزدیک اس کی روایت کو شاذ کہا جائے گا اور شاذ حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

④ حافظہ کی کمزوری بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے یا کتابیں جل جانے کی وجہ سے حافظہ ڈھیلا پڑ جائے تو اس کو مختلط کہتے ہیں۔لہٰذا اسنے جو حدیث اختلاط سے قبل بیان کی اور اس میں امتیاز بھی کر سکتا ہو تو وہ روایت مقبول ہوگی اور جو حدیث اس نے اختلاط کے بعد بیان کی ہے وہ نا قابلِ قبول ہے۔

خبر جس کی طرف نسبت کی جائے اس کے لحاظ سے اس کی تقسیم:

① الحدیث القدسی ② المرفوع ③ الموقوف ④ المقطوع

الحدیث القدسی:-لغۃً''القدسی'' کی نسبت القدس کی طرف ہے جس کا معنی ہے پا کیزہ یعنی وہ حدیث جو ذاتِ اقدس یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو۔

اصطلاحاً وہ حدیث ہے جو رسول اللہ ﷺ سے روایت ہو کہ ہم تک پہنچے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو۔

حدیث قدسی اور قرآن کے درمیان فرق:

حدیث قدسی اور قرآن کے درمیان فرق کے بہت سے پہلو ہیں۔

① قرآن معجزہ ہے اور حدیث قدسی معجزہ نہیں ہے۔

② جب تک نماز میں قرآن کی تلاوت نہ ہو نماز ادا نہیں ہوتی برخلاف اس کے حدیث قدسی کی تلاوت سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

③ قرآن کریم میں حضرت جبرائیل کا واسطہ ضروری ہے۔حدیث قدسی میں نہیں۔

④ قرآن کریم بنقل تواتر منقول ہے جبکہ حدیث قدسی کے لیے تواتر شرط نہیں۔

⑤ قرآن کریم کی تلاوت میں ہر حرف پر دس نیکی کا ثواب ملے گا۔حدیث قدسی کی قرأت پر نہیں۔

مختصر یہ کہ حدیث قدسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔اس کی روایت کے الفاظ یوں ہوتے ہیں۔قال رسول اللّٰه (صلی اللّٰه علیه وسلم) فیما یرویه عن ربه عزوجل. او قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اللّٰه تعالیٰ او یقول اللّٰه تعالیٰ.

حدیث نبوی کے مقابلہ احادیث قدسیہ کی تعداد نہایت کم ہے۔

امام منذری رحمہ اللہ کا تعارف

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ کسی کتاب کی مقبولیت اور پذیرائی اس کے مؤلف یا مصنف کے علمی قد و قامت کی موہون ہوتی ہے اگر مولف یا مصنف علمی حلقوں میں جانا پہچانا، مقبول اور اچھی شہرت کا مالک ہے تو اس کی ہر کچی پکی کتاب پسند کی جاتی ہے۔ اگر مصنف کوچہ قلم وقرطاس میں نووارد ہونے کی وجہ سے بلند قد وقامت سے محروم اور نامور شخصیت کا مالک نہیں۔ بلکہ غیر معروف ہے تو اس کی بڑی علمی، جوہری اور مفید ترین کاوش بھی ایک طویل عرصہ تک لوگوں کی توجہ کا مرکز نہیں بنتی۔ اس لیے نامناسب نہ ہوگا کہ پہلے اس علمی شاہکار کے مولف گرامی قدر کا مختصر تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تاکہ کتاب کی اہمیت اور افادیت پر دھندلی سی روشنی پڑ سکے۔

نام:

الشیخ الحافظ الامام عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری الشامی ثم المصری۔

ولادت:

آپ غرہ شعبان ۵۸۱ھ میں تولد ہوئے۔

اساتذہ:

اپنے دور کے نامور شیوخ اور بڑے بڑے ائمہ حدیث اور فقہاء عصر سے علم حدیث وفقہ حاصل کیا۔ جن میں الشیخ ابوعبداللہ الریانی، الشیخ عبدالمجیب بن زہیر، الشیخ محمد بن سعید المامونی اور الحافظ الکبیر علی بن فضل المقدسی رحمہم اللہ جیسی علمی شخصیات سے علم حدیث میں تبحر حاصل کیا۔ اور امام ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن محمد رحمہ اللہ سے علم فقہ میں رسوخ حاصل کیا اور یوں اپنے وقت کے بڑے محدث اور فقیہ قرار پائے۔

تلامذہ:

الحافظ ابومحمد الدمیاطی، امام المتاخرین تقی الدین بن دقیق العید، شریف عز الدین رحمہم اللہ اور علماء وقت کی ایک

معقول تعداد آپ کی خوشہ چین اور فیض یافتہ ہے۔

علمی مقام ومرتبہ:

آپ نہ صرف حافظ الحدیث تھے بلکہ حدیث رسول ﷺ کے جملہ معاون علوم کے شناور، علل حدیث کے غواص، صحیح وسقیم حدیث کے حذاق اور مشکل الحدیث کی توضیح وتبیین میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ حدیث سے استنباطِ احکام اور معانی کی تعیین میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ ثقاہت وعدالت میں اپنی مثال آپ تھے ثبت اور متقن تھے۔ روایت ودرائت کے مسلّم امام تھے۔ صائب الرائ اور متثبت فی الحدیث تھے غرضیکہ آپ ثقاہت وعدالت کے لحاظ سے حدیث اور اس کے متعلقہ علوم میں یکتا روزگار اور بالاتفاق وقت کے بہت بڑے محدث تھے اور مفتی ایسے کہ آپ کے فتاویٰ خاص وعام میں بڑے مقبول اور سند مانے جاتے تھے۔

سیرت:

زہد وورع کے پیکر، تقویٰ وطہارت کے خوگر، عفت وخودداری کے مرقع خوش خصال، خوش مقال، پاک نہاد اور نیک افتادِ شخصیت کے مالک تھے۔ شب زندہ دار تقی ونقی اور بڑے خوددار اور مستجاب الدعوات محدث اور بزرگ تھے آپ نے حقوق العباد کی ادائیگی میں بڑی محتاط زندگی بسر فرمائی۔ آپ زندگی کے اس شعبہ میں کس قدر محتاط تھے اس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے باخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ آپ کے نامور شاگرد اور محدث ابومحمد الدمیاطی رحمہ اللہ کہتے ہیں آپ ایک روز حمام سے باہر نکلے تو گرمی کی تاب نہ لاکر ایک بند دکان کے سامنے بازار میں لیٹ گئے میں نے عرض کی کہ حضرت! دکان کا بینچ خالی پڑا ہے۔ یوں بازار میں لیٹنے سے تو بہتر ہے کہ آپ بینچ پر لیٹ جائیں۔ تو میرے جواب میں فرمایا بھئی دکان بند اور دکاندار غائب ہے لہٰذا دکاندار کی اجازت کے بغیر اس کے بینچ پر لیٹنا مستحسن امر نہیں۔ اسے کہتے ہیں ورع اور تقویٰ

گویا ساری عمر اسی احتیاط میں گزری
کسی شاخ پہ میرا آشیاں بار نہ ہو

سُبْحَانَ اللّٰہ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. وَفِی ذَالِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ.

اہم تصنیفات:

اگرچہ امام منذری رحمہ اللہ نے اپنی عمر کی متاع عزیز کو کتاب وسنت کی تعلیم وتعلم اوران کی اشاعت وترویج میں وقف کیے رکھا۔تاہم محدثین شکراللہ مساعیھم الجمیلۃ اورعلماء ربانیین کی یہ عادت رہی ۔ہے کہ دعوۃ وتبلیغ کے نقطہ نظر سے اور تسہیل کی خاطر اپنے اندوختہ علمی کو متنوع انداز میں حوالہ قرطاس بھی فرمایا کرتے تھے، چنانچہ اسی عادت کے مطابق امام منذری رحمہ اللہ کے اشہب قلم سے کئی بابرکت معروف ترین تصنیفات منصۂ شہود پر جلوہ گر ہیں ۔مثلاً مختصر صحیح مسلم، مختصر سنن ابی داؤد مع الحواشی ۔کفایۃ التعبد وتحفۃ التزھد اور الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف شرح التنبیہ آپ کی باقیات صالحات میں سے ہیں ۔

امام منذری رحمہ اللہ کی الترغیب والترھیب پہلے اسی نام پر تین کتابیں منظر عام پر آ چکی تھیں ۔اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر حضرت منذری رحمہ اللہ نے مزید ضرورت سمجھ کر یہ کتاب قلمبند فرمائی اللہ کی طرف سے امام منذری رحمہ اللہ کی کتاب کو جو شرف قبول حاصل ہوا وہ اس موضوع پر پہلی کتابوں کو حاصل نہیں ۔

وفات:

عمر بھر کتاب وسنت اور منہج سلف صالحین کی ترویج میں مشغول رہنے کے بعد چھہتر برس کی عمر میں ۶۵۶ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَ عَافِهِ وَ اَدْخِلْهُ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ

مفتی عبیداللہ خاں عفیف

10 شعبان 1434ھ

بمطابق 20 جون 2013ء

تقریظ

فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین . اما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور عبادت کا طریقہ بتلانے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ''اسوۂ حسنہ'' ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اتباع ذریعہ نجات ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں وہی عمل قبول ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہو اور ہر وہ عمل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہدایت کے مطابق نہ ہو مردود ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: قبولیت عمل کی دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ وہ عمل خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور دوسری یہ کہ وہ شریعت کے مطابق ہو۔ (ابن کثیر صفحہ ۱۲۰، ۲۱۴، ۴۴۷ تحت آیت البقرۃ: ۱۱۱، النساء آیات: ۱۲۵)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت نوح علیہ السلام کی کشتی ہے جو اس پر سوار ہوگا وہی نجات پائے گا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا (مفتاح الجنۃ رقم ۳۹۱) دین اسلام کے اصل الاصول یہی دو ہیں کہ عبادت خالص اللہ تعالیٰ کی ہو اور سنت کے مطابق ہو۔ پھر خالص اللہ ہی کی عبادت کرنے والوں کی مختلف نوعیتیں ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ذکر فرماتے ہیں۔

((مَنْ عَبَدَاللّٰهَ بِالْحُبِّ وَحْدَهُ فَهُوَ زِنْدِيْقٌ، وَمَنْ عَبَدَهُ بِالرَّجَاءِ وَحْدَهُ فَهُوَ مُرْجِیءٌ، وَمَنْ عَبَدَهُ بِالْخَوْفِ وَحْدَهُ فَهُوَ حَرُوْرِیٌّ، وَمَنْ عَبَدَهُ بِالْحُبِّ وَالْخَوْفِ وَالرِّجَاءِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

مُوَحِّدٌ)) (العبودیہ صفحہ ٤٤، شرح العقیدہ الطحاویہ صفحہ 316)

''جوصرف محبت سے اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ زندیق ہے اور جوصرف امید پر عبادت کرتا ہے وہ مرجیہ ہے اور جوصرف خوف سے عبادت کرتا ہے وہ حروری ہے اور جو محبت، خوف اور امید سے عبادت کرتا ہے وہ خالص مؤمن ہے'' چنانچہ بعض وہ حضرات بھی ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے یا جنت کی طلب میں عبادت نہیں کرتے بلکہ اللہ کی محبت میں عبادت کرتے ہیں۔ یہ جاہل صوفی ہیں اور یہ گمراہی میں مبتلا ہیں اور وہ بھی ہیں جوصرف بخشش کی امید پر عبادت کرتے ہیں اور معصیت ان کے ہاں موجب پُرسش (باعث استفسار) نہیں یہ مرجیہ ہیں۔ اوران کے مدمقابل کچھ وہ ہیں جو محض اللہ تعالیٰ کے خوف اور عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے عبادت کرتے ہیں یہ خارجیوں کا ایک گروہ ہے جنہیں ''حروری'' کہا جاتا ہے۔ اور جو اللہ کی محبت میں، اللہ سے ڈرتا ہوا اور اس کی رحمت کی تلاش میں عبادت گزار ہے وہ خالص مومن ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے ذکر میں فرمایا ہے۔

انهم كانوا يسارعون في الخيرات و يدعوننا رغبا ورهبا و كانو لنا خشعين. (الانبياء: ٩٠)

''یہ لوگ نیکی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف کے ساتھ پکارتے تھے اور ہمارے آگے جھکے ہوئے تھے'' رغبت، اللہ تعالیٰ کی فضل ورحمت اور جنت جانے کے لئے اور خوف، اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے بچنے کے لئے ہمارے یہ بندے نیکی کے کاموں پر لپکتے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مومنوں کے بارے میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تتجا في جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفا و طمعا ومما رزقنهم ينفقون (السجدة : ١٦)

''ان کی کروٹیں بچھونوں سے الگ رہتی ہیں اپنے مالک کو (اس کے عذاب سے) ڈر کر اور (اس کی رحمت کی) امید رکھ کر پکارتے ہیں اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں'' ایمان اسی خوف ورجاء کے مابین ہے۔ شیخ ابوعلی الروذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوف ورجاء مومن کے لیے پرندے کے دو پروں کی مانند ہیں یہ دونوں برابر ہوں تو پرندے کی پرواز درست ہوتی ہے ورنہ وہ پرواز سے قاصر رہتا ہے اور اگر دونوں پر نہ ہوں تو پرندہ موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ مدارج السالکین صفحہ۳۷، ج۲)

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تعلق باللہ میں دل کی مثال پرندے کی ہے۔ محبت اس کا سر ہے خوف ورجاء اس

کے پر ہیں جب پرندے کا سر اور اس کے دونوں پر صحیح سالم ہوں گے وہ پرواز باندھے گا اگر اس کا سر نہ ہو تو پرندہ مر جائے گا اور اگر اس کے پر نہ ہوں تو وہ ہر کسی کے نشانے پر ہے کسی شکاری کے ہاتھ لگ جائے گا۔ سلف ائمہ کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ صحت وسلامتی میں خوف کا غلبہ ہونا چاہیے تا کہ عدل میں کوتاہی نہ اور عندالموت رجاء وامید کا غلبہ ہونا چاہیے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ماخافه الا مومن ولا امنه الا منافق، اللہ سے مومن ہی ڈرتا ہے اور اللہ سے بے خوف منافق ہوتا ہے۔ اس کے یہ معنی بھی کیے گئے ہیں کہ نفاق سے وہ ڈرتا ہے جو ایماندار ہے اور نفاق سے نڈر وہی ہے جو منافق ہے۔ (فتح الباری ص ۱۱۱، ج ۱)

اسی ترغیب وترہیب اور خوف ورجاء کے تناظر میں محدثین کرام نے مستقل کتابیں لکھی ہیں جن سے اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور معصیت سے بچنے اور خوف کھانے کا داعیہ پیدا ہوتا ہے۔ علامہ الکنانی نے **الرسالة المستطرفه** میں اس کے حوالے سے متعدد کتب کا ذکر کیا ہے۔ ان میں بعض حسب ذیل ہیں۔

۱ الترغیب لإمام حمید بن زنجویہ المتوفی ۲۵۱ھ

۲ الترغیب فی فضائل الاعمال الامام ابی حفص عمر بن احمد بن عثمان المعروف بابن شاہین المتوفی ۳۸۵ھ یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہے۔

۳ الترغیب لأبی الفتح سلیم بن ایوب الرازی المتوفی ۴۴۷ھ۔

۴ الترغیب والترہیب للإمام الحافظ ابی بکر البیہقی المتوفی ۴۵۸ھ۔

۵ الترغیب والترہیب للإمام ابی قاسم اسماعیل بن محمد الاصبھانی المتوفی ۵۳۵ھ۔

۶ الترغیب والترہیب لأبی موسیٰ المدینی المتوفی ۵۸۱ھ۔

۷ الترغیب فی الاحادیث المتعلقه بالعبادت للإمام ابی یوسف یعقوب بن یوسف المالکی المتوفی ۵۹۵ھ۔

۸ الترغیب والترغیب للإمام ذکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ۔

یہ کتاب چار ضخیم جلدوں میں متعدد بار چھپ گئی اور متداول ہے علماء کرام اور طلباء عظام اس سے استفادہ کرتے ہیں اور ترغیب وترہیب پر مشتمل احادیث مبارکہ کو اپنے خطبات ودروس کا ایک بنیادی مأخذ قرار دیتے ہیں۔ اس موضوع پر لکھی ہوئی تمام کتابوں میں سے یہ سب سے نفیس اور نہایت مفید کتاب ہے جو بالتکرار 6023، احادیث پر مشتمل ہے اور

تمام متعلقہ ابواب کو محیط ہیں اس کی اسی اہمیت کی بنا پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کا اختصار کیا جو شیخ حبیب الرحمٰن الاعظمی رحمہ اللہ کی تحقیق سے چھپ چکا ہے۔ الترغیب والترہیب اور فضائل اعمال کے باب میں عموماً تساہل سے کام لیا گیا ہے۔ مگر علامہ منذری رحمہ اللہ نے اس میں بھی احتیاط کا پہلو اختیار کیا ضعیف اور نا قابل اعتبار روایات کو ''رُوِیَ'' یعنی تمریض سے نقل کر کے ان کے ضعف کا اشارہ کر دیا۔

اس کے باوجود بعض روایات ایسی بھی نقل ہوگئی جو ضعیف ہیں اور علامہ منذری رحمہ اللہ نے ان کے ضعف کا اشارہ نہیں کیا۔ بلکہ روایات کو نقل کرنے اور ان پر حکم لگانے میں بھی ان سے تسامح ہوا جس کا دراصل سبب یہ ہے کہ انہوں نے یہ کتاب خود نہیں لکھی بلکہ اپنے حفظ وضبط پر اعتماد کر کے املاء کروائی ہے اور وہ بھی اس صورت میں جب وہ اپنے وطن سے دور پریشانیوں میں مبتلا اور کتب خانہ بھی پیش نظر نہ تھا جیسا کہ خود انہوں نے کتاب کے آخر میں وضاحت فرما دی۔

فكيف بالمملى مع ضيق وقته و ترادف همدمه و اشتغال باله، و غربة وطنه، و غيبة كتبه (الترغيب ص ٥٦٦، ج ٤)

کتاب میں انہی تسامحات کی بنا پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید حافظ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن محمود الناجی الدمشقی رحمہ اللہ المتوفیٰ ۹۰۰ھ نے اس کے اوہام پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس کا نام انہوں نے ''عجالة الإملاء المتسيرة من التذنيب على مآوقع للحافظ المنذرى من الوهم وغيره فى كتابه الترغيب والترهيب'' یہ کتاب پانچ جلدوں میں مکتبۃ المعارف ریاض سے طبع ہوگئی ہے۔ مگر افسوس کہ مکمل نہیں۔ جس میں مؤلف علاّم نے علامہ منذری رحمہ اللہ کے اوھام ہی نہیں بعض مزید احادیث کو بھی ذکر کیا ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے موضوع بحث بنایا اور اس کی صحیح اور ضعیف احادیث کو دو علیحدہ حصوں میں جمع کر دیا چنانچہ صحیح الترغیب والترہیب تین جلدوں میں ہے جو ۳۷۷۵، احادیث پر مشتمل ہے اور ضعیف الترغیب والترہیب دو جلدوں میں ہے اور اس میں ۲۲۴۸، احادیث ہیں جن میں ضعیف، منکر اور بعض موضوع احادیث بھی ہیں۔ جبکہ صحیح الترغیب میں صحیح، صحیح لغیرہ، حسن اور حسن لغیرہ احادیث ہیں۔

ہمارے مہربان محترم جناب ڈاکٹر محمد راشد رندھاوا صاحب حفظہ اللہ (الحمدللہ) اپنے پہلو میں دردمند دل رکھتے ہیں۔ ذکر وفکر کا ذوق وشوق انہوں نے شیخنا وسیدنا ابوبکر غزنوی نور اللہ مرقدہ سے پایا ہے اور اخلاص وللّٰہیت کے وہ پیکر ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے صحیح الترغیب والترہیب کو سبقاً سبقاً مولانا حافظ محمد ساجد حکیم حفظہ اللہ سے پڑھا اور سمجھا دوران تعلیم وتفہیم اپنے

ذوق سلیم کے مطابق ان احادیث مبارکہ کو جو دعوت وارشاد اصلاح احوال ترغیب وترہیب اور فضائل اعمال میں زیادہ مؤثر اور دل میں اتر جانے والی تھیں ان پر نشان لگاتے گئے۔ ان کو علیحدہ جمع کر کے محترم مولانا حافظ محمد ساجد حکیم ﷾ سے بڑے سلجھے ہوئے اسلوب میں ترجمہ کروایا بلکہ بعض مقامات پر تشریحی نوٹس بھی دیئے تاکہ قارئین کرام کما حقہ انہیں سمجھ سکیں۔

صحیح الترغیب والترہیب کا یہ انتخاب ان شاء اللہ قارئین کے لئے نہایت مفید اور نفع بخش ثابت ہوگا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مترجم محترم اور جناب ڈاکٹر صاحب ﷾ کی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے، خادمین سنت کی صف میں شامل فرمائے اور اسے ان کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

خادم العلم والعلماء
ارشاد الحق اثری ﷾
14-04-1434
25-05-2013

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیر

(فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ)

مجموعہ ہائے احادیث میں جن کتابوں اور کاوشوں کو شہرت دوام اور قبولِ عام حاصل ہے، ان میں امام منذری رحمہ اللہ (متوفی ۴ ذوالقعدہ ۶۵۶ھ) کی الترغیب والترھیب بھی ہے۔

اس کی سب سے زیادہ نمایاں خصوصیت ہر موضوع اور عنوان پر دونوں قسم کی احادیث کو یکجا کر کے درج کرنا ہے۔ایک قسم وہ، جس میں اس عمل کے کرنے کی ترغیب اور اس کے فضائل کا بیان ہے۔اور دوسری قسم وہ، جس میں اس عمل صالح کے ترک پر وعیدوں کا ذکر ہے۔

اس خوبی نے اس مجموعۂ احادیث کو جہاں ایک طرف انفرادیت اور امتیاز کا ایک خاص مقام عطا کیا ہے، وہاں دوسری طرف اصلاح نفس، تزکیۂ قلوب اور تطہیر اخلاق کے اعتبار سے اسلامی لٹریچر میں اس کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔

تاہم اس مجموعۂ احادیث میں ایک کمی۔اہل علم و تحقیق کے حلقوں میں۔بڑی شدت سے یہ محسوس کیجاتی تھی کہ اس میں احادیث کی صحت کا اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ صحیح اور ضعیف دونوں قسم کی احادیث جمع کر دی گئی ہیں اور علماء و خطباء کی اکثریت تحقیق و نقد حدیث کے فن اور ذوق سے نا آشنا ہوتی ہے اس لیے دونوں قسم کی احادیث میں امتیاز کرنا ان کے لیے مشکل ہے اور یوں بلا تحقیق ہر قسم کی روایات عوام کے سامنے بیان کر دیتے ہیں۔

حالانکہ ضعیف حدیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف مشکوک ہے، اسے حدیث رسول کہہ کر بیان کرنے میں اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ کہیں وہ اس وعید کا مستحق قرار نہ پا جائے جس کو ایک حدیث میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

''جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے، وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

(صحیح البخاری، العلم، باب اثم من كذب علی النبی صلی الله علیه وسلم، حدیث:110)

بنابریں جس حدیث کے ثابت ہونے میں شک ہو، اس کا بیان کرنا جائز نہیں، اس میں ثواب کے بجائے عتاب کا اندیشہ ہے اور ضعیف حدیث کا معاملہ ایسا ہی ہے۔

اللہ بھلا کرے محقق العصر شیخ ناصر الدین البانی ؒ کا، جنھوں نے اس دور میں نقد حدیث کے محدثانہ اصول کی روشنی میں ہزاروں ضعیف احادیث کی تحقیق کر کے عام علماء وخطباء کے لیے بڑی آسانی پیدا فرمادی تاکہ وہ عوام کے سامنے یہ احادیث بیان نہ کریں اور مذکورہ وعید سے بچ جائیں۔

شیخ البانی ؒ کی انہی مساعیٔ حسنہ میں ایک کاوش الترغیب والترھیب کی تصحیح ہے۔ انھوں نے تحقیق کر کے اس کی صحیح احادیث کو الگ اور ضعیف احادیث کو الگ کر کے دو حصوں میں شائع کر دیا ہے۔ ضعیف الترغیب دو حصوں میں، جن میں کل احادیث 2248 ہیں۔ اور صحیح الترغیب تین حصوں میں، جن میں کل احادیث 3775 ہیں۔

زیرِ نظر کتاب صحیح الترغیب والترھیب کا انتخاب اور اس کا اردو ترجمہ جو 1043 احادیث پر مشتمل ہے اور یہ جلد اول ہے، یعنی اس کی دوسری جلدوں میں بقیہ احادیث شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ تکمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ترجمے کا کام مولانا حافظ محمد ساجد حکیم ﷾، مدرس جامعہ اہلحدیث مسجد قدس چوک دالگراں لاہور نے کیا ہے، ترجمہ سلیس اور رواں ہے جس سے ایک عام قاری حدیث کا مفہوم آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ اس کیساتھ فاضل مترجم ﷾ نے ہر بات (موضوع) کے شروع میں تمہید وتوضیح کے طور پر اس موضوع کی اہمیت کو بیان کر دیا ہے اور اس کے بعد پھر احادیث درج کی ہیں۔

اس کام کے روحِ رواں، جن کی خواہش اور ترغیب پر یہ کام سرانجام پایا اور اشاعت پذیر ہوا ہے، وہ ڈاکٹر راشد رندھاوا صاحب ﷾ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ وہ ملک کی نامور اور معروف شخصیت ہیں بلکہ وہ اس لحاظ سے بھی ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں کہ وہ جسمانی معالج (ماہر امراض قلب وذیابیطس وغیرہ) ہی نہیں بلکہ روحانی معالج بھی ہیں، یعنی قوم جن اخلاقی وروحانی امراض کا شکار ہے، ان کی اصلاح کے لیے بھی وہ سچا درد رکھتے اور اس کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اہل دین اور علماء کا ان سے خصوصی ربط وتعلق ہے، دینی اداروں اور علمی شخصیات کے ساتھ نہ صرف تعاون فرماتے ہیں بلکہ کئی دینی اداروں اور اہم مدارس کے وہ سرپرست ہیں، جیسے مدرسہ ستیانہ بنگلہ (فیصل آباد) اور جامعہ ابی بکر الاسلامیہ (کراچی) وغیرہ ہیں۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب نے ایک ادارہ ''قرآن وسنت انسٹیٹیوٹ'' بھی قائم کیا ہوا ہے جس میں عام لوگوں کے لیے قرآن وحدیث کی تعلیم کا انتظام ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اس وقت پورے ملک میں جابجا ''فہم قرآن'' کی کلاسوں کا جو سلسلہ قائم ہے اور ہزاروں لوگ ان سے مستفید ہوکر اپنے عقیدہ و عمل کی اصلاح کررہے ہیں، اس کا آغاز بھی سب سے پہلے ڈاکٹر صاحب ﷾ نے عطاء الرحمٰن ثاقب شہید رحمہ اللہ کے ساتھ مل کر کیا تھا، گویا وہ اس سلسلۂ رشد وہدایت کے بانیوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کی بہترین جزا ان کو دنیا وآخرت میں عطا فرمائے۔

ڈاکٹر صاحب نے دینی واصلاحی کتابوں کی اشاعت کے لیے ''رضیہ شریف ٹرسٹ'' کے نام سے بھی ایک ادارہ قائم فرمایا ہوا ہے جس کے ذریعے سے کئی اصلاحی کتابیں شائع اور تقسیم ہوئیں۔

صحیح الترغیب والترھیب کی اشاعت بھی اسی ٹرسٹ کے زیر اہتمام اور ڈاکٹر صاحب کی خصوصی نگرانی میں شائع ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے لوگوں کی اصلاح وہدایت کا ذریعہ اور جن جن لوگوں کا تعاون اس میں شامل ہے، ان کے لیے اسے صدقۂ جاریہ بنائے۔ نیز اس کے بقیہ حصوں کی تکمیل واشاعت کی توفیق بھی جلد از جلد ان کو ارزانی ہو۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

صلاح الدین یوسف

شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ

عصر حاضر کے عظیم محدث، جرح وتعدیل کے امام شیخ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا شمار ان عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے کہ جنہوں نے کتاب وسنت کی تبلیغ، اشاعت اور خدمت کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علمی تاریخ میں کبھی نہ مٹنے والے نقوش چھوڑے۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ بیک وقت ایک کامیاب مصلح، مدرس، داعی، مبلغ، محقق، مؤلف، مفتی اور فقیہ تھے۔ احادیث کی تحقیق زندگی بھر ان کا مشن رہا۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ ضعیف اور موضوع روایات اُمت کی گمراہی اور بداعتقادی کی بنیادی وجہ ہیں کیونکہ کتاب وسنت سے ناآشنا گمراہ فرقے اسی قسم کی روایات کا سہارا لے کر باطل کو حق پر غالب کرنے کی ناکام کوششیں کیا کرتے ہیں۔ علماء کی اکثریت صحیح اور ضعیف احادیث کی پہچان اور معرفت سے لاعلم تھی کیونکہ حدیث کی صحت کا علم اصولِ حدیث اور اسماء الرجال میں ید طولیٰ رکھے بغیر سمجھ میں آنا ممکن نہیں اور اس مہارت کے حامل علماء کی تعداد بہر حال ہر دور میں کم ہی رہی۔

علامہ ناصر البانی رحمہ اللہ نے اللہ کی توفیق سے احادیث کی تحقیق کر کے اُمت پر ایک بہت بڑا احسان کیا۔ سنن اربعہ کی تحقیق شیخ کی مساعیٔ جمیلہ میں سے ایک عظیم اور منفرد کوشش یہ تھی کہ انہوں نے احادیثِ سنن اربعہ کی تحقیق کی اور مستند و غیر مستند احادیث کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ ہر کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک صحیح احادیث جبکہ دوسرا ضعیف و غیر مستند روایات پر مشتمل تھا۔ جس سے درحقیقت اور عوام میں پائے جانے والے ایک شبہ کا ازالہ ہوا اور یہ بات کھل کر سامنے آئی کی سنن اربعہ کی تمام احادیث بخاری و مسلم کی احادیث کی طرح کلی طور پر صحیح نہیں ہیں۔ یعنی کسی حدیث کا سنن اربعہ میں ہونا اس کی صحت پر دلالت نہیں کرتا بلکہ سنن اربعہ میں بھی صحیح و ضعیف ہر قسم کی احادیث موجود ہیں۔ شیخ کی اس خدمت سے علمائے امت کے لئے سنن اربعہ کی احادیث کی صحت کو جاننا انتہائی آسان ہو گیا۔ آج اہل توحید کسی بھی حدیث پر عمل کرنے سے پہلے اس کی اسنادی حیثیت کو جانے کا مطالبہ کرتے ہیں جو درحقیقت شیخ موصوف کا ایک

بہت بڑا کارنامہ ہے۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اور ناقدین کے اعتراضات:

شیخ کی خدمتِ حدیث پر جہاں اُمت کی اکثریت ان کے لیے دعا گو ہے وہاں اُمت کا ایک مخصوص طبقہ ان کی خدمات کا اعتراف کرنے کی بجائے ان پر تنقید اور اعتراضات کے انبار لگائے بیٹھا ہے۔

ناقدین کا کہنا ہے کہ سنن اربعہ طویل عرصہ سے بغیر کسی تبدیلی کے چلی آ رہی تھیں لیکن علامہ البانی رحمہ اللہ نے ان میں صحیح وضعیف کے لحاظ سے تبدیلی کر کے انہیں بے جا دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

جواب:- علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے سنن اربعہ و دیگر کتب احادیث سے صحیح وضعیف روایات کو صرف اُمت اور علماء کی آسانی کے لئے علیحدہ کیا اور ان کی یہ خدمت لائق تحسین ہے نا کہ لائق تنقید۔

باقی شیخ کی تحقیق میدانِ تحقیق میں حرف آخر نہیں بلکہ تحقیق کا دروازہ تو ہمیشہ سے کھلا اور کھلا رہے گا اس لیے ان کی تحقیق پر محض چند روایات میں اختلاف اور خطا کے سبب تنقید کسی بھی صورت درست نہیں۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

حالات وخدمات

نام ونسب:

آپ کا نام محمد ناصر الدین بن نوح بن بجاتی بن آدم اور لقب البانی ہے۔ یہ شیخ کے آبائی وطن البانیہ کی طرف نسبت ہے۔

ولادت:

شیخ موصوف 1332ھ بمطابق 1914ء میں البانیہ کے شہر اشقودر میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی زندگی:

البانیہ میں شاہ احمد زوغ کی دورِ حکومت میں جب علمی اور دین دار طبقہ کے لئے مشکلات نے جنم لیا تو شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد نے البانیہ سے شام کی طرف ہجرت کرنے میں عافیت جانی جہاں شیخ البانی کو عربی لغت پر مہارت

حاصل کرنے کا موقع ملا۔

ابتدائی تعلیم:

شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد نے نو برس کی عمر میں انہیں مدرسہ جمعیۃ اسعاف الخیریہ میں داخل کروا دیا پھر مزید تعلیم کے لئے انہیں سعر و جیہ مارکیٹ کے قریب ایک مدرسے میں داخل کروا دیا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد مدارس کے علمی ماحول سے مطمئن نہ ہوئے تو اپنے ہونہار بیٹے کے لئے بذاتِ خود ایک نصاب تشکیل دیا۔ اور اپنے بیٹے کو مکمل قرآن مجید تجوید کے ساتھ پڑھایا اور پھر عربی زبان میں نحو وصرف اور فقہ حنفی کی کتابیں پڑھائیں۔ بیس برس کی عمر میں شیخ البانی رحمہ اللہ نے علامہ رشید رضا معری رحمہ اللہ کا المنار پڑھا اور اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کے دل میں علم حدیث کے حصول کی رغبت پیدا ہوئی اور علم حدیث کی پہلی خدمت اللہ نے آپ سے یہ لی کہ آپ نے امام غزالی رحمہ اللہ کی کتاب احیاء العلوم پر دو ہزار صفحات کا مفصل تحقیقی کام کیا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ اور مکتبہ الظاہریہ:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے دمشق کے مکتبہ الظاہریہ سے سب سے زیادہ استفادہ کیا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ طلبِ علم، تالیف وتصنیف اور کتبِ احادیث کے مطالعہ میں بسر کیا۔ مکتبہ ظاہریہ میں موجود کتبِ احادیث کے مخطوطوں کو بارہ بارہ گھنٹے یومیہ وقت دے کر پڑھا۔ آپ کے اسی ذوق اور شوق کو دیکھ مجمع اللغۃ العربیہ (دمشق) نے درخواست کی کہ آپ دار الکتب الظاہریہ کے شعبہ حدیث ومخطوطات میں موجود احادیث سے متعلق مخطوطات کی فہرست مرتب کر دیں۔ حدیثِ رسول کی اس عظیم خدمت کے دوران شیخ البانی رحمہ اللہ نے ایسے نادر مخطوطوں کو متعارف کروایا کہ جن کے ناموں سے لوگ بے خبر تھے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس دوران دس ہزار مخطوطوں کی ایک طویل فہرست تیار کی۔

ذریعہ معاش:

شیخ البانی رحمہ اللہ کے والد گھڑی ساز تھے اور انہوں نے اپنے بیٹے کو بھی اسی فن میں مہارت سکھائی شیخ البانی رحمہ اللہ دن میں صرف تین گھنٹے کام کرتے اور بقیہ وقت مکتبہ الظاہریہ میں تحقیق وتالیف میں صرف کرتے۔

عبادت، تقویٰ اور خشیت الٰہی:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے ساری زندگی اس بات کا خصوصی اہتمام کیا کہ ان کی عبادت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے اور

کتاب وسنت کے عین مطابق ہو۔ آپ نوافل اور سنتوں کا خاص اہتمام کرتے۔ خشیت الٰہی اور تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ قرآن کی تلاوت اور ترغیب وترھیب پر مشتمل احادیث کو سن کر بہت روتے۔ علمائے کتاب وسنت میں سے کسی کی وفات کی خبر سنتے تو آبدیدہ ہو جاتے اگر کوئی، آپ کے سامنے آپ کی تعریف کرتا تو رو پڑتے۔ سوموار اور جمعرات کا روزہ اہتمام سے رکھتے، حسبِ استطاعت ہر سال حج کرتے اور بعض اوقات سال میں دو عمرے بھی کر لیتے آپ نے تیس کے قریب حج کیے کوئی تعریف کرتا تو ہمیشہ ان کی زبان پر یہی کلمہ ہوتا

" مَا أَنَا إِلَّا طُوَيْلِبُ عِلْمٍ "

''میں تو ایک چھوٹا سا طالب علم ہوں۔''

شیخ البانی رحمہ اللہ مدینہ یونیورسٹی میں:

شیخ البانی رحمہ اللہ کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں شعبہ حدیث قائم کرنے کی دعوت دی گئی تو آپ وہاں تشریف لائے۔ جامعہ میں علم الحدیث پڑھانے کے ساتھ ساتھ علم الاسناد کو نصاب میں شامل کروایا اور طلباء کو حدیث کی تحقیق کا سلیقہ سکھایا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے تین سال تک جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں اپنی خدمات پیش کیں جامعہ اسلامیہ سے آپ کو اتنا لگاؤ تھا کہ آپ نے اپنی تمام تر مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب اور لائبریری جامعہ اسلامیہ کے نام وقف فرما دی کیونکہ شیخ کو یقین تھا کہ دنیا کے مختلف علاقوں سے آنے والے طلباء اس علمی ورثہ سے استفادہ کریں گے۔

عقیدہ توحید کی تبلیغ اور قید وبند کی صعوبتیں:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے دعوت وتبلیغ کے کام کا آغاز اپنے عزیز واقارب اور دوست واحباب اور ان سے میل جول رکھنے والے دوستوں سے کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ثمرات دمشق کے مختلف مقامات پر سامنے آنے لگے اور لوگوں کی ایک کثیر تعداد نے اپنے عقائد کی اصلاح کی اور شرک وبدعت کی نجاست سے اپنے دامن کو پاک کیا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کو کلمہ حق کی نشر واشاعت اور تبلیغ کی پاداش میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ شامی حکومت نے انہیں دو مرتبہ جیل میں قید کیا لیکن شیخ نے جیل میں بھی دعوت وتبلیغ کا کام جاری رکھا اور قیدیوں کے عقائد کی اصلاح کی۔ جیل میں نمازِ پنجگانہ اور نماز جمعہ کی جماعت کا اہتمام کراتے۔ امام احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ کے زمانہ قید کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ جیل میں نمازِ جمعہ ادا کی جا رہی تھی۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کی دعوتی خصوصیات:

① کتاب وسنت کی طرف رجوع اور سلف صالحین کے منہج کی روشنی میں دین کا فہم وادراک۔

② اہل اسلام پر خالص اسلامی تعلیمات اور عقائد کا تعارف۔

③ باطل فرقوں کا مسکت جواب۔

④ عقیدہ توحید ورسالت کی توضیح۔

⑤ امت مسلمہ کو صحیح ومستند احادیث سے روشناس کرانا۔

⑥ علمائے حق کی علمی وراثت تحقیق وتالیف کی صورت میں اُجاگر کرنا۔

⑦ تزکیۂ نفس کی تربیت دینا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ اور علماء کی توثیقات:

① شیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علامہ البانی رحمہ اللہ صاحب سنت اور حق کے حامی وناصر ہیں اور اہل باطل کے سامنے دلیری سے سینہ سپر ہیں۔

② شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں شیخ البانی رحمہ اللہ اہل سنت اور اس کے معاون ودعاۃ میں سے ہیں۔

③ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ سنت رسول پر عمل کرنے کے انتہائی مشتاق اور شرک وبدعت کے خلاف ہر میدان میں برسر پیکار رہے۔

یہ گھر یہ گلشن:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے تین شادیاں کیں آپ کے بیٹے اور بیٹیوں کی تعداد تیرہ تھی۔ آپ کی اولاد ذہانت وفطانت میں اپنی مثال آپ تھی۔ سب سے زیادہ مقام آپ کی صاحبزادی ام عبداللہ انیسہ حفظہا اللہ کو ملا انہیں فقہ اور حدیث میں بلند مرتبہ حاصل ہوا۔ شیخ البانی رحمہ اللہ کی بہت سی تصانیف میں ان کی اس ہونہار بیٹی نے ان کی بہت معاونت کی۔

اہل وعیال اور احباب کو آخری وصیت:

میں اپنی بیوی، اولاد، اقرباء، اصدقا اور ہر محب صادق کو وصیت کرتا ہوں کہ جب وہ میری وفات کی خبر سنے تو

اولاً: میرے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کرے اور میرے لیے نوحہ اور بین نہ کرے۔

ثانیاً: میری فوری تدفین کی جائے۔ میرے اقارب اور بھائیوں کو اطلاع نہ دی جائے۔ ہاں! اتنے افراد کو ضرور مطلع کیا جائے جن کے ذریعے سے تجہیز وتکفین کا ضروری بندوبست ہو سکے۔ میرے مخلص دوست اور پڑوسی عزیزی [illegible] حفظہ ابوعبداللہ مجھے غسل دیں۔ وہ غسل میں بطور معاون جسے پسند کریں، ساتھ ملا لیں۔ تدفین قریبی قبرستان میں کی جائے تاکہ جنازہ اٹھانے والوں کو میت گاڑی میں رکھنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ اس طرح جنازے میں شامل ہونے والوں کو بھی گاڑیوں میں سوار ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ قبر ایسے پرانے قبرستان میں کھودی جائے کہ جس کے بارے میں غالب گمان یہی ہو کہ اسے کبھی اکھاڑا نہیں جائے گا۔

میں جس علاقے میں وفات پاؤں، وہاں کے رہنے والے احباب میری اس اولاد کو اطلاع نہ دیں جو [illegible] سے باہر رہتی ہو چہ جائیکہ کسی اور کو خبر دی جائے۔ ہاں، میرا جنازہ قبرستان لے جانے کے بعد خبر دی جا سکتی ہے [illegible] جذبات میں نہ آئیں اور میرا جنازہ اٹھانے میں تاخیر کا باعث نہ بنیں۔

میں رب کریم سے التجا کرتا ہوں کہ جب اس سے میری ملاقات ہو تو ایسی حالت میں ہو کہ اس نے میرے تمام گناہ معاف فرما دیے ہوں۔

میں اپنی پوری لائبریری جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے نام وقف کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ میری تمام کتابیں، چاہے وہ مطبوعہ ہوں یا غیر مطبوعہ یا فوٹو اسٹیٹ اور مخطوطات کی شکل میں ہوں، میرے خط میں لکھی ہوئی ہوں یا کسی اور کے خط میں، سب کی سب جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے حوالے کر دی جائیں کیونکہ یہ عظیم دانش گاہ کتاب و سنت کی [illegible] اور سلف صالحین کے منہج کا خزینہ ہے۔ میں اس مقدس درس گاہ میں مدرس رہ چکا ہوں اور اس سے میری بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔

یہ وصیت کرتے ہوئے مجھے امید ہے کہ اللہ رب العزت ان کتابوں کے ذریعے سے جامعہ [illegible] والوں کو مستفید فرمائے گا جیسا کہ رب کریم نے وہاں زمانۂ تدریس میں صاحب کتب کے ذریعے سے طالبان [illegible] پہنچایا۔ اللہ رب العزت میرا اخلاص قبول فرمائے اور طالبان علم کی دعاؤں کی بدولت مجھے نفع پہنچائے۔

﴿ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَ الِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝﴾

''اے میرے رب! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی، اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جو تو پسند کرے اور تو میرے لیے میری اولاد میں اصلاح کر، بلاشبہ میں نے تیری طرف توبہ کی اور بلاشبہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔'' (الأحقاف 46:15)

27 جمادی اولیٰ 1410ھ

تحریر محتاجِ رحمت رب العالمین

محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

وفات

علامہ البانی رحمہ اللہ 22 جمادیٰ الآخرہ 1420ھ بمطابق اکتوبر 1999ء ہفتہ کے روز اردن کے دارالحکومت عمان میں، عصر کے بعد اور غروب آفتاب سے پہلے فوت ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر 88 سال کے لگ بھگ تھی۔

﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ O ﴾

شیخ رحمہ اللہ نے اپنی فوری تدفین کی وصیت کی تھی اور یہ پسند کیا تھا کہ قریبی قبرستان ہی میں سپرد خاک کیا جائے تاکہ میت کو گاڑی میں رکھنے کی نوبت ہی نہ آئے اور لوگوں کو گاڑیوں میں سوار ہونے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے، چنانچہ شیخ رحمہ اللہ کی تدفین شیخ کی وصیت کے عین مطابق ہوئی۔

اسی دن نماز عشاء کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ استاذ شیخ محمد ابراہیم شقرہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور جنوبی مارکا کے محلے ہملان میں واقع قدیمی اور قریبی قبرستان میں تدفین ہوئی، نیز ان کی میت کندھوں پر اٹھا کر پیدل ہی قبرستان پہنچائی گئی۔ آپ کی نمازِ جنازہ میں تقریباً دو ہزار افراد نے شرکت کی۔

یہ تعداد آپ کے وقت وفات سے تجہیز و تدفین تک کے مختصر سے وقت کے اعتبار سے بہت زیادہ ہے۔ بے شمار لوگ جنازے میں شریک ہی نہ ہو سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی وفات کی خبر آپ کی تدفین کے بعد عام ہوئی۔ اگر آپ کی تدفین کچھ مؤخر کر لی جاتی تو جنازے میں یقیناً فقید المثال اجتماع ہوتا۔ ان کی غائبانہ نماز جنازہ دنیا کے گوشے گوشے میں لاکھوں افراد نے ادا کی اور قیامت تک ان کے علم و فضل سے استفادہ کرنے والے ان کے لیے دعائے

مغفرت کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرمائے، انھیں علیین میں جگہ دے، ان کا حشر نبیوں، صدیقوں، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہو اور اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو جنت کی کیاری بنائے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کی تالیفات:

☆ سلسلة الأحاديث الصحيحة

☆ سلسلة الأحاديث الضعيفة

☆ مختصر صحیح بخاری

☆ صحيح و ضعيف سنن اربعه

☆ صحيح الترغيب و الترهيب

☆ إرواء الغليل فى تخريج أحاديث منار السبيل

☆ صحيح الجامع الصغير

☆ صفة صلاة النبى ﷺ من التكبير

☆ التوسل أحكامه و أنواعه

☆ تحذير الساجد من اتخاذ القبور المساجد

☆ جلباب المرء ة المسلمة

☆ آداب الزفاف فى السنة المطهرة

☆ الذب الأحمد عن مسند الإمام أحمد

☆ غاية المرام فى تخريج الحلال و الحرام

☆ قیام رمضان

☆ احکام الجنائز

☆ صفة حجة النبی ﷺ

حافظ عبدالوہاب روپڑی

9 شعبان 1434ھ

بمطابق 19 جون 2013ء

اخلاص، ترغیب، فضیلت اور شرائط

اخلاص کا لغوی معنی:

خالص کرنا، نجات پانا اور محفوظ رہنا ہے۔

اخلاص کا اصطلاحی معنی:

عبادت میں اللہ تعالیٰ کی رضا و بندگی کی نیت کرنا۔ دوسرے الفاظ میں نیت، قول اور عمل کی صفائی کا نام اخلاص ہے۔

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو چھوڑنا ریا کاری و دکھلاوا ہے اور لوگوں کی وجہ سے عمل کرنا شرک ہے اور اخلاص ان دونوں (ریاء، شرک) سے بچنے کا نام ہے۔[مدارج السالکین: 59/3]

امام ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا اخلاص اور اقتداء سنت کے بغیر عمل اس مسافر کی طرح ہے جو اپنی تھیلی ریت سے بھر کر سفر پر نکلتا ہے لیکن وہ اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔[الفوائد: 67]

اخلاص اور قبولیت اعمال:

قبولیت اعمال کی دو بنیادی شرطیں ہیں۔

(۱) اخلاص:۔ یعنی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے عمل کرنا۔

(۲) سنت کی موافقت:۔ یعنی عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و طریقہ کے مطابق ہو۔ اس لیے ہر وہ عمل جو ان دو بنیادی شرائط سے خالی ہوگا وہ کسی بھی صورت اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَ ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ))

”یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا و

خوشنودی مقصود ہو۔ (دنیا کا مال و متاع اور نہ ہی نام آوری مقصود ہو)'' [سنن النسائی: 3140]

اخلاص اور نبی کریم ﷺ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر جناب محمد ﷺ کو اخلاص کا حکم دیا، حالانکہ نبی اور رسول لوگوں میں سب سے زیادہ اخلاص کا پیکر و مجسمہ ہوا کرتا ہے۔

((اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۝ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ))

''یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے، پس آپ اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے خبردار اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے۔'' [الزمر: 3-2]

اہل ایمان کو اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرنے کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ۝))

''انہیں صرف اسی (بات) کا حکم دیا گیا تھا کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہی کی کریں (صرف) اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں، ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔'' [البینہ: 5]

سیرت رسول ﷺ اور اخلاص کی عملی جھلک:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانی کاٹھی اور ایک ایسے پرانے بوسیدہ کھیس (چادر) پر حج کیا جو صرف چار درہم کی قیمت کا تھا بلکہ شاید چار درہم کا بھی نہ تھا اور آپ ﷺ یہ دعا کر رہے تھے۔ ((اللھمَّ حجةً لا رياءَ فيها ولا سُمْعةً)). اے اللہ! اس حج کو دکھاوے اور نمود و نمائش سے پاک کر دے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :327 ، سنن ابن ماجہ :2890]

اخلاص کی اہمیت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَ أَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ))

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصورت اور مال ودولت کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں (کے خلوص) اور اعمال کو دیکھتا ہے۔'' [صحيح مسلم: 2564]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ))

''روز قیامت لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق قبروں سے اٹھایا جائے گا۔'' [سنن ابن ماجه: 4229]

اخلاص کا ثمر:

سیدنا شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہوگیا پھر اس نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی دیکھ بھال کے بارہ میں ہدایات دیں اور وصیت فرمائی پھر جب انہوں نے غزوہ کیا اور فتح حاصل کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت حاصل کر کے تقسیم فرمائی اور اس شخص کا بھی حصہ نکالا اور اس کا حصہ صحابہ کے پاس رکھوا دیا کیونکہ وہ ان کے مویشی چرانے کے لیے گیا ہوا تھا پس جب وہ واپس آیا تو صحابہ نے اس کو اس کا حصہ دے دیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا تیرا حصہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے دیا چنانچہ اس نے وہ حصہ لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسے لے آیا اور کہنے لگا کہ ما على هذا اتَّبعتُک ، ولكن اتبعتک على أن أُرمى إلى ههنا۔ وأشارَ إلى حلقِه ۔ بسهم فأموت ، فأدخلَ الجنةَ. فقال : ((إنْ تَصدُق الله يَصدُقک)). یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تیرا حصہ ہے جو میں نے نکالا ہے وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اس لیے اختیار نہیں کی بلکہ میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اس لیے کی

ہے کہ مجھے اس جگہ تیر لگے اور اس نے اپنی حلق کی طرف تیر کے ساتھ اشارہ کیا پھر میں مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے سچ کہا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دکھائے گا پھر وہ (صحابہ) کچھ عرصہ ٹھہرے رہے پھر وہ دشمن کیساتھ لڑنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے (وہ دیہاتی بھی ان میں شامل تھا) پھر اسے نبی کریم ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا اسے اس کی بتائی ہوئی جگہ پر تیر لگا ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ ایک آدمی نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: ((صَدَقَ اللّٰہ فَصَدقَهُ))۔ **ثم كفنه النبيُّ ﷺ في جبَّتِه التي عليه، ثم قدَّمه فصلى عليه، وكان مما ظهر من صلاتِه: ((اللهمَّ! هذا عبدُك خرجَ مهاجرًا في سبيلِك، فقُتِلَ شهيدًا، أنا شهيدٌ على ذلك))**. اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ کہا اور اللہ نے اسے سچ کر دکھایا پھر نبی کریم ﷺ نے اسے اُس کے جبے میں کفن دیا پھر آگے بڑھے اس کی نماز جنازہ پڑھی آپ ﷺ نے نماز میں دیگر (دعاؤں کے علاوہ) اس دعا کا اظہار کیا، اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیرے راستے میں مہاجر بن کر نکلا پھر شہید کر دیا گیا میں اس پر گواہ ہوں۔ [صحیح ۔ سنن النسائی : 1952]

اخلاص شیطانی وار سے بچاؤ کا ذریعہ

((قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ۝))

"(شیطان نے) کہا کہ اے میرے رب! چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں ان کے لیے معاصی کو مزین کروں گا اور ان سب کو بہکاؤں گا بھی۔ سوائے تیرے ان بندوں کے جو منتخب کر لیے گئے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ ہاں یہی مجھ تک پہنچنے کی سیدھی راہ ہے۔"

[الحجر:41,40,39]

اخلاص کے فوائد:

(۱) اخلاص قبولیتِ اعمال کے لیے اساس ہے۔ (۲) اخلاص قبولیت دعا کی اساس ہے۔ (۳) اخلاص سے

مصیبتیں دور ہوتی ہیں اور اللہ تعالٰی کی مدد انسان کے شاملِ حال رہتی ہے۔(۴) اخلاص ہی سے انسان دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہوسکتا ہے۔(۵) اخلاص انسان کے دل میں سکون و اطمینان پیدا کر کے اسے مخلوق کی غلامی سے نجات دلاتا ہے۔وغیرہ

1
اخلاص کا بیان

1- اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے عمل کرنے، نیک نیتی اور سچائی کی ترغیب

1 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: انطلقَ ثلاثةُ نفرٍ ممن كان قبلكم ، حتى اواهمُ المبيتُ إلى غارٍ ، فدخلوه، فانحدَرَت صخرةٌ من الجبل، فَسَدَّتْ عليهم الغارَ، فَقَالُوْا: إنه لا يُنجيكم من هذه الصخرةِ إلا أن تدعُوا اللّٰه بصالحِ أعمالكم. فقال رجل منهم: اللهم كان لي أبوانِ شيخانِ كبيرانِ، وكنت لا أغبُقُ قبلهما أهلاً ولا مالاً ، فنأى بي طلبُ شجرٍ يوماً فلم أُرِحْ عليهما حتى ناما، فحلبتُ لَهما غبوقَهما ، فوجدتُهما نائمين، فكرهتُ أن أغبُقَ قبلَهما أهلاً ولا مالاً ، فلبثتُ والقَدَحُ على يدي ، أنتظر استيقاظهما، حتى بَرَقَ الفجرُ ، (زاد بعض الرواةُ: والصبيةُ يتضاغَوْنَ عند قَدَميَّ) ، فاستيقظا، فشربا غبوقَهما ، اللهم إن كنتُ فعلتُ ذلک ابتغاءَ وجهک ففرِّجْ عنا ما نحنُ فيه من هذه الصخرة ، فانْفَرَجَتْ شيئًا لا يستطيعون الخروجَ ـ قال النبي ﷺ. قالَ الآخرُ: اللهم كانتْ لي ابنةُ عم كانت أحبَّ الناس إلي، فأَرَدْتُها عن نفسها، فامتنعتْ مِني ، حتى أَلَمَّتْ بها سَنَةٌ من السنين، فجاءتني، فأَعطيتُها عشرين ومئة دينار، على أن تُخلِّيَ بيني وبين نَفسِها ، فَفَعلتْ ، حتى إذا قَدَرْتُ عليها قالت: لا أُحِلُّ لک أنْ تَفُضَّ الخاتمَ إلَّا بحقِّه ، فتحرَّجْتُ من الوقوع عليها فانصرفتُ عنها وهي اَحَبُّ الناسِ إلي، وتركتُ الذهب الذي أعطيتُها ، اللهم إنْ كنتُ فعلتُ ذلک ابتغاء وجهک فافرُجْ عنَّا ما نحن فيه، فانفرجتِ الصخرةُ ، غير أنهم لا يستطيعون الخروجَ منها، قال النبيﷺ: وقال الثالثُ: اللهم

إني استأجرتُ أُجَراء ، وأعطيتُهم أجرَهم ، غيرَ رجلٍ واحدٍ ، تَركَ الذي له وذَهَبَ ، فثمَّرتُ أجرَه، حتى كثُرَتْ منه الأموالُ ، فجاء ني بعد حين، فقال لي: يا عبدَاللّٰه أدِّ إليَّ أجري. فقلتُ: كلُّ ما ترى من أجرِكَ؛ من الابل والبقر والغنم والرقيق! فقال: يا عبدَاللّٰه! لا تَسْتَهزِیءْ بي ، فقلت: إني لا أستهزیءُ بكَ ، فأخذه كلَّه ، فاستاقه ، فلم يتركْ منه شيئاً. اللهم إن كنتُ فعلتُ ذلكَ ابتغاء وجهِكَ فافرُجْ عنا ما نحن فيه، فانفرجتِ الصخرةُ ، فخرجوا يمشون.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل کے تین شخص سفر پر نکلے چلتے چلتے رات ہوگئی اور وہ رات گزارنے کے لیے ایک غار میں چلے گئے، اتنے میں پہاڑ سے ایک بڑا سا پتھر لڑھک کر نیچے آیا جس نے غار کے دہانے کو بند کردیا یہ دیکھ کر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا، ان کی سمجھ میں یہی بات آئی کہ اس آزمائش سے نجات کی یہی صورت ہے کہ تم اپنے اعمال صالحہ کے واسطے سے اللہ سے دعا کرو۔ (چنانچہ انہوں نے اپنے اپنے عمل کے حوالے سے دعائیں کیں) ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میرے بوڑھے ماں باپ تھے اور شام کو میں سب سے پہلے انہی کو دودھ پلاتا تھا، ان سے پہلے میں اہل وعیال کو اور خادم وغلام کو نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن میں درختوں کی تلاش میں دور نکل گیا اور جب واپس لوٹ کر آیا تو میرے والدین سو چکے تھے میں نے شام کو دودھ دھویا اور ان کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا تو کیا دیکھا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں نہ تو میں نے انہیں جگانا پسند کیا اور نہ ہی ان سے پہلے اپنے اہل اور غلاموں کو دودھ پلانا گوارا کیا۔ میں ہاتھ میں دودھ کا پیالہ لیے ان کے سرہانے کھڑا ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا، جب کہ میرے بچے بھوک کے مارے میرے قدموں میں بلبلاتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی وہ بیدار ہوئے تو ان دونوں نے دودھ پیا۔ یا اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا، تو ہمیں اس پریشانی سے نجات عطا فرما، وہ چٹان تھوڑی سی سرک گئی لیکن ابھی اس سے باہر نکلنا ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر دوسرے شخص نے دعا کی، یا اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی جو کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، ایک مرتبہ میں نے اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا لیکن وہ آمادہ نہیں ہوئی اور اس نے انکار کردیا حتی کہ ایک وقت ایسا آیا کہ قحط سالی نے اُسے میرے پاس آنے پر مجبور کردیا۔ میں نے اسے اپنے ساتھ خلوت اختیار کرنے کی شرط پر ایک سوبیس دینار دیئے۔ چنانچہ (اپنی مجبوری کی وجہ سے) وہ آمادہ ہوگئی۔ جب میں اس پر (برائی

کرنے) کے لیے قادر ہوا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر! اور اس مہر کو ناحق مت توڑ (ان الفاظ سے مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ) میں نے اُسے چھوڑ دیا حالانکہ وہ مجھے بہت زیادہ محبوب تھی میں اس سے دور ہوا اور سونے کے دینار بھی اسے چھوڑ دیئے جو میں نے اُسے دیئے تھے۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمیں اس پریشانی سے نجات عطا فرما۔ چنانچہ وہ چٹان کچھ اور سرک گئی لیکن باہر نکلنے کا راستہ ابھی نہ بنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر تیسرے شخص نے دعا کی۔ یا اللہ! میں نے کچھ مزدوروں کو اجرت پر رکھا تھا سب کو میں نے ان کی مزدوری (اجرت) ادا کر دی صرف ایک مزدور اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا تو میں نے اس کی مزدوری (کی رقم) کو کاروبار میں لگا دیا حتیٰ کہ اس سے بہت سا مال بن گیا پھر کچھ عرصے کے بعد وہ ایک دن آ کر کہنے لگا اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دے میں نے کہا یہ اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام جو تجھے نظر آرہے ہیں یہ سب تیری اجرت کا ثمر ہے۔ اس نے کہا اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا (بلکہ حقیقت بیان کر رہا ہوں) چنانچہ وہ سارا کا سارا مال لے گیا اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ یا اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہمیں تو اس مصیبت سے نجات عطا فرما۔ چنانچہ چٹان بالکل سرک گئی اور غار کا منہ کھل گیا اور وہ سب باہر نکل آئے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:3465، صحیح مسلم:2743، 6884]

2 وعن أبي سعيد الخدري عن النبيﷺ؛ أنّه قال في حجة الوداع: ((**نَضَّرَ اللّٰهُ امرء أ سمع مقالتي فَوَعاها، فَرُبَّ حاملِ فقهٍ ليس بفقيه، ثلاثٌ لا يُغَلُّ عليهن قلبُ امرء مؤمنٍ: إخلاصُ العمل لله، والمناصحةُ لأئمة المسلمين، ولزومُ جماعتِهم، فانَّ دعاء هم يُحيطُ من ورائهم**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو جو میری بات سنتا ہے اور اسے یاد کرتا ہے تر و تازہ رکھے (نعمتیں عطا کرے) بہت سے فقہ کو اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے۔ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں ایک مومن آدمی کے دل میں حسد اور کینہ آ ہی نہیں سکتا ① اللہ کے لیے اخلاص کے ساتھ عمل کرنا ② مسلمانوں کے ائمہ کی خیر خواہی ③ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا بلاشبہ ان کی دعا ان کے سمیت سبھی مسلمانوں کو شامل ہوتی ہے۔ [حسن لغیرہ۔ مسند البزار:141، 3629]

3 وعن مُصعَب بن سعدٍ عن أبيه رضي اللّٰه عنه: **أنّه ظن أنّ له فضلاً علي من دونه من أصحاب**

رسول اللہ ﷺ ، فقال النبي ﷺ : ((إنما ينصر اللهُ هذه الأُمةَ بضعيفها ؛ بدعوتِهم وصلاتِهم وإخلاصِهم)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انہیں اپنے علاوہ دوسرے اصحاب رسول ﷺ پر فضیلت ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے ضعیف لوگوں کی وجہ سے اس امت کی مدد کرتا ہے۔ ان کی دعا، نماز اور ان کے اخلاص کے سبب۔

[صحیح۔ سنن النسائی:3178]

حدیث 4 وعن الضحاك بن قيس قال: قال رسول الله ﷺ: ((إن الله تباركَ وتعالى يقول: أنا خيرُ شريكٍ، فمن أشركَ معي شريكاً فهو لشريكي، يا أيها الناسُ أَخْلِصوا أعمالَكم ؛ فان الله تبارك وتعالى لايقبل من الأعمالِ إلا ما خَلُصَ له ، ولا تقولوا: هذه للهِ وللرحمِ : فانها للرحم، وليس لله منها شيءٌ ، ولا تقولوا: هذه للهِ ولوجوهكم؛ فانها لوجوهكم، وليس لله منها شيءٌ)).

سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں شریک سے پاک ہوں جس کسی نے بھی میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا گویا کہ اس نے میرا شریک بنایا۔ اے لوگو! اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہی اعمال کو قبول فرماتے ہیں جن میں اخلاص ہوتا ہے تم یہ مت کہا کرو کہ یہ عمل اللہ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داری کے لیے ہے۔ اللہ کے لیے کیے ہوئے عمل کا ثواب ملے گا لیکن رشتہ داری کے لیے کیا گیا عمل اس کا ثواب نہیں ملے گا اور یہ مت کہو کہ یہ عمل اللہ کے لیے ہے اور یہ تمہارے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے لیے کیے گئے عمل کا تو اجر و ثواب ملے گا لیکن تمہارے لیے کئے گئے عمل کا ثواب نہیں ملے گا (کیونکہ اس میں اخلاص نہیں ہوگا)۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار:3567، بیهقی فی الشعب:6836]

حدیث 5 وعن أبي أمامة قال: جاء رجلٌ إلى رسولِ الله ﷺ فقال: أرأيتَ رجلاً غزا يلتمسُ الأجْرَ والذِّكْرَ؛ مالَهُ؟ فقال رسولُ اللهِ ﷺ: ((لا شيءَ له)) ، فأعادها ثلاث مِرارٍ ، ويقولُ رسولُ اللهِ ﷺ: ((لا شيء له))، ثم قال: ((إن الله عزوجل لا يَقبلُ من العمل إلا ما كان له خالصاً وابتُغيَ به وجهُهُ)).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ آپ ﷺ

ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں کہ جو اجر (مال غنیمت) اور شہرت حاصل کرنے کے لیے جہاد کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ نہیں ملے گا۔ اس شخص نے تین مرتبہ اسی سوال کو دہرایا اور ہر مرتبہ آپ ﷺ یہی جواب دیتے رہے اسے کچھ نہیں ملے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالصتاً اسی کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لیے کیا جائے۔ [حسن۔ سنن النسائی:3140، سنن أبی داؤد:2516]

6 حدیث: عن عُمرَ بنِ الخطابِ رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول اللهﷺ يقول: ((**إنما الأعمال بالنِيَّة،۔ وفي رواية: بالنِيَّاتِ۔، وإنما لكلِّ امرىءٍ مانوى، فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله ، فهجرته إلى الله ورسوله، ومن كانتْ هجرتُه إلى دنيا يُصيبُها ، أو امرأةٍ يَنكِحُها ، فهجرتُه إلى ما هاجرَ إليه**)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے (ایک حدیث کے الفاظ ہیں کہ نیتوں پر ہے) انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہی ہے اور جس کی ہجرت حصولِ دنیا یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:1، صحیح مسلم:1907، سنن أبی داؤد:2201، جامع الترمذی:1647، سنن النسائی:75]

7 حدیث: (عَنْ اَنسِ بُنِ مَالِكٍ رضى الله عنه قَالَ) : أن النبيﷺ قال: ((**لقد تركتُم بالمدينةِ أقواماً ما سِرتُم مَسيراً ، ولا أنفقتُم مِن نَفَقَةٍ ، ولا قَطَعتُم من وادٍ الا وهم معكم**)). **قالوا: يا رسولَ الله! وكيف يَكونونَ معنا وهم بالمدينةِ ؟ قال: ((حَبَسَهُم المرضُ))**.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم مدینہ میں ایسے لوگ چھوڑ آئے ہو کہ جو بھی تم نے سفر کیا یا جو بھی تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا یا جو بھی تم نے وادی طے کی تو وہ (اجر و ثواب میں) تمہارے ساتھ رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ ہمارے ساتھ کس طرح تھے حالانکہ وہ تو مدینہ میں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو عذر اور مجبوری نے روکے رکھا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد:2508]

8 حدیث: وعن أبي هريرة قال : قال رسول اللهﷺ: ((**إنما يُبعثُ الناسُ عَلٰى نِيّاتِهِم**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (روزِ قیامت) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:4229]

9 وعن أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ: ((إنَّ اللّٰه لا ينظرُ إلى أجسامِكم ، ولا إلى صورِكم ، ولكنْ ينظرُ إلى قلوبِكم [وأشار بأصابعه إلى صدره] ، [وأعمالكم])).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ اللہ تعالیٰ تو تمہارے دلوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا) اور تمہارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:2564]

10 وعن أبي كَبْشَةَ الأنماريّ رضي اللّٰه عنه ؛ أنه سمع رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((ثلاثٌ أُقسِمُ عليهن ، وأُحدِّثُكم حديثًا فاحفظوه ، ـ قال: ما نقص مالُ عبدٍ من صدقةٍ ، ولا ظُلم عبدٌ مَظلمةً صبرَ عليها إلا زادَه اللّٰه عِزّاً ، ولا فَتَحَ عبدٌ بابَ مسألةٍ إلا فَتَحَ اللّٰهُ عليه بابَ فقرٍ ، أو كلمةٌ نحوها. وأُحدِّثكم حديثًا فاحفظوه: إنَّما الدنيا لأربعةِ نفرٍ : عبدٌ رَزقه اللّٰه مالاً وعلماً فَهُوَ يَتَّقي فيه ربَّه ، ويَصِلُ فيه رَحِمَه ، ويَعلمُ للّٰه فيه حقًا ، فهذا بأفضلِ المنازلِ ، وعبدٌ رَزَقَهُ اللّٰه علماً ، ولم يَرْزُقْهُ مالاً ، فهو صادقُ النيةِ ، يقول: لو أنَّ لي مالاً لَعَمِلْتُ بعملِ فلانٍ ، فهو بِنيَّتِه ، فأجرُهما سواءٌ ، وعبدٌ رزقه اللّٰه مالاً ، ولم يَرْزُقْهُ عِلماً يَخبِطُ في مالِه بغير علمٍ ، ولا يَتَّقي فيه رَبَّه ، ولا يصل فيه رَحِمَه ، ولا يعلَمُ للّٰه فيه حقاً ، فهذا بأخبثِ المنازلِ ، وعبدٌ لم يَرْزُقْهُ اللّٰه مالاً ولا علماً فهو يقول: لو أنَّ لي مالاً لعملت فيه بعمل فلانٍ ، فهو بنيَّتِه ، فوزرُهما سواءٌ)).

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور ایک اہم حدیث (بات) تمہیں بتاؤں گا اسے خوب اچھی طرح سے یاد کر لینا۔ ① صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا ② جس شخص سے ظلم و زیادتی کی گئی اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ عزوجل (اس صبر کے سبب) اس کی عزت بڑھا دیتے ہیں ③ جس شخص نے (بغیر ضرورت کے) لوگوں کے سامنے مانگنے کا دروازہ کھولا تو اللہ اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور اب میں تمہیں ایک (اور) حدیث (بات) بتلاتا ہوں اسے بھی خوب اچھی

طرح یاد کرلو۔ دنیا چار قسم کے لوگوں پر مشتمل ہے ① وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم کے ساتھ نوازا اور وہ (اپنے علم کے سبب) اپنے مال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (اللہ کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) اس کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے اور خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ اس میں عطا کرنے والے اللہ کا بھی حق ہے (زکوٰۃ وغیرہ) یہ شخص لوگوں میں سے سب سے بہترین مقام ومرتبہ والا ہے۔ ② وہ شخص جسے اللہ نے علم کے ساتھ تو نوازا لیکن مال نہیں دیا لیکن وہ نیت کا سچا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اس کی نیت کی وجہ سے وہی ثواب عطا کریں گے جو پہلے کا ہے اور یہ دونوں ثواب میں برابر ہو جاتے ہیں ③ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا مگر اسے علم نہ دیا وہ اپنے مال کو بے جا صرف کرتا ہے نہ تو اس میں اللہ کا خوف کرتا ہے، نہ اس (مال) سے صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے یہ شخص سب سے بدترین ہے ④ وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم لیکن وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس (نافرمان) کی طرح اپنا مال بے جا صرف کرتا اسے اس کی بری نیت کا گناہ ہوگا اور وبال میں یہ دونوں (3 اور 4) برابر ہو جائیں گے۔

[صحيح لغيره۔مسند أحمد:231/4، جامع الترمذی:2325]

11 وعن أبي هريرة؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((يقولُ اللّٰهُ ـ عزوجل: إذا أراد عبدي أن يعملَ سيئةً فلا تكتبوها عليه حتى يَعمَلَها ، فان عَمِلَها فاكتبوها بِمثلِها ، وإن تَركَها من أجلي ، فاكتبوها له حسنةً ، وإن أراد أن يعمَلَ حسنةً فلم يَعمَلْها، فاكتبوها له حسنةً ، فان عمِلَها ، فاكتبوها له بعشرِ أمثالِها ، الى سبعِ مئة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے کہ میرا بندہ جب کسی برے عمل کا ارادہ کرے تو اسے نہ لکھو یہاں تک کہ وہ یہ گناہ کر گزرے، اور اگر وہ اسے کر گزرے تو اتنا ہی لکھو کہ جتنا (گناہ) اس نے کیا ہے، اور اگر وہ اس گناہ کو میری وجہ سے چھوڑ دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھو اور اگر وہ کسی نیک عمل کا ارادہ کرلے اور اسے نہ کر سکے تو پھر بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ یہ نیک عمل کر گزرے تو اس (کے ثواب) کو دس سے لے کر سات سو گنا تک لکھ لو۔ [صحيح۔ صحيح البخاری:7501]

حدیث 12 وعن أبي الدرداء يبلغُ به النبي ﷺ قال: ((من أتى فراشهُ وهو يَنوي أن يقومَ يُصلي من الليل ، فغلَبَته عينُه حتى أصبحَ ؛ كُتِب له ما نوى، وكان نومُه صدقةً عليه من رَبِّه)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (رات کو سونے کے لیے) اپنے بستر پر آیا اور رات (کے کسی حصہ میں بیدار ہوکر) تہجد پڑھنے کی نیت کی مگر صبح تک نیند کے غلبہ کی وجہ سے بیدار نہ ہوسکا تو اس کے لیے نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جائے گا اور نینداس پر اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہوگی۔

[صحیح، حسن۔سنن النسائی:1787، سنن ابن ماجہ:1344، صحیح ابن حبان:2579]

2- ریاکاری اور دکھلاوے پر وعید

حدیث 13 عن أبي هريرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((إن أولَ الناس يُقضى يومَ القيامة عليه رجلٌ استُشهِد، فأُتِيَ به، فعَرَّفه نِعَمَه ، فعَرَفها، قال: فما عمِلتَ فيها؟ قال: قاتلتُ فيك حتى استُشهِدتُ قال: كَذَبْتَ ، ولكنَّك قاتلتَ لأن يقالَ: فلانٌ جَريءٌ ، فقد قيل، ثم أُمِرَ به فسُحِبَ على وَجْهِه حتى أُلقِيَ في النار. ورجلٌ تَعلَّمَ العلمَ وعلَّمه ، وقرأ القرآنَ ، فأُتِيَ به ، فعرَّفه نِعَمَه ، فَعَرَفَهَا ، قال: فما عَمِلْتَ فيها؟ قال: تعلمتُ العلم وعلَّمتُه، وقرأتُ فيك القرآن ، قال: كَذَبْتَ ، ولكنَّك تعلَّمتَ ليقال: عالمٌ ، وقرأتَ القرآن ليقال: هو قارئٌ ، فقد قيلَ ، ثم أُمِرَ به فسُحب على وجهه حتى أُلقِيَ في النارِ. ورجل وَسَّع اللّٰه عليه، وأعطاه من أصنافِ المالِ ، فأُتِيَ به ، فعرَّفه نِعَمَه ، فعَرَفَها قال: فما عَمِلتَ فيها؟ قال: ما تركتُ من سبيلٍ تُحِبُّ أن يُنفَقَ فيها إلا أنفقتُ فيها لَكَ ، قال: كَذَبْتَ ، ولكنَّك فعلتَ ليقالَ : هو جَوادٌ ، فقد قيلَ، ثم أُمِرَ به فسُحب على وجهه حتى أُلقِيَ في النار)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا ① ان میں سے ایک آدمی وہ ہوگا کہ جسے شہید کردیا گیا تھا، اسے اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا (جو دنیا میں اس پر کی گئیں) وہ نعمتیں اُسے یاد آجائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے

گا تو نے ان (نعمتوں) کے شکر میں کیا کِیا؟ وہ عرض کرے گا: (اے اللہ!) میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا، تو تو اس لیے لڑا تھا تا کہ تجھے بہادر کہا جائے، لہٰذا تجھے دنیا میں بہادر کہہ لیا گیا، پھر اس کے متعلق (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اُسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ② دوسرا وہ شخص ہوگا کہ جس نے (دین کا) علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی، اور قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، (جو دنیا میں اس پر کی گئیں) وہ نعمتیں اُسے یاد آ جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کِیا؟ وہ عرض کرے گا، (اے اللہ!) میں نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے لیے قرآن پڑھتا رہا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے تو علم اس لیے حاصل کیا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے، پس تجھے (دنیا میں) ایسا کہہ لیا گیا، پھر اس کے متعلق (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ③ تیسرا وہ شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے خوشحالی و کشادگی عطا فرمائی اور مختلف قسم کے مال سے نوازا تھا، اسے اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، اور وہ نعمتیں اُسے یاد آ جائیں گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کیا کِیا؟ وہ عرض کرے گا (اے اللہ!) ہر وہ راستہ کہ جس میں خرچ کرنا تجھے پسند تھا (اور تیری رضا کا باعث تھا) میں اس میں (تیرا عطا کردہ) مال تیری رضا کے لیے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو نے تو یہ سب اس لیے کیا تا کہ تجھے سخی کہا جائے، پس تجھے (دنیا میں) ایسا کہہ لیا گیا، پھر اس کے متعلق (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اُسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ [صحيح۔ صحيح مسلم:1905، جامع الترمذی:2382]

14 حدیث وعن جُندُبِ بنِ عبدِاللّٰه قال: قال النبي ﷺ: ((من سَمَّع؛ سَمَّع اللّٰه به ، ومن يُراءِ؛ يُراءِ اللّٰهُ به)).

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (لوگوں کو) سنانے کے لیے کوئی کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے رسوا کرے گا، اور جو نیک عمل لوگوں کو دکھانے کے لیے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کے چھپے عیبوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دے گا۔ [صحيح۔ صحيح البخاری:6499، صحيح مسلم:2987]

15 حدیث عن أُبي بن كعب رضي اللّٰه عنه قَالَ : قَالَ رسول اللّٰه ﷺ: ((بَشِّرْ هذه الأمّةَ بالتيسيرِ ، والسَّناءِ

والرِّفعةِ بالدين، والتمكينِ في البلاد ، والنصر، فمن عملَ منهم بعملِ الأخرةِ للدنيا ؛ فليس له في الأخرةِ من نَصيبٍ ››.

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو آسانی، عزت، دین میں سربلندی، شہروں کے اقتدار اور تائید ونصرت کی خوشخبری دے دو، (اور خوب اچھی طرح سے سن لو) جس نے آخرت (میں کامیابی والا) کام دنیاوی اغراض کے لیے کیا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

[صحیح۔ مسند أحمد:134/5، صحیح ابن حبان:405، مستدرك حاكم:318/4، بیهقی فی الشعب:6833]

حدیث 16 وعن معاذ بن جبل عن رسول الله ﷺ قال: ‹‹ **ما من عبدٍ يقومُ في الدنيا مقامَ سُمعةٍ ورياء الا سمَّع اللّٰهُ به على رؤوس الخلائقِ يومَ القيامة** ››.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے لوگوں کو سنانے اور ان کی نظروں میں بڑا بننے کے لیے کوئی کام کیا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمام مخلوقات کے سامنے اس کے عیبوں کو ظاہر کر دے گا۔

[صحیح لغیره۔ طبرانی فی الکبیر:237]

حدیث 17 وعن رُبَيحِ بن عبدالرحمن بن أبي سعيد الخدري عن أبيه عن جده قال: **خرج علينا رسولُ اللّٰهِ ﷺ ونحن نتذاكر المسيحَ الدّجال ، فقال:‹‹ ألا أخبِرُكم بما هو أخوفُ عليكم عندي من المسيحِ الدجالِ؟›› . فقلنا: بلى يا رسولَ اللّٰهِ! فقال: ‹‹ الشركُ الخفيُّ ؛ أن يقومَ الرجلُ فيصلّي، فيُزَيِّنُ صلاتَه لما يرى من نظرِ رجلٍ ››.**

سیدنا رُبیح بن عبدالرحمٰن بن اَبی سعید الخدری اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم فتنہ دجال کے متعلق گفتگو کر رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے فتنے کے متعلق آگاہ نہ کروں کہ جس کا مجھے تم پر فتنہ دجال سے بھی زیادہ خدشہ ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور فرمایئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ریا کاری ہے کہ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے پھر وہ اپنی نماز بنا سنوار کر اچھی طرح لوگوں کو دکھانے کے لیے پڑھنے لگے، جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔

[حسن۔ سنن ابن ماجه:4204، بیهقی فی الشعب :6832]

18 وعن محمود بن لبید ؛ أن رسول اللّٰہ ﷺ قال: ((إنّ أخوفَ ما أخافُ علیکم الشرکُ الأصغرُ)). قالوا: وما الشرکُ الأصغرُ یا رسولَ اللّٰہِ ؟ قال: ((الریاءُ ، یَقولُ اللّٰہُ عزوجل إذا جزی الناسَ بأعمالھم: اذھبوا إلی الذین کنتم تراؤون في الدنیا، فانظروا ھل تجدون عندھم جزاءً)).

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ خوفناک چیز جس سے میں تم پر ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ یہ شرک اصغر کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریا کاری (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیتے ہوئے ارشاد فرمائے گا تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے لیے تم نے اعمال کئے کیا ان کے پاس تمہارے اعمال کا بدلہ ہے؟ (یعنی انہی سے اپنے اعمال کا بدلہ طلب کرو میرے پاس تمہارے لیے کوئی بدلہ نہیں کیونکہ تم نے اعمال میں اخلاص کو اختیار نہیں کیا)۔

[صحیح۔ مسند أحمد:428/5، بیھقی فی الزھد:4831، سنن ابن ماجہ: 4202]

19 وعن أبي ھریرۃ ؛ أنّ رسول اللّٰہ ﷺ قال: ((قال اللّٰہ عزوجل : أنا أغنی الشرکاء عن الشرکِ ، فَمَنْ عمِلَ لي عملاً أشرکَ فیہ غیری فأنا منہ بريءٌ ، وھو للذي أشرکَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات ارشاد فرماتا ہے کہ میں شرک کرنے والے لوگوں کے شرک سے غنی (بے پروا) ہوں جو کوئی بھی میرے لیے عمل کرے اور اس میں میرے غیر کو شریک ٹھہرائے۔ تو میں اس سے بری ہوں اور اس کا یہ عمل اسی کے لیے ہے کہ جس کو اس نے شریک ٹھہرایا (یعنی باطل اور بے کار ہے)۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجہ :4202، بیھقی فی الاسمآء والصفات:213]

20 وعن أبي علي۔ رجلٍ من بني کاھلٍ ۔ قال: خطبَنا أبو موسی الأشعريُّ فقال: یا أیھا الناسُ! اتَّقوا ھذا الشرکَ، فانہ أخفی من دبیبِ النملِ. فقام إلیہ عبدُاللّٰہ بن حَزَن وقیسُ بن المُضارِب فقالا: واللّٰہ لَتخرُجَنَّ مما قلتَ ، أو لنأتینَّ عُمَرَ مأذونًا لنا أو غیرَ مأذونٍ ، فقال: بل أخرجُ مما قُلتُ ، خطبنا رسولُ اللّٰہ ﷺ ذات یومٍ ، فقال: ((یا أیھا الناسُ! اتَّقوا ھذا الشرکَ ؛ فانہ أخفی من دبیبِ النَّملِ)). فقال لہ من شاء اللّٰہُ أن یقولَ : وکیف نتَّقیہ وھو أخفی من دبیبِ النملِ یا رسول اللّٰہ! قال: ((قولوا: اللھمَّ

إِنَّا نعوذُبک من أنْ نُشرِک بِکَ شَیْئًا نعلمه ، وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ ››.

قبیلہ بنو کاھل کا ابوعلی نامی آدمی بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب فرمایا اور کہنے لگے اے لوگو! شرک سے بچو کیونکہ یہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی اور پوشیدہ ہے عبداللہ بن حزن اور قیس بن المضارب کھڑے ہو کر کہنے لگے اللہ کی قسم آپ اس کی وضاحت کریں یا پھر ہم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جائیں گے تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں وضاحت کرتا ہوں ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا اے لوگو! اس شرک سے بچو اس کی چال چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی اور پوشیدہ ہے تو ایک کہنے والے جسے اللہ نے توفیق دی کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس کیفیت میں اس شرک سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ یہ تو چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی و پوشیدہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو ((اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُبِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَانَعْلَمُهُ)) اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم جان بوجھ کر تیرے ساتھ شریک ٹھہرائیں اور جس کو ہم نہیں جانتے اس کے لیے بھی ہم آپ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد: 403/4]

سنت کی اہمیت، مقام اور فضائل

لغوی اعتبار سے سنت کا معنیٰ طریقہ وراستہ ہے۔

جبکہ سنت کا اصطلاحی معنی ہر وہ قول، فعل اور تقریر (وہ قول یا فعل جو آپ ﷺ کے سامنے ہوا لیکن آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی) جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی جائے۔

قرآن مجید اور سنت رسول تعلیماتِ اسلامیہ کے اولین سرچشمے ہیں۔ کتاب اللہ اگر شرعی قوانین کا متن ہے تو سنت اس کی تشریح وتوضیح کے علاوہ مستقل ایک اسلامی مأخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

سنت کی اہمیت:

(۱) سنت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو بھی لازم قرار دیا گیا بلکہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو ہی اللہ کی اطاعت قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ))

''جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی درحقیقت اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔'' [النساء: 80]

(۲) اعمال میں سنت رسول ﷺ کی موافقت اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ جب تک عمل اتباع رسولِ کے مطابق نہ ہوگا اس وقت اللہ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

((يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ○))

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع مت کرو۔''

[محمد: 33]

معلوم ہوا ہر وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق نہ ہوگا وہ کسی بھی صورت اللہ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگا۔

اتباعِ سنت کے چند فضائل:

(۱) اتباع سنت سے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق بن جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

((وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ))

''اور اللہ اور (اس کے) رسول کی اطاعت کروتا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' [آل عمران: 132]

(۲) سنت کے اتباع دنیاو آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان:

((وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا))

''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔''

[الاحزاب: 71]

(۳) سنت کی اتباعِ رشد وہدایت کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا))

''اگر تم (نبی ﷺ) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔'' [النور: 54]

(۴) اتباعِ سنت اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ))

''(اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔'' [آل عمران: 31]

(۵) رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا دخولِ جنت کا سبب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((...... مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' [صحیح البخاری: 7270]

سنت کا مقام:

سنت (حدیث رسول) وحی الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىؕ))

''وہ (نبی ﷺ) اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے وہ تو وحی ہے جو (ان پر) اتاری جاتی ہے۔''

[النجم: 4-3]

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ))

''خبردار! مجھے قرآن اور اس کے ساتھ اس کی مثل ایک اور چیز (سنت) بھی عطا کی گئی ہے۔''

[صحيح الجامع الصغير: 2643]

سنت دین اسلام کا اساسی ماخذ:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا))

''اور تمہیں جو کچھ رسول دے اسے لے لو اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ۔'' [الحشر: 7]

سنت کی موافقت کے بغیر کوئی بھی عمل اللہ کے ہاں مقبول نہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ (عمل) مردود (غیر مقبول) ہے۔''

[صحيح مسلم:1718]

اتباع سنت سے اعراض ہلاکت ورسوائی کا سبب:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؕ))

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدود سے تجاوز کرے گا اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔''

[النساء: 14]

سنت زندہ کرنے کی فضیلت:

سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا))

''جس نے میری کوئی سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو سنت زندہ کرنے والے کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا۔'' [سنن ابن ماجة : 203]

سنت کی تبلیغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں لینے کا سبب:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ بَلَّغَهَا عَنِّي))

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سنی اسے یاد رکھا پھر اسے میری طرف سے (دوسروں تک) پہنچا دیا۔'' [صحيح الجامع الصغير : 6765]

بدعت:

دین میں کیا گیا ہر نیا کام بدعت و گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

بدعت کا نقصان:

(۱) سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کی توبہ کی قبولیت کے سامنے ایک آڑ کر دیتا ہے جب تک وہ بدعت نہیں چھوڑتا۔''

[صحيح۔ طبراني:4214،281، بيهقي في الشعب:9457]

(۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے اس معاملے (دین) میں کوئی چیز (بدعت) ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود اور باطل ہے۔

[صحيح۔صحيح البخاري:2697، صحيح مسلم:1718، سنن أبي داؤد:4606]

2

سنت کا بیان

1-اتباعِ کتاب وسنت کی ترغیب

21 حدیث نبوی عن العرباض بن سارية رضي الله عنه قال: **وعَظنا رسولُ اللّٰه ﷺ موعظةً وَجِلتْ منها القلوبُ ، وذَرَفَتْ منها العيونُ ، فقلنا: يا رسولَ اللّٰه ! كأنها موعظةُ مودِّعٍ ، فأوصنا. قال: ((أوصِيكم بتقوى اللّٰهِ ، والسمعِ والطاعةِ ، وإنْ تَأمَّر عليكم عبدٌ ، وانَّه من يعشْ منكم فسيرى اختلافاً كثيراً ، فعليكم بسنتي ، وسنةِ الخلفاء الراشدين المهدِيِّيْنَ ، عَضُّوا عليها بالنواجذ ، وإيَّاكم ومحدثات الأمور، فان كلَّ بدعة ضلالةٌ)).**

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا جسے سن کر دل کانپ اُٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ! یہ تو گویا الوداعی وعظ ہے لہٰذا ہمیں (کچھ) نصیحت فرمایئے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے، اور اپنے حُکام کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں (جب تک وہ تمھیں خلافِ شرع کام کا حکم نہ دیں) خواہ کوئی غلام ہی تمہارا حاکم کیوں نہ بن گیا ہو، یقیناً تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، چنانچہ ان حالات میں میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو تھامے رکھنا (سنت کو خوب مضبوطی سے تھامنا) بلکہ داڑھوں سے پکڑے رہنا، نئی نئی بدعات اور اختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

[**صحيح**۔ سنن أبي داؤد:4607، جامع الترمذي:2676، سنن ابن ماجه:43، صحيح ابن حبان:5]

22 وعن أبي شُرَيح الخُزاعي قال: خرج علينا رسولُ الله ﷺ فقال: (([أبشروا]، أليس تشهدون أنْ لا اله الا اللّٰهُ ، وأنِّي رسولُ اللّٰه ؟)).قالوا: بلى. قال: ((إنَّ هذا القرآن [سبب] طَرَفُهُ بيدِ اللّٰهِ ، وطرفهُ بأيديكم، فتمسَّكوا به ؛ فإنَّكم لن تَضلُّوا ولن تَهلِكوا بعده أبداً)).

سیدنا ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ (کیونکہ) کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں؟ ہم نے عرض کی: کیوں نہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ قرآن ایک رسی (کی مانند) ہے کہ جس کا ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا کنارہ تمہارے ہاتھ میں لہٰذا تم اسے مضبوطی سے تھام لو (اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھام لیا) تو اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے اور نہ ہی ہلاک ہوگے۔

[صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 188، 1539، المصنف لابن أبی شیبہ:30628]

23 عن عبداللّٰه بن عباس رضی اللّٰه عنه قال: ان رسول اللّٰه ﷺ خطب الناس في حَجّة الوَداع فقال: ((قد يَئسَ الشيطانَ بِأن يُعبدَ بأرضِكم ، ولكنه رَضِيَ أنْ يطاعَ فيما سوى ذلك مما تَحاقَرون مِن أعمالِكم ، فاحذَروا ،يا ايها الناس! إني قد تركتُ فيكم ما إنْ اعتصمتُم به فلن تضلّوا أبداً ، كتابَ اللّٰه ، وسنةَ نبيه)) الحديث.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: بے شک شیطان اس بات سے ناامید ہوگیا ہے کہ تمہاری اس زمین میں اس کی عبادت کی جائے گی لیکن وہ چاہتا ہے کہ جن اعمال کو تم معمولی سمجھتے ہو ان میں اس کی پیروی کی جائے اس سے بھی بچو اے لوگو! یقیناً میں تم میں ایک ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہ ہوگے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

[صحیح۔ مستدرك حاكم:92/1]

24 وعن عروة بن عبداللّٰه بن قُشَيرٍ قال: حدثني معاوية بن قرة عن أبيه قال: أتيتُ رسولَ اللّٰه ﷺ في رَهْطٍ من مُزَينةَ ، فبايعناه وإنه لَمُطْلَقُ الأزرارِ ، فأدخلتُ يدي في جَيبِ قميصه ، فمَسَسْتُ الخاتمَ ،

قال عروة: فما رأيتُ معاويةَ ولا ابنَه قط في شتاءٍ ولا صيف إلا مُطْلَقِي الأزرارِ.

عروہ بن عبداللہ بن قشیر کہتے ہیں کہ مجھے معاویہ بن قرہ نے اپنے والد سے یہ بات بیان کی کہ میں قبیلہ مزینہ کے ایک گروہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی اور (اُس وقت) آپ ﷺ کے بٹن کھلے ہوئے تھے تو میں نے آپ ﷺ کی قمیص کے گریبان میں ہاتھ داخل کر کے مہر نبوت کو چھوا۔ راوی حدیث عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ گرمی ہوتی یا سردی معاویہ اوران کا بیٹا دونوں (رسول اللہ ﷺ کی اس کیفیت سے محبت کرتے ہوئے) اپنے بٹن کھول کر رکھتے تھے۔ [صحيح۔سنن ابن ماجه :3578، صحيح ابن حبان:5428]

حدیث 25 وعن مجاهد قال: كنا مع ابن عُمر رحمه الله في سفرٍ ، فمرَّ بمكان، فحادَ عنهَ، فُسِئلَ : لمَ فعلتَ ذلک؟ قال: رأيتُ رسول الله ﷺ فعل هذا ؛ ففعلتُ.

سیدنا مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے آپ چلتے چلتے ایک مقام پر ذرا بچ کر (ایک طرف ہوکر) نکلے، آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے (اس مقام پر) رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ میں نے بھی اسی لیے ایسا کیا۔

[صحيح۔مسند أحمد:33/2]

2- سنت کو چھوڑنے اور بدعات وخواہشات کے ارتکاب پر وعید

26 عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ : ((**من أحدَث في أمرِنا هذا ما ليس منه ؛ فهو ردٌّ**))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے اس معاملے (دین) میں کوئی چیز (بدعت) ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود اور باطل ہے۔

[صحیح۔صحیح البخاری:2697، صحیح مسلم:1718، سنن أبی داؤد:4606]

27 وعن جابر رضي الله عنه قال: **كان رسولُ الله ﷺ إذا خطب احمرَّتْ عيناه ، وعلا صوتُه ، واشتد غضبُه ، كأنَّهُ منذرُ جيشٍ ، يقول: صَبَّحكم ومَسَّاكم ـ ويقول: ((بُعِثْتُ أنا والساعةُ كهاتين)). ويَقرِنُ بين إصبَعَيْه السبابةِ والوُسطى ويقول: ((أمّا بعد، فان خيرَ الحديث كتابُ اللّٰه ، وخيرَ الهَدْيِ هَدْيُ محمدٍ ، وشرَّ الأمور محدثاتُها ، وكُلَّ بدعة ضلالة)). ثم يقول: ((أنا أولى بكل مؤمن من نفسه ، من ترك مالاً فلأهلِه ، ومن تَرَكَ دَينًا أو ضياعاً فإليَّ ، وعليَّ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں اور آپ ﷺ کی آواز بلند ہو جاتی اور سخت غصہ میں آ جاتے گویا کہ کسی دشمن سے ڈراتے ہوئے فرما رہے ہوں: وہ لشکر تم پر صبح کو حملہ کرنے والا ہے اور شام کو حملہ کرنے والا ہے، اور آپ ﷺ فرمایا کرتے کہ میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے ہیں جیسا کہ یہ دو انگلیاں شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر فرماتے اور مزید فرماتے: حمد وصلاۃ کے بعد، بلاشبہ سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب (قرآن) ہے اور سب سے بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین امور (بدعات) ہیں کہ جنہیں دین میں ایجاد کیا گیا اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپ ﷺ فرماتے میں ہر مسلمان کا اس کی ذات سے زیادہ مستحق (قریب) ہوں، وہ جو مال (ترکہ) چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو شخص قرض یا اولاد (محتاج) چھوڑ کر جائے تو وہ میری طرف ہیں اور ان کی کفالت میرے ذمہ ہے۔ [صحیح۔صحیح مسلم:867، سنن ابن ماجہ:25]

28 وعن معاوية رضي الله عنه قال: قام فينا رسول الله ﷺ فقال: ((ألا إنَّ مَن كان قبلكم من أهلِ الكتابِ افترَقُوا على ثِنتَيْنِ وسبعين مِلَّة، وإنَّ هذه الأُمّة ستفترق على ثلاثٍ وسبعين ، ثِنتَانِ وسبعون في النار، وواحدةٌ في الجنّة ، وهي الجماعةُ)) .وفي رواية: ((وإنه سيخرجُ في أُمتي أقوامٌ تَتَجارى بهم الأهواءُ ، كما يتجارى الكَلَب بصاحبه ، ولا يَبقى منه عِرق ولا مفصلٌ إلا دَخله)).

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان (وعظ ونصیحت کے لیے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یقیناً یہ امت (محمد) تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی (جن میں سے) بہتر (۷۲) فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں، اور وہ جماعت ہوگی (جو قرآن وحدیث پر صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح ثابت قدم رہے گی)۔ [صحيح۔مسند أحمد: 102/4، سنن أبی داؤد:4597]

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے کہ جن میں نفسانی خواہشات اس طرح سرایت کریں گی جیسے کہ (پاگل) کتے کے کاٹنے سے (زہر) آدمی کی ایک ایک رگ اور ایک ایک جوڑ میں سرایت کرجاتی ہے۔ [حسن۔ سنن أبی داؤد:4597]

29 وعن أبي بَرْزَة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((إنما أخشى عليكم شهواتِ الغيِّ في بطونكم وفروجكم، ومُضِلّاتِ الهوى)).

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم پر تمہارے پیٹ اور شرم گاہ کی شہوت والی سرکشی اور ایسی خواہش نفس جو گمراہ کرنے والی ہے سے ڈرتا ہوں۔

[صحيح۔مسند أحمد:423/4، مسند البزار:132]

30 وعن أنس رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ((وأمّا المهلكاتُ ؛ فَشُحٌّ مطاعٌ ، وهوىً مُتَّبعٌ، وإعجابُ المرءِ بنفسِهِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کو ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: ① ایسی بخیلی جس کی پیروی کی جائے ② ایسی خواہش جس کی پیروی کی جائے ③ انسان کا غرور اور تکبر کرنا۔

[حسن لغيره۔مسند البزار:80، بيهقي في الشعب:745]

31 وعن أنسٍ بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**إنّ الله حَجَبَ التوبةَ عن كلِّ صاحبِ بدعةٍ حتى يَدعَ بدعَتَهُ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کی توبہ کی قبولیت کے سامنے ایک آڑ کردیتا ہے جب تک وہ بدعت نہیں چھوڑتا۔" [صحیح۔ طبرانی:4214،281، بیہقی فی الشعب:9457]

32 وعن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**مَنْ رَغِبَ عن سنتي فليسَ مِني**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص میری سنت سے منہ موڑے وہ مجھ سے نہیں۔

[صحیح۔صحیح مسلم:1401]

33 وعن العِرباض بن سارية رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: ((**لقد تركتُكم على مِثْلِ البيضاء، ليلُها كنهارِها ، لا يَزيغُ عنها إلا هالكٌ**)).

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: تحقیق میں تمہیں ایک عمدہ، پاکیزہ اور روشن دین پر چھوڑے جارہا ہوں جس کی رات بھی دن جیسی (روشن) ہے اس سے بے رغبتی وہی کرسکتا ہے جو تباہ و برباد اور ہلاک ہونے والا ہے۔

[صحیح ۔ابن ابی عاصم فی کتاب السنة:49,48]

3-اچھے کاموں میں پیش قدمی کرنے اورانہیں رواج دینے کی ترغیب برے کاموں میں پیش قدمی کرنے اوران کورواج دینے پر وعید

34 عن جَريرٍ رضي الله عنه قال: كنا في صدر النهار عند رسولِ الله ﷺ ، فجاءه قومٌ عُراةٌ مُجتابي النِّمار والعَباء ، مُتقلِّدي السيوفِ ، عامَّتُهم من مُضر، بل كلهم من مُضر، فتَمَعَّر وجهُ رسولِ الله ﷺ لَمّا رأى ما بهم من الفاقة ، فدخل، ثم خرج، فأمر بلالاً فأذَّن وأقام ، فصلى، ثم خطب فقال: ﴿ يا أيها الناس اتَّقوا ربَّكُم الذي خلقكم من نفسٍ واحدةٍ ﴾ ، إلى آخر الآية ...... ﴿ إن الله كان عليكم رقيباً ﴾ ، والآية التي في (الحشر) : ﴿ اتقوا الله ولْتَنْظُرْ نفسٌ ما قدمتْ لِغَدٍ ﴾ تَصَدَّق رجلٌ من دينارِه ، من درهمِه ، من ثوبِه ، من صاعِ بُرِّه ، من صاع تمره۔ حتى قال: ولو بِشِقِّ تمرة. قال: فجاء رجل من الأنصار بِصُرَّةٍ كادَتْ كَفُّه تَعجِزُ عنها ، بل قد عَجَزَتْ۔ قال: ۔ثم تتابعَ الناسُ حتى رأيتُ كَومَيْنِ من طعامٍ وثيابٍ ، حتى رأيت وجهَ رسول الله ﷺ يَتهلَّلُ كأنه مُذْهبةٌ ، فقال رسول الله ﷺ : ((من سنَّ في الإسلام سنةً حسنةً، فله أجرُها وأجرُ من عمل بها من بعده ، من غير أن يَنقصَ من أجورِهم شيء، ومن سنَّ في الإسلام سنةً سيئةً كان عليهِ وزرُها ووزرُ من عملَ بها من غير أن ينقصَ من أوزارهم شيء)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ آئے کہ جن کے بدن تقریباً برہنہ تھے جو دھاری دار اون کے کپڑے گردنوں میں ڈالے ہوئے تھے، اور تلواروں کو کندھوں پر لٹکائے ہوئے تھے، ان کی اکثریت یا وہ تمام قبیلہ مضر کے ساتھ تعلق رکھتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی فاقہ زدہ حالتِ زار کو دیکھا تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا، آپ ﷺ (کسی غرض سے) گھر میں داخل ہوئے اور (چند لمحوں بعد) باہر تشریف لے آئے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان اور پھر اقامت کا حکم فرما کر نماز پڑھائی، پھر (وعظ نصیحت کے لیے) خطبہ ارشاد فرمایا اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ﴿یایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة ﴾الی آخرہ۔ (اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا فرمایا اور اسی (ابوالبشر آدم علیہ السلام) سے اس کا جوڑا (بیوی کو) بنایا اور ان دونوں سے مرد اور عورتیں پھیلا ئیں، اور

اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ جس کے نام پر تم (بوقت ضرورت) ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، اور رشتہ داری میں (قطع رحمی سے بھی) اجتناب کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔[النسآء۔۱]

اور پھر سورۃ الحشر کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿یایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ ولتنظر نفسٌ ما قدمت لِغَدٍ﴾ ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص غور وفکر کرے کہ اس نے کل قیامت کے لیے کیا بھیجا ہے (اے ایمان والو!) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمارے تمام اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔ [الحشر۔ ۱۸]

(یہ سن کر لوگوں میں ان پر صدقہ کرنے کی ترغیب ہوئی تو راوی کا بیان ہے: کہ) ہر شخص نے (اپنی استطاعت کے مطابق) دینار، درہم، کپڑے، گندم اور کھجوروں کے صاع (اڑھائی کلو) کا صدقہ کیا۔

یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (صدقہ کرو) خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اسی دوران ایک انصاری رضی اللہ عنہ ایک بھاری بھرکم تھیلا لے کر آیا کہ جو اس نے بڑی مشکل سے اُٹھا رکھا تھا، اس کے بعد لوگ خوب صدقات لائے یہاں تک کہ غلے اور کپڑے کے دو ڈھیر میں نے خود (اپنی آنکھوں سے) دیکھے، اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ خوشی سے سونے کی طرح چمک اُٹھا، اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام کے اچھے کاموں میں سے کسی کام کو رواج دیا (سب سے پہلے پیش قدمی کی) تو اسے اپنے عمل سمیت ان تمام لوگوں کے اعمال کا بھی ثواب ملے گا جو اس کے بعد اس پر عمل پیرا ہوں گے، اور ان میں سے کسی کے بھی اجر میں کمی واقع نہ ہوگی اور جس نے کسی برے کام میں پہل کی تو اسے اپنے برے عمل کے گناہ سمیت ان تمام لوگوں کے اس برے عمل کا بھی گناہ ملے گا کہ جو اس برے عمل میں مبتلا ہوئے اور ان لوگوں میں سے کسی کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم:1017، سنن النسائی:2554، سنن ابن ماجہ:203، جامع الترمذی:2675]

35 وعن حذيفةَ رضي الله عنه قال : سأل رجلٌ على عهدِ رسولِ اللّٰه ﷺ ، فأمسكَ القومُ ، ثم إنّ رجلاً أعطاه ؛ فأعطى القومُ ، فقال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((من سَنَّ خيراً فاستُنَّ به ، كان له أجرُهُ ، ومثلُ أجور من تَبِعَهُ ، غير مُنتَقَصٍ من أجورهم شيئاً ، ومن سَنَّ شراً فاستُنَّ به ، كان عليه وزرُه ، ومثلُ أوزار من تبعه ، غير مُنتقصٍ من أوزارهم شيئاً)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد رسالت میں ایک شخص نے لوگوں سے سوال کیا (مانگا) لیکن کسی نے اُسے کچھ نہ

دیا، پھر ایک شخص نے اسے کچھ عطیہ دیا تو (اس کو دیکھ کر دوسروں کو بھی ترغیب ہوئی) چنانچہ دوسرے لوگوں نے بھی اُسے عطیات دیئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی خیر اور بھلائی کے کام میں پہل کی اور اسے دیکھ کر دوسروں نے بھی اس بھلائی کے کام میں پیش قدمی کی تو اسے اپنے عمل کے اجر سمیت ان تمام لوگوں کے اعمال کا اجر بھی ملے گا کہ جنھوں نے اس کی اتباع کرتے ہوئے اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔ اور جس نے کسی برے کام کی ابتداء کی اور اسے دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اس برائی میں مبتلا ہوئے تو اس پر اپنے گناہ سمیت دوسروں کے گناہوں کا بھی بوجھ پڑے گا اور ان کے بوجھ میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ [حسن، صحیح ۔ مسند أحمد 387/5، مستدرك حاكم:516/2]

36 حدیث نبوی وعن ابن مسعود رضي الله عنه، أن النبي ﷺ قال: ((**ليس من نفسٍ تُقتَلُ ظلماً إلا كان على ابنِ آدمَ الأولِ كفِلٌ من دمِها لأنّه أولُ من سَنَّ القتلَ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: از روئے ظلم جس جان کو بھی قتل کیا گیا تو آدم علیہ السلام کے پہلے (قاتل بیٹے قابیل) پر اس قتل سے ایک حصہ خون ہوتا ہے اس لیے کہ وہ ہی پہلا شخص ہے کہ جس نے (اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر کے) قتل کا طریقہ ایجاد (شروع) کیا تھا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری:6867، صحیح مسلم:1677، جامع الترمذی:2673]

37 حدیث نبوی عن سهل بن سعد رضي الله عنهما؛ أن النبي ﷺ قال: ((**إن هذا الخيرَ خزائنُ، ولتلك الخزائن مفاتيحُ، فطوبى لعبدٍ جَعَلَهُ اللّٰه عزَّوجلَّ مفتاحاً للخيرِ، مغلاقاً للشرِّ، وويلٌ لعبدٍ جَعَلَهُ اللّٰه مفتاحاً للشرِّ، مغلاقاً للخير**)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کے کچھ خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں بھی ہیں، مبارک ہو اس بندے کو جسے اللہ تعالیٰ نے نیکی کی چابی اور برائی کا تالا بنا دیا (یعنی گناہ کی راہیں بند کرنے والا) اور تباہی ہے اس بندے کے لیے جسے اللہ نے برائی کی چابی اور نیکی کا تالا بنا دیا۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:237]

علم اور علماء کا مقام

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر بے شمار اور ان گنت نعمتیں و احسانات ہیں کہ جن کا شکر بجالانا تو درکنار ہم تو انہیں شمار بھی نہیں کر سکتے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ))

''اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکو گے یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔'' [النحل: 18]

اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک بہت بڑا احسان اور فضل و کرم حصولِ علم ہے۔ علم ہی کی بدولت انسان دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ ہر انسان کی تمنا و خواہش ہے کہ اس کا مقام و مرتبہ دنیا و آخرت میں بلند ہو جائے اس خواہش کی تکمیل میں علم ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ))

''اللہ تعالیٰ تم میں سے اہل ایمان اور صاحبِ علم لوگوں کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔'' [المجادلہ:11]

علم دین کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو حکماً ارشاد فرمایا:

((وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا))

''اور (اے نبی ﷺ!) دعا کیجئے۔ اے میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما۔'' [طٰہٰ:114]

انسان جس قدر علم حاصل کرتا ہے اسی قدر وہ اپنے رب کی معرفت اور تقویٰ حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ))

''اللہ کے بندوں میں درحقیقت اہل علم ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔'' [فاطر:28]

دنیا میں جتنے بھی نامور ہوئے وہ اللہ کی توفیق سے اپنے علم اور عمل ہی کی بدولت اپنے ہم عصروں پر سبقت لے گئے۔

سب سے افضل کون؟

لوگوں میں سے سب سے افضل مقام مرتبہ کے لحاظ سے وہ شخص ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم کا نور عطا فرمایا۔ اسی سے جہالت کی گھٹا ٹوپ گمراہیاں دور ہوئیں، انسان نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پہچانا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((ثلاثٌ أُقسِمُ عليهن، وأُحدِّثكم حديثًا فاحفظوه)) ۔ قال: ما نقص مالُ عبدٍ من صدقةٍ، ولا ظُلم عبدٌ مَظلمةً صبرَ عليها إلا زادَه اللّٰه عِزّاً، ولا فَتَحَ عبدٌ بابَ مسألةٍ إلا فَتَحَ اللّٰهُ عليه بابَ فقرٍ، أو كلمةٌ نحوها. وأُحدِّثكم حديثًا فاحفظوه: إنَّما الدنيا لأربعةِ نفرٍ: عبدٌ رَزقه اللّٰه مالاً وعلماً فَهُوَ يَتَّقي فيه ربَّه، ويَصِلُ فيه رَحِمَه، ويَعلمُ للّٰه فيه حقًّا، فهذا بأفضلِ المنازلِ، وعبدٌ رَزَقَهُ اللّٰه علماً، ولم يَرْزُقْهُ مالاً، فهو صادقُ النيةِ، يقول: لو أنَّ لي مالاً لَعَمِلْتُ بعملِ فلانٍ، فهو بِنيَّتِه، فأجرُهما سواءٌ، وعبدٌ رزقه اللّٰه مالاً، ولم يَرْزُقْهُ عِلماً يَخبِطُ في مالِه بغير علمٍ، ولا يَتَّقي فيه رَبَّه، ولا يصل فيه رَحِمَه، ولا يعلَمُ للّٰه فيه حقاً، فهذا بأخبثِ المنازلِ، وعبدٌ لم يَرزُقْهُ اللّٰه مالاً ولا علماً فهو يقول: لو أنَّ لي مالاً لعملت فيه بعمل فلانٍ، فهو بنيَّتِه، فوزرُهما سواءٌ)). تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور ایک اہم حدیث (بات) تمہیں بتاؤں گا اسے خوب اچھی طرح سے یاد کر لینا۔ ① صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا ② جس شخص سے ظلم و زیادتی کی گئی اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ عزوجل (اس صبر کے سبب) اس کی عزت بڑھا دیتے ہیں ③ جس شخص

نے (بغیر ضرورت کے) لوگوں کے سامنے مانگنے کا دروازہ کھولا تو اللہ اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور اب میں تمہیں ایک (اور) حدیث (بات) بتلاتا ہوں اسے بھی خوب اچھی طرح یاد کرلو۔ دنیا چار قسم کے لوگوں پر مشتمل ہے ① وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم کے ساتھ نوازا اور وہ (اپنے علم کے سبب) اپنے مال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (اللہ کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ) اس کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے اور خوب اچھی طرح جانتا ہے کہ اس میں عطا کرنے والے اللہ کا بھی حق ہے (زکوٰۃ وغیرہ) یہ شخص لوگوں میں سے سب سے بہترین مقام و مرتبہ والا ہے۔ ② وہ شخص جسے اللہ نے علم کے ساتھ تو نوازا لیکن مال نہیں دیا لیکن وہ نیت کا سچا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح اسے نیک کاموں میں خرچ کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی اس کی نیت کی وجہ سے وہی ثواب عطا کریں گے جو پہلے کا ہے اور یہ دونوں ثواب میں برابر ہو جاتے ہیں ③ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا مگر اسے علم نہ دیا وہ اپنے مال کو بے جا صرف کرتا ہے نہ تو اس میں اللہ کا خوف کرتا ہے، نہ اس (مال) سے صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے یہ شخص سب سے بدترین ہے ④ وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم لیکن وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس (نافرمان) کی طرح اپنا مال بے جا صرف کرتا اسے اس کی بری نیت کا گناہ ہوگا اور وبال میں یہ دونوں (3 اور 4) برابر ہو جائیں گے۔ [صحيح لغيره۔مسند أحمد:231/4، جامع الترمذي:2325]

علم انبیاء ورسل علیہم السلام پر اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم:

علم کی فضیلت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء ورسل علیہم السلام پر علم کا خصوصی فضل وکرم فرما کر اسے بطور احسان قرآن مجید میں ذکر فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَ مَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا))

''اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا، مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب و حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بہت بڑا فضل ہے۔''

[النساء: 113]

سیدنا یوسف علیہ السلام پر اس نعمت کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا:

((وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ۝))

''اور جب (یوسف) پختگی کی عمر کو پہنچ گئے ہم نے اُسے قوت فیصلہ اور علم دیا، ہم نیک کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔'' [یوسف: 22]

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی نعمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَيْكَ وَ عَلٰی وَ الِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۫ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ۚ وَ اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۚ وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِیْ وَ تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ۚ وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ ۚ وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ۝))

''جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے، جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اور جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں

جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں۔'' [المائدہ: 110]

رسول اللہ ﷺ نے نا صرف خود حصول علم کی اللہ سے التجائیں بلکہ اپنی امت کو بھی اس کی ترغیب دی:

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((من سلک طریقاً یلتمِسُ فیه علماً سهّلَ اللّٰه له طریقاً إلی الجنّةِ ، وإن الملائکةَ لتضَعُ أجنحتها لِطالبِ العلم رِضاً بما یصنع، وإن العالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ له من في السمواتِ ومَن في الأرضِ ، حتی الحیتانُ في الماء ، وفضلُ العالم علی العابدِ کفضل القمرِ علی سائر الکواکب، وإنّ العلماء ورثة الأنبیاء، إنّ الأنبیاء لم یُورِّثُوا دیناراً ولا درهماً ، إنما ورّثُوا العلمَ ، فمن أخذه أخذ بحظٍ وافرٍ)). جو شخص کسی راہ میں حصول علم کے لیے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ کو آسان کر دیتا ہے اور بلاشبہ فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس کے حصولِ علم سے راضی ہوتے ہوئے، زمین آسمان میں بسنے والے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں بھی صاحب علم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بلاشبہ عالم کی عابد پر فضیلت اسی طرح ہے جیسا کہ چودہویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ بلاشبہ علماء ہی انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام نے ورثے میں کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑے انہوں نے تو علم کی وراثت چھوڑی ہے، اور جس نے اس (وراثت) کو حاصل کر لیا اس نے (خیر کا) بہت بڑا حصہ پالیا۔'' [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:3641,3642، جامع الترمذی:2682، سنن ابن ماجه:223، صحیح ابن حبان:88، بیهقی فی الشعب:1696,1697]

علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر:

عن أبي أمامة الباهلي قال : ذُكِرَ لرسولِ اللّٰه ﷺ رجلانِ : أحدُهما عابدٌ ، والآخر عالمٌ، فقال علیه أفضل الصلاة والسلام : ((فضلُ العالمِ علی العابدِ ، کفضلي علی أدناکم)). ثم قال رسول اللّٰه ﷺ : ((إنّ اللّٰه وملائکته وأهلَ السمواتِ والأرض. حتی النملةَ في جُحرها، وحتی الحوتَ. لَیصلُّون علی مُعلمي الناسِ الخیرَ)).

''سیدنا ابوامامۃ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: ان میں سے ایک عبادت گزار جب کہ دوسرا عالم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ شخص پر ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور زمین و آسمان کی ساری مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔'' [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:2685]

حصولِ علم اور اس کی نشر و اشاعت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((إنَّ مما يلحقُ المُؤمِنَ من عملِهِ وحسناتِهِ بعد موتِهِ علماً علّمه ونَشَرَه ، وولداً صالحًا تركه، أو مُصحفاً ورَّثه ، أو مسجداً بناه ، أو بيتاً لابن السبيل بناه، أو نهراً أجراه ، أو صدقةً أخرجها من مالِهِ في صحتِه وحياتِه ، تَلحقُه من بعد موتِه)). مؤمن کو مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں۔ ① وہ علم جو کسی کو سکھایا اور اشاعت کی ② نیک اولاد جس کو (دعائے مغفرت کے لیے) چھوڑ گیا ③ قرآن مجید جو میراث میں چھوڑ گیا ④ مسجد بنا گیا ⑤ مسافر خانہ بنا گیا ⑥ نہر جاری کروا گیا ⑦ وہ صدقہ جس کو اپنی زندگی کی حالتِ تندرستی میں کر گیا، ان کا ثواب مؤمن کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ [حسن۔ سنن ابن ماجہ:242، بیہقی فی الشعب:3448، صحیح ابن خزیمۃ:2490]

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے:

رُوي عن أنسِ بن مالك رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((طلب العلمِ فريضةٌ على كل مسلمٍ)).

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر

مسلمان پر فرض ہے۔'' [صحیح۔ سنن ابن ماجه:224]

طلباء کا اللہ کے ہاں مقام:

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((من خرج في طلب العلم، فهو في سبيل الله حتى يرجع)). جو شخص علمِ (دین) حاصل کرنے کے لیے نکلے تو وہ اللہ کے راستہ میں ہے جب تک کہ واپس نہ آ جائے۔'' [حسن لغيره۔ جامع الترمذی:2647]

اہل علم کی قدر و منزلت:

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شہداء اُحد کو ایک قبر میں دو دو کر کے دفن فرما رہے تھے اور دفن کرتے وقت پوچھ رہے تھے کہ ان میں قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا کہ اُسے قرآن زیادہ یاد ہے تو اس کو پہلے دفن کرنے کے لیے قبر میں رکھتے تھے۔''

[صحیح۔ صحیح البخاری:1347]

علم پر عمل نہ کرنے کی وعید:

عن أسامة بن زيدٍ رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول : ((**يُجاء بالرجلِ يومَ القيامة ، فيُلْقى في النارِ ، فَتَنْدلِقُ أقتابُه ، فيدُورُ بها كما يدورُ الحِمارُ برحاه، فتَجْتَمعُ أهلُ النار عليه ، فيقولون : يا فلانُ ! ما شأنُك؟ ألستَ كنتَ تأمرُ بالمعروف ، وتَنْهى عن المنكرِ ؟ فيقول : كنتُ آمرُكم بالمعروف ولا آتيه، وأنهاكم عن الشرِّ وآتيه**)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی وہ ان کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے (چکر لگائے) گا جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر (حیرت سے) پوچھیں گے تجھے کیا ہوا؟ تو تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتا اور بری باتوں سے روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کا حکم کرتا لیکن خود نیکیوں سے دور تھا اور تمھیں تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود

برائیاں کیا کرتا تھا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:3267، صحیح مسلم:2989، ابن ابی الدنیا:512-575، صحیح ابن حبان:53، بیہقی فی الشعب:773]

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: **((مررتُ ليلةَ أُسريَ بي بأقوام تُقرَضُ شفاهُهم بمقاريضَ من نارٍ، قلتُ : من هؤلاء يا جبريلُ ؟ قال: خطباءُ أمتِكَ الذين يقولون مالا يَفعلون))**. ''معراج کی رات میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچی کے ساتھ کاٹے جارہے تھے تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ہیں جن کے قول وفعل میں تضاد تھا (دوسروں کو نصیحت کرتے تھے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے)۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:3267]

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم علم اور فکر آخرت:

سیدنا لقمان یعنی ابن عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: **إنّما أخشى من ربي يومَ القيامة أنْ يدعوَني على رؤوس الخلائِقِ فيقولَ لي : يا عُويمرُ ! فأقولَ : لبيكَ ربِّ . فيقول: ما عملتَ فيما علمتَ.** میں اس بات سے انتہائی خوف زدہ ہوتا ہوں کہ کہیں مجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر کہیں یہ نہ پوچھ لے: اے عویمر! تو میں عرض کروں اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے (اے ابودرداء! آج) بتا کہ جو علم تو نے حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟

[موقوف، صحیح لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب:1852]

علم کی اسی فضیلت اور قدر ومنزلت کی بدولت علماء نے اس کے حصول کے لئے انتھک اور محنت شاقہ کی، طویل سفر کیے اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر حصول علم کو ترجیح دی اور اپنے لیے ایسا توشۂ آخرت تیار کر گئے کہ جس کا ثمر انہیں روز قیامت تک ملتا رہے گا اور روزِ قیامت یہ لوگ بلند مقام ومرتبہ پر فائز ہوں گے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ. آمین

1- علم سیکھنے سکھانے اور حاصل کرنے کی ترغیب اور علماء وطلباء کے فضائل

38 عن معاوية رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من يُرِد الله به خيراً يفقِّهْهُ في الدين)).

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:71، صحیح مسلم:1037، سنن ابن ماجه:221]

39 (عن معاوية رضی الله عنه قال:) سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((يا أيها الناسُ ! إنما العلم بالتعلّمِ، والفقهُ بالتفقه، ومن يُرِدِ الله به خيرًا يفقهه في الدين، و ﴿ إنما يخشى اللهَ من عبادِه العلماءُ ﴾)).

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو! علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور وفکر کرنے سے حاصل ہوتی ہے جس بندے کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ کے بندوں میں سے درحقیقت اللہ سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:929،395]

40 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من نفّس عن مؤمنٍ كُربةً من كُربِ الدنيا نفَّس الله عنه كُرْبةً من كُرَبِ يومِ القيامةِ ، ومن ستر مسلماً سَتَره الله في الدنيا والآخرةِ ، ومن يسّر على مُعسرٍ يسّر الله عليه في الدنيا والآخرة ، والله في عونِ العبدِ ماكان العبدُ في عونِ أخيه ، ومن سَلَک طريقاً يلتمس فيه علماً سهل الله له به طريقاً إلى الجنّةِ ، وما اجتمع قومٌ في بيتٍ من بيوت الله ،

یتلُونَ کتابَ اللّٰه ویتدا رسونُه بینهم إلا حفتهم الملائکةُ ، ونزلت علیهم السّکینةُ ، وغشیتُهم الرحمةُ ، وذکرَهُم اللّٰه فیمَن عنده ، ومن بطأ به عملُهُ ، لم یُسرِعُ به نَسبُه ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن سے دنیا کی سختی (دکھ وغیرہ) دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے ایک سختی اس سے دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کے عیوب پر پردہ داری کی تو اللہ عزوجل دنیا وآخرت میں اس کے عیوب پر پردہ پوشی کرے گا، اور جس نے کسی مشکل میں مبتلا شخص کے لیے آسانی کی (یعنی قرض کی واپسی پر سختی نہ کی) تو اللہ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ (اپنے) بندے کی مدد میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہے، اور جو شخص حصول علم کی راہ پر روانہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جب لوگ اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کو پڑھیں اور (دوسروں کو) پڑھائیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور (اللہ کی طرف سے) ان پر سکون و راحت کا نزول ہوتا ہے اور رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان (خوش نصیبوں) کا ذکر فرشتوں میں فرماتا ہے، (خوب سن لو کہ) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اس کا نسب (خاندان) اُسے آگے نہ کر سکے گا۔ [صحیح۔

صحیح مسلم: 2699، سنن أبي داؤد: 4946، جامع الترمذي: 1930، سنن ابن ماجه: 225، صحیح ابن حبان: 534، مستدرك حاكم: 4/383]

41 عن أبي الدرداء رضي اللّٰه عنه قال : سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ یقول : **((من سلک طریقاً یلتمِسُ فیه علماً سهّلَ اللّٰه له طریقاً إلی الجنّةِ ، وإن الملائکةَ لتضَعُ أجنحتها لِطالبِ العلم رِضاً بما یصنع، وإن العالِمَ لیَستَغفِرُ له من في السمواتِ ومَن في الأرضِ ، حتی الحیتانُ في الماء ، وفضلُ العالم علی العابدِ کفضل القمرِ علی سائر الکواکب، وإنّ العلماء ورثة الأنبیاء، إنّ الأنبیاء لم یُورِّثُوا دیناراً ولا درهماً ، إنما ورّثُوا العلمَ ، فمن أخذه أخذ بحظٍ وافرٍ ››.**

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی راہ میں حصول علم کے لیے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی راہ کو آسان کر دیتا ہے اور بلاشبہ فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس کے حصول علم سے راضی ہوتے ہوئے، زمین آسمان میں بسنے والے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں بھی

صاحب علم کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ بلاشبہ عالم کی عابد پر فضیلت اسی طرح ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔ بلاشبہ علماء ہی انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، انبیاء علیہم السلام نے ورثے میں کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑے انہوں نے تو علم کی وراثت چھوڑی ہے، اور جس نے اس (وراثت) کو حاصل کرلیا اس نے (خیر کا) بہت بڑا حصہ پالیا۔ [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:3641,3642، جامع الترمذی:2682، سنن ابن ماجہ:223، صحیح ابن حبان:88، بیھقی فی الشعب:1696,1697]

42 حدیث نبوی ﷺ عن صفوان بن عسالٍ المرادي رضي الله عنه قال: أتيت النبي ﷺ **وهو في المسجد مُتكيءٌ على بُردٍ له أحمرَ ، فقلتُ له : يا رسولَ الله ! إني جئتُ أطلبُ العلمَ . فقال: ((مرحباً بطالبِ العلمِ ، إنَّ طالبَ العلمِ تَحُفُّه الملائكةُ (وتظله) بأجنحتِها ، ثم يركبُ بعضُهم بعضاً حتى يبلغوا السماء الدنيا من محبتهم لما يطلُبُ)).**

صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ ﷺ اپنی سرخ چادر کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ کی خدمت میں حصولِ علم کے لیے حاضر ہوا ہوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنے والے کو خوش آمدید علم حاصل کرنے والے کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھر ایک دوسرے کے اوپر تلے ہو کر آسمان تک پہنچ جاتے ہیں کیونکہ فرشتوں کو وہ چیز بڑی محبوب ہے جو یہ حاصل کرنے جا رہا ہے (یعنی علم)۔

[حسن۔ مسند أحمد 239/4، صحیح ابن حبان:1322، مستدرك حاكم:100/1، سنن ابن ماجه:226]

43 حدیث نبوی ﷺ عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((سبعٌ يَجْري للعبد أجرُهن وهو في قبره بعد موته: من عَلَّم عِلْماً ، أو كَرى نهراً ، أوْ حَفَرَ بئرا، أو غرس نخلاً ، أو بنى مسجداً ، أو ورّث مصحفاً ، أو ترك ولداً يستغفر له بعد موته)).**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے لیے اس کی موت کے بعد بھی سات اعمال کا اجر جاری رہتا ہے۔ ① کسی کو علم سکھایا ② نہر کھدوا کر جاری کروائی ③ کنواں بنوایا ④ درخت لگوایا ⑤ مسجد بنوائی ⑥ قرآن مجید کو میراث بنایا (کسی کو قرآن پڑھایا، یا قرآن لے کر دیا) ⑦ اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی جو اس کی وفات

کے بعد اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار:149، ابو نعیم فی الحلیۃ344/2، بیہقی فی الشعب:3499]

44 حدیث عن ابن مسعود قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((**لا حسَدَ إلا في اثنَتين ؛ رجلٌ آتاهُ اللّٰه مالاً فسلّطه على هلكتِه في الحق ، ورجلٌ آتاه اللّٰه الحِكمةَ ، فهو يقضي بها ويُعلِّمُها**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشک صرف دو آدمیوں پر کرنا جائز ہے۔ ① وہ شخص کہ جسے اللہ نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق (جائز مقام) میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی ② جس کو اللہ نے (دین کی) سمجھ بوجھ (علم) عطا کیا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور (دوسروں کو) اس کی تعلیم دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:73، صحیح مسلم:815,816]

45 حدیث عن أبي هريرة رضي اللہ عنه قال : سمعتُ رسول اللہ ﷺ يقول : ((**الدنيا ملعونةٌ ، ملعونٌ ما فيها ؛ إلا ذكرَ اللّٰه وما والاه ، وعالماً ومتعلماً**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ کا ذکر اور وہ چیز جسے اللہ پسند فرماتا ہے، عالم اور علم سیکھنے والے کے علاوہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے۔

[حسن۔ جامع الترمذی:2322، سنن ابن ماجہ:4112، بیہقی فی الشعب:1708]

46 حدیث عن أبي موسى رضي اللہ عنه قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((**(إنَّ) مَثَل ما بعثني اللّٰه به من الهُدى والعلمِ، كَمَثَلِ غيثٍ أصابَ أرْضاً ، فكانت منها طائفةٌ طيّبَةٌ قَبِلتِ الماء ، وأنبتت الكلأ والعُشْبَ الكثيرَ، وكان منها أجادِبُ أمسكت الماء فنفعَ اللّٰه بها الناس، فشربوا منها وسَقَوْا وزَرَعوا، وأصاب طائفةً أخرى منها، إنما هي قِيعانٌ ، لا تُمسِكُ ماء، ولا تُنبتُ كَلَأً ، فذلك مَثَلُ من فَقُهَ في دين اللّٰه تعالى ، ونَفَعَه ما بعثني اللّٰه به فَعَلِمَ وعلّم ؛ ومَثَلُ مَن لم يَرْفَعْ بذلك رأساً ، ولم يَقْبل هُدى اللّٰه الذي أُرسلتُ به**)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس علم اور ہدایت کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا اس کی مثال اس بارش کی مانند ہے کہ جو زمین پر برستی ہے تو زمین کے کچھ حصے زرخیز اور عمدہ ہوتے ہیں، وہ

پانی کو جذب کر کے کثرت سے گھاس اور چارہ اُگاتے ہیں جب کہ زمین کے کچھ حصے سخت اور نشیبی ہوتے ہیں جو کہ پانی کو روک لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے لوگ وہاں سے خود پانی پیتے، جانوروں کو پلاتے اور آبپاشی کرتے ہیں اور زمین کے بعض ٹکڑے بنجر چٹیل میدان ہیں نہ تو پانی ہی اس میں آ کر محفوظ ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں گھاس اُگتی ہے۔ یہی مثال ہے اس شخص کی جس نے دینِ الٰہی کی سمجھ بوجھ حاصل کی اور اسے میرے لائے ہوئے علم سے نفع پہنچا کہ اس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ اور اس شخص کی مثال جس نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور نہ ہی میری لائی ہوئی ہدایت کو قبول کیا (بنجر زمین کی طرح ہے)۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:79، صحیح مسلم:2282]

47 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إنَّ مما يلحقُ المؤمِنَ من عملِهِ وحسناتِهِ بعد موتِهِ علماً علّمه ونَشَرَه ، وولداً صالحًا تركه، أو مُصحفاً ورَّثه ، أو مسجداً بناه ، أو بيتاً لابن السبيل بناه، أو نهراً أجراه ، أو صدقةً أخرجها من مالِهِ في صحتِه وحياتِه ، تَلحقُه من بعد موتِه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں۔ ① وہ علم جو کسی کو سکھایا اور اشاعت کی ② نیک اولاد جس کو (دعائے مغفرت کے لیے) چھوڑ گیا ③ قرآن مجید جو میراث میں چھوڑ گیا ④ مسجد بنا گیا ⑤ مسافر خانہ بنا گیا ⑥ نہر جاری کروا گیا ⑦ وہ صدقہ جس کو اپنی زندگی کی حالتِ تندرستی میں کر گیا، ان کا ثواب مؤمن کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

[حسن۔ سنن ابن ماجہ:242، بیھقی فی الشعب:3448، صحیح ابن خزیمۃ:2490]

48 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إذا مات ابنُ آدم انقطع عمله إلا من ثلاثٍ : صدقةٍ جاريةٍ ، أو عِلمٍ يُنتفعُ به ، أو ولدٍ صالحٍ يدعو له)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل (کا ثواب) منقطع ہو جاتا ہے، مگر تین اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی (قبر میں انسان کو) ملتا رہتا ہے۔ ① صدقہ جاریہ ② علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہے ③ نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:1631]

49 حدیث نبوی ﷺ عن سهل بن معاذ بن أنس عن أبيه رضي الله عنهم : أن النبي ﷺ : قال ((**من علّم علماً : فله أجرُ مَن عَمِلَ به ، لا ينقُص من أجرِ العاملِ شيءٌ**)).

سھل بن معاذ بن انس اپنے والد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو علم سکھایا تو جس نے اس کے سکھلائے ہوئے علم پر عمل کیا تو اس سکھلانے والے کو بھی اس عمل کے کرنے والے کی مانند اجر وثواب ملے گا جب کہ عمل کرنے والے کے اجر وثواب میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:240]

50 حدیث نبوی ﷺ عن أبي قتادةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**خيرُ ما يُخلِّفُ الرجلُ من بعده ثلاثٌ : ولدٌ صالح يدعو له ، وصدقةٌ تجري يبلغُه أجرُها ، وعِلمٌ يُعملُ به من بعده**)).

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین چیزیں جنہیں آدمی اپنے پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے وہ تین ہیں: ① نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے ② صدقہ جاریہ جس کا اجر اسے قبر میں بھی ملتا رہے ③ وہ نافع علم کہ جس پر اس کی موت کے بعد عمل کیا گیا۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجہ:241]

51 حدیث نبوی ﷺ عنِ عائشة رضي الله عنها (قالت: قال رسول الله ﷺ) : ((**مُعلِّم الخيرِ يَستغفر له كلُّ شيءٍ ، حتى الحيتانُ في البحرِ**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خیر (کتاب وسنت) کی تعلیم دینے والے کے لیے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ مچھلیاں سمندر میں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار:133]

52 حدیث نبوی ﷺ عن أبي أمامة الباهلي قال : **ذُكِرَ لرسولِ الله ﷺ رجلانِ : أحدُهما عابدٌ ، والآخر عالمٌ ، فقال عليه أفضل الصلاة والسلام : ((فضلُ العالمِ على العابدِ ، كفضلي على أدناكم)). ثم قال رسول الله ﷺ : ((إنّ الله وملائكته وأهلَ السمواتِ والأرض. حتى النملةَ في جُحرها، وحتى الحوتَ. لَيصلُّون على مُعلمي الناسِ الخيرَ))**.

سیدنا ابوامامۃ باھلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا: ان میں سے ایک عبادت

گزار جب کہ دوسرا عالم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ شخص پر ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور زمین و آسمان کی ساری مخلوق یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:2685]

53 رُوي عن أنسِ بن مالك رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**طلب العلمِ فريضةٌ على كل مسلمٍ**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ:224]

2- حصولِ علم (دین) کے لیے سفر کرنے کی ترغیب

54 عن زِرِّ بنِ حبيش قال : أتيتُ صَفوانَ بنَ عسّالٍ المُراديّ رضي الله عنه ، قال : ما جاء بك؟ قلت: أبغي العِلمَ ـ قال : فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**ما مِنْ خارجٍ خرجَ من بيتِهِ في طلبِ العلمِ إلا وَضَعتْ له الملائكة أجْنحتها رضىً بما يصنعُ**)).

زر بن حبیش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے آنے کی وجہ دریافت کی میں نے عرض کی میں حصول علم کے لیے آیا ہوں تو وہ کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آپ ﷺ فرما رہے تھے ''جو کوئی بھی اپنے گھر سے حصولِ علم کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے حصولِ علم کے لیے نکلنے سے راضی ہوتے ہوئے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔''

[صحیح۔ جامع الترمذی:2682، سنن ابن ماجہ:226، صحیح ابن حبان:85، مستدرک حاکم:1/100]

55 عن أبي أُمامةَ عن النبي ﷺ قال : ((**من غدا إلى المسجدِ لا يريد إلاّ أنْ يتعلم خيراً أو يُعلّمه ، كان له كأجرِ حاجٍ ، تامّاً حجّتُهُ**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسجد میں اس نیت سے جاتا ہے کہ وہاں جا کر علم سیکھے یا سکھلائے تو اُسے ایک کامل حجِ (مبرور) کا ثواب ملتا ہے۔ [حسن،صحیح۔ طبرانی فی الکبیر]

56 رُوي عن أبي هريرةَ قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((**من جاء مسجدي هذا ، لم يأتِهِ إلا لخيرٍ يتعلّمُه ، أو يُعلِّمُهُ فهو بمنزلةِ المجاهدين في سبيل الله ، ومن جاء لغير ذلک، فهو بمنزلةِ الرجلِ ينظر إلى متاع غيرِهِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو میری مسجد (نبوی) میں صرف اس غرض سے آیا کہ خیر (کتاب وسنت) کی تعلیم حاصل کرے یا اس کی دوسروں کو تعلیم دے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہدین کے مقام پر فائز ہے اور جو مسجد نبوی میں کسی اور (دنیاوی) غرض کے لیے آیا تو وہ اس شخص

کی طرح ہے کہ جو کسی دوسرے کے ساز و سامان کی طرف (حسرت سے) دیکھتا ہے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجه:227، بیهقی فی الشعب:1698]

57 حدیث نبوی عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: ((من خرج في طلب العلم، فهو في سبيل الله حتى يرجع)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لیے نکلے تو وہ اللہ کے راستہ میں ہے جب تک کہ واپس نہ آ جائے۔ [حسن لغیره۔ جامع الترمذی:2647]

3-احادیث مبارکہ کو سننے اور آگے دوسروں تک پہنچانے اور پھیلانے کی ترغیب اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ منسوب کرنے پر سخت وعید

58 حدیث نبوی عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((نضَّر الله امرأ سمع منا شيئاً فبلّغه كما سمعه ، فَرُبَّ مُبلَّغٍ أوْعى من سامع)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ (خوش وخرم) رکھے جس نے ہم سے کوئی چیز (حدیث وغیرہ) سنی اور اسے دوسروں تک اسی طرح پہنچا دیا کہ جس طرح سنا تھا (یعنی بغیر کمی وبیشی کے) کیونکہ ممکن ہے کہ جس تک یہ بات پہنچائی جائے وہ اس شخص سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو کہ جس نے (بلاواسطہ) ہم سے سنی ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: ،جامع الترمذی:2657، صحیح ابن حبان:69-66]

59 حدیث نبوی عن زيد بن ثابت قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((نضَّر الله امرأ سمع منا حديثاً فبلّغه غيرَه ، فربَّ حاملِ فقهٍ إلى من هو أفقهُ منهُ ، وربَّ حاملِ فقهٍ ليس بفقيه ، ثلاث لا يَغِلُّ عليهن قلبُ مسلمٍ: إخلاصُ العملِ لله ، ومنا صحةُ ولاةِ الأمرِ، ولزومُ الجماعة: فان دعوتَهم تُحيط مَنْ وراء هم. ومن كانت

الدنيا نِيَّته : فرَّقَ اللّٰه عليه أمرَه ، وجعل فقرَه بين عينَيه ، ولم يأتِهِ من الدنيا إلا ما كُتِب له ، ومن كانت الآخرةُ نيَّته : جمع اللّٰه أمرَه ، وجعل غناه في قلبه ، وأتَتْه الدنيا وهي راغمة)).

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ خوش وخرم رکھے ایسے شخص کو جو ہم سے کوئی بات سنتا ہے اور پھر آگے دوسروں کو پہنچاتا ہے بہت سے فقہ کو اٹھانے والے بات ایسے آدمی کو پہنچا دیتے ہیں جو اس سے بھی زیادہ فقیہ ہوتا ہے اور بہت سے فقہ کو اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے (صرف ان کے پاس فقہ کا دعویٰ ہی ہوتا ہے) تین کام ایسے ہیں کہ ان کاموں پر ایک مسلمان کے دل میں کینہ نہیں ہونا چاہیے۔ ① اللہ کے لیے خالص عمل کرنا ② اُمراء کی خیر خواہی کرنا ③ مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا ان مسلمانوں کی دعا دوسروں کے لیے بھی ہوتی ہے (صرف اپنے لیے ہی دعا نہیں کرتے) اور وہ شخص جس کا مقصد صرف اور صرف دنیا ہی ہو اللہ تعالیٰ اس شخص پر اس کے معاملات کو منتشر کر دیتا ہے اور اس پر فقیری مسلط کر دیتا ہے اور اُسے (باوجود تگ ودو کے) دنیا میں وہی کچھ ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا اور وہ شخص جس کا مقصود آخرت ہوگی اس کے لیے اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو اکٹھا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں غنا پیدا کر دیتا ہے اور اس کے پاس دنیا ذلیل ہو کر آئے گی۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان:67، بیھقی فی الشعب:1736]

60 حدیث نبوی: عن سَمُرة بن جُندب عن النبي ﷺ قال:((من حدَّث عني بحديثٍ يُرى أنّه كَذبٌ ؛ فهو أحد الكاذِبين)).

سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی بات میری طرف منسوب کر کے بیان کرتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ یہ بات میں نے ارشاد نہیں فرمائی (بلکہ مجھ پر جھوٹ باندھا گیا ہے) تو وہ شخص بھی جھوٹا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:1]

61 حدیث نبوی: عن المغيرةِ قال : سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ يقول : ((إنَّ كَذِباً عَلَيَّ ليس ككذِبٍ على أحدٍ ، فمن كَذبَ عليَّ متعمداً ؛ فليتبوأ مقعدَه من النار)).

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے۔ میری ذات پر جھوٹ

باندھنا اور تمہارا آپس میں جھوٹ بولنا یہ برابر نہیں کیونکہ جو کوئی بھی میری ذات پر جھوٹ باندھے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔
[صحیح۔ صحیح مسلم:4]

4-علماء کے اکرام، اعزاز اور احترام کی ترغیب اور ان سے بے رخی برتنے اور توہین کرنے پر سخت وعید

62 عن جابر رضي الله عنه : أنّ النبي ﷺ كان يَجمعُ بين الرجلين من قتلى أُحدٍ يعني في القبر ثم يقول : ((أيهما أكثر اَخْذًا للقرآن؟)) ، فاذا أُشيرَ إلى أحدِهما ، قدّمه في اللحدِ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شہداء اُحد کو ایک قبر میں دو دو کر کے دفن فرما رہے تھے اور دفن کرتے وقت پوچھ رہے تھے کہ ان میں قرآن کس کو زیادہ یاد ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا کہ اُسے قرآن زیادہ یاد ہے تو اس کو پہلے دفن کرنے کے لیے قبر میں رکھتے تھے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:1347]

63 عن أبي موسى رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((إنّ من إجلالِ الله إكرامَ ذِي الشيبة المسلم، وحاملِ القرآن ، غيرِ الغالي فيه ، ولا الجافي عنه ، وإكرامَ ذي السلطان المُقْسِطِ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا حصہ ہے کہ آدمی سفید بالوں والے (بوڑھے) مسلمان کا احترام کرے، اور ایسے حافظ قرآن کی عزت کرے کہ جو نہ تو قرآن میں غلو کرتا ہے اور نہ ہی اس قرآن سے بے پرواہی کرتا ہے، اور عادل بادشاہ کی تکریم کرے۔ [حسن۔ سنن أبی داؤد:4843]

64 عن ابن عباس ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((البركةُ مع أكابِرِكم)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے اکابرین بزرگوں کے ساتھ ہے۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:7895، 8986، مستدرك حاكم:62/1]

65 عن عبدالله بنِ عمرو رضي الله عنهما يبلُغُ به النبي ﷺ قال : ((ليس منا من لم يَرحمْ صغيرَنا ،

ویَعْرِف حقَّ کبیرِنا ››.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے بچوں پر شفقت نہ کی اور ہمارے بڑوں کے حقوق کو نہ پہچانا وہ شخص ہم میں سے نہیں۔ [صحیح۔ مستدرك حاكم:62/1]

66 عن عبادة بنِ الصامت ؛ أن رسول الله ﷺ قال : « **ليس من أُمتي من لم يُجِلَّ كبيرَنا ، ويَرحَمْ صغيرَنا، ويعرِفْ لعا لِمنا ››.**

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ہمارے بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور ہمارے علماء کی قدر نہیں کرتا وہ میری امت میں سے نہیں۔''

[حسن۔ مسند أحمد323/5، مستدرك حاكم:122/1]

5-اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے علاوہ کسی اور غرض سے علم حاصل کرنے پر وعید

67 حدیث عن أبي هريرةَ قال : قال رسول اللّٰه ﷺ: ((**من تعلَّم علماً مما يُبتغى به وجهُ اللّٰه تعالى ، لا يتعلمه إلا ليُصيبَ به عَرضاً من الدنيا ؛ لم يَجِدْ عَرْفَ الجنّة يوم القيامة**)). **يَعْنِيُ ريحها.**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وہ علم جو صرف اللہ کی رضا کے حصول کے لیے سیکھنا چاہیے تھا کسی دنیاوی غرض کے لیے سیکھا تو قیامت کے دن یہ (بدبخت) جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔

[**صحیح لغیرہ**۔ سنن أبی داؤد:3664، سنن ابن ماجه:252، صحیح ابن حبان:78، مستدرك حاكم:85/1]

68 حدیث أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**رجلٌ تعلَّمَ العلمَ وعلمه ، وقرأ القرآن ، فأُتِيَ به فعرَّفه نِعمه ، فعرفها. فقال : فما عمِلتَ فيها ؟ قال : تعلمتُ العلمَ وعلَّمتُه ، وقرأت فيک القرآن ؛ قال : كذَبتَ ، ولكنّک تعلمتَ ليقال : عالمٌ ، وقرأت القرآنَ ليقالَ : هو قارىءٌ ، فقد قيلَ ، ثم أُمِرَ به فَسُحب على وجهه حتى أُلقِيَ في النار** ......)) الحديث

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (روزِ قیامت جن لوگوں کا سب سے فیصلہ ہوگا ان میں سے دوسرا) وہ شخص ہوگا کہ جس نے (دین کا) علم حاصل کیا اور دوسروں کو اس کی تعلیم بھی دی، اور قرآن بھی پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا بتا تو نے ان نعمتوں کے شکر میں سے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا، اللہ! میں نے علم حاصل کر کے دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے حصول کے لیے قرآن پڑھتا رہا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے (سب) جھوٹ بولا، تو نے تو علم صرف اس غرض سے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور قرآن اس لیے پڑھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے۔ سو تجھے (دنیا میں) ایسا کہہ لیا گیا (اب میرے پاس کیا لینے آیا ہے؟) پھر اس کے متعلق (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:5032]

69 حدیث رُوي عن كعبِ بن مالك قال : سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول : ((من طلبَ العلمَ لِيُجاريَ به

العلماء ، أو ليُماري به السفهاء، ويَصرفَ به وجوهَ الناسِ إليه، أدخلَه اللّٰه النارَ ››.

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی اس غرض سے علم حاصل کرے کہ وہ اس علم کے ساتھ علماء سے جھگڑا کرے یا کم عقلوں کو شبہ میں ڈالے یا لوگوں کو اپنی طرف مائل کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے (جہنم کی) آگ میں داخل کرے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:2654]

6- علم پھیلانے اور بھلائی کے کام پر راہنمائی کرنے کی ترغیب

حدیث 70 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ : ‹‹ إذا ماتَ ابنُ آدمَ انقطعَ عملُه إلا من ثلاثٍ : صدقةٍ جاريةٍ ، أو علمٍ ينتفعُ به ، أو ولدٍ صالحٍ يدعو له ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے (اجر وثواب) کے سوا باقی تمام اعمال (کا اجر) منقطع ہو جاتا ہے ① صدقہ جاریہ ② علم جس سے لوگ نفع حاصل کریں ③ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:1631]

حدیث 71 عن أبي هريرة قال: قال رسول اللّٰه ﷺ : ‹‹ إن مما يَلحقُ المؤمنَ من عملِهِ وحسناتِهِ بعد موته علماً علَّمه ونَشَرَه ، وولداً صالحاً تركه، أو مصحفاً ورَّثه ، أو مسجداً بناه ، أو بيتاً لابن السبيل بناه ، أو نهراً أجراه ، أو صدقةً أخرجها من ماله في صحته وحياتِه ، يلحقُه من بعدِ موتِه ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو فوت ہونے کے بعد بھی جن اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں ① وہ علم جو کسی کو سکھایا اور اس کی اشاعت کی ② نیک اولاد جس کو (دعا کے لیے) چھوڑ گیا ③ قرآن مجید کہ جسے میراث میں چھوڑ گیا ④ مسجد بنا گیا ⑤ مسافر خانہ بنوایا ⑥ نہر جاری کروائی ⑦ وہ صدقہ جس کو اپنی زندگی اور صحت میں کر گیا، ان کا ثواب اِسے مرنے کے بعد بھی ملے گا۔

[حسن۔ سنن ابن ماجہ:242، بیہقی فی الشعب:3448، صحیح ابن خزیمة:2490]

8
1

72 وعن أبي مسعود البدري : أن رجلاً أتى النبيَّ ﷺ يستحملُه ، فقال : إنه قد أُبدِعَ بي ، فقال رسول الله ﷺ : ((ائت فلاناً)). فأتاه ، فحمله، فقال رسول الله ﷺ : ((من دلَّ على خيرٍ ؛ فله مثلُ أجرِ فاعِله ، أو قال عامِلِه)).

سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ مجھے ایک سواری عنایت فرمائیں میری سواری مرگئی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں شخص کے پاس جاؤ (اور اس سے سواری کا مطالبہ کرو) وہ (سائل) اس بندے کے پاس گیا تو اس نے اُسے ایک سواری دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جوکوئی بھی کسی کی نیکی پر رہنمائی کرتا ہے تو اسے نیکی کرنے والے کے برابر اجر وثواب ملتا ہے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:1893، سنن أبي داؤد:5129، جامع الترمذی:2671]

73 وعن أبي هريرة ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((مَن دعا إلى هُدى كان له من الأجر مثلُ أجورِ من تَبعه ، لا يَنقُصُ ذلک من أجورِهم شيئاً ، ومن دعا إلى ضلالةٍ كان عليه من الاثمِ مثلُ آثامِ من اتَّبَعَهُ ، لا يَنقُصُ ذلک من آثامِهم شيئاً)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (راہِ) ہدایت کی طرف دعوت دی تو جتنے بھی لوگ اس راہ پر چلے اس (دعوت دینے والے) کو ان کے عمل کے مطابق اجر وثواب ملے گا جب کہ عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف لوگوں کو بلایا تو جتنے بھی لوگ اس (گمراہی) کے پیچھے لگے تو اس پر ان تمام (گناہ کرنے والے لوگوں) کے برابر کا گناہ ہوگا جبکہ گناہ کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ [صحيح۔ صحيح مسلم:2674]

74 عن علي رضي الله عنه في قوله تعالى: ﴿ قوا أَنْفُسَكُمْ وأهليكم ناراً ﴾، قال: **عَلِّمُوا أهليكم الخيرَ.**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت مبارکہ کی تفسیر ﴿قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ ''(اے ایمان والو!) اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ'' میں اس کا یہ معنیٰ منقول ہے کہ اپنے گھر والوں کو بھلائی اور خیر کی تعلیم دو۔ (کیونکہ یہی جہنم سے بچنے کا سبب ہے)۔ [صحيح موقوف۔ مستدرك حاكم:494/2]

7- علم چھپانے پر وعید

75 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**من سُئل عن علمٍ فكَتَمَه ؛ أُلْجِم يومَ القيامةِ بلجامٍ من نارٍ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کے متعلق کوئی سوال کیا گیا (اور وہ اس مسئلہ سے آگاہ تھا لیکن) اس نے اسے چھپایا تو اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔

[صحیح ـ سنن أبی داؤد:3658، جامع الترمذی:2649، سنن ابن ماجه:266، صحیح ابن حبان:95، بیهقی فی الشعب:1743، مستدرك حاكم:102/1]

76 عن أبي هريرة ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**مثلُ الذي يَتعلّم العلمَ لا يحدِّثُ به ؛ كمثلِ الذي يَكنِزُ الكنزَ ثم لا يُنفِقُ منه**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم تو حاصل کرے لیکن اُسے بیان نہ کرے اس شخص کی طرح ہے جس نے مال تو بہت جمع کیا لیکن اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:693]

8- علم کے مطابق عمل نہ کرنے اور قول وفعل کے تضاد پر وعید

77 حدیث نبوی عن زيد بن أرقَم رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ كان يقول: ((**اللهم إني أعوذبک من علمٍ لا ينفع ، ومن قلب لا يَخشع ، ومن نَفْسٍ لا تَشْبع ، ومن دعوةٍ لا يُستجابُ لها**)).

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (اکثر) یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو، اور ایسے دل سے جو (تجھ سے) ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو (کبھی) بھرتا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:2722، جامع الترمذی:3482، سنن النسائی:5537]

78 حدیث نبوی عن أسامة بن زيدٍ رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول : ((**يُجاء بالرجلِ يومَ القيامة ، فيُلْقى في النارِ ، فَتَنْدلِقُ أقتابُه ، فيدُورُ بها كما يدورُ الحِمارُ برحاه، فتَجْتَمعُ أهلُ النار عليه ، فيقولون : يا فلانُ ! ما شأنُک؟ ألستَ كنتَ تأمرُ بالمعروف ، وتَنْهى عن المنكرِ ؟ فيقول : كنتُ آمرُكم بالمعروف ولا آتيه، وأنهاكم عن الشرِّ وآتيه**)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی وہ ان کے گرد چکی کے گدھے کی طرح گھومے (چکر لگائے) گا جہنمی اس کے گرد جمع ہو کر (حیرت سے) پوچھیں گے تجھے کیا ہوا؟ تو تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتا اور بری باتوں سے روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کا حکم کرتا لیکن خود نیکیوں سے دور تھا اور تمھیں تو برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائیاں کیا کرتا تھا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:3267، صحیح مسلم:2989، ابن ابی الدنیا:512-575، صحیح ابن حبان:53، بیہقی فی الشعب:773]

79 حدیث نبوی عن اسامة بن زيد رضى الله عنه قال: إني سمعتُهُ يقول ـ يعني النبي ﷺ : ((**مررتُ ليلةَ أُسريَ بي بأقوام تُقرَضُ شفاهُهم بمقاريضَ من نارٍ، قلتُ : من هؤلاء يا جبريلُ ؟ قال: خطباءُ أمتِکَ الذين يقولون مالا يَفعلون**)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''معراج کی رات میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ آگ کی قینچی کے ساتھ کاٹے جارہے تھے تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے یہ آپ کی امت کے وہ خطباء ہیں جن کے قول وفعل میں تضاد تھا (دوسروں کو نصیحت کرتے تھے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے)۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:3267]

80 (وفي روايةٍ) ويقرؤون كتاب الله ولا يعملون به.

ابن ابی الدنیا اور بیہقی میں یہ الفاظ مزید ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ وہ لوگ ہوں گے کہ) جو قرآن تو پڑھتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔ [صحیح۔ ابن ابی الدنیا: بیهقی فی الشعب:773]

81 وعن ابن مسعودٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((لا يزول قد ما ابن آدمَ يومَ القيامةِ حتى يُسألَ عن خمسٍ: عن عمره فِيمَ أفناه؟ وعن شبابه فيم أبلاه؟ وعن ماله من أين اكتَسَبَه؟ وفيمَ أنفقه؟ وماذا عمل فيما عَلِمَ؟)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز جب تک آدم کا بیٹا پانچ باتوں کا جواب نہیں دے گا اس وقت تک (محاسبہ والی جگہ سے) قدم نہیں ہلا سکے گا (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) ① اپنی عمر کہاں صرف کی؟ ② جوانی کس چیز میں گزاری؟ ③ مال کہاں سے کمایا؟ ④ مال کہاں کہاں خرچ کیا؟ ⑤ کس حد تک اپنے علم کے مطابق عمل کیا؟۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:2416، بیهقی فی الشعب:11784]

82 وعن لقمان ـ يعني ابن عامر ـ قال: كان أبو الدرداء رضي الله عنه يقول: إنّما أخشى من ربي يومَ القيامة أنْ يدعوَني على رؤوس الخلائِق فيقولَ لي: يا عُويمرُ! فأقولَ: لبيك ربِّ. فيقول: ما عملتَ فيما علمتَ.

سیدنا لقمان یعنی ابن عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں اس بات سے انتہائی خوف زدہ ہوتا ہوں کہ کہیں مجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر کہیں یہ نہ پوچھ لے: اے عویمر! تو میں عرض کروں اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں (اے ابودرداء! آج) بتا کہ جو علم تو نے حاصل کیا

اس پر کتنا عمل کیا؟ [موقوف، صحیح لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب:1852]

83 عن جنُدُب بن عبدالله الأزدي رضي الله عنه۔ صاحبِ النبي ﷺ ۔ عن رسول الله ﷺ قال : ((مَثَلُ الذي يُعلِّمُ الناسَ الخيرَ وينسى نفسَهُ ، كمثل السِّراجِ ؛ يضيءُ للناسِ ويَحرقُ نفسه)).

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص جو دوسروں کو خیر و بھلائی سکھلاتا اور اپنی جان کو بھول جاتا ہے اس کی مثال اس چراغ جیسی ہے جو لوگوں کو تو روشنی دیتا ہے لیکن اپنے آپ کو جلا ڈالتا ہے۔'' [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 1681]

9- علم اور قرأتِ قرآن میں دعوے پر وعید

84 عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((يظهرُ الإسلامُ حتى تَختَلِفَ التُّجارُ في البحر ، وحتى تَخوضَ الخيلُ في سبيل الله ، ثم يَظهرُ قومٌ يقرؤون القرآن، يقولون: من أقرأُ منّا؟ من أعلمُ منا؟ من أفقه منا؟)) ، ثم قال لأصحابه : ((هل في أولئک مِنْ خَيرٍ ؟)). قالوا: الله ورسوله أعلم. قال: ((أولئک منكم من هذه الأمّة ، وأولئک هم وقودُ النارِ)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام دنیا میں پھیلے گا اور تاجر سمندر کے راستے تجارت کریں گے اور اللہ کے راستے میں گھوڑے دوڑیں گے (جہاد عام ہوگا) پھر کچھ ایسے لوگ رونما ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے ہم سے زیادہ قرآن کون پڑھ سکتا ہے؟ ہم سے زیادہ عالم کون ہے؟ ہم سے زیادہ فقیہ کون ہے؟ پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کیا ان لوگوں میں خیر ہوگی؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اسی امت سے ہوں گے اور یہ جہنم کا ایندھن ہیں۔''

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:6242، مسند البزار:174]

10-لڑائی جھگڑا کرنے اور بے جا بحث وتکرار پر وعید اور لڑائی جھگڑا چھوڑنے کی ترغیب خواہ انسان حق پر ہو یا باطل پر

85 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ ((مَن تَرَكَ المِراءَ وهو مُبطلٌ بُنِيَ له بيتٌ في رَبَضِ الجنة ، ومَن تركه وهو مُحِقٌّ بُني له في وسطها ، ومن حسَّن خُلُقَه، بُنِيَ له في أعلاها)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حق پر نہ ہونے کی وجہ سے جھگڑا چھوڑ دیا اس کے لیے جنت میں محل بنا دیا جاتا ہے اور جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے درمیان میں محل بنا دیا جاتا ہے، اور جس نے اپنے اخلاق کو بہتر کر لیا اس کے لیے جنت کے اعلیٰ و بلند مقام پر محل بنا دیا جاتا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:4800، جامع الترمذی:1993، بیھقی فی الشعب:8017]

86 عن معاذ بن جبلٍ قال : قال رسول الله ﷺ : ((أنا زعيمٌ ببيتٍ في رَبَضِ الجنة ، وببيتٍ في وَسَطِ الجنةِ، وببيتٍ في أعلى الجنةِ ، لِمَن تركَ المِراء وإن كان محقاً ، وتركَ الكذبَ وإن كان مازحاً، وحَسَّنَ خُلُقَه)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی سچا ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اور بطور مزاح بھی جھوٹ نہ بولے اور اپنا اخلاق درست کر لے میں ایسے آدمی کو جنت کے اطراف، درمیان میں اور جنت کے اعلیٰ حصہ پر محل کی خوشخبری اور ضمانت دیتا ہوں۔'' [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:5324، 882]

87 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((المِراء في القرآن كُفرٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد:4603، صحیح ابن حبان:1462]

88 عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ ((إن أبغضَ الرجالِ إلى الله الألدُّ الخصِم)).

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ آدمی سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے جو سخت جھگڑالو ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:7188، صحیح مسلم:2668، جامع الترمذی:2976، سنن النسائی:5423]

طہارت، اہمیت، فضیلت، ترغیب واحکام

طہارت و پاکیزگی کو جس قدر اسلام نے اہمیت دی اس قدر دیگر مذاہب عالم میں نہیں دی گئی۔ اسلام نے طہارت کو اتنا مقام دیا کہ طہارت کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ))

''طہارت و پاکیزگی نصف ایمان ہے'' [صحيح۔ صحيح مسلم: 223]

طہارت اور نماز:

طہارت کے بغیر اسلام کا اولین فریضہ ''نماز'' درجہ قبولیت کو نہیں پہنچا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهُوْرٍ))

''طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔'' [صحيح۔ صحيح مسلم: 224]

طہارت ہی کو نماز کی کنجی قرار دیا گیا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ))

''نماز کی کنجی طہارت ہے۔'' [حسن، صحيح۔ سنن ابن ماجه: 222، سنن أبي داؤد: 61]

دین اسلام میں ادائیگی نماز کے لیے بدن، لباس اور جگہ کی پاکیزگی کو لازمی شرط قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ))

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے (جماع کیا) ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔'' [المائدہ: 6]

رسول اللہ ﷺ کو طہارت و پاکیزگی کا حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ))

''اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کرو۔'' [سورة المدثر: 4]

نبی کریم ﷺ طہارت کا سوال اللہ سے کیا کرتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ))

''اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک کردے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح پاک کردے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔''

[صحيح۔ صحيح مسلم: 476]

ذکرِ الٰہی اور طہارت:

سیدنا مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بلاشبہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں اللہ کا ذکر طہارت کے بغیر کروں۔'' [صحیح۔ سنن أبی داؤد:13]

طہارت کی فضیلت:

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ))

''اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔'' [البقرة: 222]

(۲) صغیرہ گناہ معاف:

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((من توضأ فأحسنَ الوضوءَ ؛ خَرجتْ خطاياه من جَسدِه ، حتى تخرجَ من تحتِ أظفاره)). وفي رواية: أن عثمان توضأ ، ثم قال: رأيت رسولَ الله ﷺ توضأ مثل وُضوئي هذا ، ثم قال: ((من توضأ هكذا ؛ غُفِرَله ما تقدم من ذنبه ، وكانت صلاتُه ومَشيُه إلى المسجدِ نافلةً)).
جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا (وضو مکمل کرنے کے) بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے اس طرح (اچھے طریقے سے) وضو کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور مسجد کی طرف چل کر آنا اور نماز ادا کرنا اس کے لیے مزید اجر و ثواب کا باعث ہوگا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:245]

جنتی زیور کا حصول:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل محمد رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے

سنا: ((تَبلغُ الحِلیةُ مِنَ المؤمنِ حَیثُ یَبلغُ الوُضوءُ)) کہ (جنت میں) مؤمن کو (جنتی) زیور وہاں تک پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضوء کا پانی (اس کے جسم پر) پہنچا تھا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:246، سنن النسائی:149]

مسواک کی اہمیت:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((علیکم بالسواک ؛ فإنه مَطْیَبَةٌ لِلْفَمِ ، مَرْضَاةٌ للرّب تبارک وتعالی))۔ مسواک اہتمام سے کیا کرو کیونکہ یہ منہ کی صفائی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:2/108]

وضو کی اہمیت وفضیلت:

وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

((یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ))

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرلو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کرلو، اسے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر مل لو اللہ تعالیٰ تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔" [المائدہ: 6]

احسن وضوء کا اجرِ عظیم:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ما مِن مسلمٍ يتوضّأُ فَيُسبِغُ الوُضوءَ، ثم يقومُ في صلاتِه، فَيَعلَمُ ما يقولُ ، إلا انفتَلَ وهو كيوم وَلَدَتْه أُمه......)). الحدیث جو مسلمان بھی خوب اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے اور جو وہ نماز میں پڑھ رہا ہے اسے اس کی سمجھ بوجھ بھی ہو تو وہ (نماز پڑھ کر گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہوگا) جس طرح وہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:234، سنن أبي داؤد:169، سنن ابن ماجه: 470، مستدرك حاكم399/2]

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((مَن توضّأَ كما أُمِرَ ، وصلى كما أُمِرَ ؛ غُفِرَله ما قدَّم من عمل)). جس نے کتاب وسنت کے احکام کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

[حسن،صحيح۔ سنن النسائی:144، سنن ابن ماجه:1396، صحيح ابن حبان:1039]

وضوء کے بعد دعا اور اس کا اجر:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی خوب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد یہ دعاء پڑھے (اَشْهَدُ أنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَـهٗ، وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ)

''میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ﷺ ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو اس اضافے کے ساتھ بیان کیا کہ (یہ بھی پڑھے)، (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّـوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ) ''اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ پاکیزگی وطہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے۔''

[حسن۔ سنن أبي داؤد:169، جامع الترمذی:55]

کن اُمور میں وضو مستحب ہے؟

(۱) ذکر الٰہی کے وقت۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 13]

(۲) ہر نماز کے وقت تجدید وضو۔ [حسن، صحیح۔ مسند أحمد: 460/2]

(۳) بے وضو ہونے پر۔ [صحیح۔ مسند أحمد: 360/5]

(۴) سونے سے پہلے۔ اس عمل سے ساری رات فرشتہ اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ [صحیح الترغیب]

(۵) حالتِ جنابت میں سونے اور کھانے سے پہلے۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 208، صحیح البخاری: 682]

(۶) ایک ہی رات میں دوسری مرتبہ ہم بستری سے پہلے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 308]

(۷) میت کو اٹھانے کی وجہ سے۔ [صحیح۔ ارواء الغلیل: 144، جامع الترمذی: 993]

(۸) قے کے بعد۔ رسول اللہ ﷺ نے قے کی تو وضو کیا۔ [صحیح۔ جامع الترمذی: 76]

وضو توڑنے والی چیزیں

(۱) سبیلین (دونوں شرم گاہوں) سے کچھ بھی خارج ہو۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 135، صحیح مسلم: 225]

(۲) گہری نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ [حسن۔ سنن ابن ماجه: 486، سنن أبی داؤد: 203]

(۳) اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 360، مسند أحمد: 86/5]

(۴) شرم گاہ کو بغیر کسی رکاوٹ (کپڑا وغیرہ) کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 166، جامع الترمذی: 82، مسند أحمد: 333/2]

غسل واجب کرنے والی چیزیں

(۱) ہم بستری کرنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے خواہ منی کا خروج ہو یا نہ ہو۔

[المائدہ: 6] [صحیح۔ صحیح البخاری: 176,291]

(۲) حیض (ونفاس) سے پاک ہو کر۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 306]

(۳) احتلام ہو جانے سے۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجه: 493، مسند أحمد: 115/5]

(۴) موت کی وجہ سے میت پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 1849]

(۵) اسلام قبول کرنے پر غسل واجب ہوتا ہے۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 342، مسند أحمد: 61/5، جامع الترمذی: 605]

مسنون غسل کی صورتیں

(۱) نماز جمعہ کے لیے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 858، صحیح مسلم: 846، سنن أبی داؤد: 341]

(۲) عیدین کے لیے غسل کرنا۔[صحیح۔ مؤطا: 177/1]

(۳) میت کو غسل دینے سے۔[صحیح۔ ارواء الغلیل: 173/1، جامع الترمذی: 997، مستدرك حاكم: 354/1]

(۴) احرام باندھنے سے پہلے۔[حسن۔ ارواء الغلیل: 149، جامع الترمذی: 830، صحیح ابن خزیمة: 2595]

(۵) دخولِ مکہ کے وقت۔[صحیح۔ صحیح مسلم: 1259، صحیح البخاری: 1573، سنن أبی داؤد: 1865]

(۶) مستحاضہ کے لئے کہ جسے حیض و نفاس کے علاوہ شرم گاہ سے بیماری کا خون خارج ہو۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 327، صحیح مسلم: 334، سنن أبی داؤد: 290، جامع الترمذی: 129]

(۷) غشی طاری ہونے سے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 687، صحیح مسلم: 311/1، مسند أحمد: 52/2]

4 طہارت کا بیان

1-لوگوں کے راستوں یا ان کی سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت کی ممانعت اور قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ اور کمر نہ کرنے کی ترغیب

89 روي عن ابن عباسٍ قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((اتّقوا المَلاعن الثلاث)). قيل : ما المَلاعنُ الثلاثُ يا رسول الله؟ قال : ((أنْ يَقعُدَ أحدُكم في ظلٍّ يُستَظَلُّ به ، أو في طريقٍ ، أو في نَقْعِ ماءٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لعنت کا سبب بننے والے تین کاموں سے اجتناب کرو عرض کیا گیا وہ تین چیزیں کونسی ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ① لوگوں کے راستوں میں قضائے حاجت کرنا ② ان سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت کرنا کہ جہاں لوگ سایہ میں آرام کے لیے بیٹھتے ہوں ③ (پینے یا نہانے وغیرہ کے لیے) جمع ہونے والے پانی کے پاس قضاء حاجت کرنا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد:299/1]

90 عن أبي هريرةَ قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَن لم يَستقبِلِ القبلةَ ، ولم يَستَدْبِرْها في الغائِط ؛ كُتِبَ له حسنة ، ومُحِيَ عنه سيئة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قضائے حاجت کے وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کیا اور نہ ہی کمر تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کی ایک برائی کو مٹا دیا جاتا ہے۔

[صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:1343]

2- پانی، غسل خانہ اور سوراخ میں پیشاب کرنے پر وعید

91 عن بكر بن ماعز قال : سمعتُ عبدَاللهِ بنَ يزيدَ يحدِّث عن النبي ﷺ قال: ((**لا يُنقَعُ بولٌ في طَسْتٍ في البيت ، فإنّ الملائكةَ لا تَدخلُ بيتاً فيه بولٌ مُنْتَقِعٌ ، ولا تَبُولَنَّ في مُغتسلِكَ**)).

بکر بن ماعز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''گھر کے اندر کسی برتن میں پیشاب جمع کر کے نہ رکھا جائے کیونکہ جس گھر میں پیشاب جمع کر کے رکھا جائے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اپنے نہانے کی جگہ میں پیشاب نہ کیا کرو۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:2098، مستدرك حاكم:167/1,185/1]

92 عن حميد بنِ عبدالرحمنِ قال : لقيتُ رجلاً صَحِبَ النبيَّ ﷺ كما صَحِبَه أبو هريرةَ قال: **نَهى رسولُ اللّه ﷺ أنْ يَمْتَشِطَ أحدُنا كُلَّ يوم ، أو يبولَ في مُغْتَسَلِه.**

سیدنا حمید بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا، تو انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روزانہ کنگی کرنے اور غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا تھا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد:28، سنن النسائی:238]

3- دورانِ قضائے حاجت گفتگو کرنے پر وعید

93 عن أبي سعيد الخدري ؛ أن النبي ﷺ قال : ((**لا يتناجي اثنان علي غائطهما، ينظر كل واحد منهما إلى عورة صاحبه ، فإن اللّه يمقتُ علي ذلكَ**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمی قضائے حاجت کرتے وقت باتیں نہ کیا کریں (اس حال میں) کہ دونوں ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ رہے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس (کام) پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:15، سنن ابن ماجہ:342، صحیح ابن خزیمہ:71]

4- کپڑے وغیرہ پر پیشاب کے چھینٹے لگنے اور اس سے پرہیز نہ کرنے پر وعید

94 حدیث: عن ابنِ عباس رضي الله عنهما : أنّ رسولَ الله ﷺ مَرَّ بقبرَين ، فقال : ((إنّهما لَيُعذَّبان ، وما يُعَذَّبان في كبيرٍ ، بلى إنّه كبير، أمّا أحدُهما فكان يَمشي بالنميمةِ ، وأما الآخرُ فكان لا يَستَتِرُ من بولِه)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور انہیں کسی بہت بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جا رہا لیکن یہ گناہ (اللہ کے نزدیک) بہت بڑا تھا۔ ان میں سے ایک چغلیاں کیا کرتا تھا جبکہ دوسرا پیشاب (کے قطروں) سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:218، صحیح مسلم:292، سنن أبی داؤد:20، جامع الترمذی:70سنن النسائی:2069، سنن ابن ماجه:347، صحیح ابن خزیمة:55]

95 حدیث: عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((تنزَّهوا من البولِ ؛ فإنَّ عامةَ عذابِ القبر مِن البولِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچو کیونکہ زیادہ تر (لوگوں کو) عذابِ قبر پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ) سے ہوگا۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن الدارقطنی:469]

96 حدیث: عن أبي بَكْرَةَ رضي الله عنه قال : بينما النبي ﷺ يمشي بيني وبين رجلٍ آخرَ ، إذْ أتى على قبرَيْن ، فقال: ((إنَّ صاحِبَيْ هذَيْن القبرين يُعذَّبان ، فائتياني بِجريدةٍ)). قال أبو بكرة: فاستَبَقتُ أنا وصاحبي ، فأتيتُ بجَريدةٍ ، فشقَّها نصفين، فوضع في هذا القبر واحدةً ، وفي ذا القبرِ واحدةً ، قال: ((لعله يُخفَّفُ عنهما ما دامتا رَطْبَتَيْن ؛ إنّهما يعذَّبان بغير كبير؛ الغيبةِ والبولِ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان چل رہے تھے کہ آپ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان قبر والوں کو سزا دی جا رہی ہے تم میرے پاس ایک ٹہنی لے کر آؤ۔ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک ٹہنی آپ ﷺ کے پاس لے کر آیا آپ ﷺ نے اس ٹہنی کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک ٹہنی ایک قبر پر اور دوسری ٹہنی دوسری قبر پر گاڑھ دی اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنیاں تر رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی ان دونوں کو ایسے گناہ کی سزا دی جا رہی جن سے بچنا اتنا مشکل نہیں تھا ایک غیبت اور دوسری

چیز پیشاب ہے۔“ [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد:35/5]

5-مَردوں کا حمام میں بغیر تہبند کے جانے پر وعید اور بیمار عورتوں کے علاوہ دیگر عورتوں کے حمام میں تہبند کے ساتھ جانے پر بھی وعید

97 حدیث عن أمّ الدرداء رضي الله عنها قالت: خرجتُ من الحمّام ، فلقيني النبيُّ ﷺ فقال: ((مِن أينَ يا أُمَّ الدرداء ؟)). فقلت: مِن الحمّام ، فقال: ((والذي نفسي بيده ما من امرأةٍ تَنزِعُ ثيابَها في غيرِ بيتِ أحدٍ من أمّهاتها ، إلا وهي هاتكةٌ كلَّ سترٍ بينها وبين الرحمنِ عزوجل)).

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہے ایک مرتبہ میں حمام (وہ جگہ جہاں غسل کا انتظام ہوتا لیکن پردہ وغیرہ کا اہتمام نہ ہوتا تھا۔ گھریلو غسل خانے اور ہمارے ہاں موجودہ معروف حمام مراد نہیں) سے نکلی میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی تو آپ ﷺ نے پوچھا اے ام درداء کہاں سے آرہی ہو؟ میں نے جواب دیا حمام سے آرہی ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو عورت بھی اپنی امہات کے گھروں کے علاوہ کپڑے اتارتی ہے تو وہ اس پردے کو پھاڑنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:361/6]

98 حدیث عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال: ((مَن كان يؤْمِنُ باللّٰه واليومِ الآخرِ ؛ فلا يَدخلِ الحمامَ [إلا بمئزر] ، من كان يؤْمن باللّٰه واليومِ الآخرِ ؛ فلا يُدخِل حَليلَتَه الحمّام ، من كان يؤْمنُ باللّٰه واليومِ الآخرِ ؛ فلا يَشرَبِ الخمرَ ، مَن كان يؤْمنُ باللّٰهِ واليومِ الآخرِ ؛ فلا يَجْلِسُ على مائدةٍ يُشربُ عليها الخمرُ ، من كان يؤْمنُ باللّٰه واليومِ الآخرِ ، فلا يَخلُوَنَّ بامرأةٍ ليسَ بينَه وبينَها مَحرَم)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے (اسے چاہیے کہ) وہ تہبند کے بغیر حمام میں نہ جائے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے (اُسے چاہیے کہ) وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہے (اُسے چاہیے کہ) وہ

ہرگز شراب نہ پئے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہے (اسے چاہیے کہ) وہ ایسے دستر خوان پر ہرگز نہ بیٹھے جس پر شراب پی جائے، اور جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے (اسے چاہیے کہ) وہ کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کی عدم موجودگی میں علیحدگی اختیار نہ کرے۔ [صحيح لغيره ـ طبراني في الكبير:11462]

6- غسل جنابت میں بغیر کسی عذر کے تاخیر پر وعید

99 عن عمّار بن ياسر رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**ثلاثةٌ لا تَقْرَبُهُمُ الملائكةُ : جيفةُ الكافِرِ ، والمتَضَمِّخُ بالخَلُوقِ ، والجُنُبُ ؛ إلّا أنْ يتوضّأ**)).

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے ① کافر کی لاش ② زعفران کی خوشبو استعمال کرنے والا ③ وہ جنبی آدمی جو وضو بھی نہیں کرتا۔'' [حسن لغيره ـ سنن أبي داؤد:4180]

7- وضوء کو خوب اچھی طرح کرنے کی ترغیب

100 عن ابن عُمَر [عن أبيه] رضي الله عنهما عن النبي ﷺ في سؤال جبرائيل إياه عن الإسلام ، فقال: ((الإسلامُ أنْ تَشهدَ أن لا إله إلا اللّٰه ، وأنّ محمدًا رسولُ اللّٰهِ ، وأنْ تقيمَ الصلاةَ ، وتُؤتِيَ الزكاةَ ، وتَحجَّ وتَعتَمِرَ ، وتَغتسلَ من الجنابةِ ، وأن تُتِمَّ الوُضوء ، وتصومَ رمضانَ)). قال : فإذا فعلتُ ذلك فأنا مسلم؟ قال : ((نعم)). قال : صَدَقْتَ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے (انسانی شکل میں آ کر) رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے متعلق سوال کیا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی (صدقِ دل سے) دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے (آخری) رسول ﷺ ہیں، اور تو (پانچ وقت کی فرض) نماز قائم کرے حج وعمرہ کرے، اور غسل جنابت کرے، اور یہ کہ تو اچھی طرح وضو کو مکمل کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ تو انہوں نے عرض کی کہ اگر میں یہ اعمال کروں تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، حضرت جبرائیل نے عرض کی: آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔ [صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ:1]

101 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت خليلي رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((تَبلغُ الحِليةُ مِنَ المؤمنِ حَيثُ يَبلغُ الوُضوءُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے خلیل محمد رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ (جنت میں) مؤمن کو (جنتی) زیور وہاں تک پہنایا جائے گا جہاں تک اس کے وضوء کا پانی (اس کے جسم پر) پہنچا تھا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:246، سنن النسائی:149]

102 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((أنا أوّلُ مَن يُؤذَنُ له بالسجودِ يومَ القِيامة، وأنا أولُ من يرفع رأسَه ؛ فَأنظُرُ بين يَدَيَّ ، فَاعرفُ أمتي مِن بَينِ الأمم ، ومن خَلفي مِثلُ ذلك، وعن يميني مِثلُ ذلك ، وعن شِمالي مِثلُ ذلك)). فقال رجل : كيف تَعرف اُمَّتَك يا رسولَ اللّٰه من بين الأمم ، فيما بين نوحٍ إلى أمّتك ؟ قال : ((هم غُرٌّ مُحجّلون ، مِن أثرِ الوُضوء ، ليس لأحد ذلك

غيرِهم، وأعرفُهم أنهم يؤتون كُتُبهم بأيمانهم، وأعرفهم تسعى بين أيديهم ذريتهم (وأعرفهم بنورهم يسعى بين أيديهم وبأيمانهم)).

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور سب سے پہلے اپنا سر بھی میں ہی اٹھاوں گا میں اپنے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان ہونے کے باوجود پہچان لوں گا تو ایک آدمی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان سے کس طرح پہچان لیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پہلی بات وضو کرنے کی وجہ سے ان کی پیشانیاں روشن اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے اور یہ چیز دوسری امتوں میں نہیں ہوگی (اس وجہ سے میں انہیں پہچان لوں گا) دوسری بات ان کو ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس وجہ سے میں انہیں پہچان لوں گا تیسری بات ان کی روشنی اور نور ان کے آگے ہوگا جس وجہ سے میں انہیں پہچان لوں گا۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد:199/5]

103 عن أبي هريرة ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((إذا توضأ العبدُ المسلمُ أو المؤمنُ ، فَغَسَلَ وجْهَه ؛ خَرَجَ من وجهه كلُّ خطيئةٍ نظر إليها بعينيه مع الماء، أو مع آخر قَطْرِ الماءِ ، فإذا غَسَلَ يَدَيْه خَرجَ من يَديْه كلُّ خطيئةٍ كان بَطَشَتْها يداه مع الماء، أو مع آخرِ قَطْرِ الماء، فإذا غسل رجلَيْهِ خرجت كل خطيئة مَشَتْها رجلاه مع الماء أو مع آخرِ قَطْرِ الماء ، حتى يخرجَ نَقِياً من الذنوب)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مومن آدمی جب وضو کرتے ہوئے اپنا چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ اس کے وہ تمام گناہ جو اس کی آنکھوں سے سرزد ہوئے ہوں وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جو اس کے ہاتھ سے سرزد ہوئے ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں اس کے بعد جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جن کو کرتے ہوئے اس آدمی نے پاؤں استعمال کیے تھے وہ ختم ہو جاتے ہیں (یہاں تک کہ جب وہ وضو سے فارغ ہوتا ہے تو) وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے۔

[صحيح۔ مالك فی المؤطا:32/1، صحیح مسلم:244، جامع الترمذی:2]

104 عن عثمان بن عفان قال : قال رسول الله ﷺ : ((من توضأ فأحسنَ الوضوءَ ؛ خَرجتْ خطاياه

من جَسدِه ، حتى تخرجَ من تحتِ أظفاره ››. وفي رواية : أن عثمان توضأ ، ثم قال: **رأيت رسولَ الله ﷺ توضأ مثل وُضوئي هذا ، ثم قال: ‹‹ من توضأ هكذا ؛ غُفِرَله ما تقدم من ذنبه ، وكانت صلاتُه ومَشيُه إلى المسجدِ نافلةً ››.**

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا (وضو مکمل کرنے کے) بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس نے اس طرح (اچھے طریقے سے) وضو کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور مسجد کی طرف چل کر آنا اور نماز ادا کرنا اس کے لیے مزید اجر وثواب کا باعث ہوگا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:245]

105 حدیث: **أنه [أتي بِطَهورٍ وهو جالسٌ على (المقاعدِ) ف] توضأ ، فأحسَنَ الوُضوءَ ، [ثم قال: رَأيتُ النبيَّ ﷺ يتوضأُ وهو في هذا المجلسِ ، فأحسَنَ الوُضوءَ]، ثم قال : ‹‹من تَوضأَ مِثلَ وُضوئي هذا، ثم أتى المسجدَ، فَركعَ ركعتين ، ثم جَلس ؛ غُفِرَله ما تقدم من ذنبه ››. قال : وقال رسول الله ﷺ : ‹‹ لا تغتروا››.**

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مقاعد نامی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا تو انہوں نے بڑے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر کہنے لگے میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا: جو کوئی بھی میرے اس وضو جیسا وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور دو رکعات نماز ادا کرے پھر بیٹھ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:6433]

106 حدیث: عنه أيضاً ؛ أنه دعا بماءٍ فتوضأ ثم ضَحكَ ، فقال لأصحابه : **ألا تسألوني ما أضحكني ؟ فقالوا: ما أضحكك يا أمير المؤمنين ؟ قال : رأيتُ رسولَ الله ﷺ توضأ كما توضأتُ ، ثُم ضحك فقال: ‹‹ ألا تسألوني : ما أضحَكَكَ ؟ ! ››. فقالوا: ما أضحكك يا رسول الله ؟ فقال : ‹‹ إن العبد إذا دعا بوَضوءٍ**

، فغسلَ وجْهَه ؛ حَطَّ اللّٰه عنه كلَّ خطيئةٍ أصابَها بِوجهِه ، فإذا غسل ذراعَيْهِ كان كذلك، وإذا طَهَّر قَدَمَيْهِ كان كذلك ››.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ پانی منگوا کر وضوفرمایا پھر ہنسے اور اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ کس چیز نے مجھے ہنسایا؟ ساتھیوں نے کہا اے امیر المؤمنین! فرمایئے کہ کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے وضو کی طرح وضوفرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا (اے صحابہ رضی اللہ عنہم!) کیا تم مجھ سے ہنسنے کا سبب نہیں پوچھو گے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب بندہ وضو کرتا ہے تو چہرہ دھونے سے چہرے کے سارے گناہ اللہ جھاڑ دیتا ہے، جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں سے سرزد ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں، اور جب اپنے قدم دھوتا ہے تو پاؤں سے سرزد ہونے والے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد:58/1، مسند البزار:421]

107 عن عَمرو بن عَبَسَة السُّلَمِي رضي اللّٰه عنه قال : كنت وأنا في الجاهلية أظنُّ أن الناس على ضلالةٍ ، وأنهم ليسوا على شيءٍ ، وهم يعبدون الأوثانَ ، فسمعتُ برجلٍ في مكةَ يُخبر أخباراً ، فقعدتُ على راحلتي ، فقدِمتُ عليه ، فإذا رسول اللّٰه ﷺ۔ فذكر الحديثَ إلى أن قال،۔ فقلت: يا نبي اللّٰه ! فالوُضوءُ، حدثني عنه ؟ فقال : ‹‹ ما منكم رجل يُقَرِّبُ وَضوءه ، فيُمَضْمِضُ ويستنشق فَيَنْتَثِرُ ؛ إلا خرَّتْ خطايا وجهِه من أطرافِ لحيتِهِ مع الماءِ ، ثم يغسل يديه إلى المِرفَقَين ؛ إلا خَرَّت خطايا يديه من أنامِلِه مع الماء، ثم يَمسَحُ رأسَهُ ؛ إلا خَرَّت خطايا رأسِه من أطراف شعرِه مع الماء ، ثم يغسل رجليه إلى الكعبين ؛ إلا خَرَّت خطايا رجليه من أنامِلِه مع الماء ، فإن هو قام فصلى، فحمد اللّٰه تعالى ، وأثنى عليه ومَجَّدَه بالذي هو له أهلٌ ، وفرَّغ قلبَه للّٰه تعالى ؛ إلاّ انصرفَ من خطيئته [كهَيْئَتِهِ] يومَ وَلَدَتْه أُمُّه ››.

سیدنا عمرو بن عبسہ السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوگوں کو گمراہ سمجھتا تھا وہ کسی (قابلِ اعتماد) دین پر نہ تھے اور بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے میں نے ایک آدمی کے متعلق سنا کہ وہ مکہ میں رہائش پذیر ہیں اور (دین) کی باتیں کرتے ہیں میں نے مکہ کا سفر کیا تو وہ (آدمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے (میں اسلام لے آیا) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے

بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی بھی کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈال کر اُسے اچھی طرح جھاڑتا (صاف) کرتا ہے تو اس کے چہرے کے تمام گناہ ختم ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں حتیٰ کہ انگلی کے پورے کے گناہ بھی پانی کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ پانی کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں پھر وہ پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ بھی ختم ہو جاتے ہیں پھر اگر وہ نماز پڑھتا ہے، اللہ کی حمد وثنا اور بزرگی بیان کرتا ہے کہ جس بزرگی کا وہ (اللہ) اہل ہے اور وہ اپنی تمام تر توجہ اللہ کی طرف مرکوز کر دیتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح صاف ہو جاتا ہے کہ جس طرح آج ہی اُسے اس کی والدہ نے جنم دیا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:832]

108 عن أبي مالك الأشعريّ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**الطُّهور شَطْرُ الإيمان ، والحمدُ لله تملأُ الميزان، وسبحان الله والحمدُ لله تملآن۔ أو تَمْلأُ ۔ ما بين السماء والأرضِ ، والصلاة نورٌ ، والصدقةُ بُرهانٌ ، والصبرُ ضِياءٌ ، والقرآنُ حُجّةٌ لك أو عليك ، كُلُّ الناس يَغدو، فبائعٌ نفسه ، فمعتقُها أو مُوبقُها**)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفائی ایمان کا حصہ ہے اور ''الحمد لله'' (نیک) اعمال کے وزن والے ترازو کو بھر دیتا ہے اور ''سبحان الله'' اور ''الحمد لله'' کہنا زمین وآسمان کے درمیانی خلا کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور اور صدقہ (بچاؤ کی) دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے۔ اور قرآن تیرے حق میں گواہی دے گا (اگر اس کے احکامات پر عمل ہوگا) یا پھر تیرے خلاف گواہی دے گا (اگر اس پر عمل نہ ہوگا) ہر شخص صبح کرتا ہے اور اپنی جان کو بیچنے والا ہے یا تو اس جان کو (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری کرکے) جہنم سے آزاد کروانے والا ہے یا پھر (نافرمانی کرکے) جان کو ہلاک کرنے والا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:223، جامع الترمذی:3517، سنن ابن ماجه:280]

109 عن عقبةَ بن عامرٍ عن النبي ﷺ قال: ((**ما مِن مسلمٍ يتوضّأُ فيُسبِغُ الوُضوء، ثم يقومُ في صلاتِه، فيَعلَمُ ما يقولُ ، إلا انفتَلَ وهو كيوم وَلَدَته أُمه** ......)). الحديث

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی خوب اچھی طرح وضو کرکے نماز پڑھے

اور جو وہ نماز میں پڑھ رہا ہے اسے اس کی سمجھ بوجھ بھی ہو تو وہ (نماز پڑھ کر گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہوگا) جس طرح وہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:234، سنن أبی داؤد:169، سنن ابن ماجہ: 470، مستدرك حاكم2/399]

110 حدیث: عن ابن عباس قال : قال رسول الله ﷺ : ((أتاني الليلةَ رَبّي [في أحسن صورة] قال : يا محمد! أتدري فِيمَ يختصم الملأُ الأعلى ؟ قلتُ : نعم؛ في الكفّارات والدّرجاتِ ، ونَقْلِ الأقدام للجماعاتِ ، وإسباغِ الوضوء في السَّبَرات، وانتظارِ الصلاةِ بعد الصلاةِ، ومن حافظ عليهِنَّ عاشَ بخيرٍ ، وماتَ بخيرٍ ، وكان من ذنوبه كيوم ولدته أمه)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے خواب میں اپنے رب کا بہت ہی احسن صورت میں دیدار ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ معزز و مکرم فرشتے کس چیز میں بحث و مباحثہ کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں مجھے معلوم ہے وہ ایسی چیزوں میں بحث کر رہے ہیں جو گناہوں کے کفارے اور بلندی درجات کا باعث بنتی ہیں اور وہ قدم جو باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے اٹھتے ہیں اور ایسے اوقات میں کامل وضو کرنا جن اوقات میں انسان وضو کرنا نہیں چاہتا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (فرشتے) ان چیزوں کے ثواب میں بحث کر رہے ہیں جو کوئی بھی ان اعمال کی حفاظت کرے گا بڑی ہی خوش و خرم زندگی گزارے گا اور اس کی وفات بڑی ہی اچھی حالت میں ہوگی اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا جس طرح آج ہی پیدا ہوا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:3234]

111 حدیث: عن أبي أيوب قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: ((مَن توضّأَ كما أُمِرَ ، وصلى كما أُمِرَ ؛ غُفِرَله ما قدَّم من عمل)).

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کتاب و سنت کے احکام کے مطابق وضو کر کے نماز پڑھی تو اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

[حسن،صحیح۔ سنن النسائی:144، سنن ابن ماجہ:1396، صحیح ابن حبان:1039]

8-وضو کی حفاظت اور تجدیدِ وضو کی ترغیب

112 حدیث: عن ثَوبانَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**استقيموا وَلَنْ تُحصُوا ، واعلَموا أنّ خيرَ أعمالِكم الصلاةُ ، ولَنْ يحافظَ على الوضوءِ إلا مُؤمنٌ**)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صراطِ مستقیم پر قائم رہو اور تم (صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رہنے کا) پورا حق کبھی ادا نہ کر سکو گے، اور اچھی طرح جان لو کہ تمہارے اعمال میں سے سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت ایک مؤمن ہی کر سکتا ہے۔ [صحيح لغيره۔ سنن ابن ماجه:277، مستدرك حاكم 130/1]

113 حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لو لا أنْ أشُقَّ على أمتي لأمرتُهم عند كل صلاة بوضُوء ، ومع كلِّ وضُوءٍ بسواكٍ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں (ایسا کر کے) اپنی اُمت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر نماز کے لیے (نیا) وضو کرنے اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ [حسن، صحيح۔ مسند أحمد:460/2]

114 حدیث: عن عبدالله بن بريدة عن أبيه رضي الله عنهما قال: **أصبحَ رسولُ الله ﷺ يوماً فدعا بلالاً، فقال: ((يا بلال! بِمَ سبقتني إلى الجنّة ؟ إنِّيْ دخلتُ البارحةَ الجنّةَ فسمعت خَشخَشَتكَ أمامي؟)). فقال بلالٌ: يا رسول اللّٰه! ما أذَّنتُ قَطُّ إلا صلّيتُ ركعتين ، وَمَا أَصَبنى حَدَث قط إلا توضّأت عنده. فقال رسول اللّٰه ﷺ: ((بهذا))**.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن صبح رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ! وہ کونسی ایسی چیز ہے جس کی بنیاد پر تم جنت کی طرف مجھ سے سبقت لے گئے؟ بے شک میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے چلنے کی آواز اپنے آگے سنی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے جب بھی اذان دی تو دو رکعت نماز پڑھی اور جب بھی میں بے وضو ہوا تو میں نے فوراً وضو کر لیا تو رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: یہی وہ عمل ہے (جس کی وجہ سے میں نے جنت میں تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے آگے سنی)۔

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة:1209]

9- جان بوجھ کر وضوء کے آغاز میں بسم اللہ نہ پڑھنے پر وعید

115 عن أبي هريرة رضي الله عنه ـ قال: قال رسول الله ﷺ: ((**لا صلاة لِمَنْ لا وُضوءَ لَه وَلا وُضُوءَ لِمَنْ لم يَذكُرِ اسمَ اللهِ عليهِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا وضو نہ ہو اس کی نماز (قبول) نہیں ہوتی اور جس نے وضو کرتے ہوئے (جان بوجھ کر) بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں ہوتا۔

[حسن لغيره ـ مسند أحمد:418/2، سنن أبي داؤد:101، سنن ابن ماجه:399، مستدرك حاكم:146/1]

10- مسواک کی ترغیب اور فضیلت

116 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**لَوْلا أنْ أشُقَّ على أُمتي لأمرتُهم بالسِّواک مع كلِّ صلاةٍ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں (ایسا کرکے) اپنی اُمت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں ضرور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔

[صحیح۔ صحيح البخاری:887، صحيح مسلم:252]

117 حدیث نبوی عن ابن عمرَ عن النبي ﷺ قال:((**عليكم بالسواک ؛ فإنه مَطْيَبَةٌ لِلْفَمِ ، مَرْضَاةٌ للرّب تبارک وتعالى**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسواک اہتمام سے کیا کرو کیونکہ یہ منہ کی صفائی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:108/2]

118 حدیث نبوی عن شُرَيح بن هانيء قال : **قلتُ لعائشةَ رضي الله عنها : بأيِّ شيءٍ كان يبدأ النبي ﷺ إذا دَخل بيْته ؟ قالت: بالسواک.**

شریح بن ھانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ نبی ﷺ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے کیا کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:253]

119 حدیث نبوی عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: **كان رسول الله ﷺ يصلّي بالليل رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثم ينصرفُ فيستاک.**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں (قیام اللیل) دو دو رکعت کرکے ادا فرماتے پھر فارغ ہوکر مسواک کیا کرتے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه:288]

120 حدیث نبوی عن أنس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ : ((لقد أُمِرْتُ بالسواک حتی خشیتُ أن أُدْرَدَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس قدر اہتمام سے مسواک کرنے کا (کثرت سے) حکم دیا گیا کہ مجھے دانتوں کے گرنے کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:6522]

121 حدیث نبوی عن علي رضي اللہ عنہ أنہ أمرَ بالسواك، وقال : قال رسول اللہ ﷺ : ((إن العبدَ إذا تَسَوَّکَ ثم قامَ يُصلي ، قام الملکُ خَلفه ، فَيَستَمعُ لقراءتِه ، فيدنو منه۔ أو كلمة نحوها۔ حتى يضعَ فاه على فِيه ، فما يخرجُ من فيه شيء من القرآنِ إلا صارَ في جوفِ الملَكِ ، فَطَهِّروا أفواهكم للقرآن)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مسواک کا حکم دیا اور فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب انسان مسواک کر کے نماز کی ادائیگی کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اس کی قراءت سنتا ہے اور وہ فرشتہ اس انسان کے مزید قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس قراءت کرنے والے کے منہ پر رکھ دیتا ہے اس پڑھنے والے کے منہ سے جو بھی قرآن کے الفاظ نکلتے ہیں وہ اس فرشتے کے پیٹ میں داخل ہو جاتے ہیں تو اس قرآن کریم کے لیے اپنے منہ کو پاک وصاف رکھو (خوب مسواک کیا کرو)۔ [حسن۔ مسند البزار:496، سنن ابن ماجہ: 291]

11-وضو میں انگلیوں کے خلال کی ترغیب اچھی طرح سے وضو نہ کرنے اور انگلیوں کا خلال نہ کرنے پر وعید

حدیث 122 عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه قال ...... رسول الله ﷺ : ((**حَبَّذا الْمتَخَلِّلُون من أمَّتي......**)).

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے وہ لوگ کس قدر اچھے ہیں جو دوران وضو خلال والی جگہوں (ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں اور داڑھی) میں خلال کرتے ہیں۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد:416/5]

حدیث 123 قد رُوي عن النبي ﷺ أنه قال : ((**ويلٌ للأعقابِ وبطونِ الأقدامِ من النارِ**)).

نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوران وضو جس شخص کی ایڑی اور قدم کا نچلا حصہ خشک رہا تو ایسی ایڑی اور قدم کے نچلے حصے کے لیے ہلاکت ہے۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی:41، صحیح ابن خزیمة:163]

حدیث 124 عن رفاعة بن رافع ؛ أنّه كان جالساً عند النبي ﷺ فقال: ((**إنّها لا تتمُّ صلاةٌ لأحدٍ حتى يُسبغَ الوضوءَ كما أمرَ اللّهُ ، يَغسِلُ وجهَهُ ويَدَيهِ إلى المِرفقين ، ويمسح برأسِه ورجليه إلى الكعبين**)).

سیدنا رفاعة بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ وہ اللہ کے حکم کے مطابق اپنا وضو اچھی طرح مکمل نہ کر لے (یعنی) اپنا چہرہ اور کہنیوں تک بازو دھوئے، سر کا مسح کرے اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے۔ [صحیح ۔ سنن ابن ماجه:460]

حدیث 125 عن أبي روح الكُلاعي رضى الله عنه قال : صلّى بنا نبيُّ اللّهِ ﷺ صلاةً فقرأ فيها بسورةِ (الروم) ، فلُبِّس عليه بعضُها ، فقال: ((**إنما لَبَّسَ علينا الشيطانُ القراءةَ من أجلِ أقوامٍ يأتون الصلاةَ بغيرِ وضوءٍ ، فإذا أتيتم الصلاةَ ، فأحسنوا الوضوء**)).وفي رواية: **فتردَّدَ في آيةٍ ، فلما انصرفَ قال : ((إنه لُبِّسَ علينا القرآنُ ؛ أقواماً منكم يصلُّون معنا لا يُحسنون الوضوء ، فَمَنْ شهدَ الصلاةَ معنا فليُحْسِنِ الوضوء))**.

ابو روح الکلاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سورۃ روم کی تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تلاوت خلط ملط ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے ان لوگوں کی وجہ سے ہماری قراءت میں شبہ ڈال دیا جو بغیر وضو کے نماز کے لیے آتے ہیں جب تم ادائیگی نماز کے لیے آؤ تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دورانِ نماز قراءت خلط ملط ہوگئی تو نماز سے سلام پھیرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم میں سے کچھ لوگ اچھی طرح سے وضو کو مکمل کیے بغیر ہی ہمارے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آجاتے ہیں، لہٰذا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آئے اُسے چاہیے کہ خوب اچھی طرح سے وضو کو مکمل ضرور کرلیا کرے۔

[حسن۔ مسند أحمد3/471]

12-وضو کے بعد کیے جانے والے اذکار کی ترغیب

126 صحیح عن عُمَرَ بنِ الخطاب رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ما منكم من أحدٍ يتوضأ، فَيُبلِغُ أو فَيسبغُ الوضوء، ثم يقولُ: (أشهدُ أنْ لا إله إلا اللّٰه وحدهٗ لا شريک له، وأشهد أنّ محمداً عبدُه ورسوله)؛ إلَّا فُتحَتْ له أبوابُ الجنةِ الثمانيةِ ، يدخل مِن أيِّها شاء)). ورواه الترمذي كأبي داود، وزاد: ((اللهم اجْعَلْني من التَّوابين، واجْعَلني من المتطهرين)). الحديث

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی خوب اچھی طرح وضو کرنے کے بعد یہ دعاء پڑھے (اَشْهَدُ أنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَـهٗ، وَاَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُـهٗ) ''میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ یکتا ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔ اور ترمذی نے اس حدیث کو اس اضافے کے ساتھ بیان کیا کہ (یہ بھی پڑھے)، (اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّـوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ) ''اے اللہ! مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ پاکیزگی وطہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنادے۔'' [حسن۔ سنن أبی داؤد:169، جامع الترمذی:55]

127 عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من قرأ سورةَ (الكهف) كانت له نوراً إلى يومِ القيامةِ ، مِن مقامِه إلى مكة ، ومن قرأ عشرَ آياتٍ من آخرها ثم خرج الدجال ؛ لم يَضُرَّه ، ومن توضأ فقال : (سبحانک اللهم وبحمدِک ، أشهد أن لا إله إلا أنت، أستغفرک وأتوب إليک) ، كُتِبَ له في رَقٍ ، ثم جُعِلَ في طابعٍ، فلم يُكسَر إلى يومِ القيامةِ**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورۃ کہف پڑھی تو یہ سورت روز قیامت اس قدر روشنی کا باعث ہوگی جس قدر یہاں سے لے کر مکہ تک کا فاصلہ ہے اور جس نے اس سورت کی آخری دس آیات پڑھیں تو وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا اور جس نے وضو کیا پھر یہ دعا پڑھی ''**سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وبحمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ**'' تو اس دعا کو ایک ورق پر لکھ کر مہر لگا دی جاتی ہے۔ (سیل بند کر دیا جاتا ہے) اور قیامت تک یہ مہر نہیں توڑی جائے گی۔ [صحیح ۔ طبرانی فی الأوسط:1478]

13-وضو کے بعد دو رکعت (تحیۃ الوضوء) پڑھنے کی ترغیب

128 عن أبي هريرة؛ أنّ رسول الله ﷺ قال لبلال: ((يابلالُ! حَدِّثني بأرجى عملٍ عمِلته في الإسلام؛ فإني سمعتُ دَفَّ نعلَيک بين يَديَّ في الجنةِ)). قال : ما عملتُ عملاً أرجى عندي من أنّي لم أتطهَّر طُهوراً في ساعةٍ من ليلٍ أو نهارٍ إلا صلّيتُ بذلک الطُّهورِ ما كُتب لي أنْ أصلي .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے بلال رضی اللہ عنہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلاؤ جو تم نے حالت اسلام میں کیا ہو اور تمھیں اس پر سب سے زیادہ اجر وثواب ملنے کی اُمید ہو۔ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہاری جوتیوں کی چاپ سنی ہے۔ تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کہ مجھے اپنے اعمال میں سب زیادہ اجر وثواب کی امید اسی عمل پر ہے کہ میں نے دن یا رات کے کسی بھی لمحے جب بھی وضو کیا تو اس وضو کے لیے حسبِ توفیق اتنی نماز ضرور پڑھی جو میرے مقدر میں لکھی گئی تھی۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری: 1149، صحیح مسلم:2458]

129 عن عقبة بن عامرٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ما من أحدٍ يتوضّأ فَيُحسنُ الوُضوء، ويصلّي ركعتين، يُقبلُ بِقَلبه ووجهه عليهما ، إلا وَجَبَتْ له الجنةُ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ دل اور چہرے کے ساتھ خوب نماز کی طرف متوجہ ہو، تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم:234، سنن أبي داؤد:906، سنن ابن ماجه:470، صحیح ابن خزیمة:222]

130 عن زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((مَن توضّأ فأحسنَ الوُضوءَ ، ثم صلّى ركعتين ، لا يسهو فيهما : غُفِرَله ما تقدم [من ذَنبه])).

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ نماز میں کوئی سہو (بھول) نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد:905]

131 عن حُمرانَ مولى عثمانَ بنِ عفانَ رضي اللّٰه عنه أنه رأى **عثمانَ بن عفانَ ـ رضي اللّٰه عنه ـ دعا بِوَضُوءٍ، فأفرَغ على يديه من إنائه، فغسلهما ثلاثَ مرَّاتٍ ، ثم أدخل يمينه في الوَضوء ، ثم تَمضمَضَ واستنشَقَ واستَنْثَرَ ، ثم غسل وجهه ثلاثاً ، ويديه إلى المِرفقين ثلاثاً ، ثم مسح برأسه ، ثم غسل رجليه ثلاثاً ، ثم قال**: رأيتُ رسول اللّٰه ﷺ يتوضأ نحو وضُوئي هذا ، ثم قال: ((**مَن توضّأ نَحوَ وُضوئي هذا ، ثم صلّى ركعتين لا يُحَدِّثُ فيهما نفسَه ؛ غُفِر له ما تقدّم من ذنبِه**)).

سیدنا حمران جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ وضو کے لیے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر ناک کو اچھی طرح صاف کیا پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ اور ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پاؤں تین مرتبہ دھو کر کہنے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے بالکل میرے وضو کرنے کی طرح وضو کیا اور فرمایا: جو کوئی بھی میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر وہ پوری توجہ (بغیر اِدھر اُدھر کے خیال کیے) کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ [**صحیح** ـ صحیح البخاری:164، صحیح مسلم:226]

132 عن أبي الدرداء قال : سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول : ((**مَن توضّأ فأحسن الوضوء ، ثم قام فصلّى ركعتين أو أربعاً . يشك سهل . يُحسِنُ فيهنَّ الذِّكر والخشوع ، ثم استغفر اللّٰه ؛ غفَرله**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے خوب اچھی طرح سے وضو کر کے دو یا چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ خوب اچھی طرح خشوع وخضوع کے ساتھ اچھی طرح سے نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور پھر اللہ سے بخشش طلب کی تو اللہ اُسے معاف فرما دیتا ہے۔ [حسن ـ مسند أحمد:450/6]

نماز کی اہمیت، فضائل اور نماز چھوڑنے پر وعید

اسلام قبول کرنے کے بعد ہر مسلمان کا اولین فریضہ اقامتِ صلاۃ ہے۔ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے دوسرا اور اہم رکن نماز ہے۔

نماز کی اہمیت:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''((بُنِيَ الإسلامُ علی خمسٍ ، شهادةِ أنْ لا إله إلا الله ، وأنّ محمدًا رسولُ الله ،وإقام الصلاةِ ، وإيتاء الزكاةِ ، وصومِ رمضان، وحجّ البيتِ)). اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبودِ برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ② نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ ادا کرنا ④ رمضان کے روزے رکھنا ⑤ بیت اللہ کا حج کرنا۔ [صحيح۔ صحيح البخاری :8 ، صحيح مسلم:16]

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کی ترغیب دلائی گئی۔ اہمیت نماز کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام میں صرف نماز ہی وہ عمل ہے کہ جس کی پابندی کا حکم نابالغ بچوں کو بھی بلحاظِ تربیت دیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرِ سِنِيْنَ))

''اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور جب وہ دس سال کے ہو کر بھی نماز نہ پڑھیں تو انہیں مارو۔'' [حسن۔ صحیح أبی داؤد: 466, 495]

نماز دین کا ستون اور جنت کی چابی ہے۔ اہمیت نماز کا اندازہ اس بات سے بھی سمجھ میں آتا ہے کہ تمام عبادات زمین پر فرض ہوئیں لیکن نماز واحد عبادت ہے جسے معراج کی رات آسمانوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوا کر فرض کا حکم نامہ دیا گیا۔

نماز اللہ کا قرب حاصل کرنے کا انمول ذریعہ اور ہمارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومنوں کو غم و دکھ سے نجات دلانے والی عظیم الشان عبادت ہے۔نماز ہی سے انسان مصائب اور پریشانیوں میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو پاتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ))

''اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔''

[البقرہ: 153]

نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کا اہتمام سابقہ انبیاء و رسل علیہم السلام بھی کیا کرتے بلکہ اپنی اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی:

((رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ))

''اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی، اے ہمارے رب میری دعا قبول فرما۔'' [ابراهیم: 40]

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی صفات حمیدہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((وَ كَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا))

''وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا، اور تھا بھی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول۔'' [مریم: 55]

رسول اللہ ﷺ کو مخاطب فرما کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَیْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی))

''اپنے گھرانے کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جما رہ، ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں، بہتر انجام پرہیزگاری ہی کا ہے۔'' [طٰهٰ: 132]

نماز جنت کی کنجی اور دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضمانت ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙO الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙO))

''یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔'' [المومنون: 1,2]

اقامتِ صلاۃ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا، سفر ہوتا یا حضر، بیماری ہوتی یا تندرستی، امن وامان ہوتا یا حالتِ جنگ ہر حال اور کیفیت میں آپ ﷺ حفاظت نماز کا اہتمام فرماتے بلکہ اپنے آخری ایام میں بھی آپ ﷺ نے اقامت نماز کی خاص نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

((اَلصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ))

''نماز کا خیال رکھنا اور اپنے غلاموں سے حسن سلوک کرنا۔'' [سنن ابن ماجه: 1625]

روزِ قیامت سب سے پہلے نماز کا سوال:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((أوّلُ ما يحاسبُ به العبدُ يومَ القيامةِ الصلاةُ، يُنظَرُ في صلاتِه ؛ فإنْ صَلَحَتْ فقد أفلحَ ، وإنْ فسدتْ خابَ وخَسِرَ)). قیامت والے دن انسان سے سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا اس کی نماز کو دیکھا جائے گا اگر وہ درست ہوئی تو یہ کامیاب ہوگا اور اگر یہ نماز درست نہ ہوئی تو اس (بے نماز) نے نقصان اور خسارہ اٹھایا۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :1859]

فضائل نماز

① مسجد کی طرف جانے کی فضیلت:

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مَن خرجَ من بيتِه متطهِّراً إلى صلاةٍ مكتوبةٍ ؛ فأجرُهُ كأجرِ الحاجِّ المُحرِمِ ، ومَن خرج إلى تَسبيحِ الضحى لا يُنْصِبه إلا إياه ؛ فأجرُه كأجرِ المُعتَمِرِ، وصلاةٌ على أَثَرِ صلاةٍ ، لَا لَغْوَ بينهما كتابٌ في عِلِّيين)). جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے تو اس کا ثواب احرام باندھ کر حج پر جانے والے (حاجی) کی طرح ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلتا ہے اور وہ صرف ان نفلوں کے لیے مشقت میں پڑا (یعنی خالصتاً نماز کے لیے نکلا اور ریا کاری یا اور کوئی غرض مقصود نہ تھی) تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح

پڑھنا کہ درمیان میں کوئی بیہودہ بات نہ ہو یہ ایسا عمل ہے کہ اس کا نام اہلِ جنت میں لکھا جاتا ہے۔

[حسن ۔ سنن أبی داؤد :558]

② اقامتِ صلاۃ شہداء وصدیقین کی معیت کا سبب:

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید رضی اللہ عنہا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگیں یا رسول اللّٰہ! إنّي أُحِبُّ الصلاۃَ معک؟ قال: ((قد علمتُ أنّکِ تُحبّینَ الصلاۃَ معي ، وصَلَاتُکِ في بیتکِ خیرٌ من صَلَاتِکِ في حُجرتِکِ ، وصَلَاتُکِ في حُجرتِکِ خیرٌ من صَلَاتِکِ في دارِکِ، وصَلَاتُکِ في دارِکِ خیرٌ من صَلَاتِکِ في مسجدِ قومِکِ ، وصَلَاتُکِ في مسجدِ قومِکِ خیرٌ من صَلَاتِکِ في مسجدی))۔ قال: فأمَرَتْ ، فبُنِیَ لها مسجدٌ في أقصی شيءٍ من بیتها وأظلمِه ، وکانتْ تصلي فیه، حتی لَقِیَتِ اللّٰہ عزوجل. اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں جانتا ہوں کہ تم میری معیت میں نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا، حجرے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور گھر میں نماز ادا کرنا محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد (نبوی) میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ راوی حدیث فرماتے ہیں ام حمید رضی اللہ عنہا نے گھر میں جہاں اندھیری جگہ تھی وہاں مسجد بنانے کا حکم دیا اور وہاں مسجد بنا دی گئی پھر یہ وفات تک وہیں نماز پڑھتی رہیں۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد :371/6 ، صحیح ابن خزیمة:1689، صحیح ابن حبان: 2214]

③ حفاظت نماز کی فضیلت:

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''جس نے پانچ نمازوں کی ان کے رکوع وسجود اور ان کے اوقات پر محافظت کی اور اس بات کا یقین رکھا کہ یہ نمازیں اللہ کی طرف سے ہم پر فرض ہیں تو جنت اس پر واجب ہوگئی یا فرمایا اس پر آگ حرام ہوگئی۔ [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد :267/4]

④ اخلاص سے نماز پڑھنے کی فضیلت:

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طہارت و پاکیزگی (اختیار کرنا) آدھا

ایمان ہے اور الحمد للہ (کہنا) اعمال کے ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ و الحمد للہ (کہنا) زمین و آسمان کے درمیان خلا کو (اجر و ثواب سے) بھر دیتا ہے اور نماز (قبر و حشر میں) نور ہے اور صدقہ (ایمان کے لیے) دلیل ہے صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن یا تو تیرے لیے دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہوگا (اگر اس پر عمل نہ کیا)۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :223]

⑤ نماز کے سامنے دنیا و مافیہا کی حیثیت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک قبر پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی فلاں شخص ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت دو رکعتیں (اس قبر والے کو) تمہاری باقی ساری دنیا سے زیادہ پسند ہیں۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :124، 920]

⑥ ۴۰ دن با جماعت نماز کی فضیلت:

سید: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو قسم کی آزادی ملتی ہے ① جہنم سے آزادی ② نفاق سے آزادی۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :241]

⑦ فجر اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت:

سید: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا اور جس شخص نے صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے تمام رات نماز پڑھی (قیام کیا)۔[صحیح۔ مالك فی المؤطا : 132/1 ، صحیح مسلم :656، سنن أبی داؤد: 555]

⑧ نمازِ فجر اور عصر کی فضیلت:

سیدنا ابو زہیر عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہو۔ یعنی فجر اور عصر۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:634]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن اور رات کے فرشتے صبح اور عصر کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر فجر کے وقت جب فرشتے جمع ہوتے ہیں تو رات کے فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے باقی رہتے ہیں اور وہ عصر کی نماز میں پھر اکٹھے ہو جاتے ہیں تو دن کے فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے باقی رہ جاتے ہیں۔ تو ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کی حالت کو خوب جاننے والا ہے (اے فرشتو!) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کو چھوڑ کر آئے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اے اللہ! تو انہیں روزِ قیامت بخش دینا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :555، صحیح مسلم : 632، سنن النسائی : 485]

⑨ نمازِ فجر کے بعد ذکر واذکار کی فضیلت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہوگا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: کہ پورا پورا (یعنی کامل ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا)۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :586]

⑩ نماز بے حیائی سے روکتی ہے:

((اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ ؕ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ))

''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کریں، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، بیشک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔''

[العنکبوت: 45]

نماز سنت کے مطابق پڑھنے کی اہمیت

قبولیتِ عمل کے لیے اخلاص اور موافقتِ سنت بنیادی شروط ہیں اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے صرف نماز پڑھنے

کا حکم نہیں دیا بلکہ سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ))

''نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔'' [صحيح۔ صحيح البخاری:63]

① رکوع وسجدہ درست نہ ہونے پر وعید:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اُٹھاتا ہے اسے ڈرنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر جیسا نہ بنا دے یا اس کی شکل گدھے کی شکل جیسی نہ بنا دے۔ [صحيح ۔ صحيح البخاری :691 ، صحيح مسلم :427، سنن أبی داؤد :623، جامع الترمذی : 582 ، سنن ابن ماجه:961]

سیدنا ابو عبداللہ اشعری بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اچھی طرح نہیں کر رہا تھا اور سجدہ بھی (اتنی جلدی جلدی) کر رہا ہے کہ گویا نماز میں ٹھونگیں مار رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ (خدانخواستہ) اسی حالت پر مر گیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت (اسلام) پر نہیں مرے گا (اس لیے کہ اسلام کے فرائض اس نے پورے طور پر ادا نہیں کیے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اس شخص کی مثال جو اچھی طرح رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی ٹھونگیں مارتا ہے اس بھوکے شخص کی طرح ہے جو ایک دو کھجوریں کھائے وہ اس کی بھوک (کے دور کرنے میں) کیا فائدہ دے سکتی ہیں؟۔ [حسن ۔ طبرانی فی الأوسط :2691 ، مسند أبی يعلى الموصلی :7184، صحيح ابن خزيمة: 665]

بے نمازی کا انجام

جنت سے محرومی:

((فِيْ جَنّٰتٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ۙO عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙO مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ O قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙO وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۙO وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۙO وَ كُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۙO حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ؕO فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ؕO))

''کہ وہ جنتوں میں (بیٹھے ہوئے) گناہ گاروں سے۔سوال کرتے ہوں گے۔تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بحث

کرنے والے (انکاریوں) کا ساتھ دے کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔ پس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی۔" [المدثر: 40 تا 48]

② ناقابل تلافی نقصان:

سیدنا نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب کچھ چھین لیا گیا ہو۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان :1466]

③ سنت کے مطابق نماز نہ پڑھنا ایسے ہی ہے کہ جیسے نماز پڑھی ہی نہیں۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ رجلاً دخلَ المسجدَ ورسولُ الله ﷺ جالسٌ في ناحيةِ المسجدِ، فصلّى، ثم جاء فسلّم عليه، فقال له رسول الله ﷺ : ((وعليک السلامُ ، ارجعْ فَصَلِّ.؛ فإنّک لم تُصَلِّ)). فصلّى، ثم جاء فسلَّم ، فقال : ((وعليک السلامُ ، فارجعْ فَصَلِّ ؛ فإنک لم تصلِّ)). فصلّى ، ثم جاء فسلَّم، فقال : ((وعليک السلامُ ، فارجعْ فَصَلِّ ؛ فإنک لم تصلِّ)). فقال في الثانية أو في التي تليها: علِّمْني يا رسول الله، فقال : ((إذا قمتَ إلى الصلاةِ ، فأسْبِغِ الوضوء ، ثم استَقْبِلِ القبلةَ فكَبِّر ، ثم اقرأْ ما تيسَّر معک من القرآن، ثم اركعْ حتى تطمئِنَّ راكعاً ، ثم ارفعْ حتى تَستَوِيَ قائماً ، ثم اسجدْ حتى تَطمئن ساجداً، ثم ارفع حتى تطمئن جالساً، ثم اسجد حتى تطمئن ساجداً، ثم ارفع حتى تطمئن جالساً، ثم افعل ذلک في صلاتک كلها)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے، اس نے نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا، واپس لوٹ کر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر ہوا اور سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے "وعلیک السلام" فرما کر ارشاد فرمایا۔ واپس جا کر پھر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر خدمت ہوا اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام

کا جواب دے کر پھر ارشاد فرمایا دوبارہ نماز پڑھ کر آؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے دوسری بار یا تیسری بار عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ کو (نماز کا طریقہ) سکھلا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے اللّٰہ اکبر کہو پھر حسب استطاعت قرآن پاک کی تلاوت کرو پھر رکوع اطمینان (وقار) اور سکون کے ساتھ کرو پھر رکوع سے اٹھ کر بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح سجدہ اطمینان وسکون کے ساتھ کرو پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان وسکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز پڑھو۔ [صحیح - صحیح البخاری :757 ، صحیح مسلم :397، سنن أبی داؤد :856، جامع الترمذی : 303 ، سنن النسائی:1054، سنن ابن ماجہ:1060]

1-اذان دینے کی ترغیب اور اس کے فضائل

133 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ :((**لو يعلم الناسُ ما في النداءِ والصفِّ الأولِ، ثم لم يجدوا إلا أنْ يَسْتَهِموا عليه ؛ لا سْتهموا، ولو يعلمون ما في التَّهجيرِ؛ لا سْتَبَقوا إليه، ولو يعلمون ما في العَتَمةِ والصبحِ؛ لأتوهما ولو حَبْواً**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑا ہونے کا کتنا اجر و ثواب ہے تو انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑتی تو اس کے (حصول کے لیے) لوگ قرعہ اندازی ضرور کریں۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ (نمازِ ظہر کے لیے) دوپہر کی گرمی میں چل کر (مسجد) آنے کا کتنا اجر و ثواب ہے تو وہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے آئیں اور اگر انہیں عشاء اور فجر کی نماز کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے تو وہ ان نمازوں کی ادائیگی کے لیے پہنچ کر رہیں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر ہی کیوں نہ (مسجد) آنا پڑے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :615، صحیح مسلم:437]

134 عن البراءِ بن عازبٍ رضي الله عنه ؛ أن نبيَّ اللهِ ﷺ قال : ((**إن الله وملائكتَه يصلُّون على الصفِ المُقدَّمِ، والمؤذِّنُ يُغفرُله مدى صوتِه ، ويُصَدِّقُه من سمعه مِن رَطب ويابسٍ، وله** [مثل] **أجر من صلّى معه**)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اور جہاں تک مؤذن کی آواز جاتی ہے وہاں تک اس کی

مغفرت کردی جاتی ہے۔اور ہر خشک وتر چیز اس کی اذان (کے کلمات) سن کر تصدیق کرتی ہے اور ان تمام لوگوں کی نماز کا مؤذن کو بھی اجر ملتا ہے جنہوں نے اس کے ساتھ (اس کی اذان پر) نماز پڑھی۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد :284/4، سنن النسائی:646]

135 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إذا نودىَ بالصلاةِ أدبرَ الشيطانُ وله ضُراطٌ، حتى لا يسمعَ التأذِينَ، فإذا قُضِي الأذانُ أقبلَ ، فإذا ثُوِّبَ أدبرَ ، فإذا قُضِيَ التثويبُ أقبلَ، حتى يخطُرَ بين المرءِ ونفسِه ، يقولُ : اذكُرْ كذا ، اذكر كذا، لِما لم يكنْ يَذْكُر من قَبلُ ، حتى يَظَلَّ الرجلُ مايدرى كم صلّى**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا (ہوا خارج کرتا) ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ جہاں اذان کی آواز نہ پہنچ سکے پھر جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو واپس آجاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور اقامت پوری ہونے کے بعد پھر واپس آکر لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنے لگتا ہے، کہتا ہے فلاں بات یاد کرو، فلاں کام یاد کرو، ایسی ایسی باتیں یاددلاتا ہے کہ جو (نمازی کو) پہلے یاد تک نہ تھیں یہاں تک (وسوسے ڈالتا رہتا ہے) کہ آدمی کو یہ خیال تک نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں (اور کتنی باقی ہیں)۔ [صحيح۔ مالك فی المؤطا:69/1، صحیح البخاری:608، صحیح مسلم:389، سنن أبی داؤد:516، سنن النسائی:670]

136 عن معاوية رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((**المؤذّنون أطولُ الناسِ أعناقاً يومَ القيامةِ**)).

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں تمام لوگوں سے زیادہ اونچی ہوں گی۔ [صحيح۔ صحيح مسلم :387]

137 عن ابن أبي أوفى رضي الله عنه ؛ أن النبي ﷺ قال: ((**إن خيارَ عبادِ اللهِ الذين يراعون الشمسَ والقمرَ والنجومَ لذكرِ الله**)).

سیدنا ابن اُبی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لیے سورج، چاند، اور ستاروں کا خیال رکھتے ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ مستدرك حاكم :51/1، مسند البزار]

138 وعن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : **سمع النبي ﷺ رجلاً وهو في مَسيرٍ له يقول : (الله أكبر الله أكبر)، فقال نبيُّ الله ﷺ : ((على الفطرة)). فقال : (أشهد أن لا إله إلا الله). قال: ((خرجَ من النارِ)). فاستَبَقَ القومُ إلى الرَّجُلِ، فاذا راعِي غنمٍ حَضَرتْه الصلاةُ فقام يؤذّن.**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ایک آدمی کو ''اللّٰه اكبر اللّٰه اكبر'' کہتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس کا یہ کلمہ) فطرت پر ہے۔ پھر اس شخص نے کہا 'اشهد أن لا إله إلا اللّٰه' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنم سے آزاد ہو گیا (اتنا سننا تھا کہ) لوگ اس شخص کی طرف دوڑ پڑے تو دیکھا کہ بکریوں کا ایک چرواہا نماز کا وقت ہونے پر اذان دے رہا تھا۔ [صحيح۔ صحيح ابن خزيمة :399، صحيح مسلم:382]

139 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال: **كنا مع رسول الله ﷺ ، فقام بلالٌ ينادي، فلما سكت، قال رسول الله ﷺ: ((مَن قال مثلَ هذا يقيناً دخلَ الجنةَ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہنی شروع کی جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان مکمل کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یقینِ قلب سے ان کلمات کو پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [صحيح۔ سنن النسائي :679، صحيح ابن حبان:1665]

140 عن عقبةَ بنِ عامرٍ رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول : **((يَعجَبُ ربُّك من راعي غنمٍ في رأس شَظيَّةٍ للجبلِ ، يُؤذِّن بالصلاةِ ، ويصلّي، فيقول الله عزوجل : انظروا إلى عبدي هذا يؤذِّنُ ويقيمُ الصَّلٰوةَ يخافُ مني ؛ قد غفرتُ لعبدي، وأدخلتُه الجنةَ)).**

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تمہارا رب بکریوں کے اس چرواہے پر تعجب کرتا (خوش ہوتا) ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر (اکیلا ہونے کے باوجود) نماز کے لیے اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو تو سہی جو نماز کے لیے اذان اور اقامت کہتا ہے

(اور) صرف مجھ ہی سے ڈرتا ہے، یقیناً میں نے اپنے بندے کو معاف کر کے جنت میں داخل کر دیا۔

[صحيح۔ سنن أبی داؤد : 1203، سنن النسائی : 666]

141 عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن النبي ﷺ قال : ((**من أذّن اثنتي عشرة سنة، وجبتُ له الجنة، وكُتِبَ له بتأذينه في كل يوم ستون حسنةً ، وبكل إقامةٍ ثلاثون حسنةً**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بارہ سال اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور اس کے لیے روزانہ ہر اذان پر ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت پر تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

[**صحيح لغيره**۔ سنن ابن ماجه:728 ، سنن الدارقطنی : 240/1 ،مستدرك حاكم : 204/1]

142 عن سلمانَ الفارسي رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**إذا كان الرجل بأرضِ قِيٍّ، فحانت الصلاةُ، فليتوضأ، فإنْ لم يجد ماءً فليتيمّم، فإنْ أقام؛ صلّى معه مَلَكاه ، وإنْ أذنَ وأقام؛ صلى خلفه من جنود الله مالا يُرى طرفاه**)).

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی جب کسی چٹیل میدان میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمم کر لے۔ پھر اگر وہ (اکیلا ہونے کے باوجود) اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے ساتھ اس کے فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور اگر وہ اذان دے اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے پیچھے اللہ کے (فرشتوں کے) ایسے لشکر نماز پڑھتے ہیں کہ جن کے کناروں کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔

[صحيح۔ المصنف لعبد الرزاق : 1955]

2-اذان کا جواب دینے کی ترغیب، اس کا طریقہ اور اذان کے بعد پڑھی جانیوالی دعا کا بیان

143 عن أبي سعيد الخُدري رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((إذا سمعتُم المؤذنَ ، فقولوا مثلَ ما يقولُ المؤذنُ))**.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہہ رہا ہے تم بھی کہو۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 611، صحیح مسلم: 383 ، سنن أبی داؤد : 522، جامع الترمذی : 208، سنن النسائی : 673 ، سنن ابن ماجه : 720]

144 عن عبدالله بن عمرو بن العاصّ رضي الله عنهما أنّه سمع النبي ﷺ يقول: **((إذا سمعتم المؤذنَ فقولوا مثلَ ما يقولُ ، ثم صلُّوا عليَّ ؛ فإنه من صلى عليَّ صلاةً صلّى الله [عليه] بها عشراً، ثم سلُوا الله لي الوسيلةَ ؛ فإنها منزلةٌ في الجنةِ لا تنبغي إلا لعبدٍ من عباد الله، وأرجو أنْ أكون أنا هو ، فمَن سأل [الله] لي الوسيلة حلّت له الشفاعةُ))**.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی اسی طرح کہو پھر مجھ پر درود پڑھو، یقیناً جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے، پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو۔ بلاشبہ وسیلہ جنت میں ایک منزل (مرتبہ) کا نام ہے جو اللہ کے کسی ایک بندے کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ (خوش نصیب) میں ہی ہونگا۔ جس شخص نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کی وہ (روزِ قیامت) میری شفاعت کا حق دار ہوگیا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم : 384، سنن أبی داؤد : 523، سنن النسائی : 678]

145 عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: **((إذا قال المؤذِّن : (اللّهُ أكبرُ اللّهُ أكبر)، فقال أحدكم: (اللّهُ أكبرُ اللّهُ أكبر)، ثم قال: (أشهدُ أنْ لا إله إلا الله)، قال: (أشهدُ أنْ لا إله**

إلا اللّٰه)، ثم قال: (أشهدُ أنَّ محمدًا رسولُ اللّٰه)، قال: (أشهدُ أنَّ محمدًا رسولُ اللّٰه)، ثم قال: (حيَّ على الصلاةِ) ، قال: (لا حول ولا قوةَ إلا باللّٰه) ، ثم قال: (حيَّ على الفلاح)، قال : (لا حولَ ولا قوةَ إلا باللّٰه)، ثم قال : (اللّٰهُ أكبرُ اللّٰهُ أكبر)، قال: (اللّٰهُ أكبرُ اللّٰهُ أكبر)، ثم قال: (لا إله إلا اللّٰه)، قال: (لا إله إلا اللّٰه) مِن قلبه ؛ دخل الجنةَ)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن کہے (اللّٰه أكبرُ اللّٰه أكبر) تو تمہارا سننے والا بھی کہے (اللّٰه أكبرُ اللّٰه أكبر) اور جب مؤذن کہے (أشهدُ أنْ لا إله إلا اللّٰه) تو سننے والا بھی کہے (أشهدُ أنْ لا إله إلا اللّٰه) پھر مؤذن کہے (أشهدُ أنَّ محمدًا رسولُ اللّٰه) اور یہ بھی کہے (أشهدُ أنَّ محمدًا رسولُ اللّٰه) پھر مؤذن کہے (حيَّ على الصلاةِ) اور یہ کہے (لا حولَ ولا قوةَ إلا باللّٰه) ، (برائی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی توفیق اللہ کے بغیر ممکن نہیں) پھر مؤذن کہے (حيَّ على الفلاح) اور یہ کہے (لا حولَ ولا قوةَ إلا باللّٰه) پھر مؤذن کہے (اللّٰه أكبرُ اللّٰه أكبر) اور یہ بھی کہے (اللّٰهُ أكبرُ اللّٰهُ أكبر) پھر مؤذن کہے (لا إله إلا اللّٰه) اور یہ بھی کہے (لا إله إلا اللّٰه) اور یہ سب کچھ دل کی گہرائی سے کہے تو جنت میں جائے گا۔

[صحيح۔ صحيح مسلم: 385 ، سنن أبي داؤد : 527، سنن النسائي : 674]

146 حدیث: عن جابر بن عبداللّٰه رضي اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه ﷺ قال: ((مَنْ قال حين يسمعُ النداءَ: (اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّه)؛ حَلَّتْ له شفاعتي يوم القيامة)).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے:

(اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّه). ''اے اللہ! اس مکمل دعوت اور کھڑی ہونیوالی نماز کے رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ (جنت کا عالی مقام) اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، تو اس کے لیے (جو یہ دعا پڑھے) قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔'' [صحيح۔ صحيح البخاری :614، سنن أبی داؤد: 529، جامع الترمذی : 211 ، سنن النسائی: 680، سنن ابن ماجه : 722]

147 عن سعد بن أبي وقاصٍ رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ((من قال حين يَسمَعُ المؤذنَ : (وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلاً)؛ غفر الله له ذنوبه)).

سیدنا سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مؤذن کی اذان سن کر یہ دعا پڑھی(وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا) ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے پروردگار ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں، تو اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :386، جامع الترمذی: 210، سنن النسائی: 679 ، سنن ابن ماجہ : 721، سنن أبی داؤد:525]

148 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال : كنّا مع رسولِ الله ﷺ ، فقام بلالٌ ينادي، فلمّا سكت، قال رسول الله ﷺ : ((مَن قال مِثلَ ما قال هذا يقيناً دخل الجنة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دینے لگے جب اذان مکمل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بلال رضی اللہ عنہ کی طرح کلمات یقینِ کامل سے کہے(یعنی اذان کا جواب دیا) تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔

[صحیح۔ سنن النسائی : 674، صحیح ابن حبان : 1665، مستدرك حاكم : 204/1]

149 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما: أنّ رجلاً قال : يا رسولَ الله ! إنّ المؤذّنين يَفضُلونَنا. فقال رسول الله ﷺ : ((قلْ كما يقولون، فإذا انتهيتَ فَسَلْ ؛ تُعطَه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً اذان دینے والے تو اجر وثواب میں ہم سے آگے بڑھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن جیسا کہتے ہیں تو بھی ویسا ہی کہہ (یعنی اذان کا جواب دے) پھر اذان کا مکمل جواب دینے کے بعد اللہ سے مانگ تیری مُراد پوری ہوگی۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد : 524، صحیح ابن حبان : 295، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 44]

150 حدیث: عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**سلُوا الله لي الوسيلة، فإنّه لم يسألها لي عبدٌ في الدنيا ؛ إلا كنتُ له شهيدًا أو شفيعاً يوم القيامة**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لیے (مقام) وسیلہ طلب کرو، کیونکہ جس شخص نے دنیا میں میرے لیے یہ (مقام وسیلہ) طلب کیا تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں (ایمان کی) گواہی دوں گا یا اللہ کے ہاں اس کی سفارش کروں گا۔ [حسن۔ طبرانی فی الأوسط : 633، 637]

3- اقامت کہنے کی ترغیب

151 حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إذا نودي بالصلاة أدبر الشيطانُ وله ضُرطٌ ؛ حتى لا يسمعَ التأذينَ، فإذا قُضِي الأذانُ أقبلَ، فإذا ثُوِّبَ أدبر ......**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا (ہوا خارج کرتا) ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ جہاں اذان کی آواز نہ پہنچ سکے پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ [صحیح۔ مالک فی المؤطا: 69/1، صحیح البخاری:608، صحیح مسلم:389، سنن أبی داؤد: 516، سنن النسائی:670]

152 حدیث: عن جابرٍ رضي الله عنه ؛ ألنبي ﷺ قال:((**إذا ثُوِّبَ بالصلاةِ فُتحتْ أبوابُ السماء، واستُجيبَ الدعاءُ**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور دعا قبول کی جاتی ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: 342/3]

4-اذان کے بعد بغیر کسی عذر کے مسجد سے باہر نکلنے پر وعید

153 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لا يسمعُ النداءَ في مسجدي هذا ثم يخرج منه إلا لحاجة، ثم لا يرجع إليه إلا منافق**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں اذان سنی اور بغیر کسی ضرورت کے مسجد (نبوی) سے باہر نکل گیا اور پھر لوٹ کر نہ آئے تو وہ منافق ہی ہو سکتا ہے۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:3842،3854]

154 عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال : **قال رسول الله من أدركه الاذانُ في المسجد ثم خرج لم يخرج لحاجةٍ ، وهو لا يريد الرجعة فهو منافق .**

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے پھر وہ بغیر کسی عذر کے مسجد سے باہر جائے اور واپس آ کر نماز پڑھنے کا اس کا ارادہ بھی نہ ہو تو وہ منافق ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:734]

5-اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا کرنے کی ترغیب

155 عن أنس بنِ مالك رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: ((**الدعاءُ بين الأذان والإقامة لا يُردُّ**)). **وفي روايةٍ (فادعوا)**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں کی گئی دعا (کبھی) رد نہیں ہوتی اور ایک روایت میں ہے لہٰذا اس وقت میں (خوب) دعا کیا کرو۔

[**صحیح لغیرہ**۔ سنن أبی داؤد: 521، جامع الترمذی : 212، صحیح ابن خزیمة :426، صحیح ابن حبان: 1694]

156 عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**ساعتان تُفتَح فيهما أبوابُ السماء ، وقلّما تُرَدُّ على داعٍ دعوتُه ؛ عند حضور النِّداءِ ، والصفِّ في سبيل الله**)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو اوقات ایسے ہیں کہ جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کی اس وقت دعا رد کی جائے ① اذان اور اقامت کے درمیانی وقت ② جہاد فی سبیل اللہ کیلئے صف بندی کے وقت۔

[**صحیح لغیرہ**۔ سنن أبی داؤد : 2540، صحیح ابن خزیمة :419، صحیح ابن حبان :1716]

157 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما: **أنّ رجلاً قال : يا رسولَ الله ! إنّ المؤذنين يَفْضُلوننا ؟ فقال رسول الله** ﷺ : ((**قلْ كما يقولون، فإذا انتهيتَ فَسَلْ تُعْطَه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! یقیناً اذان دینے والے تو اجر وثواب میں ہم سے آگے بڑھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤذن جیسا کہتے ہیں تو بھی ویسا ہی کہہ (یعنی اذان کا جواب دے) پھر اذان کا مکمل جواب دینے کے بعد اللہ سے مانگ تیری مُراد پوری ہوگی۔

[**صحیح**۔ سنن أبی داؤد: 524، صحیح ابن حبان:295، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة:44]

6- جہاں ضرورت ہو وہاں مسجد بنانے کی ترغیب

158 عن عثمانَ بنِ عفان رضي الله عنه أنه قال عند قول الناس فيه حين بنى مسجدَ رسولِ الله ﷺ: إنكم أكثرتُم، وإنّي سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((مَن بنى مسجداً [قال بُكير: حسبتُ أنه قال:] يبتغي به وجهَ الله. بنى الله له بيتاً في الجنة)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب مسجد نبوی کی تعمیر نو کروائی تو کچھ لوگ باتیں (اعتراض) کرنے لگے تو اس وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے تم بہت باتیں کر رہے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو کوئی بھی اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنوائے اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کے لیے جنت میں ایک محل بنائے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری : 450، صحیح مسلم :533]

159 عن جابر بن عبدالله رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((مَن حَفر ماءً لم يَشْرَبْ منه كبِدٌ حرّى من جِن، ولا إنسٍ ، ولا طائرٍ؛ إلا أجرَه الله يومَ القيامةِ ، ومَن بنى مسجداً كمَفْحص قَطاةٍ أو أصغرَ ؛ بنى الله له بيتًا في الجنةِ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کسی نے بھی کنواں وغیرہ کھدوایا (لوگوں کی سہولت کے لیے پانی مہیا کیا) کوئی جن، انسان اور پرندہ وغیرہ جسے پیاس لگی ہو وہ وہاں سے پانی پیئے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت ایسے آدمی کو بہت بڑا اجر (ثواب) عطا فرمائے گا اور جس نے ایک گھونسلے یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنوائی (مسجد میں حصہ وغیرہ ڈالنے کی طرف اشارہ ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

[صحیح۔ صحیح ابن خزیمة: 1292، سنن ابن ماجه : 734، مسند أحمد : 241/1]

160 عن عبدِ الله بنِ عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((من بنى لله مسجداً ؛ بنى الله له بيتاً في الجنة أوسَع منه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی اللہ کے لیے مسجد بنوائے تو اللہ تعالیٰ

ایسے شخص کے لیے جنت میں اس مسجد سے بہت ہی زیادہ وسیع اور شاندار محل بنائے گا۔

[حسن لغيره۔ مسند أحمد : 221/2]

161 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إنّ مما يَلْحَقُ المؤمنَ من عمله وحسناتِه بعد موتِه ، علماً علَّمه ونَشَرَه ، أو ولداً صالحاً تركه، أو مصحفاً ورَّثه، أو مسجداً بناه، أو بيتاً لابنِ السبيلِ بناه، أو نهراً أجراه، أو صدقةً أخرجها من مالِه ، في صحتِه وحياتِه، تلحقُه من بعد موتِه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ایک مؤمن کو فوت ہو جانے کے بعد جن اشیاء کا ثواب ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں ① وہ علم جو کسی کو سکھلایا اور اس کی نشر و اشاعت کی ② نیک اولاد ③ قرآن مجید جو ورثہ میں چھوڑ گیا ④ مسجد اور مسافر خانہ بنوایا ⑤ نہر وغیرہ جاری کروا گیا ⑥ صحت والی زندگی میں صدقہ کیا۔

[حسن۔ سنن ابن ماجه: 242، صحيح ابن خزيمة : 2490]

7- مسجد کی صفائی، اس کو پاک رکھنے اور اس میں خوشبو لگانے کی ترغیب

162 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ امرأةً سوداء كانت تَقُمُّ المسجد ، ففقدها رسولُ الله ﷺ ، فسأل عنها بعد أيامٍ ، فقيل له : إنّها ماتت. فقال: ((فهلا آذنتُموني ؟)). فأتى قبرها، فصلّى عليها.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سیاہ فام عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی رسول اللہ ﷺ نے اسے نہ دیکھا تو چند روز کے بعد اس کے بارہ میں پوچھا تو آپ ﷺ کو بتلایا گیا کہ وہ فوت ہو چکی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ پھر آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 458، صحیح مسلم : 956]

163 عن سمرة بن جُندب رضي الله عنه قال : أمرنا رسولُ الله ﷺ أنْ نتّخِذ المساجد في دِيارنا، وأمرَنا أنْ نُنظفَهَا.

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں اور ان مساجد کو صاف ستھرا رکھیں۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: 17/5]

8- مسجد میں اور قبلہ رخ تھوکنے اور مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے پر وعید اور مسجد کے آداب

164 عن ابن عمر رضي الله عنه قال : بينما رسول الله ﷺ يخطب يوماً ، إذ رأى نُخامةً في قِبلةِ المسجدِ، فتغيَّظَ على الناسِ ، ثم حكَّها ، قال : وأحسِبُهُ قال : فدعا بِزَعفرانٍ فَلَطَخَهُ به وقال : ((إنّ الله عزوجل قِبَلَ وجه أحدكم إذا صلّى ، فلا يَبصق بين يديه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے مسجد کی قبلہ والی دیوار پر تھوک کو دیکھا تو آپ ﷺ نے لوگوں پر ناراضی کا اظہار کیا اور پھر اس تھوک کو کھرچ دیا اور زعفران منگوا کر اس جگہ پر لگا دیا اور فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے اس لیے کوئی شخص بھی اپنے آگے نہ تھوکے۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری: 753، صحیح مسلم : 547، سنن أبی داؤد :479]

165 عن أبي هريرة: أنّ رسول الله ﷺ رأى نُخامةً في قِبلةِ المسجد، فأقبَل على الناسِ، فقال: ((ما بالُ أحدِكم يقومُ مستقبِل ربه فيتنخَّعُ أمامَه ؟ أيحبُّ أحدُكم أنْ يُستقبَلَ فيُتَنخَّعَ في وجهه؟ إذا بصَقَ أحدكم فليبصق عن شمالِه ، أو ليتفُل هكذا في ثوبه)). ثم أراني إسماعيل۔ يعني ابن عُليَّةَ ۔ يبصق في ثوبه ثم يَدلُكه.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی قبلہ والی دیوار پر تھوک کو دیکھا پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے سامنے تھوک دیتا ہے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کے سامنے آ کر اس کے چہرہ پر تھوک دے؟ جب تم میں سے کوئی تھوکے تو اسے چاہیے اپنے بائیں جانب تھوکے یا پھر کپڑے پر تھوک کر اسے مل دے۔'' [صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 1022]

166 عن حذيفة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من تَفَلَ تُجاه القبلة ، جاء يومَ القيامة

وتفله بين عينيه ......)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی قبلہ کی جانب تھوکے گا تو قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 3824، صحیح ابن حبان :1637، صحیح ابن خزیمة :925]

167 عن أبي سهلة : السائبِ بن خلادٍ۔ من أصحاب النبي ﷺ: أنّ رجلاً أمَّ قوماً ، فبصقَ في القِبلة ، و رسولُ اللّٰه ﷺ ينظُر ، فقال رسول اللّٰه ﷺ حين فرغ: ((لا يصلّي لكم هذا)) ، فأراد بعد ذلک أنْ يصلِّيَ لهم، فمنعوه ، وأخبروه بقول رسول اللّٰه ﷺ ، فذكرَ ذلک لرسول اللّٰه ﷺ ، فقال: ((نعمْ وحسِبتُ أنّه قال: إنّک آذيت اللّٰه و رسولَه)).

سیدنا سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اس نے قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے جب وہ نماز پڑھانے سے فارغ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب دوبارہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے اس آدمی نے بعد میں لوگوں کی امامت کروانا چاہی تو لوگوں نے اس کو روک دیا اور آپ ﷺ کا فرمان اسے بتلایا اس آدمی نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے ہی تمہیں نماز پڑھانے سے روکا ہے کیونکہ تم نے قبلہ رخ تھوک کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 481، صحیح ابن حبان : 1634]

168 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه : أنه سمع رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((مَن سَمِعَ رجلاً ينشد ضالةً في المسجدِ فليقُلْ : لا ردّها اللّٰه عليک ، فإنّ المساجد لم تُبنَ لهذا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو آدمی کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو اسے یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیری یہ چیز واپس نہ دے کیونکہ مساجد ان کاموں کے لیے نہیں بنائی گئیں۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :568، سنن أبی داؤد :473، سنن ابن ماجه :767]

169 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((إذا رأيتُم مَن يَبيعُ أو يبتاعُ في المسجِد

فقولوا: لا أربَحَ اللّٰه تجارتک ، وإذا رأيتم من يَنشُد فيه ضالّةَ فقولوا: لا ردّها اللّٰه عليک)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اُسے کہو کہ اللہ تعالیٰ تیری اس تجارت کو فائدہ مند نہ بنائے اور جب تم کسی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو تو کہو کہ اللہ تجھے تیری یہ چیز واپس نہ لوٹائے۔ [صحیح۔ جامع الترمذی: 1321]

170 حدیث نبوی ﷺ عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((إذا توضأ أحدكم في بيتِه ، ثم أتى المسجدَ، كان في الصلاةِ حتى يرجع، فلا يقُل هكذا۔ وشبک بين أصَابعه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی گھر سے وضو کر کے مسجد آئے تو جب تک وہ لوٹ کر واپس نہ چلا جائے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ اس لیے وہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے۔ [صحیح۔ صحیح ابن خزیمة :447، مستدرك حاكم :206/1]

171 حدیث نبوی ﷺ عن عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنهما قال: أنّ النبي ﷺ قال: ((...... ولا تتخذوا المساجدَ طُرُقاً إلا لذِكرٍ أو صلاة)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجدوں کو گزرگاہ نہ بناؤ یہ مساجد تو نماز اور اللہ کے ذکر کے لیے ہیں۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :31]

172 حدیث نبوی ﷺ عن عبداللّٰه بن مسعودٍ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ: ((سيكون في آخرِ الزمانِ قومٌ يكون حديثهم في مساجدِ هم، ليس للّٰه فيهم حاجةٌ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قربِ قیامت ایسے لوگ ہوں گے جو مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ [حسن۔ صحیح ابن حبان:6723]

9- نماز کے لیے چل کر مسجد جانے اور خاص کر اندھیرے میں جانے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

173 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((صلاةُ الرجلِ في الجماعة تُضعَّفُ على صَلَاتِهِ في بَيْتِهِ وفي سوقِه خمساً وعشرين درجة، وذلک أنّه إذا توضأ فأحسن الوضوء ، ثم خرج إلى المسجد لا يُخرِجه إلا الصلاةُ ، لم يخطُ خُطوةً إلا رُفِعَت له بها درجةٌ ، وحُطَّ عنه بها خطيئةٌ ، فإذا صلّى لم تزل الملائكة تُصلّي عليه ، مادام في مُصَلَّاهُ : اللهم صلِّ عليه ، اللهم ارْحَمْه ، ولا يزالُ في صلاةٍ ما انتظرَ الصلاةَ)). (وفي رواية) : ((اللهمّ اغفر له، اللهم تُبْ عليه ؛ مالم يؤذِ فيه ، مالم يُحدِث فيه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو اس نے گھر یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجے زیادہ باعثِ ثواب ہوتی ہے، اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضو خوب اچھی طرح مکمل کرتا ہے پھر مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جو قدم بھی وہ رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہوتی ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، تو جب تک وہ باوضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس کی توبہ قبول فرما جب تک کہ اس (جگہ) میں کسی مسلمان کو (زبان یا ہاتھ سے) تکلیف نہ دے اور جب تک کہ یہ بے وضو نہ ہو جائے (فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں)۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :647، صحیح مسلم :649، جامع الترمذی :603، سنن أبی داؤد:559، سنن ابن ماجہ:774، مالك فی المؤطا:33/1]

174 عن عُقبةَ بنِ عامرٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ ، أنّه قال : ((إذا تطهَّر الرجلُ ، ثم أتى المسجد يَرعى الصلاة، كتبَ له كاتباهُ أو كاتبُه بكلِّ خُطوةٍ يخطوها إلى المسجد عشرَ حسناتٍ ، والقاعدُ يَرعى الصلاةَ كالقانتِ، ويُكتبُ من المصلين ، من حين يخرُجُ من بيتِه حتى يرجعَ إليه)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی گھر سے وضو کرکے مسجد میں آکر نماز پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کے ہر قدم کے بدلے جو اس نے مسجد کی طرف اٹھایا ہے دس نیکیاں لکھتا ہے اور جو آدمی نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے حالتِ نماز میں ہے اور جب تک وہ گھر واپس نہیں آتا اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد :157/4، مسند أبي يعلى الموصلي :1747، صحيح ابن خزيمة :1492، صحيح ابن حبان: 2036]

175 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ ((**مَن راح إلى مسجد الجماعة؛ فخُطوةٌ تمحو سيئةً ، وخُطوةٌ تكتبُ له حسنةً ، ذاهباً وراجعاً**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی باجماعت نماز کے لیے مسجد جائے تو جاتے ہوئے اور واپسی پر وہ جتنے قدم بھی چلے گا تو ہر ایک قدم کے بدلے ایک گناہ معاف ہوگا اور ایک نیکی ملے گی۔

[حسن۔ مسند أحمد :172/2، صحيح ابن حبان :2037]

176 عن سعيد بن المسيب رحمه الله قال : **حَضَرَ رجلاً من الأنصار الموتُ فقال : إني محدثُكم حديثًا ما أحدثُكموه إلا احتساباً ، سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((إذا توضأ أحدُكم فأحسَن الوضوءَ ، ثم خرج إلى الصلاة، لم يرفعْ قَدَمَه اليمنى ؛ إلا كَتَبَ الله عزوجل له حسنةً ، ولم يضع قدمه اليسرى ؛ إلا حطَّ الله عزوجل عنه سيئة ، فليُقَرِّبْ أحدكم أو ليُبَعِّدْ ، فإن أتى المسجد فصلّى في جماعة غُفرِله ، فإن أتى المسجد وقد صلّوا بعضاً وبقي بعضٌ ؛ صلّى ما أدرك، وأتم مابقي كان كذلك ، فإنْ أتى المسجد وقد صلَّوا فأتم الصلاةَ كان كذلك))**.

سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ فرمانے لگے کہ میں تمہیں ایک حدیث ثواب کی امید پر بتلاتا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی خوب اچھی طرح وضو کرکے مسجد کی طرف جاتا ہے تو ہر دایاں پاؤں اٹھانے پر اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتا ہے اور ہر بایاں پاؤں رکھنے پر اللہ تعالیٰ ایک گناہ معاف کردیتا ہے۔ اب تم (مسجد کے) قریب رہو یا دور۔ اگر مسجد میں آکر اس نے جماعت کے ساتھ مکمل نماز پڑھی تو اس کے تمام گناہ معاف کردیے جائیں گے اور اگر یہ مسجد میں آیا لوگوں نے کچھ نماز پڑھ لی ہے اور کچھ

باقی ہے تو اس نے جماعت کے ساتھ کچھ نماز پڑھ لی اور باقی خود مکمل کر لی اسے بھی ویسا ہی اجر ملے گا اور اگر یہ مسجد میں آیا اور جماعت ہو چکی تھی اس نے اپنی نماز پڑھ لی تو اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :563]

177 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ ((**أتاني الليلةَ ربي، فذكر الحديث، إلى أنْ قال: قال لي : يا محمدُ! أتدري فيمَ يختصم الْمَلَأُ الأعلى؟ قلت : نعمْ، في الدرجاتِ والكفّاراتِ، ونقلِ الأقدامِ إلى الجماعةِ ، وإسباغِ الوضوء في السَّبَرات ، وانتظار الصلاةِ بعد الصلاةِ ، ومن حافظ عليهن ؛ عاش بخيرٍ ، ومات بخير، وكان من ذنوبِه كيوم ولدته أمه** ......)). **الحديث**

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس رات کو میرے ربِ ذوالجلال والاکرام (خواب میں) آئے (اس کے بعد تفصیل ذکر فرمائی جس میں یہ بھی ہے کہ) مجھ سے پوچھا اے محمد ﷺ! جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! میں جانتا ہوں درجات اور کفارات کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں (یعنی ان اعمال کے بارے میں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں اور جن سے گناہ جھڑتے ہیں) اور جماعت کی نماز کے لیے پیدل چل کر جانے میں اور سخت سردی میں خوب اچھی طرح مکمل وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے بارے میں (فرشتے گفتگو کر رہے ہیں) اور جس نے ان کا اہتمام کیا بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائے گا گویا کہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :3233,3234]

178 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لا يتوضّأ أحدُكم فيُحسنُ وُضوءه وَيُسْبِغُهُ، ثم يأتي المسجدَ لايريدُ إلا الصلاةَ فيه، إلا تَبَشْبَشَ الله إليه، كما يتبشبش أهلُ الغائب بطلعته**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی خوب اچھی طرح مکمل وضو کر کے نماز کی غرض سے مسجد جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی سے اس طرح خوش ہوتا ہے جس طرح ایک دور گئے ہوئے آدمی کے واپس گھر آنے پر اہل خانہ خوش ہوتے ہیں۔ [صحیح۔ صحیح ابن خزیمۃ :1491]

179 عن جابرٍ رضي الله عنه قال: **خَلَتِ البِقاعُ حولَ المسجدِ ، فأراد بَنو سَلِمة أنْ ينتقلوا قُرْبَ**

المسجد، فبلغ ذلک النبيَّ ﷺ ، فقال لهم : ((بلغني أنكم تريدون أنْ تنتقلوا قُرْبَ المسجد)). قالوا: نعم يا رسول اللّٰه! قد أردنا ذلک، فقال: ((يا بني سَلِمَةَ ! ديارَكم ؛ تُكتَب آثارُكم ، ديارَكم ، تُكْتَب آثارُكم)). فقالوا: ما يسرنا أنّا كنّا تحولنا .وفي روايةٍ ((إنّ لكم بكل خُطوةٍ درجةً)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد (نبوی) کے آس پاس کچھ جگہیں خالی ہوگئیں تو انصار کے قبیلہ بنوسلمہ نے مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا یہ بات آپ ﷺ کو پہنچ گئی آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ مجھے اطلاع ملی ہے تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ تو وہ کہنے لگے جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! بات درست ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! جہاں رہ رہے ہو وہاں ہی رہو جو تم مسجد کی طرف چل کر آتے ہو اس کا ثواب لکھا جاتا ہے، قبیلہ بنوسلمہ والے کہتے ہیں پھر ہمیں اچھا نہ لگا کہ ہم یہاں منتقل ہوجائیں۔ ایک روایت میں ہے کہ تمہارے ہر اُٹھتے قدم پر تمہیں ایک درجہ ملتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :665]

180 عن أبي موسى رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((إنّ أعظَمَ الناسِ أجراً في الصلاةِ أبعدُهم إليها مَمْشًى فأبعدُهم ، والذي ينتظرُ الصلاةَ حتّى يصلّيَها مع الإمامِ ؛ أعظمُ أجراً من الذي يُصلّيها ، ثم ينام)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جتنی دور سے نماز کے لیے چل کر آئے وہ نماز کا سب سے زیادہ اجر وثواب لینے والا ہے اور جو شخص نماز (باجماعت ادا کرنے) کے انتظار میں رہا یہاں تک کہ اس نے امام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی تو یہ اس شخص سے کہیں زیادہ اجر وثواب کا مستحق ہے کہ جس نے (تنہا بغیر جماعت کے) نماز پڑھی اور سو گیا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :651، صحیح مسلم :662]

181 عن أبيّ بن كعبٍ رضي اللّٰه عنه قال : كان رجلٌ من الأنصارِ لا أعلم أحداً أبعدَ من المسجد منه، كانت لا تُخطِئُهُ صلاةٌ ، فقيل له : لو اشتريتَ حماراً تركبه في الظَّلْماء ، وفي الرَّمْضاءِ ، فقال: ما يَسُرُّني أنَّ منزلي إلى جنْبِ المسجد، إني أريد أن يُكتَبَ لي ممشايَ إلى المسجد، ورجوعي إذا رجعتُ إلى أهلي. فقال رسول اللّٰه ﷺ: ((قد جمع اللّٰه لک ذلک كلَّه)).

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق ایک انصاری شخص کا گھر (مسجد نبوی سے) سب سے زیادہ دور تھا لیکن یہ کبھی بھی جماعت سے پیچھے نہ رہتا اس سے کہا گیا کہ اگر آپ ایک گدھا (بطور سواری) خرید لیں اور اندھیری رات اور سخت گرمی میں اس پر سوار ہو کر (مسجد آجایا کریں تو کتنا ہی اچھا ہو) انصاری صحابی نے جواب دیا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں تو چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چلنا اور میرا اپنے گھر واپس لوٹنا اس سب کا ثواب لکھا جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس تیرے (مطلوب یعنی) مکمل ثواب کو اللہ نے (تیرے لیے) لکھ دیا ہے۔ [صحيح۔ صحيح مسلم :663]

182 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**كلُّ سُلامى من الناس عليه صدقةٌ كلَّ يوم تَطلعُ فيه الشمس، تَعدِل بين الاثنين صدقةٌ، وتُعين الرجلَ في دابّته فتحمله أو ترفع له عليها متاعَه صدقةٌ، والكلمةُ الطيبةُ صدقةٌ، وبكل خُطوةٍ تمشيها إلى الصلاة صدقةٌ، وتُميطُ الأذى عن الطريق صدقةٌ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روز انسان کے ہر عضو پر صدقہ (کرنا) ہوتا ہے (سنو) دو آدمیوں کے درمیان صلح کرانا بھی صدقہ ہے کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور کسی کا سامان سواری پر اُٹھا کر رکھوا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے، اور نماز کی طرف اٹھنے والا ہر قدم بھی صدقہ ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ [صحيح۔ صحيح البخاري :2989، صحيح مسلم :1009]

183 عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**ألا أدلّكم على ما يمحو الله به الخَطايا، ويرفعُ به الدّرجات؟**)). قالوا: بلى يا رسول الله! قال: ((**إسباغُ الوضوء على المكاره، وكَثرةُ الخُطا إلى المساجد، وانتظارُ الصلاةِ بعد الصلاةِ، فذلِكم الرباطُ، فذلِكم الرباطُ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے اور تمہارے درجات بلند کر دے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکلیف کے وقت (سخت سردی وغیرہ میں) اچھی طرح وضو کرنا اور مسجدوں کی طرف زیادہ سے زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا بس یہی رباط ہے (سرحدوں

کی حفاظت ہے) یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔'' [صحیح۔ مالك فی المؤطا :161/1، صحیح مسلم:251، جامع الترمذی:51، سنن النسائی:143، سنن ابن ماجه:428]

184 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن النبي ﷺ قال: ((من غدا إلى المسجد أو راح ؛ أعدَّ الله له في الجنةِ نُزُلاً كلما غدا أو راح)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام کو مسجد میں جاتا ہے تو ہر بار کے جانے پر اللہ تعالیٰ اس بندہ کے لیے جنت میں مہمان نوازی کا انتظام فرماتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :662، صحیح مسلم:669]

185 عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لِيُبشرِ المشّاؤون في الظُلَم إلى المساجدِ بالنورِ التامِّ يومَ القيامةِ)).

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں کی طرف بکثرت چل کر جاتے ہیں انہیں روزِ قیامت کے مکمل نور کی خوشخبری سنادو۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه :780، صحیح ابن خزیمة:1498، مستدرك حاکم:212/1]

186 عن أبي أمامة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((مَن خرجَ من بيتِه متطهّراً إلى صلاةٍ مكتوبةٍ ؛ فأجرُهُ كأجرِ الحاجِّ المُحرِمِ ، ومَن خرج إلى تَسبيحِ الضحى لا يُنصِبه إلا إياه ؛ فأجرُه كأجر المُعتَمِرِ، وصلاةٌ على أَثَرِ صلاةٍ ، لَا لَغوَ بينهما كتابٌ في عِلِّيين)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے تو اس کا ثواب احرام باندھ کر حج پر جانے والے (حاجی) کی طرح ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلتا ہے اور وہ صرف ان نفلوں کے لیے مشقت میں پڑا (یعنی خالصتاً نماز کے لیے نکلا اور ریا کاری یا اور کوئی غرض مقصود نہ تھی) تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی بیہودہ بات نہ ہو یہ ایسا عمل ہے کہ اس کا نام اہلِ جنت میں لکھا جاتا ہے۔ [حسن ۔ سنن أبی داؤد :558]

187 عن أبي أمامة رضي الله عنه قَالَ أن رسول الله ﷺ قال : ((**ثلاثةٌ كلّهم ضامنٌ على اللّٰه إنْ عاش رُزِق وكُفِيَ ، وإنْ ماتَ أدخلهُ اللّٰه الجنّةَ ، مَن دخل بيته فسَلَّم ، فهو ضامنٌ على اللّٰه ، ومن خرج إلى المسجدِ فهو ضامنٌ على اللّٰه ، ومَن خرجَ في سبيل اللّٰه فهو ضامنٌ على اللّٰه**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کا ذمہ اللہ نے لیا ہے اگر زندہ رہا اس کو روزی دی جائے گی اور اس کی کفایت کی جائے گی اور اگر مر جائے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا ① وہ شخص ہے جو اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے ② وہ شخص جو مسجد گیا وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے ③ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نکلا وہ (بھی) اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے۔

[صحيح۔ سنن أبي داؤد :2494، صحيح ابن حبان : 499]

188 عن سلمانَ رضي اللّٰه عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((**مَن توضّأ في بيته فأحسنَ الوضوءَ ، ثم أتى المسجدَ؛ فهو زائرُ اللّٰه ، وحَقٌّ على المَزور أنْ يُكرمَ الزائرَ**)).

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے گھر میں خوب اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد میں آیا تو وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے، اور میزبان کے ذمہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

[حسن۔ طبراني في الكبير:6139]

189 عن جُبير بنِ مُطعِم رضي اللّٰه عنه : **أنّ رجُلاً قال : يا رسولَ اللّٰه ! أيُّ البُلدان أحبُّ إلى اللّٰه ، وأي البُلدان أبغضُ إلى اللّٰه ؟ قال : ((لا أدري ، حتى أسألَ جبريل عليه السلام)) ، فأتاه جبريل ، فأخبرَه: ((أنّ أحسنَ البِقاع إلى اللّٰه المساجدُ ، وأبغضَ البِقاع إلى اللّٰه الأسواقُ))**.

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں کونسی ہیں اور سب سے ناپسند جگہیں کونسی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے معلوم نہیں جبرئیل علیہ السلام سے پوچھ کر ہی بتلاؤں گا۔ جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ [حسن ۔ صحيح مسند أحمد :81/4، مستدرك حاكم : 7/2]

10-مساجد کو لازم پکڑنے اور ان میں بیٹھنے کی ترغیب

190 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**سَبعةٌ يظلّهم الله في ظلّه ، يومَ لا ظِلَّ إلا ظلُّه : الإمامُ العادلُ ، وشابٌّ نشأ في عبادةِ الله عزوجل، ورجلٌ قلبه معلّقٌ بالمساجدِ ، ورجلان تحابَّا في الله ؛ اجتمعا على ذلک، وتفرّقا عليه، ورجلٌ دَعَتْه امرأة ذات مَنْصبٍ وجمالٍ ؛ فقال: إنّي أخاف الله، ورجل تصدّق بصدقةٍ فأخفاها ، حتي لا تعلم شمالُه ما تُنفق يمينه ، ورجلٌ ذكر الله خالياً ، ففاضتْ عيناه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی جسے ایک حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :660 ، صحیح مسلم : 1031]

191 عن أبي هريرة رضي الله عه عن النبي قال : ((**ما تَوَطّنَ رجلٌ المساجدَ للصلاةِ والذكْرِ إلا تَبَشْبَشَ الله تعالى إليه كما يَتَبَشْبَشُ أهلُ الغائب بغائبهم إذا قَدِمَ عليهم**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص مساجد کو نماز اور یادِ الٰہی کی غرض سے (گویا) اپنا وطن بنالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے آنے سے ایسا خوش ہوتا ہے کہ جیسے گھر کے لوگ اپنے کسی دور گئے ہوئے عزیز کے واپس آنے پر خوش ہوتے ہیں۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجه :800 ، صحیح ابن خزیمة : 1503، صحیح ابن حبان : 1605، مستدرك حاکم : 213/1]

192 عن عبداللہ بن عمرو رضي اللّٰہ عنہما عن رسول اللّٰہ ﷺ قال : ((**ستُّ مجالسَ ؛ المؤمن ضامنٌ على اللّٰہ تعالى ما كان في شيءٍ منها : في مسجدِ جماعة، وعند مريضٍ ، أو في جنازةٍ ، أو في بيته ، أو عندَ إمامٍ مُقْسِطٍ يُعَزِّرُهُ ويُوَقِّرُهُ ، أو في مَشهدِ جهادٍ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ قسم کی مجالس میں سے مومن جس بھی مجلس میں ہو وہ اللہ کی حفظ وامان میں ہوتا ہے ① مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا ② بیمار پرسی کرنا ③ نمازِ جنازہ ادا کرنا ④ اپنے گھر میں رہے (فتنوں سے بچنے کی غرض سے) ⑤ عادل بادشاہ کے پاس ہو اور اس کا ادب واحترام کرے ⑥ میدان جہاد میں۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر، مسند البزار :435]

193 عن أبي هريرة رضي اللّٰہ عنہ عن النبي ﷺ قال : ((**إنّ للمساجد أو تادًا ؛ الملائكة جلساؤهم ، إنْ غابوا يفتقدونهم ، وإنْ مرضوا عادوهم، وإنْ كانوا في حاجة أعانوهم**)). **ثم قال:** ((**جليس المسجد على ثلاث خصالٍ : أخٌ مستفاد، أو كلمة حكمة، أو رحمة منتظَرة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کچھ لوگ) مسجدوں کی میخیں (کیل) ہیں فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو فرشتے ان کے متعلق پوچھتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کو جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں پھر فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین طرح کا ہے ① یا تو وہ (دینی) بھائی ہے جس کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے ② یا اس سے کوئی کلمہ حکمت مل سکتا ہے ③ یا اللہ کی وہ رحمت مل سکتی ہے جس کا انتظار ہر وقت رہتا ہے۔ [حسن ، صحیح۔ مسند أحمد :418/2 ، مستدرك حاكم : 398/2]

194 عن أبي الدرداء رضي اللّٰہ عنہ قال : سمعت رسولَ اللّٰہ ﷺ يقول: ((**المسجدُ بيتُ كلِّ تقِيّ......**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 6143 ، مسند البزار:2546]

11- بد بودار چیزیں جیسے پیاز، لہسن وغیرہ کھا کر مسجد میں آنے پر وعید

195 حدیث عن جابر بن عبدالله عن النبي ﷺ قال: ((مَن أكل البصلَ والثومَ والكُرّاثَ فلا يقربَنَّ مسجِدنا، فإنَّ الملائكةَ تتأذّى مما يَتأذى منه بنو آدمَ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیاز، لہسن اور گندنا کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب (بھی) نہ آئے کیونکہ جس چیز سے انسان اذیت پاتے ہیں اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :564 ، صحیح البخاری :854، سنن أبی داؤد: 3855، جامع الترمذی:1806، سنن النسائی:707]

196 حدیث عن عمرَ بن الخطابِ رضي الله عنه : أنّه خطب الناسَ يوم الجمعة فقال في خُطبتِه : ثُمّ إنّكم أيها الناس تأكلون شجرتين، لا أراهما إلاّ خَبيثَتَيْن [هذا] البصلَ والثومَ، لقد رأيتُ رسولَ الله ﷺ إذا وَجَدَ رِيحَهما مِن الرجلِ في المسجدِ ، أمَرَبه فأُخرِج إلى البقيعِ ، فَمن أكلهما فليُمِتْهما طَبْخاً.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم ان درختوں کو کھاتے ہو (جبکہ) میں انہیں خبیث سمجھتا ہوں یعنی لہسن اور پیاز۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اگر کسی شخص سے ان کی بُومحسوس کرتے تو اسے مسجد سے نکال کر بقیع کی طرف آپ ﷺ کے حکم سے بھیج دیا جاتا۔ اس لیے اگر کسی نے انہیں کھانا ہو تو وہ انہیں پکا کر ان کی بُو ختم کرے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :567 ، النسائی : 708، سنن ابن ماجہ : 1014]

197 حدیث عن حذيفة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من تَفَلَ تُجاه القِبلة ؛ جاء يومَ القيامة وتَفْلُه بين عينَيه ، ومن أكل من هذه البقلةِ الخبيثة ؛ فلا يقربَنَّ مسجدنا ، (ثلا ثاً))).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قبلہ کی جانب تھوک پھینکا تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی پیشانی پر ہوگا اور جس نے اس خبیث درخت (یعنی لہسن) کو کھایا پس وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے (یہ تین مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا)۔ [صحیح۔ صحیح ابن خزیمة :925]

12- عورتوں کے لیے گھروں میں رہنے اور گھروں ہی میں نماز پڑھنے کی ترغیب اور ان کے لیے گھروں سے نکلنے پر وعید

198 عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہ عن رسول اللّٰہ ﷺ قال : ((**المرأةُ عورةٌ ، وإنّها إذا خرجتُ مِن بَيتِها استَشْرَفَها الشيطان ، وإنّها لا تكون أقرب إلى اللّٰه منها في قَعر بيتها**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت (پوری کی پوری) پردے میں رہنے کی چیز ہے اور جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ عورت اپنے گھر کے اندرونی کونے میں جتنا اللہ کا قرب حاصل کرسکتی ہے اتنا کہیں نہیں پاسکتی۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :2911]

199 عن أبي الأحوص عن عبداللّٰهِ عن النبي ﷺ قال:((**إنَّ أحبَّ صلاةٍ تُصَلِّيهَا المرأة إلى اللّٰهِ في أشد مكانٍ في بيتها ظُلْمة**)).

اُبوالاحوص سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو اس کے گھر کے سب سے زیادہ اندھیرے کے حصہ میں پڑھی جائے۔

[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن خزیمۃ :1691]

200 عن أمّ حُميد امرأة أبي حُميد الساعدي رضي اللّٰه عنهما: **أنها جاء ت إلى النبي ﷺ فقالت: يا رسول اللّٰه! إنّي أُحِبُّ الصلاةَ معك؟ قال: ((قد علمتُ أنّكِ تُحبّين الصلاةَ معي ، وصَلَاتُكِ في بيتكِ خيرٌ من صَلَاتِكِ في حُجرتِكِ ، وصَلَاتُكِ في حُجرتِكِ خيرٌ من صَلَاتِكِ في دارِكِ، وصَلَاتُكِ في دارِكِ خيرٌ من صَلَاتِكِ في مسجدِ قومِكِ ، وصَلَاتُكِ في مسجدِ قومِكِ خيرٌ من صَلَاتِكِ في مسجدي)). قال: فأمَرَتْ ، فبُنِيَ لها مسجدٌ في أقصى شيىء من بيتها وأظلمِه ، وكانت تصلي فيه، حتى لَقِيَتِ اللّٰه عزوجل.**

سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید رضی اللہ عنہا نبی مکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگیں اے اللہ

کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''میں جانتا ہوں کہ تم میری معیت میں نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا، حجرے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور گھر میں نماز ادا کرنا محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور محلے کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد (نبوی) میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔ راوی حدیث فرماتے ہیں ام حمید رضی اللہ عنہا نے گھر میں جہاں اندھیری جگہ تھی وہاں مسجد بنانے کا حکم دیا اور وہاں مسجد بنادی گئی پھر یہ وفات تک وہیں نماز پڑھتی رہیں۔

[حسن لغيره۔ مسند أحمد :371/6 ، صحيح ابن خزيمة:1689، صحيح ابن حبان: 2214]

201 وعن أم سلمة رضي الله عن رسول الله ﷺ قال : ((**خير مساجد النساءِ قَعْرُ بيتِهن**)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عورتوں کیلئے نماز پڑھنے کی سب سے بہتر جگہ ان کے گھروں کا سب سے اندر والا (پچھلا) حصہ ہے۔''

[حسن لغيره۔ مسند أحمد :297/6 ، مستدرك حاكم : 209/1]

202 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((**لا تمنعوا نساءَ كم المساجد، وبيوتُهن خيرٌ لَهُنَّ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے مت روکو لیکن ان کے گھر ان کے (نماز پڑھنے کے) لیے بہتر ہیں۔'' [صحيح لغيره۔ سنن أبي داؤد :567]

13- نمازِ پنجگانہ کو اہتمام سے پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فرضیت پر ایمان لانے کا بیان

203 عن ابن عمر وغيره عن النبي ﷺ قال : ((بُنِيَ الإسلامُ على خمسٍ ، شهادةِ أنْ لا إله إلا الله ، وأنّ محمدًا رسولُ اللّٰه ،وإقام الصلاةِ ، وإيتاء الزكاةِ ، وصومِ رمضان، وحجّ البيتِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی مکرم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ① اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ② نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ ادا کرنا ④ رمضان کے روزے رکھنا ⑤ بیت اللہ کا حج کرنا۔

[صحيح۔ صحيح البخاری :8 ، صحيح مسلم:16]

204 عن عُمَر بن الخطاب رضي الله عنه قال : بينما نحن جلوسٌ عند رسول اللّٰه ﷺ إذْ طلع علينا رجلٌ شديدُ بياضِ الثيابِ ، شديدُ سوادِ الشعرِ ، لا يُرى عليه أثر السفر، ولا يعرفُه منا أحدٌ ، حتّى جلسَ إلى النبي ﷺ ، فأسند ركبتيه إلى ركبتيه ، ووضع كفيه على فخذيه فقال : يا محمدُ ! أخبرني عن الإسلام. فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((أنْ تشهدَ أنْ لا إلهَ إلا اللّٰه ، وأنّ محمدًا رسولُ اللّٰه ، وتقيمَ الصلاةَ ، وتُؤتيَ الزكاةَ ، وتصومَ رمضان، وتحجَّ البيتَ)) الحديث .

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک نہایت سفید کپڑوں اور بہت ہی سیاہ بالوں والا آدمی آیا، ہم میں سے کوئی بھی اسے پہچانتا نہ تھا اور نہ ہی اس پر سفر کے آثار دیکھائی دیتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے دونوں گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا کر آپ ﷺ کے روبرو بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیئے اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کی حقیقت کے بارے میں بتلائیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبودِ برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔

[صحيح۔ صحيح البخاری :50 ، صحيح مسلم : 10]

205 عن أبي هريرة أيضاً رضي الله عنه ، أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**الصلوات الخمسُ ، والجمعةُ إلى الجمعةِ ، كفارةٌ لِما بينهنَّ ، مالم تُغشَ الكبائرُ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو اس درمیانی وقفہ میں سرزد ہوتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :233 ، جامع الترمذی:214]

206 عن أبي سعيد الخُدري رضي الله عنه ، أنّه سمع النبي ﷺ يقول : ((**الصلواتُ الخمس كفارةٌ لما بينهما**)) . **ثم قال رسول الله** ﷺ : ((**أرأيتَ لو أنّ رجلاً كان يَعْتَمِلُ ، وكان بين منزله وبين مُعتَمَلِه خمسةُ أنهارٍ ، فإذا أتى مُعْتَمَلَه عمِلَ فيه ماشاء الله، فأصابَه الوسخُ أو العَرَقُ ، فكلَّما مرَّ بنَهرٍ اغْتَسَل ، ماكان ذلك يُبْقي من درنه ؟ فكذلك الصلاةُ ، كلما عمل خطيئةً فدعا واستغفرَ ، غُفِرَله ماكان قَبلَها**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: پانچ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک مثال دے کر اس بات کی وضاحت فرمائی کہ ایک آدمی ایک جگہ کام کرتا ہے اس کے گھر اور اس کے کام کرنے کی جگہ کے درمیان پانچ نہریں ہیں وہ کارخانہ میں آ کر جب تک اللہ چاہے کام کرتا ہے اسے پسینہ بھی آتا ہے اور اس کے جسم پر میل کچیل بھی لگتی ہے واپسی پر جب بھی نہر کے پاس سے گزرتا ہے تو غسل کرتا ہے کیا (پانچ نہروں سے غسل کرنے کے بعد بھی) اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ بالکل اسی طرح نماز ہے جب بھی انسان کوئی نافرمانی کرتا ہے پس اللہ کو پکارتا ہے اپنے گناہ کی معافی طلب کرتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار :344 ، طبرانی فی الکبیر:5444، والأوسط:200]

207 عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**تَحتَرِقون تَحتَرِقون ، فإذا صليتم الصُّبحَ غَسَلَتْها ، ثم تحترقون تحترقون، فإذا صلّيتم الظهرَ غَسَلَتْها ، ثم تَحترقون تَحترقون ، فإذا صلّيتم العصرَ غَسَلَتْها ، ثم تحترقون تحترقون ، فإذا صلّيتم المغربَ غسلتْها ، ثم تحترقون تحترقون ، فإذا صلّيتم العشاءَ غَسَلَتْها ، ثم تَنامون فلا يُكتَبُ عليكم حتى تستَيْقظوا**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہوں کی کثرت کی وجہ سے تم ہلاکت میں پڑنے والے ہو جب تم نمازِ فجر ادا کرتے ہو تو یہ نماز ان گناہوں کو ختم کر دیتی ہے پھر کثرت گناہ کی وجہ سے تم ہلاکت میں پڑنے والے ہو پھر جب تم نمازِ ظہر ادا کرتے ہو یہ نماز گناہوں کو ختم کر ڈالتی ہے تو پھر گناہ کر کے ہلاک ہونے کے قریب ہوتے ہو پھر جب تم نمازِ عصر کی ادائیگی کر کے گناہ سے پاک ہو جاتے ہو تم پھر گناہ کر کے ہلاکت کے قریب ہونے لگتے ہو پھر نماز مغرب کی ادائیگی کر کے تم گناہ سے پاک ہو جاتے ہو پھر اسی طرح گناہ کر کے ہلاک ہونے کے قریب ہوتے ہو پھر نماز عشاء کی ادائیگی سے تمہارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پھر تم سو جاتے اور تمہارا کوئی گناہ نہیں ہوتا جب تک تم بیدار نہیں ہوتے (یعنی تم گناہوں سے پاک ہو جاتے ہو پھر سو کر اٹھنے پر گناہ کرو گے دوبارہ نماز پڑھو گے پھر گناہ معاف ہو جائیں گے گویا کہ نماز گناہوں کو مٹانے والی ہے)۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الصغیر:121، والأوسط: 2245]

208 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**إنّ للّٰه ملَكاً ينادي عندَ كلِّ صلاةٍ: يا بني آدمَ! قوموا إلى نيرانِكم التي أو قد تموها فأطفِئوها**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کردہ ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت یہ آواز لگاتا ہے اے اولادِ آدم! تم اس آگ کی طرف اٹھو جسے تم نے گناہ کر کے جلایا ہے نماز کی ادائیگی کر کے اسے بجھا ڈالو۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :9452]

209 عن طارق بن شهاب: **أنه باتَ عند سلمانَ الفارسي رضي اللّٰه عنه، لينظر ما اجتهادُه؟ قال: فقامَ يصلي من آخرِ الليلِ، فكأنّه لم يَرَ الذي كان يظنُّ، فذَكَرَ ذلك له، فقال سلمان: حافظوا على هذه الصلوات الخمسِ، فإنّهن كفاراتٌ لهذه الجِراحاتِ، ما لم تُصَبِ الْمَقْتَلَةُ.**

طارق بن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی نیک اعمال میں کوشش اور رغبت دیکھنے کے لیے ان کے ہاں رات گزاری سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے رات کے آخری پہر نماز تہجد ادا کی طارق بن شہاب نے وہ چیز نہ دیکھی جس کا وہ گمان لے کر آئے تھے انہوں نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سامنے صورت حال رکھی یہ سن کر سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

فرمانے لگے ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو یہ گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔
[موقوف صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:6051]

210 حدیث عن عمرو بن مُرّة الجُهنيّ رضي الله عنه قال : **جاء رجلٌ إلى النبي ﷺ فقال: يا رسولَ الله! أرأيتَ إنْ شَهِدْتُ أنْ لا إله إلا الله ، وأنّک رسولُ الله ، وصليتُ الصلواتِ الخمس ، وأديتُ الزكاةَ ، وصُمتُ رمضانَ ، وقُمتُه ، فمِمَّن أنا ؟ قال : ((من الصديقين والشهداءِ))**.

سیدنا عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، پانچ نمازیں پڑھوں، زکوٰۃ کی ادائیگی کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس (کی راتوں) کا قیام بھی کروں تو بتلائیں میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا شمار صدیقین اور شہدا میں ہوگا۔

[صحیح۔ مسند البزار :45 ، صحیح ابن خزیمۃ : 2212، صحیح ابن حبان : 3429]

211 حدیث عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **(([إن] المسلمَ يصَلي وخطاياهُ مرفوعةٌ على رأسه ، كلما سجد تحاتُّ عنه ، فيفرغ من صلاتِه وقد تحاتَّتْ عنه خطاياه))**.

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک مسلمان نماز پڑھتا ہے اور اس کے گناہ اس کے سر کے اوپر ہوتے ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ گر جاتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ [حسن،صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر و الصغیر: 6125]

212 حدیث عن أبي عثمان قال: **كنتُ مع سلمانَ رضي الله عنه تحت شجرةٍ ، فأخذ غُصناً منها يابساً فهزَّه، حتى تحاتَّ ورقُه ، ثم قال : يا أبا عثمان ! ألا تسألني لِمَ أفعلُ هذا ؟ قلت : ولِمَ تفعلُه ! قال : هكذا فَعَلَ بي رسول الله ﷺ ، وأنا معه تحتَ الشجرة ، فأخَذَ منها غصناً يابساً فهزَّه ، حتى تحاتَّ ورقُه . فقال: ((يا سلمانُ ! ألا تسألني لِمَ أفعلُ هذا ؟)). قلت : ولِمَ تفعلهُ ؟ قال : ((إنّ المسلمَ إذا توضّأ فأحسن الوُضوءَ، ثم صلّى الصلواتِ الخمسَ ، تحاتَّتْ خطاياه كما تحاتُّ هذا الورقُ ، وقال : ﴿ أقِمِ الصلاةَ**

طَرَفَي النهار وزُلَفاً من الليلِ إنّ الحسناتِ يُذْهِبْنَ السيئاتِ ، ذلك ذكرى للذاكرين ﴾ .

ابو عثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا کہ انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اسے حرکت دی جس سے اس کے پتے گر گئے پھر کہنے لگے اے ابو عثمان رحمہ اللہ! تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا کہ یہ کام میں نے کیوں کیا ہے؟ تو میں نے کہا کہ آپ نے یہ کام کیوں کیا؟ تو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک درخت کی خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسی طرح ہلایا تھا اور اس کے پتے جھڑ گئے تھے تو پھر آپ نے فرمایا اے سلمان رضی اللہ عنہ! تم نے مجھ سے سوال نہیں کیا کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ تو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو ان پتوں کے گرنے کی طرح اس کے گناہ بھی ختم ہو جاتے ہیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے ''دن کے دونوں اطراف اور رات کے حصہ میں نماز پڑھیے یقیناً نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اور نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے اس میں ایک بڑی نصیحت ہے۔'' [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد :437/5]

213 عن الحارث مولى عثمان قال : **جلس عثمانُ رضي الله عنه يوماً ، وجلسنا معه ، فجاء المؤذّنُ ، فدعا بماء في إناءٍ ، أظنه يكون فيه مُدٌّ ، فتوضّأ ، ثم قال : رأيت رسول الله ﷺ يتوضأُ وُضوئي هذا ، ثم قال: ((مَن توضّأ وُضوئي هذا ، ثم قامَ يصلّي صلاةَ الظهرِ ، غُفرله ماكان بينها وبين الصبحِ ، ثم صلّى العصرَ ؛ غُفرله ماكان بينها وبين الظهرِ ، ثم صلّى المغربَ ؛ غُفِرَله ماكان بينها وبين العصرِ ، ثم صلّى العشاءَ ؛ غُفِرَله ماكان بينها وبين المغرب ، ثم لعله يبيتُ يَتَمَرَّغُ ليلته ، ثم إنْ قام فتوضّأ فصلّى الصبح ؛ غُفِرَ له ما بينها وبين صلاةِ العشاءِ ، وهنَّ ﴿ الحسناتِ يذهبن السيئاتِ ﴾)). قالوا: هذه الحسنات ، فما الباقيات الصالحات يا عثمان ؟ قال : هي : لا إله إلا الله ، وسبحان الله ، والله أكبر ، ولا حول ولا قوة إلا بالله.**

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حارث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ مؤذن آیا تو عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل ایسا ہی وضو کیا

جیسا میں نے تمہارے سامنے یہ وضو کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے بھی میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر اس نے کھڑے ہو کر نماز ظہر ادا کی تو صبح سے لے کر ظہر تک اُس سے جو درمیان میں گناہ ہوئے وہ سب معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر اس نے عصر کی نماز ادا کی تو ظہر سے عصر تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر اس نے مغرب پڑھی تو عصر سے لے کر مغرب تک جو گناہ ہوئے وہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر اس نے عشاء کی نماز پڑھی تو مغرب سے عشاء تک سرزد ہونے والے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ رات گزارتا ہے (شاید رات کو اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے) پھر صبح اٹھ کر وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو عشاء سے لے کر صبح تک جو گناہ ہوئے وہ معاف کر دیئے جاتے ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ ہو اور یہی وہ حسنات (نیکیاں) ہیں جو گناہ ختم کر دیتی ہیں تو لوگ کہنے لگے اے عثمان رضی اللہ عنہ یہ تو حسنات ہیں الباقیات الصالحات کیا ہیں؟ تو عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے الباقیات الصالحات (باقی رہنے والے نیک اعمال) **لا اله الا اللّٰه، سبحان اللّٰه، اللّٰه اکبر اور لا حول ولا قوة الا باللّٰه۔**

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد :71/1 ، مسند أبي یعلی الموصلي : 15، مسند البزار : 3076]

214 حدیث نبوی عن جُندبِ بنِ عبداللّٰهِ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**مَن صلّى الصبحَ فهو في ذمَّةِ اللّٰهِ فلا يَطلبنَّكم اللّٰهُ من ذِمَّتِه بشيءٍ ،فانّه من يَطْلُبُهُ من ذِمته بشيء يُدرِكه ، ثم يُكِبَّه على وجهه في نارِ جَهنَّم**)).

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ میں سے کسی چیز کے بارے میں تم سے مطالبہ نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس سے اپنے ذمہ کے بارے میں سوال کر لیا (اور اس نے ذمہ داری کا پاس نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ اوندھے منہ اُسے جہنم میں ڈالے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :657 ، مسند أبي داؤد الطیالسي : 938]

215 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه : أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : ((**يَتعاقبون فيكم ملائكةٌ بالليلِ ، وملائكةٌ بالنهارِ ، ويجتمعون في صلاةِ الصبحِ ، وصلاةِ العصرِ ، ثم يَعرُجُ الذين باتوا فيكم ، فيسألُهم ربُّهم . وهو أعلمُ بهم : كيف تركتُم عبادي ؟ فيقولون: تركنا هم وهم يصلُّون، وأتينا هم وهم يصلُّون**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمھارے پاس دن اور رات کے فرشتے آتے ہیں اور وہ صبح اور عصر کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں اور جن فرشتوں نے تمہارے پاس رات گزاری ہوتی ہے وہ آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں تو ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کی حالت کو خوب جاننے والا ہے (اے فرشتو!) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کو چھوڑ کر آئے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

[صحیح۔ مالك فی المؤطا :170/1 ، صحیح البخاری : 555، صحیح مسلم :632، سنن النسائی : 485]

216 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((خمسٌ من جاء بهن مع إيمانٍ دَخَلَ الجنة: مَن حافظَ على الصلواتِ الخمسِ، على وُضوئهنّ ، وركوعهنَّ ، وسجودهنَّ ، ومواقيتهنَّ ، وصام رمضان، وحجّ البيتَ إنْ استطاع إليه سبيلاً ، وآتى الزكاة طيّبةً بها نفسُه ، وأدّى الأمانةَ)). قيل: يا رسول الله ! وما أداءُ الأمانةِ ؟ قال : ((الغُسل من الجنابة ، إنَّ الله لم يَأمَنِ ابن آدم على شيءٍ من دينِه غيرها)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے نے ایمان کی حالت میں پانچ اشیاء کی ادائیگی کی وہ جنت میں داخل ہوگا ① پانچ نمازیں ان کے وضو، رکوع وسجود اور ان کے اوقات کی محافظت کا اہتمام کیا ② رمضان کے روزے رکھے ③ اگر حج کی استطاعت رکھتا ہے تو حج کرنا ④ خوشی اور اخلاص سے زکوٰۃ ادا کرنا ⑤ امانت کی ادائیگی۔ آپ سے سوال کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! امانت کی ادائیگی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا غسل جنابت اللہ تعالیٰ (غسل جنابت) کے علاوہ ابن آدم کے دین پر بے خوف ہے۔ [حسن۔ طبرانی فی الصغیر:772]

217 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : كان رجلان مِن (بَلِيّ) [حيّ] من (قُضاعة) أسلما مع رسول الله ﷺ ، فاستُشهد أحدُهما ، وأُخِر الآخرُ سنةً ،فقال طلحة بن عبيد الله : [فأُريتُ الجنّة] ، فرأيت المؤخَّرَ منهما أُدخِلَ الجنة قبلَ الشهيد ، فَتَعَجَّبْتُ لذلک ، فأصبحتُ، فذكرتُ ذلک للنبي ﷺ ، أو ذُكِرَ لرسولِ اللهِ ﷺ ، فقال رسول الله ﷺ : ((أليس قد صام بعدَه رمضانَ ، وصلى سِتَّةَ آلافِ ركعةٍ ، وكذا وكذا ركعةً ، [صلاةَ] سَنةٍ ؟ !)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قضاعہ قبیلے کی ایک شاخ کے دو آدمی اکٹھے مسلمان ہوئے ان میں سے ایک اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا اور ایک سال کے بعد اس کا دوسرا ساتھی بھی وفات پا گیا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب دیکھا کہ وہ آدمی جو ایک سال کے بعد فوت ہوا وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گیا مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا میں نے صبح نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سارا ماجرہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کیا اس بعد میں وفات پانے والے نے پہلے وفات پانے والے (شہید) ساتھی کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے اور ایک سال کی نماز کی چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعات ادا نہیں کیں؟ (یعنی اس کی نیکیاں شہید کی نیکیوں سے زیادہ ہو گئیں تو یہ پہلے جنت میں چلا گیا تعجب والی بات کون سی ہے؟)۔ [حسن، صحیح۔ مسند أحمد :333/2، صحیح ابن حبان : 2971]

218 عن عائشةَ رضي الله عنها : أن رسول الله ﷺ قال: ((**ثلاثٌ أحلِفُ عليهنَّ :لا يجعلُ اللّٰه مَن له سهمٌ في الإسلامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ وأسهمُ الإسلامِ ثلاثةٌ** : الصلاةُ ، والصومُ والزكاة ، **ولا يَتَوَلَّى اللّٰهُ عبدًا في الدنيا، فَيُوَلِّيَهُ غيرَه يوم القيامة ولا يحب رجلٌ قومًا ؛ الا جعلَه اللّٰه معهم، والرابعةُ لوحلفتُ عليها رَجَوْتُ أن لا آثم : لا يَسْتُرُ اللّٰه عبدًا في الدنيا ؛ إلا سَتَرَهُ يوم القيامة**)).

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ میں اُن پر قسم اٹھاتا ہوں ① جس بندے کا اسلام میں حصہ ہے اللہ اس کو اس بندے کے برابر نہیں کرے گا جس کا اسلام میں حصہ نہیں (اسلام پر عمل کرنے والا اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے اور اسلام پر عمل نہ کرنے والا پسندیدہ نہیں پہلے کو اجر وثواب ملے گا اور دوسرا ثواب سے محروم بلکہ سزا کا مستحق ہوگا) اور اسلام تین چیزوں پر مشتمل ہے (اس کے تین حصے ہیں) ① نماز ② روزہ ③ زکوٰۃ ② اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی کو ولی یعنی اپنا دوست بنائے اور قیامت والے دن اس کے علاوہ کسی اور کو اس کا ولی بنا دے (ایسا نہیں ہوگا) ③ جو آدمی جس قوم کے ساتھ محبت کرے گا اللہ اسے ان کے ساتھ رکھے گا اور چوتھی بات بھی ہے اگر میں اس پر قسم اٹھالوں تو مجھے امید ہے کہ مجھے اس پر گناہ نہ ہوگا کہ جس بندے کے عیوب پر اللہ نے دنیا میں پردہ ڈال دیا قیامت والے دن بھی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :145/1]

219 روي عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**أوّلُ ما يحاسبُ به العبدُ يومَ القيامةِ**

الصلاۃُ، يُنظَرُ في صلاتِه ؛ فإنْ صَلَحَتْ فقد أفلحَ ، وإنْ فسدتْ خابَ وخَسِرَ))۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت والے دن انسان سے سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا اس کی نماز کو دیکھا جائے گا اگر وہ درست ہوئی تو یہ کامیاب ہوگا اور اگر یہ نماز درست نہ ہوئی تو اس (بے نماز) نے نقصان اور خسارہ اٹھایا۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :1859]

220 حدیث نبوی عن عبدالله بن عَمرٍو رضي الله عنهما: أنّ رجلاً أتى رسولَ الله ﷺ فسأله عن أفضلِ الأعمال؟ فقال رسول الله ﷺ : ((الصلاة)) . قال : ثم مَهْ ؟ قال : ((ثم الصلاة)). قال ثم مَهْ ؟ قال: ((ثم الصلاة (ثلاث مرات))).قال : ثم مَهْ ؟ قال: ((الجهاد في سبيل الله)) فذكر الحديث.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اعمال میں سے سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز۔ اس آدمی نے دوبارہ سوال کیا پھر کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نماز، اس نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز، اس آدمی نے پھر سوال کیا کہ اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جہاد فی سبیل اللہ۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :172/2 ، صحیح ابن حبان : 1719]

221 حدیث نبوی عن سلمة بن الأكوع ، وقال فيه: ((واعلَموا أنَّ أفضلَ أعمالِكم الصلاة))۔

سیدنا سلمہ بن رکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم یہ بات (خوب اچھی طرح سے) جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے افضل (عمل) نماز ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:6270]

222 حدیث نبوی عن حَنظلةَ الكاتبِ رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((مَن حافظ على الصلواتِ الخمسِ ؛ ركوعِهنَّ ، وسجودِهنَّ ، ومواقيتِهنَّ ، وعلم أنهنَّ حقٌّ مِن عندِ اللهِ ؛ دخل الجنّةَ ، أو قال : وَجَبَتْ له الجنّةُ ، أو قال : حَرِمَ على النار))۔

سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''جس نے پانچ نمازوں کی ان کے رکوع وسجود اور ان کے اوقات پر محافظت کی اور اس بات کا یقین رکھا کہ یہ نمازیں اللہ کی طرف سے ہم پر فرض ہیں تو جنت اس پر

واجب ہوگئی یا فرمایا اس پر آگ حرام ہوگئی۔ [حسن لغيره۔ مسند أحمد :267/4]

223 عن عثمانَ رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**مَن عَلِمَ أنّ الصلاةَ حقٌّ مكتوبٌ واجبٌ دخلَ الجنةَ**)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس بات کا یقین رکھا کہ نماز اللہ کی جانب سے فرض اور ہم پر ایک حق ہے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا۔ [حسن لغيره۔ مستدرك حاكم :72/1]

14-نماز کی ترغیب اور رکوع، سجدہ و خشوع کی فضیلت

224 عن أبي مالك الأشعريِّ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**الطُّهورُ شَطْرُ الإيمان، والحمدُ لله تَمْلأُ الميزانَ ، وسبحانَ الله والحمدُ لله تملآن۔ أو تملأُ۔ ما بين السماءِ والأرضِ، والصلاةُ نُورٌ، والصدقةُ برهانٌ ، والصبرُ ضِياءٌ ، والقرآنُ حُجَّةٌ لك أو عليك**)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طہارت و پاکیزگی (اختیار کرنا) آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ (کہنا) اعمال کے ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ (کہنا) زمین و آسمان کے درمیان خلا کو (اجر و ثواب سے) بھر دیتا ہے اور نماز (قبر و حشر میں) نور ہے اور صدقہ (ایمان کے لیے) دلیل ہے صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن یا تو تیرے لیے دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہوگا (اگر اس پر عمل نہ کیا)۔

[صحيح۔ صحيح مسلم :223]

225 عن أبي ذرٍ رضي الله عنه: أنّ النبي ﷺ خرجَ في الشتاءِ والوَرَقُ يَتَهافَتُ ، فأخذَ بغُصْنٍ من شجرةٍ، (قال): فجعل ذلك الورق يتهافَتُ ، فقال : ((يا أبا ذرّ !)) . قلتُ: لَبَّيك يا رسول الله ! قال : ((**إنّ العبدَ المسلمَ ليصلّي الصلاةَ يريد بها وجهَ الله ، فَتَهافَتُ عنه ذنوبُه كما يتهافتُ هذا الورقُ عن هذه الشجرة**)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ موسم خزاں میں باہر نکلے (تو کیا دیکھا کہ) درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے آپ ﷺ نے درخت کی ایک شاخ کو پکڑ کر ہلایا تو پتے جھڑنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جب ایک مسلمان آدمی اللہ کا چہرہ حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ درخت کے ان پتوں کی طرح جھڑنے لگتے ہیں۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد :179/5]

226 وعن رَبيعةَ بنِ كعبٍ رضي الله عنه قال : كنت أخدِمُ النبيَّ ﷺ نهاري، فإذا كان الليلُ أويتُ إلى بابِ رسولِ اللهﷺ ، فَبِتُّ عنده ، فلا أزال أسمعُه يقول : (سبحانَ الله ، سبحانَ الله ، سبحانَ ربي) حتى أمَلَّ، أو تغلِبَني عَيني فأنامُ ، فقال يوماً : ((يا ربيعةُ! سَلْني فأُعطِيَكَ)). فقلت : أنظِرني حتّى أنظُرَ ، وتذكرتُ أن الدنيا فانيةٌ منقطعةٌ، فقلت: يا رسولَ الله ! أسألُكَ أنْ تدعوَ اللهَ أنْ يُنجيَني مِن النارِ ويدخلني الجنّة . فسكتَ رسول الله ﷺ ثم قال : ((مَن أمرَكَ بهذا؟)). قلت: ما أمرني به أحد ، ولكنّي عَلِمتُ أنّ الدنيا منقطعةٌ فانيةٌ ، وأنتَ مِن اللهِ بالمكانِ الذي أنتَ منه ، فأحببتُ أنْ تَدعوَ اللهَ لي . قال: ((إنّي فاعلٌ ، فأعنّي على نفسِكَ بكثرةِ السّجودِ)).

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دن کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب رات ہو جاتی تو میں آپ ﷺ کے دروازہ پر جا کر رات گزارتا اور آپ ﷺ (کا ذکر) سنتا تھا کہ آپ ﷺ (سبحان اللّٰه، سبحان اللّٰه، سبحان ربی) پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ میں تھک جاتا یا مجھ پر نیند کا غلبہ ہو جاتا تو میں سو جاتا تھا ایک دن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ربیعہ! مجھ سے سوال کر میں تجھے دوں گا میں نے عرض کی مجھ کو مہلت دیجیے تا کہ میں غور کرلوں، میں نے دل میں سوچا کہ دنیا فانی اور ختم ہو جانے والی ہے (اس کے متعلق کیا مانگوں) میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جہنم سے بچا کر جنت میں داخل فرما دے تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا تم کو (اس سوال کرنے کا) کس نے حکم دیا؟ میں نے کہا کسی نے نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ دنیا بہر حال ختم ہو جانے والی ہے اور آپ ﷺ کا اللہ کے ہاں جو مقام ہے اس کی وجہ سے میں نے اس بات کو پسند کیا کہ آپ ﷺ اللہ سے میرے لیے دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: میں دعا کروں گا لیکن تم اپنی جان پر کثرت سے نوافل ادا کر کے میری مدد کرو۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :578 ، صحیح مسلم: 489]

227 عن أبي هريرة رضي الله عنه: أنّ رسول الله ﷺ مَرَّ بقبرٍ فقال : ((مَنْ صاحبُ هذا القبرِ ؟)).

فقالوا: فلان. فقال: ((ركعتان أحبُّ إلى هذا من بقيّةِ دنياكم)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک قبر پر گزر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی فلاں شخص ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت دو رکعتیں (اس قبر والے کو) تمہاری باقی ساری دنیا سے زیادہ پسند ہیں۔ [حسن ، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :124، 920]

228 عن يوسف بن عبدالله بن سلام قال: أتيتُ أبا الدرداءِ رضی الله عنه في مرضه الذي قُبضَ فيه، فقال: يا ابن أخي ! ما أعْمَلَكَ إلى هذه البلدة ، أو ماجاءَ بك؟ قال : قلتُ : لا، إلا صلةُ ما كان بينك وبين والدي عبدالله بن سلام رضی الله عنه، فقال: بئسَ ساعةُ الكذبِ هذه ، سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((من توضّأَ فأحسنَ الوضوءَ ، ثم قامَ، فصلّى ركعتين (أو أربعاً ، يشك سهل) يُحسن فيهن الذِّكر والخشوعَ ، ثم يستغفرُ اللّهَ ، غُفِرَله)).

یوسف بن عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے مرض الوفات میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے! تمھیں اس شہر میں کیا کام تھا جس کی وجہ سے یہاں آئے یا یہ فرمایا کیا چیز تم کو یہاں لائی ہے؟ میں نے کہا کوئی ایسی بات نہیں تھی میں تو اس لیے آیا ہوں کہ آپ کا میرے والد عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعلق تھا اس تعلق کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یہ وقت جھوٹ بولنے کا نہیں ہے (کیونکہ زندگی کی امید باقی نظر نہیں آرہی) میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے یا چار رکعت (سہل راوی کو شک ہے) جس میں ذکر اور خشوع اچھی طرح سے کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ [حسن ـ مسند أحمد :450/6]

229 عن عقبةَ بنِ عامرٍ رضي الله عنه قال : كنا مع رسول الله ﷺ خُدّامَ أنفسنا، نَتناوَب الرعايةَ ؛ رعايةَ إبلنا، فكانت عَلَيَّ رعايةُ الإبل ، فَرَوَّحتُها بالعَشِيِّ ، فإذا رسولُ الله ﷺ يخطبُ الناسَ ، فسمعته

يقول: «ما مِنكم مِن أحدٍ يتوّضأُ فيُحسِنُ الوضوءَ ، ثمّ يقوم فيركع ركعتين يُقبلُ عليهما بقلبِه ووجهه ؛ إلا قد أوجَبَ ». فقلتُ: بخٍ بخٍ ! ما أجودَ هذه !. وفي روايةٍ « ما مِن مسلم يتوضأ فيُسبغُ الوضوءَ ثم يقوم في صلاته ، فيعلمُ ما يقول؛ إلاّ انفتل وهو كيوم ولدته أُمه » الحديث.

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوتے تھے اور اپنے کام خود ہی سرانجام دیتے تھے اور باری باری اونٹ چرایا کرتے تھے، میری باری آئی تو دو پہر کو میں انہیں واپس لایا (اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے جو کوئی اچھی طرح (مکمل) وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے، اپنے دل اور چہرے سے نماز ہی میں مگن رہے تو اس نے اپنے لیے (جنت) واجب کر لی۔'' میں نے کہا: بہت خوب! بہت خوب! کس قدر بہترین عمل ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بھی خوب اچھی طرح مکمل وضو کر کے نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا اس حال میں کہ اُسے نماز کے معانی و مفہوم کا علم تھا تو نماز پڑھنے کے بعد وہ اس طرح ہوگا کہ جس طرح آج ہی پیدا ہوا ہے (یعنی گناہوں سے پاک ہو جائے گا)۔

[صحيح۔ سنن أبي داؤد :169، صحيح مسلم :234، صحيح ابن خزيمة : 222]

15-اوّل وقت میں نماز پڑھنے کی ترغیب

230 عن عبداللهِ بنِ مسعودٍ رضي الله عنه قال : **سألتُ رسول الله ﷺ : أيُّ العمل أحبُّ إلى الله تعالى؟ قال: ((الصلاةُ على وقتِها)). قلتُ : ثم أي ؟ قال : ((بِرُّ الوالدين)). قلت: ثم أيٌّ؟ قال : ((الجهادُ في سبيل الله)) قال: حدَّثني بهنَّ رسولُ اللهِ ﷺ ، ولو استَزَدْتُه لزادني .**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اوّل وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میں نے عرض کی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ باتیں رسول اللہ ﷺ نے میرے سامنے بیان فرمادیں اور اگر میں مزید پوچھتا تو آپ ﷺ یقیناً اور بھی بتلاتے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :527، صحیح مسلم :85، جامع الترمذی :1898، سنن النسائی:611]

231 عن عُبادةَ بن الصامت رضي الله عنه قال : أشهدُ أنّي سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : **((خمسُ صلواتٍ افترَضَهُنَّ اللّٰه عزوجل، مَن أحسنَ وُضوءَ هن ، وصلاهُنَّ لوقتهن ، وأتَّم ركوعَهُنَّ وسجودهنَّ ، وخشوعَهنَّ ؛ كان له على اللّٰه عهد أنْ يغفرَله ، ومَن لم يفعل ، فليس له على اللّٰه عهدٌ ؛ إنْ شاء غفرله ، وإنْ شاء عذَّبه)).**

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: پانچ نمازیں اللہ نے فرض فرمائیں جس نے ان کے لیے خوب اچھی طرح سے مکمل وضو کیا اور اوّل وقت میں ان نمازوں کو اس طریقہ پر پڑھا کہ خشوع کے ساتھ رکوع وسجدہ بھی اچھی طرح ادا کیا تو پھر اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمائے اور جو ایسا نہ کرے اللہ پر اس کا کوئی ذمہ نہیں چاہے تو معاف فرمائے اور چاہے تو عذاب دے۔

[صحیح لغیرہ۔ مالك في المؤطا: 123/1، سنن أبي داؤد :1420، سنن النسائي : 461، صحیح ابن حبان : 1729]

16- جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی ترغیب اور جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے گیا لیکن جا کر معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی اس کا بیان

232 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**صلاةُ الرجلِ في جماعةٍ تضعُفُ على صَلاتِهِ في بيتِه وفي سوقِه خمساً وعشرين ضِعفاً، وذلک أنّه إذا توضّأ فأحسنَ الوُضوء، ثم خرج إلى المسجدِ لا يُخرجُه إلا الصلاة، لم يخُطُ خُطوةً؛ إلا رُفِعت له بها درجة، وحُطَّ عنه بها خطيئةٌ، فإذا صلّى، لمْ تزل الملا ئكة تصلّي عليه مادام في مصلاّه، مالمْ يُحدِث اللهمَّ صلِّ عليه، اللهمَّ ارحمْه، ولا يزال في صلاة ما انتظر الصلاة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو گھر میں یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجے زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے اس وجہ سے کہ جب آدمی خوب اچھی طرح سے وضو کو مکمل کر کے مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادہ سے چلتا ہے کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو ہر قدم پر اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک خطا معاف ہوتی ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، تو جب تک وہ باوضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے تو وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔ [صحيح۔ صحيح البخارى :647، سنن أبی داؤد :559، صحيح مسلم : 649، صحيح مسلم:603، سنن ابن ماجه:787]

233 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ ((**أتاني الليلة رَبي، (وفي رواية): رأيتُ رَبّي في أحسنِ صورةٍ، فقال لي: يا محمّدُ! قلتُ: لَبّيک ربِّ وسعدَيک، قال: هل تَدري فيمَ يختصم الملأُ الأعلى؟ قلت لا أعلم. فوضع يده بين كتِفَيَّ حتى وجدتُ بَردَها بين ثَدْيَيَّ. أو قال: في نحري۔ فعلمتُ ما في السمواتِ وما في الأرض۔ أو قال: مابين المشرق والمغرب. قال: يا محمّد! أتدري فيم يختصم الملأ الأعلى؟ قلت: نعم، في الدرجاتِ، والكفاراتِ، ونقلِ الأقدامِ إلى الجماعاتِ،**

وإسباغِ الوضوءِ في السَّبَرات، وانتظارِ الصلاةِ بعدَ الصلاةِ ، ومَن حافظ عليهن عاش بخيرٍ ، وماتَ بخيرٍ ،
وكان من ذنوبِه كيوم ولدتهُ أُمُّه . قال : يا محمدا! قلتُ : لبيكَ وسعديكَ. فقال : إذا صلّيتَ قل: اللهمّ
! إنّي أسألكَ فِعلَ الخيراتِ، وتركَ المنكراتِ ، وحُبَّ المساكين ، وإذا أردتَ بعبادِكَ فتنةً فاقبضني
إليكَ غير مفتون۔ قال: والدرجاتُ : إفشاءُ السلامِ ، وإطعامُ الطعامِ ، والصلاةُ بالليلِ والناسُ نيامٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات میرے پاس اللہ رب العزت
(خواب میں) آئے اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اپنے رب کو خواب میں بہترین صورت میں دیکھا اللہ نے مجھ
سے فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے کہا حاضر ہوں تو اللہ نے فرمایا کیا آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں
گفتگو کر رہے ہیں؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا
ٹھنڈک کو اپنے سینہ کے درمیان محسوس کیا (اس کی وجہ سے) میں نے ہر وہ چیز جان لی جو آسمان وزمین کے اندر تھی
فرمایا کہ جو مشرق ومغرب کے درمیان تھی۔ (پھر) پوچھا کہ اے محمد ﷺ! جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کر
رہے ہیں میں نے کہا جی ہاں! میں جانتا ہوں وہ گفتگو کرتے ہیں درجات میں اور کفارات میں (یعنی ان اعمال میں جن
سے درجات بلند ہوتے ہیں اور ان اعمال میں جن سے گناہ جھڑتے ہیں) نماز باجماعت کے لیے پیدل قدم بڑھا
ناگواری میں اچھی طرح وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا، جس نے ان اعمال کو کیا وہ
رہے گا تو بھلائی کے ساتھ اور مرے گا تو بھلائی کے ساتھ اور وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا گویا آج ہی
ہوا ہو، (پھر) اللہ تعالیٰ نے کہا اے محمد ﷺ! میں نے کہا اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب
پڑھ کر فارغ ہو تو یہ کہا کرو: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَ
أردتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ“ ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیکیوں کے کرنے
برائیوں کے چھوڑنے کا اور مسکینوں کی دوستی کا اور جب تو ارادہ کرے اپنے بندوں کو فتنہ میں (یعنی گمراہی میں
مبتلا کرنے کا تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کیے اپنے پاس بلا لے۔“ [صحیح۔ جامع الترمذی :3234]

234 عن أنسِ بن مالكٍ رضي الله عنه قال : قال ﷺ : ((مَن صلّى للهِ أربعين يوماً في جماعةٍ
يُدرِكُ التكبيرةَ الأُولى ؛ كُتِبَ له بَراءتان: بَراءةٌ من النّارِ ، وبراءةٌ من النِّفاقِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو قسم کی آزادی ملتی ہے ① جہنم سے آزادی ② نفاق سے آزادی۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :241]

235 عن سعید بن المسیب عن رجل من الانصار قال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول : ((**فإنْ أتى المسجد فصلّى في جماعة غُفرله ، فإنْ أتى المسجد وقد صلّوا بعضاً وبقي بعض ؛ صلّى ما أدرک ، وأتَم ما بقيَ كان كذلک، فإنْ أتى المسجد وقد صلّوا فأتمّ الصلاة كان كذلک**)).

سعید بن میسّب رحمہ اللہ ایک انصاری صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر اس نے مسجد میں آ کر نماز با جماعت ادا کی تو اس کو بخش دیا جائے گا اور اگر وہ مسجد میں آیا جبکہ نماز کا کچھ حصہ گزر چکا تھا تو اس نے کچھ نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور باقی ماندہ کو مکمل کرلیا تو اس کو بھی بخش دیا جائے گا اور اگر وہ مسجد میں آیا اور جماعت ہو چکی تھی اس نے پوری نماز ادا کی تو اس کو بھی بخش دیا جائے گا۔ [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 563]

17- نماز با جماعت کے لیے کثرتِ تعداد کی ترغیب

236 عن أُبيّ بن كعب رضي الله عنه قال : صلّى بنا رسولُ الله ﷺ يوما الصبحَ ، فقال: ((أشاهِدٌ فلان؟)). قالوا: لا، قال : ((أشاهِدٌ فلان؟)) قالوا: لا، قال: ((إنَّ هاتين الصلا تين أثقلُ الصلوات على المنافقين، ولو تعلمون ما فيهما لأتيتُموهما ولو حَبْواً على الرُّكَبِ ، وإنَّ الصفَّ الأولَ على مِثلِ صفِّ الملا ئكةِ ، ولو عَلمتُمْ مافي فضيلتِه لابْتَدَرتُموه ، وإنَّ صلاةَ الرجلِ مع الرجلِ أزكى مِن صلا تِه وحده، وصلا تَه مع الرجلين أزكى من صلا تِه مع الرجل، وكلما كَثُرَ فهو أحبُّ إلى الله عزوجل)).

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر (نماز سے فارغ ہو کر) دریافت فرمایا کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، پھر دریافت فرمایا کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دو نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر بہت بھاری ہیں اگر تمھیں یہ معلوم ہو جائے کہ (جماعت کے ساتھ) ان نمازوں کے پڑھنے میں کتنا ثواب ہے تو زمین پر اگر تمھیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر بھی آنا پڑتا تو تم ضرور آتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو اس میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے اور ایک آدمی کی نماز دوسرے آدمی کے ساتھ (ایک امام ہو دوسرا مقتدی) اکیلے نماز پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے اسی طرح جتنی بڑی جماعت میں نماز پڑھی جائے گی وہ اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 554 ، سنن النسائی ، 843، صحیح ابن خزیمۃ : 1476]

18- جنگل میں نماز پڑھنے کی ترغیب

237 عن أبي سعيد الخُدريّ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**الصلاة في الجماعةِ تَعدِلُ خمسًا وعشرين صلاةً ، فإذا صلاها في فلاةٍ ، فأتَمَّ ركوعَها وسجودَها؛ بلغت خمسين صلاةً**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز باجماعت ادا کرنا پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جب کوئی شخص جماعت کی نماز جنگل میں ادا کرے اس طرح کہ اس کا رکوع اور سجدہ بھی پوری طرح سے کرے تو یہ نماز (ثواب میں) پچاس نمازوں کے برابر ہوتی ہے۔

[صحيح۔ سنن أبی داؤد : 560 ، مستدرك حاكم : 208/1، صحيح ابن حبان : 746]

238 عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إذا كان الرجلُ بأرضِ قِيٍّ فحانتِ الصلاةُ، فليتوضّأْ ، فإنْ لمْ يجدْ ماءً فليتيمّمْ ، فإنْ أقام صلّى معه ملكاه ، وإنْ أذّن وأقام صلّى خلفه مِن جنود الله مالا يُرى طرفاه**)).

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی جب جنگل میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اگر پانی میسر نہ ہو تو تیمم کر لے پھر اگر وہ اقامت کہہ کر نماز پڑھے گا تو اس کے ساتھ اس کے فرشتے نماز پڑھیں گے اور اگر وہ اذان اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے تو اس کے پیچھے اللہ کے لاتعداد لشکر نماز پڑھیں گے۔

[صحيح۔ المصنف لعبد الرزاق : 1955]

239 عن عقبة بن عامر رضى الله عنه عن النبي ﷺ: ((**يَعجبُ ربُّک مِن راعي غنم، في رأْس شَظِيَّةٍ، يؤذِّن بالصلاةِ ويصلّي، فيقول الله عزوجل: انظرو إلى عبدي هذا يؤذِّن ويقيم الصلاة، يخاف مني، قد غفرت لعبدي، وأدْخَلْتُه الجنة**)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی بکریاں چرانے والا کسی پہاڑ کی جڑ میں (یا جنگل میں) اذان کہتا ہے اور نماز پڑھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بے حد خوش ہوتا ہے اور تعجب کرتے ہوئے فرشتوں سے

فرماتا ہے۔ دیکھو میرا بندہ اذان کہہ کر نماز پڑھنے لگا یہ سب میرے ڈر کی وجہ سے کر رہا ہے میں نے اس کی مغفرت کر دی اور جنت میں داخل کر دیا۔ [صحیح۔ سنن أبي داؤد : 1203 ، سنن النسائی : 666]

19- فجر اور عشاء کی نماز کو خاص طور پر جماعت کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب اور ان میں تاخیر وسستی کرنے پر وعید

240 حدیث: عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**مَن صلّى العشاء في جماعةٍ ، فكأنّما قام نصفَ اليل، ومَن صلّى الصبحَ في جماعةٍ فكأنما صلّى الليل كله**)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات تک قیام کیا اور جس شخص نے صبح کی نماز بھی جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے تمام رات نماز پڑھی (قیام کیا)۔[صحیح۔ مالك فی المؤطا : 132/1 ، صحیح مسلم :656، سنن أبي داؤد: 555]

241 حدیث: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إنَّ أثقل صلاةٍ على المنافقين صلاةُ العِشاء وصلاةُ الفجر، ولوْ يعلمون ما فيهما لأَتَوْهما ولو حَبْوًا ، ولقد هَمَمْتُ أنْ آمُر بالصلاةِ فتقامَ ، ثم آمرَ رجلاً فيصلِّيَ بالناسِ ، ثم أنطلِقَ معي برجالٍ معهم حُزَمٌ من حَطبٍ إلى قومٍ لا يشهدون الصلاةَ فأُحرِّق عليهم بيوتَهم بالنار**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بوجھل منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز ہے اگر انہیں ان دونوں کی فضیلت کا علم ہو جائے تو ضرور ان دونوں کی جماعت میں حاضر ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر ہی کیوں نہ آنا پڑے میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز کا حکم کروں نماز کھڑی کی جائے پھر کسی شخص کو نماز پڑھانے کے لیے کہوں اور میں بذاتِ خود ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ کرلوں کہ جن کے پاس ایندھن ہو اور پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو

بلاعذر جماعت کی نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور جا کران کے گھروں کو جلا دوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری : 657 ، صحیح مسلم : 651]

242 عن رجل من النّخع قال: سمعتُ أبا الدرداء رضي اللّٰه عنه حين حضرتُهُ الوفاة قال: أحدِّثُكم حديثاً سمعتُه عن رسول اللّٰه ﷺ ، سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ يقول: ((**اعبُدِ اللّٰهَ كأنك تراه ، فإن لم تَكُن تراه فإنه يراك، واعدُدْ نفسك في الموتى، وإياك ودعوةَ المظلوم، فإنها تُستجاب. ومَن استطاع منكم أنْ يشهَدَ الصلاتين : العِشاءَ والصبحَ ولو حَبْوًا فليفعلْ**)).

قبیلہ نخع کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو وفات کے وقت یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اللہ کو دیکھ رہا ہے، اگر ایسا نہ ہو سکے تو (یاد رکھ) کہ وہ تجھے (ہر وقت) دیکھ رہا ہے (مراد اخلاص ہے) اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر، اور مظلوم کی بددعا سے بچ یقیناً وہ قبول کی جاتی ہے اور اگر کوئی تم میں سے گھٹنوں کے بل چل کر بھی فجر اور عشاء کے لیے آنے کی استطاعت رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ ضرور ایسا کرے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 374]
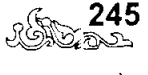
243 عن سَمُرَةَ بن جُندبٍ رضي اللّٰه عنه عن النبي ﷺ قال : ((**مَن صلّى الصُّبحَ فهو في ذِمّة اللّٰهِ**)).

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز (باجماعت) ادا کی وہ اللہ کی حفظ و امان میں ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه : 3946]

244 عن أبي بكر بن سليمان بن أبي حَثمة: **أنَّ عُمَرَ بنَ الخطابِ رضي اللّٰه عنه فَقَدَ سليمانَ بن أبي حَثْمة في صلاةِ الصبح ، وأنّ عُمرَ غدا إلى السوق، ومَسكنُ سليمان بين المسجد والسوق، فَمَرَّ على الشّفاءِ أمِّ سليمان، فقال لها: لم أرَ سليمان في الصبح! فقالت: إنّه باتَ يصلّي ، فغلبتُه عيناه ! قال عمر: لأَنْ أشهدَ صَلاةَ الصبحِ في جماعةٍ أحبُّ إليَّ مِن أنْ أقومَ ليلةً .**

ابوبکر بن سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابی حثمہ رحمہ اللہ کو فجر کی نماز میں نہ پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صبح کو بازار جانا ہوا اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا ان کی والدہ شفاء پر گزر ہوا تو ان سے

پوچھا کہ سلیمان آج صبح کی نماز میں نہیں تھے؟ والدہ نے کہا رات بھر نوافل میں مشغول رہا نیند کے غلبہ سے آنکھ لگ گئی۔ آپ نے فرمایا میں صبح کی جماعت میں شریک ہوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ رات بھر نوافل پڑھوں۔

[صحيح موقوف۔ مالك في المؤطا : 131/1]

245 عن أبي الدرداء رضي الله عنه النبي ﷺ قال: ((**مَن مشى في ظُلْمةِ الليلِ إلى المساجد ؛ لَقِيَ الله عزوجل بنورٍ يومَ القيامةِ**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف گیا تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے مکمل نور کے ساتھ ملے گا۔ [صحيح لغيره۔ طبراني في الأوسط :4697 ، صحيح ابن حبان : 2044]

20-عذر کے بغیر ترکِ جماعت پر وعید

246 عن ابن عباس رضي الله عنهما ؛ أنّ النبي ﷺ قال: ((مَن سَمِع النداءَ فلم يُجِبْ ؛ فلا صلاةَ له إلا مِن عُذرٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اذان سن کر (نماز کے لیے مسجد میں) نہیں آتا، اس کی کوئی نماز نہیں، سوائے کسی عذر کی صورت کے۔''

[صحيح۔ سنن ابن ماجه : 793، صحيح ابن حبان : 426 ، مستدرك حاكم : 245/1]

247 عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه قال : سمعتِ رسول الله ﷺ يقول: ((ما مِنْ ثلا ثةٍ في قريةٍ ولا بَدْوٍ ، لا تُقام فيهم الصلاةُ ؛ إلا قد استَحْوَذَ عليهم الشيطان ، فعليكم بالجماعة ؛ فإنّما يأْكلُ الذئبُ مِن الغنمِ القاصيةَ)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس کسی گاؤں یا بستی میں تین فرد بھی ہوں اور ان میں نماز با جماعت کا اہتمام نہ ہو، تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے لہٰذا تم جماعت کو لازم پکڑو، بھیڑیا ہمیشہ دور رہنے والی اکیلی بکری ہی کو کھاتا ہے۔ [حسن، صحيح۔ مسند أحمد : 196/5، سنن أبي داؤد : 547 ، سنن النسائي : 848، صحيح ابن خزيمة : 1477، صحيح ابن حبان : 2098]

248 قال ابن مسعود رضى الله عنه ((ولو أنكم صليتم في بيوتِكم ، كما يُصلي هذا المتخلِّفُ في بيته لَتَركتم سُنَّةَ نبيكم ، ولو تركتم سُنَّةَ نبيكم لضللتم)) الحديث.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہی نمازیں پڑھنے لگو جس طرح کہ نماز سے پیچھے رہنے والے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں تو تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے اور اگر تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ [صحيح۔ صحيح مسلم : 654، سنن أبي داؤد:550]
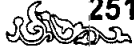
249 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لقد هَمَمْتُ أنْ آمَرَ فِتيَتي فَيَجمعوا

لي حُزَماً من حَطبٍ ، ثُم آتي قَوماً يصلون في بيوتِهم، ليست بهم علة ؛ فأُحَرِّقَها عليهم ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اپنے گھروں میں نمازیں پڑھتے ہیں، انہیں کوئی عذر بھی نہیں ہے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 651، سنن النسائی داؤد : 549، سنن ابن ماجه : 791، جامع الترمذی :217]

250 حدیث نبوی عن عَمرو بن أمّ مَكتومٍ رضي الله عنه قال : قلتُ : يا رسولَ اللّهِ ﷺ ! أنا ضريرٌ شاسعُ الدارِ ، ولي قائدٌ لا يلايِمُني ، فهل تجدُ لي رخصةً أنْ أُصَلّيَ في بيتي ؟ قال : ‹‹ تسمعُ النداءَ ؟ ››. قال: نعم، قال: ‹‹ ما أجدُلک رخصةً ››.

سیدنا عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نابینا آدمی ہوں، گھر دور ہے اور میرا قائد (ہاتھ پکڑ کر لانے والا) میری مدد نہیں کرتا، تو کیا میرے لیے رخصت ہے کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اذان سنتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تیرے لیے رخصت نہیں پاتا۔“ [حسن، صحیح۔ مسند أحمد : 423/3، سنن أبی داؤد:552، سنن ابن ماجه : 792، صحیح ابن خزیمة : 1480، مستدرك حاكم : 247/1]

251 حدیث نبوی عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: مَنْ سَمِعَ ‹‹ حيَّ على الفلاح ›› فلم يُجِبْ ؛ فقد ترک سُنَّةَ محمّدٍ رسولِ الله ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس نے حی علی الفلاح سن کر بھی (عملی طور پر) جواب : (جماعت میں شریک نہ ہوا) یقیناً اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کو چھوڑا۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط :7986]

21- نفلی نماز گھر میں ادا کرنے کی ترغیب

252 عن جَابرٍ ـ هو ابنُ عبدالله رضي الله عنهما ـ قال : قال رسول الله ﷺ : ((إذا قضى أحدُكم الصلاة في مسجدِه فليجعل لبيته نصيبًا مِن صلاتِه، فإنّ الله جاعلٌ في بيتِه مِن صلاتِه خيرًا)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی (فرض) نماز مسجد میں پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی (بقیہ نوافل) نماز میں سے کچھ حصہ گھر کے لیے رکھ دے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں نماز کی وجہ سے خیر (و برکت) فرماتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :778]

253 عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((مَثَلُ البيتِ الذي يُذكرُ اللّٰهُ فيه، والبيتِ الذي لا يُذكر اللّٰهُ فيه، مَثَلُ الحيِّ والميّتِ)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور وہ گھر جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا ان کی مثال زندہ و مردہ کی طرح ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :6407، صحیح مسلم:779]

254 عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال : سألتُ رسولَ اللّٰه ﷺ : أيّما أفضلُ ؟ الصلاةُ في بيتي ، أو الصلاةُ في المسجدِ ؟ قال ((ألا ترى إلى بيتي ما أقربَه من المسجد! فلأَنْ أصليَ في بَيتي أحبُّ إليَّ مِن أَنْ أصليَ في المسجدِ ، إلاّ أَنْ تَكونَ صلاةً مكتوبةً)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنا افضل ہے یا مسجد میں ادا کرنا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرا گھر مسجد سے کتنا نزدیک ہے؟ لیکن مجھے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ پسند ہے مسجد میں نماز پڑھنے سے سوائے فرض نماز کے (کہ وہ تو مسجد ہی میں ادا کرنا ضروری ہے)۔ [صحیح۔ مسند أحمد :342/4، سنن ابن ماجه :1378، صحیح ابن خزیمة : 1202]

22-ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کی ترغیب

255 صحیح عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه ﷺ قال: ((**لا يزالُ العبدُ في صلاةٍ ما كان في مصلاّه ينتظرُ الصلاةَ ، والملائكةُ تقول: اللهمّ اغفرْله ، اللهم ارحَمْهُ ، حتّى يَنصرفَ أو يُحدِث**)). **قيل: وما يُحدِث؟ قال: ((يفسو أو يضرط))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک نماز ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ اپنے مصلّے پر بیٹھا (دوسری) نماز کا انتظار کر رہا ہو، فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ یہاں تک کہ وہ اُٹھ جائے یا بے وضو ہو جائے۔'' عرض کیا گیا: بے وضو کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہوا خارج کرے یا گوز مارے۔'' [صحيح- صحيح مسلم :649، سنن أبي داؤد:471]

256 صحیح عن ابن عباس رضي اللّٰه عنهما قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**أتاني الليلةَ ربي، (وفي رواية) : رأيتُ ربّي في أحسنِ صورةٍ ، فقال لي : يا محمّدُ! قلت : لبَّيْک ربِّ وسعدَيْکَ ! قال : هل تَدري فيمَ يختصم الملأُالأعلى ؟ قلت : لا أعلم ، فوضع يده بين كَتِفيَّ حتى وجدتُ بَرْدَها بين ثَدْيَيَّ . أو قال : في نَحري. فعلمتُ ما في السمواتِ وما في الأرضِ . أو قال : ما بين المشرقِ والمغربِ. قال : يا محمد! أتدري فِيمَ يختصم الملأُالأعلى؟ قلتُ : نَعَم ، في الدرجاتِ والكفارات ، ونقلِ الأقدامِ إلى الجماعاتِ ، وإسباغِ الوضوءِ في السَّبَرات ، وانتظار الصلاةِ بعد الصلاةِ ، ومَن حافظَ عليهن عاشَ بِخير ، ومات بخير، وكان مِن ذنوبه كيوم ولدتْه أمه**)). الحديث

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات میرے پاس اللہ تعالیٰ (خواب میں) آئے اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے اپنے رب کو خواب میں بہترین صورت میں دیکھا (اللہ تعالیٰ نے) مجھ سے فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے کہا حاضر ہوں اللہ تعالیٰ نے پوچھا مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کرتے ہیں؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینہ کے درمیان میں نے محسوس کیا، اور (اس کی وجہ سے) میں نے ہر وہ چیز جان لی جو آسمان وزمین کے اندر تھی، یا یہ فرمایا کہ جو

مشرق ومغرب کے درمیان تھی۔ (پھر) پوچھا کہ اے محمد ﷺ! جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس چیز میں گفتگو کر رہے ہیں میں نے کہا جی ہاں! میں جانتا ہوں وہ گفتگو کرتے ہیں درجات اور کفارات میں یعنی ان اعمال میں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں اور ان اعمال میں جن سے گناہ جھڑتے ہیں، باجماعت نماز کے لیے قدم بڑھانا اور ناگواری میں اچھی طرح وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ جس نے ان اعمال کو اہتمام کے ساتھ کیا وہ زندہ رہے گا تو بھلائی کے ساتھ اور مرے گا تو بھلائی کے ساتھ اور وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا گویا آج ہی پیدا ہوا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :3234]

257 عن أبي سعيد الخُدري رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**ألا أدلُّكم على ما يُكَفِّرُ اللّٰهُ به الخطايا ، ويزيدُ به في الحسناتِ ؟**)). **قالوا: بلى يا رسول اللّٰه ! قال : ((إسباغُ الوُضوءِ أو الطُّهورِ في المكاره ، وكثرةُ الخُطا إلى [هذا] المسجد، والصلاةُ بعد الصلاةِ، وما مِن أحدٍ يَخرج من بيتِه مُتطَهِّرًا حتى يأتيَ المسجدَ فيصلي فيه مع المسلمين أو مع الإمام ، ثم ينتظرُ الصلاةَ التي بعدها ؛ إلا قالتْ الملائكةُ : اللهم اغفرله ، اللهم ارحمْه)). الحديث**

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''کیا میں تمھیں وہ اعمال نہ بتاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ غلطیاں معاف فرما دیتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ فرما دیتا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں! اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت کامل (خوب اچھی طرح) وضو کرنا جب (سردی وغیرہ کی وجہ سے) دل نہ چاہتا ہو، اور مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔'' جو شخص اپنے گھر سے باوضو ہو کر آیا اور باجماعت نماز ادا کی پھر اگلی نماز کا انتظار کرنے لگا تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه :776، 427، صحیح ابن خزیمة :357، صحیح ابن حبان : 402]

258 عن أنسٍ رضي اللّٰه عنه عن النبي ﷺ ؛ أنه قال : ((**ثلاثٌ كفاراتٌ ، وثلاثٌ درجاتٌ ، وثلاثٌ منجياتٌ، وثلاثٌ مهلكاتٌ ؛ فأمّا الكفاراتُ : فإسباغُ الوضوء في السَّبَرات ، وانتظارُ الصلاةِ بعد الصلاةِ، ونقلُ الأقدام إلى الجماعاتِ. وأمّا الدرجاتُ : فإطعام الطعام، وإفشاءُ السلامِ ، والصلاةُ بالليل والناس**

نیام. وأمّا المنجياتُ : فالعدلُ في الغضب والرضا ، والقَصْدُ في الفقر والغنى ، وخشيةُ اللّٰه في السرّ والعلانية. وأمّا المهلكاتُ : فَشُحٌّ مطاع، وهوىً متَّبع ، وإعجابُ المرءِ بنفسه)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں (گناہوں کا) کفارہ ہیں، اور تین چیزیں درجات (کی بلندی کا باعث) ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں (ہی) ہلاک کرنے والی ہیں۔

کفارات: ① سخت سردی میں اچھی طرح سے مکمل وضو کرنا ② ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ③ نماز باجماعت کے لیے قدموں کا اُٹھانا۔

درجات: ① کھانا کھلانا ② سلام کو عام کرنا ③ رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

باعثِ نجات: ① غصہ ہو یا خوشی ہر حال میں عدل کرنا ② تنگدستی ہو یا خوشحالی ہر حال میں میانہ روی اختیار کرنا ③ تنہائی اور محفل میں اللہ سے ڈرنا۔

مہلک چیزیں: ① بخل و کنجوسی ② اتباعِ خواہشات ③ خود پسندی یعنی اپنے آپ میں تکبر کرنا۔

[حسن لغيره۔ مسند البزار (كشف الأستار :80]

259 عن عقبة بن عامرٍ رضي اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه ﷺ ؛ أنّه قال : ((القاعدُ على الصلاةِ كالقانِتِ ، ويُكتبُ من المصلين، من حين يخرجُ من بيته حتى يَرجعَ إليه)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسا ہی ہے کہ جیسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والا اور جب وہ گھر سے نماز کے لیے نکلتا ہے تو گھر لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔

[صحيح۔ صحيح ابن حبان :2036، مسند أحمد:157/4]

23- صبح اور عصر کی نماز کی اہتمام کے ساتھ حفاظت کرنے کی ترغیب

260 عن أبي موسى رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**مَن صلى البَرْدَين دخل الجنّة**)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) ادا کیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :574، صحیح مسلم :635]

261 عن أبي زُهيرٍ عُمارَةَ بنِ رُوَيبة قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((**لن يَلِجَ النارَ أحدٌ صلّى قَبلَ طلوعِ الشمسِ ، وقبل غروبها. يعني الفجرَ والعصرَ**)).

سیدنا ابوزہیر عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھتا ہو۔ یعنی فجر اور عصر۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:634]

262 عن جُندَبِ بنِ عبدِالله رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَن صلى الصبحَ فهو في ذمَّة الله ، فلا يطلُبَنَّكُمُ اللهُ مِن ذِمَّتهِ بشيءٍ ؛ فإنّه من يَطْلُبُه من ذِمّته بشيءٍ يُدرِكْهُ ، ثمّ يَكُبُّه على وجهه في نارِ جَهَنَّم**)).

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ کی حفظ وامان میں ہے لہٰذا ہرگز اللہ تعالیٰ تم سے اپنے حفظ وامان کے بارے میں سوال نہ کرے اور جس سے اللہ نے اپنی حفظ وامان کے متعلق سوال کر لیا تو اللہ اس پر گرفت فرمائے گا اور پھر اُسے چہرے کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :657]

263 عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**تجتمع ملا ئكةُ الليل وملا ئكةُ النهار، في صلاة الفجرِ ، وصلاةِ العصر ، فيجتمعون في صلاةِ الفجر، فتصعَد ملا ئكةُ الليل، وتَثبتُ ملا ئكةُ النهار، ويجتمعون في صلاةِ العصر، فتصعَد ملا ئكةُ النهار، وتثبُتُ ملا ئكةُ الليل، فيسألُهم ربُّهم** :

كيف تركتم عبادي ؟ فيقولون : أتيناهم وهم يصلون ، وتركناهم وهم يصلون ، فاغفرْلهم يومَ الدين ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دن اور رات کے فرشتے صبح اور عصر کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں پھر فجر کے وقت جب فرشتے جمع ہوتے ہیں تو رات کے فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے باقی رہتے ہیں اور وہ عصر کی نماز میں پھر اکٹھے ہو جاتے ہیں تو دن کے فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے باقی رہ جاتے ہیں۔ تو ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے۔ حالانکہ وہ ان کی حالت کو خوب جاننے والا ہے (اے فرشتو!) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کو چھوڑ کر آئے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اے اللہ! تو انہیں روزِ قیامت بخش دینا۔ [**صحیح**۔ صحيح البخاری :555، صحيح مسلم : 632، سنن النسائی : 485]

24- فجر اور عصر کے بعد جائے نماز میں بیٹھے رہنے کی ترغیب

264 حدیث نبوی عن أنسِ بن مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَن صلّى الصبحَ في جَماعة ، ثم قعدَ يذكُرُ اللّه حتى تَطلُعَ الشمسُ ، ثم صلّى ركعتين، كانتْ له كأجرِ حجةٍ وعُمرةٍ**)). **قال: قال رسول اللّه** ﷺ: ((**تامةٍ تامة تامة**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہوگا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: کہ پورا پورا (یعنی کامل ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا)۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :586]

265 حدیث نبوی عن ابن عُمرَ رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَن صلّى الصبح ، ثم جلس في مجلسِه حتى تُمكِنَه الصلاةُ ، كان بمنزلة عُمرةٍ وحَجّةٍ مُتقَبَّلَتَين**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فجر کی نماز ادا کر کے نمازِ اشراق کی ادائیگی تک جائے نماز پر ہی بیٹھا رہے تو اس کے لیے مقبول شدہ عمرہ و حج کا ثواب ہوگا۔[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :5598]

266 حدیث نبوی عَنْ سَمَّاك أنه سأل جابرَ بنَ سَمُرَةَ رضى الله عنه : كيفَ كان رسول الله ﷺ يصنع إذا صلى الصبحَ ؟ قال: **كان يقعدُ في مُصَلَّاهُ إذا صلى الصبح حتى تطلُعَ الشمسُ**.

سماک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ فجر پڑھنے کے بعد کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ سورج نکلنے تک جائے نماز میں بیٹھے رہتے۔ (پھر نمازِ اشراق پڑھ کر اُٹھتے)۔

[صحیح ۔ صحیح ابن خزیمة :757 ، صحیح مسلم :670، سنن أبی داؤد :4850، جامع الترمذی : 585]

25- فجر، عصر اور مغرب کے بعد ذکر کرنے کی ترغیب

267 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**مَن قال دُبُرَ صلاةِ الغَداةِ : (لا إله إلا اللّٰهُ وحدَه لا شَرِيْکَ له ، له الملکُ، وله الحمدُ، يحيي ويميت، بيده الخير، وهو على كل شيءٍ قدير. مئةَ مرة) ، قَبلَ أنْ يَثنيَ رجليه ؛ كان يومئذ من أفضل أهلِ الأرضِ عملًا ، إلا مَن قال مثلَ ما قال ، أو زاد على ما قال**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو (۱۰۰) مرتبہ اپنی اسی حالتِ نماز میں بیٹھے ہوئے یہ کلمات پڑھے ''**لا إله إلا اللّٰهُ وحدَه لا شَرِيْکَ له ، له الملکُ، وله الحمدُ، يحيي ويميت، بيده الخير، وهو على كل شيءٍ قدير**'' وہ اس دن روئے زمین پر رہنے والے تمام لوگوں سے افضل اور بہتر عمل والا ہوگا سوائے اس شخص کے کہ جس نے اتنی ہی مرتبہ یہ کلمات پڑھے ہوں یا اس سے زیادہ (ذکر کیا ہو)۔ [حسن - طبرانی فی الأوسط :7196]

268 وعن عبدالرحمن بن غَنمٍ عن النبي ﷺ ؛ أنه قال : ((**من قال قَبل أنْ ينصرفَ ويَثنيَ رِجلَيه من صلاةِ المغربِ والصبحِ : (لا إلهَ إلا اللّٰهُ وحدَه لا شريکَ له ، له الملکُ ، وله الحمدُ، يحيي ويميت ،وهو على كل شيءٍ قدير. عشَر مرات) ؛ كتب اللّٰه له بكل واحدةٍ عشرَ حسناتٍ ، ومحا عنه عشرَ سيئاتٍ ، ورَفَع له عشرَ درجاتٍ ، وكانت حِرزاً من كل مكروه، وحِرزاً من الشيطان الرجيم، ولم يَحِلَّ لذنب أن يُدركه إلا الشركُ ، وكان من أفضل الناس عَمَلاً ، إلا رجلاً يَفضلُهُ، يقول أفضلَ مما قال**)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح اور مغرب کی نماز کے بعد اسی حالتِ (نماز) میں بیٹھے ہوئے دس مرتبہ پڑھے ''**لا إلهَ إلا اللّٰهُ وحدَه لا شريکَ له ، له الملکُ ، وله الحمدُ، يحيي ويميت ،وهو على كل شيءٍ قدير**'' ہر ایک کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دے گا اور دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے لیے دس درجے بلند فرما دے گا اور وہ شیطان مردود اور ہر قسم کے مکروہ فعل سے محفوظ رہے گا اور اس دن

شرک کے علاوہ کوئی بھی گناہ اس کو نہ پہنچ سکے گا (یعنی گناہ کی وجہ سے وہ تباہ و برباد نہیں ہوگا سوائے شرک کے)۔ اور وہ تمام لوگوں میں سے عمل کے اعتبار سے افضل ہوگا، علاوہ اس کے جو اس سے بہتر ذکر کر لے۔

[حسن لغیرہ ۔ مسند أحمد :227/4]

26- بغیر کسی عذر کے عصر کی نماز چھوڑنے پر وعید

269 حدیث عن أبي الدرداء رضي اللّٰهُ عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**من ترک صلاةَ العصر متعمِّدًا فَقَدْ حَبِطَ عملُه**)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے (نیک) عمل ضائع ہو گئے۔ [صحیح ۔ مسند أحمد :442/6]

270 حدیث عن ابنِ عمرَ رضي اللّٰه عنهما عن النبي ﷺ قال: ((**الذي تفوتُه صلاةُ العصر ؛ فكأنما وُتِرَ أهلُه ومالُه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی عصر کی نماز فوت ہو جائے وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ [صحیح ۔ مالك فی المؤطا :11/1 ، صحیح البخاری:552، جامع الترمذی :175، سنن النسائی : 478 ، سنن ابن ماجه : 685، صحیح ابن خزیمة : 335]

27-منصبِ امامت کو خوب ذمہ داری کے ساتھ ادا کرنے کی ترغیب اور اس میں کمی وکوتاہی پر وعید

271 عن أبي علي المصري قال : سافرنا مع عُقبةَ بنِ عامرِ الجُهَنيّ رضي الله عنه ، فحضَرتُنا الصلاة، فأردْنا أنْ يَتَقَدَّمَنا ، فقال : إنّي سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((مَن أمَّ قومًا ، فإنْ أتَّم ، فله التمامُ، ولهم التمام، وإنْ لم يُتِمَّ ؛ فلهم التمام، وعليه الإثم)).

ابوعلی مصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو ہم نے چاہا کہ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے ہو جائیں۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جس نے لوگوں کی امامت کی اور نماز پورے طریقے پر ادا کی تو اس (امام) کی بھی پوری لکھی جائے گی اور (مقتدیوں) کی بھی اور اگر (اس نے نماز) پورے طریقے سے ادا نہیں کی تو لوگوں کی پوری ہوگی اور اس (کمی) کا گناہ اس پڑھانے والے پر ہوگا۔ [حسن، صحیح ۔ مسند أحمد :154/4 ، سنن أبی داؤد :580، سنن ابن ماجه :983، مستدرك حاكم : 27/1 ، صحيح ابن خزيمة : 1513، صحيح ابن حبان : 2218]

28-ایسے شخص کے لیے امامت پر وعید کہ جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں

272 عن عطاء بن دينار الهُذَلِي رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**ثلاثةٌ لا يَقبلُ اللّٰهُ منهم صلاةً ، ولا تَصعَدُ إلى السماءِ ، ولا تُجاوزُ رؤوسَهم : رجلٌ أمَّ قومًا وهم له كارهون، ورجل صلى على جنازةٍ ولم يؤمَر ، وامرأة دعاها زوجُها من الليل فأبتْ عليه**)).

سیدنا عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جن کی کوئی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور نہ ان کی نمازیں آسمان کی طرف چڑھتی ہیں (بلکہ) ان کے سروں سے بھی اوپر نہیں جاتیں ① وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرے حالانکہ وہ اس سے ناخوش ہوں (ناخوش شرعی عذر کی بنا پر ہوں) ② وہ شخص جو کسی میت کی نماز جنازہ بغیر ولی کے کہے پڑھائے ③ وہ عورت جسے اس کا شوہر رات کو بلائے اور وہ انکار کر دے۔

[صحيح لغيره ـ صحيح ابن خزيمة :1518]

273 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ثلا ثةٌ لا تُجاوزُ صلاتُهم آذانَهمُ : العبدُ الآبِقُ حتى يرجعَ ، وامرأةٌ باتت وزوجُها عليها ساخط ، وإمامُ قومٍ وهم له كارهون**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی ① آقا سے بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آئے ② وہ عورت کہ جو اس حال میں رات گزارے کہ اس پر اس کا خاوند ناراض ہو ③ لوگوں کا وہ امام جس سے نمازی خوش نہ ہوں۔ [حسن ـ جامع الترمذی :360]

29- پہلی صف میں نماز پڑھنے کی ترغیب، صفوں کی درستگی اور مل کر صف میں کھڑا ہونے خاص طور پر دائیں طرف کھڑا ہونے کا بیان

274 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**لو يعلمُ الناسُ ما في النداءِ والصفِّ الأولِ ، ثم لم يجدوا إلا أنْ يَستَهِموا عليه ، لا سْتَهموا**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑا ہونے میں کتنا اجر وثواب ہے تو اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنی پڑے تو وہ قرعہ اندازی بھی کریں۔

[صحيح ـ جامع البخاری :615 ، صحيح مسلم :437]

275 عن العِرباض بنِ ساريةَ رضي الله عنه : **أن رسول الله ﷺ كان يستغفر للصف المتقدِّمِ ثلاثاً ، وللثاني مرة.**

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلی صف (والوں) کے لیے تین مرتبہ دعاءِ مغفرت فرماتے تھے۔اور دوسری صف (والوں) کے لیے ایک مرتبہ۔" [صحيح ـ سنن ابن ماجه :996 ، سنن النسائی :817، صحيح ابن خزيمة :1558، مستدرك حاكم : 214/1 ، صحيح ابن حبان : 2155]

276 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه قال : **قال رسول الله ﷺ : ((إن اللّهَ وملائكتَه يصلون على الصف الأوَّلِ)). قالوا : يا رسول اللّه! وعلى الثاني ؟ قال : ((إن اللّه وملائكته يصلون على الصف الأول)). قالوا: يا رسول اللّه ! وعلى الثاني ؟ قال : ((وعلى الثاني)).**

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ پہلی صف (والوں) پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا دوسری صف پر بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ پہلی صف (والوں) پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے

ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیا دوسری صف پر بھی؟ فرمایا: ہاں دوسری صف پر بھی۔

[حسن ـ مسند أحمد :262/5 ، طبراني في الكبير :640]

277 عن البراءِ بنِ عازبٍ رضي الله عنه قال : **كان رسولُ الله ﷺ يأتي ناحيةَ الصف ، ويُسَوِّي بين صدورِ القوم ومناكِبِهم، ويقول: ((لا تختلفوا فتخلفَ قلُوبُكم ، إن الله وملائكتَه يصلون على الصف الأوَّلِ)).**

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے کنارے تک تشریف لاتے اور لوگوں کے سینوں اور کندھوں کو برابر کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے (صفوں میں) آگے پیچھے مختلف نہ رہو ورنہ اس کے نتیجہ میں (خدانخواستہ) تمہارے دلوں میں باہم اختلاف نہ پیدا ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے دعاء مغفرت کرتے ہیں پہلی صف (والوں) کے لیے۔ [صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :1557]

278 عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((سَوُّوا صفوفَكم ؛ فإن تسويةَ الصفِّ من تمامِ الصلاةِ)).** وفي رواية: **((فإن تسويةَ الصفوفِ من إقامةِ الصلاةِ)).**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوں کو برابر رکھا کرو اس لیے کہ صف کی برابری درستگی نماز کی تکمیل اور اقامتِ صلوۃ کا ایک حصہ ہے۔

[صحيح ـ صحيح البخاري :723 ، صحيح مسلم :433، سنن ابن ماجه :993، سنن أبي داؤد : 671، 667]

279 عن ابن عمرَ رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : **((أقيموا الصفوفَ ، وحاذُوا بين المناكبِ ، وسُدُّوا الخَلَلَ ، ولينوا بأيدي إخوانكم ، ولا تَذَرُوا فُرُجاتٍ للشيطان ، ومَن وصل صفًا وصله الله ، ومن قطع صفًا قطعه الله)).**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے: صفوں کو درست کرلو، کندھوں کو برابر رکھو، درمیان میں فاصلہ نہ رہنے دو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم بن جاؤ۔ اور شیطان کے لیے خلا نہ چھوڑو، جس نے صف کو ملایا، اللہ اسے (اپنی رحمت سے) ملائے گا اور جس نے صف کو کاٹا اللہ اسے (اپنی رحمت سے) محروم کر دے گا۔

[صحيح ـ مسند أحمد :98/2 ، سنن أبي داؤد :666، سنن النسائي :819، صحيح ابن خزيمة : 1549]

280 عن جابر بن سَمُرَةَ رضي الله عنه قال : **خرج علينا رسول الله ﷺ فقال : ((ألا تَصُفُّونَ كما تَصُفُّ الملائكةُ عند ربِّها ؟))**. فقلنا : يا رسول الله ! وكيف تَصُفُّ الملائكةُ عند ربها ؟ قال : ((يُتِمُّون الصفوفَ الأُوَلَ ، ويتراصّون في الصفِّ)).

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم صفیں ویسے کیوں نہیں بناتے جیسے فرشتے اپنے رب کے ہاں بناتے ہیں؟'' ہم نے عرض کی: فرشتے اپنے رب کے ہاں کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پہلے ابتدائی صفیں مکمل کرتے ہیں اور آپس میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (یعنی ان کے درمیان کوئی خلا نہیں رہتا۔)

[صحيح ـ صحيح مسلم :438 ، سنن أبی داؤد :680، سنن النسائی :811، سنن ابن ماجه : 992]

281 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: **((خيارُكم أليَنُكم مناكبَ في الصلاة))**.
سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے کندھے نماز میں (دوسرے نمازیوں کے لیے) نرم ہوں۔'' [صحيح لغيره ـ سنن أبی داؤد :672]

282 عن أنس رضي الله عنه قال : **أُقيمتِ الصلاةُ ، فأقبلَ علينا رسولُ اللهِ ﷺ بوجهه فقال : ((أقيموا صفوفَكم ، وتراصّوا ؛ فإني أراكم من وراءِ ظَهري))**. وفي رواية للبخاري: **((فكان أحدُنا يُلزِقُ منكِبَهُ بمنكبِ صاحبِه ، وقَدَمَه بقَدَمِه))**.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک ہماری طرف کرکے فرمایا: صفیں برابر کرلو اور مل کر کھڑے ہو، میں تمھیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا) اور بخاری کی روایت ہے کہ ہم میں سے ہر (صحابی) صف میں اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملاتا تھا۔ [صحيح ـ صحيح البخاری :718 ، صحيح مسلم :434]

30- صفوں کو ملانے اور خالی جگہ پر کرنے کی ترغیب

283 عن البراء بنِ عازبٍ رضي الله عنه قال : **كان رسول الله ﷺ يأتي الصفَّ من ناحيةٍ إلى ناحيةٍ ، فيمسحُ مناكبنا أو صدورَنا ، ويقول : ((لا تختلفوا ؛ فتختلفَ قلوبكم)). قال : وكان يقول : ((إن اللّٰهَ وملائكتَه يُصَلُّون على الذين يَصِلون الصفوفَ الأُوَلَ)).**

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ہمارے کندھوں یا سینوں کو درست کرتے ہوئے جاتے اور فرماتے (صفوں میں) آگے پیچھے مختلف نہ رہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ صف کو ملانے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :1557]

284 عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : **((خيارُكم ألينُكم مناكبَ في الصلاةِ ، وما مِنْ خُطوةٍ أعظمُ أجراً من خُطوةٍ مَشاها رجلٌ إلى فُرجةٍ في الصف فَسَدَّها))**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں کہ جن کے کندھے نماز میں (دوسروں کے لیے) نرم ہیں۔ اجر و ثواب کے لحاظ سے سب سے بہتر اُٹھنے والا وہ قدم ہے جو صف کا خلا پُر کرنے کے لیے اُٹھایا جائے اور صف کو درست کر لیا جائے۔

[حسن لغيره ـ مسند البزار :512 ، صحيح ابن حبان :1756، طبراني في الأوسط :5291]

285 عن عائشةَ رضي الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : **((من سَدَّ فُرجةً ؛ رفعه الله بها درجةً ، وبنى له بيتاً في الجنة)).**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صف میں خالی جگہ کو پُر کرتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنا دیتا ہے۔ [صحيح لغيره ـ طبراني في الأوسط :5797]

31- پہلی صفوں سے پیچھے رہنے اور صفوں کے ٹیڑھا ہونے پر وعید

286 عن أبي سعيد رضي الله عنه : أن رسول الله ﷺ رأى في أصحابه تأخراً ، فقال لهم : ((تقدّموا ، فائتمُّوا بي ، وليأتمَّ بِكم مَن بَعدكم ، لا يزال قوم يتأخرون حتى يؤخرهم اللهُ)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے (بعض) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں یہ بات دیکھی کہ وہ (صفوں میں) پیچھے رہتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو، تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں اور جو لوگ پیچھے رہنے کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں ان کا انجام یہ ہوگا کہ اللہ عزوجل انہیں مؤخر کردے گا۔'' (یعنی اپنی رحمت سے...... جنت میں داخل کرنے میں)۔[صحیح - صحیح مسلم :438، سنن أبي داؤد :680، سنن النسائي :795، سنن ابن ماجه : 978]

287 عن أبي مسعود رضي الله عنه قال : كان رسول الله ﷺ يَمسَحُ مناكِبَنا في الصلاة ويقول : ((استووا، ولا تختلفوا ؛ فتختلفَ قلوبُكم ، لِيَلِيَني منكم أولُو الأحلامِ والنُّهى ، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم)). وفي رواية : أقبلَ رسولُ الله ﷺ على الناس بوجهه فقال : ((أقيموا صفوفَكم ، أو ليخالِفَنَّ اللهُ بين قلوبكم)).

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نماز کے لیے رسول اکرم ﷺ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ ہٹو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار و عقلمند ہیں اور پھر جو ان سے قریب ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کر کے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھو، ورنہ اللہ تمہارے دلوں میں مخالفت پیدا کردے گا۔ [صحیح - صحیح مسلم :432]

32-امام کے پیچھے اور دعا میں آمین کہنے اور نماز میں اعتدال کا بیان

288 عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال : ((**ما حَسَدَتْكُمُ اليهودُ على شيءٍ ما حَسَدَتْكُم على السلام والتأمين**)). وفي رواية: أنّ رسول الله ﷺ **ذُكِرتْ عنده اليهود فقال : ((إنهم لم يحسدونا على شيءٍ كما حسَدونا على الجمعةِ التي هدانا اللهُ لها، وضَلُّوا عنها، وعلى القبلةِ التي هدانا الله لها، وضلّوا عنها، وعلى قولنا خَلفَ الإمام : (آمين)))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہود تم سے کسی چیز پر (بھی) اتنا حسد نہیں کرتے جتنا کہ سلام اور آمین کے بارے میں تم سے حسد کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے سامنے یہود کا ذکر آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے ہم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا کہ جمعہ پر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس (جمعہ) کی راہنمائی کی اور وہ اس سے غافل رہے اور جتنا قبلہ پر حسد کیا کہ اللہ نے ہمیں بیت اللہ شریف کی طرف قبلہ کے لیے راہنمائی کی اور وہ اس سے محروم ہو گئے۔ اور جتنا امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ کے اختتام پر) آمین کہنے پر انہوں نے ہم سے حسد کیا۔

[**صحيح، صحيح لغيره**۔ سنن ابن ماجه :856 ، صحيح ابن خزيمة :1585، مسند أحمد :135/6]

289 في حديث طويل عن أبي موسى الأشعري قال فيه : ((**إذا صَلَّيتُم فأَقيموا صُفُوفَكم ، وليؤمَّكُم أحدُكم، فإذا كَبَّرَ فكبِّروا، وإذا قال : ﴿ غيرِ المغضوبِ عليهم ولا الضالّين ﴾ فقولوا: (آمين) ؛ يُجِبْكُم الله**)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو تو صفوں کو سیدھا کیا کرو اور کوئی ایک تم میں سے امامت کروائے، پھر جب وہ اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ (**غير المغضوب عليهم ولا الضالين**) (اے اللہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر نہ چلا کہ جن پر غضب کیا گیا (یعنی یہود) اور نہ ہی گمراہوں کے (یعنی نصاریٰ) تو تم آمین کہو تو اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔

[**صحيح** ـ صحيح مسلم :404 ،سنن أبي داؤد :972، سنن النسائي :1064]

290 حدیث عن ابن عمر رضي الله عنه قال: **بينما نحن نصلّي مع رسولِ اللّٰه ﷺ ، إذ قال رجلٌ من القومِ: (اللّٰهُ أكبرُ كبيرًا ، والحمدُ للّٰه كثيراً، وسبحانَ اللّٰهِ بكرةً وأصيلاً) ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((مَن القائلُ كلمةَ كذا وكذا ؟)). فقال رجلٌ من القوم : أنا يا رسولَ اللّٰه ، فقال: ((عجبتُ لها ، فُتِحَتْ لها أبوابُ السماء)). قال ابنُ عُمَرَ : فما تركتهنّ منذ سمعتُ رسول اللّٰهِ ﷺ يقول ذلك.**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے جماعت میں سے ایک شخص نے یہ الفاظ کہے: ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ وہ شخص بولا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا میں نے دیکھا کہ اس کی (قبولیت) لئے آسمان کے دروازے کھل گئے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ کلمات رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے سنے انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔

[صحيح ـ صحيح مسلم :601]

291 حدیث عن أبي هريرة رضى الله عنه : ان رسول الله ﷺ قال: **إذا قال الإمامُ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا: آمين فانه مَنْ وأفق قولُه قول الملائكة غُفِرَله ما تقدَّم من ذنبه.**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْن﴾ کہے، تو تم [آمین] کہو کیونکہ جس کا یہ قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ [صحيح ـ صحيح البخارى :796 ، صحيح مسلم :409، سنن أبي داؤد :848، سنن النسائى:928، جامع الترمذى : 267]

33-رکوع و سجود میں مقتدی کا امام سے پہلے سر اُٹھانے پر وعید

292 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ النبي ﷺ قال : ((**أمَا يخشى أحدُكم إذا رفعَ رأسَه قَبلَ الإمامِ أنْ يَجعلَ اللّهُ رأسَه رأسَ حِمار ، أو يجعلَ اللّهُ صورتَه صورةَ حمارٍ ؟!**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اُٹھاتا ہے اسے ڈرنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر جیسا نہ بنا دے یا اس کی شکل گدھے کی شکل جیسی نہ بنا دے۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :691 ، صحیح مسلم :427، سنن أبی داؤد :623، جامع الترمذی : 582 ، سنن ابن ماجه:961]

34-رکوع و سجود پورا نہ کرنے اور قومہ میں پوری طرح سیدھا کھڑا نہ ہونے پر وعید اور خشوع کا بیان

293 عن عبدالرحمن بن شبل قال : ((**نهى رسولُ الله ﷺ عن نُقرةِ الغراب ، وافتراشِ السَّبُعِ ، وأنْ يُوَطِّنَ الرجلُ المكانَ في المسجد كما يُوَطِّنُ البعيرُ**)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ (نماز میں) کوے کی طرح ٹھونگیں ماری جائیں یا درندے کی مانند پھیل کر بیٹھا جائے یا کوئی شخص مسجد میں (اپنے لیے) جگہ خاص کر لے جیسے کہ اونٹ اپنے لیے جگہ خاص کر لیتا ہے۔ [حسن لغیرہ ۔ مسند أحمد :428/3 ، سنن أبی داؤد :862، سنن ابن ماجه :1429، صحیح ابن خزیمة : 1319 ، صحیح ابن حبان: 2274]

294 عن أبي قتادةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**أسوأُ الناسِ سرقةً الذي يَسرقُ من صلاتِه**)). **قالوا : يا رسولَ اللّهِ ! كيف يَسرقُ من صلاته؟ قال : ((لا يتمُّ ركوعَها ولا سجودَها. أو قال : لا يقيمُ صُلبَه في الركوع والسجود**)).

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے بھی چوری کر لے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرے یا یہ ارشاد فرمایا کہ رکوع میں اور سجدہ میں کمر کو سیدھا نہ رکھے۔

[صحيح لغيره ـ مسند أحمد :310/5 ، طبراني في الأوسط :8179، صحيح ابن خزيمة :663، مستدرك حاكم : 229/1]

295 عن أبي عبدالله الأشعريّ : أنّ رسول الله ﷺ رأى رجلاً لايُتِمُّ ركوعَه ، ويَنقُرُ في سجودِه ، وهو يصلّي ، فقال رسول الله ﷺ : ((لو مات هذا على حاله هذه ؛ مات على غيرِ مِلَّةِ محمدٍ ﷺ)). ثم قال رسول الله ﷺ : ((مثَل الذي لا يُتِمُّ ركوعَه ، ويَنْقرُ في سجودِه مثَلُ الجائع ؛ يأْكلُ التمرةَ والتمرتين ؛ لا يُغنِيان عنه شيئاً)).

سیدنا ابوعبداللہ اشعری بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اچھی طرح نہیں کر رہا تھا اور سجدہ بھی (اتنی جلدی جلدی) کر رہا ہے کہ گویا نماز میں ٹھونگیں مار رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ (خدانخواستہ) اسی حالت پر مر گیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت (اسلام) پر نہیں مرے گا (اس لیے کہ اسلام کے فرائض اس نے پورے طور پر ادا نہیں کئے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اس شخص کی مثال جو اچھی طرح رکوع نہیں کرتا اور سجدہ میں بھی ٹھونگیں مارتا ہے اس بھوکے شخص کی طرح ہے جو ایک دو کھجوریں کھائے وہ اس کی بھوک (کے دور کرنے میں) کیا فائدہ دے سکتی ہیں؟۔ [حسن ـ طبراني في الأوسط :2691 ، مسند أبي يعلى الموصلي :7184، صحيح ابن خزيمة: 665]

296 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((إنّ الرجلَ ليصلّي سِتينَ سنةً وما تُقبلُ له صلاةٌ ، لعلّه يُتمّ الركوعَ ، ولا يُتمُّ السجودَ ، ويُتمُّ السجودَ ولا يُتمُّ الركوعَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ایک شخص ساٹھ سال تک نماز پڑھتا رہتا ہے لیکن اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ شاید اس لیے کہ وہ رکوع تو مکمل (طریقے سے درست) کرتا ہے لیکن سجدہ ٹھیک طرح سے مکمل نہیں کرتا یا اس لیے کہ وہ سجدہ تو ٹھیک طرح کرتا ہے لیکن رکوع کو مکمل طریقے سے ٹھیک طرح ادا نہیں کرتا۔

[حسن ـ المصنف لابن أبي شيبة: 2980 ابو القاسم الأصبهاني في الترغيب والترهيب: 1895]

297 عن عليّ رضي الله عنه قال : **نهاني رسولُ الله ﷺ أن أقرأ وأنا راكع ......**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رکوع میں تلاوتِ قرآن کرنے سے منع فرمایا تھا۔

[صحيح لغيره ـ مسند أبي يعلى الموصلي :315]

298 عن أبي هريرة رضي الله عنه : **أنّ رجلاً دخلَ المسجدَ ورسولُ الله ﷺ جالسٌ في ناحيةِ المسجدِ، فصلّى ، ثم جاء فسلّم عليه، فقال له رسول الله ﷺ : ((وعليك السلامُ ، ارجعْ فَصَلِّ ؛ فإنَّك لم تُصَلِّ)). فصلَّى، ثم جاء فسلَّم ، فقال : ((وعليك السلامُ ، فارجعْ فَصَلِّ ؛ فإنك لم تصلِّ)). فصلّى ، ثم جاء فسلَّم، فقال : ((وعليك السلامُ ، فارجعْ فَصَلِّ ؛ فإنك لم تصلِّ)). فقال في الثانية أو في التي تليها: علِّمْني يا رسول الله، فقال : ((إذا قمتَ إلى الصلاةِ ، فأسْبِغِ الوضوء ، ثم استَقْبِلِ القبلةَ فكَبِّر ، ثم اقرأْ ما تيسَّر معك من القرآن، ثم اركَعْ حتى تطمئِنَّ راكعاً ، ثم ارفعْ حتى تَستَوِيَ قائماً ، ثم سجدْ حتى تَطمئن ساجداً ، ثم ارفع حتى تطمئن جالساً ، ثم اسجد حتى تطمئن ساجداً ، ثم ارفع حتى تطمئن جالساً، ثم افعل ذلك في صلاتك كلها)).**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک طرف تشریف فرما تھے، اس نے نماز پڑھی پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور ارشاد فرمایا، واپس لوٹ کر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر ہوا اور سلام کیا آپ ﷺ نے ''وعلیک السلام'' فرما کر ارشاد فرمایا۔ واپس جا کر پھر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ نماز پڑھ کر پھر حاضر خدمت ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر پھر ارشاد فرمایا دوبارہ نماز پڑھ کر آؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے دوسری بار یا تیسری بار عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ کو (نماز کا طریقہ) سکھلا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ اکبر کہو پھر حسب استطاعت قرآن پاک کی تلاوت کرو پھر رکوع اطمینان (وقار) اور سکون کے ساتھ کرو پھر رکوع سے اٹھ کر بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اسی طرح سجدہ اطمینان وسکون کے ساتھ کرو پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان وسکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اسی طرح پوری نماز پڑھو۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :757 ، صحيح مسلم :397، سنن أبی داؤد :856، جامع الترمذی : 303 ، سنن النسائی:1054، سنن ابن ماجه:1060]

299 عن حُرَيْثِ بنِ قَبِيصةَ قال : قَدِمتُ المدينةَ وقلت: اللهم ارزقني جليسًا صالحًا ، قال: فجلست إلى أبي هريرة ، فقلت : إني سألتُ اللّٰهَ أن يرزقني جليسًا صالحًا ، فحدِّثني بحديثٍ سمعتَه من رسول اللّٰه ﷺ ، لعل اللّٰه أن ينفعني به ، فقال : سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ يقول: «إنّ أولَّ ما يحاسَبُ به العبدُ يومَ القيامةِ من عمله صلاتُه ، فإنْ صَلَحَتْ فقد أفلحَ وأنجحَ ، وإن فسدتْ فقد خاب وخسر، وإن انتقصَ من فريضتِه قال اللّٰه تعالى : انظروا هل لعبدي من تطوّعٍ يُكمَلُ به ما انتُقصَ من الفريضة ؟ ثم يكون سائرُ عملِه على ذلک».

حریث بن قبیصہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے دعا کی، اے اللہ مجھ کو نیک ساتھی نصیب فرما۔ پھر میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور میں نے کہا میں نے اللہ سے ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مانگا تھا جو نیک ہو۔ لہٰذا مجھے ایسی کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تا کہ اللہ اس سے مجھے نفع عطا فرمائے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز درست نکل آئی تو وہ شخص کامیاب اور بامراد ہوگا، اور اگر نماز بے کار ثابت ہوئی تو وہ نامراد، خسارہ میں ہوگا اور اگر (فرض) نماز میں کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو اس بندہ کے پاس کچھ نفل (نمازیں) بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کر دیا جائے؟ اگر (نفل نمازیں) نکل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی پھر اس کے بعد اسی طرح بقیہ اعمال کا حساب ہوگا۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :413]

300 عن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : «إنَّ الرجلَ لينصرفُ وما كُتِبَ له إلا عُشرُ صلاتِه ، تُسعُها ، ثُمنها ، سُبعها، سُدسها، خُمسها ، رُبعها، ثُلثها ، نِصفها».

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''انسان نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے اس کی نماز سے صرف دسواں، نواں، آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھا، تیسرا اور آدھا حصہ ہی لکھا جاتا ہے (خشوع وخضوع کی کمی کے لحاظ سے)۔'' [حسن ـ سنن أبی داؤد :79 ، صحیح ابن حبان :1886]

301 عن أبي اليَسَر رضي الله عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال : «منكم من يصلي الصلاةَ كاملةً ، ومنكم مَن يصلّي النصفَ ، والثلثَ ، والربعَ ، والخمسَ حتى بلغ العُشرَ»

سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ مکمل نماز (سنت کے مطابق خشوع وخضوع سے) پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ آدھی نماز، کچھ تیسرا حصہ تو کچھ چوتھا حصہ بعض پانچواں حصہ یہاں تک کہ بعض (صرف) دسواں حصہ (سنت کے مطابق) نماز پڑھتے ہیں۔ [حسن لغیرہ۔ نسائی فی الکبریٰ : 613]

302 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**الصلاةُ ثلاثةُ أثلاثٍ ، الطُّهورُ ثلثٌ ، والركوع ثُلث ، والسجود ثلث ، فمَن أدّاها بحقِّها قُبِلَتْ منه ، وقُبل منه سائرُ عَمَلِه ، ومَن رُدَّت عليه صلاتُه ، رُدَّ عليه سائرُ عَمَلِه**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے تین حصے ہیں ① طہارت ② رکوع ③ سجدہ جس نے ان کی ادائیگی کا حق ادا کیا تو اس کی نماز قبول کی جائے گی اور اس کے بقیہ اعمال بھی قبول کرلیے جائیں گے اور جس کی نماز قبول نہ کی گئی اس کے بقیہ اعمال بھی قبول نہ ہوں گے۔ [حسن،صحیح ۔ مسند البزار :349]

303 عن مُطرِّفٍ عن أبيه رضي الله عنه قال : رأيتُ رسولَ اللهِ ﷺ **يصلِّي ، وفي صدرِه أزيزٌ كأزيزِ الرَّحى، من البكاءِ.**

مطرف نے اپنے والد (عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے رونے کی وجہ سے چکی چلنے کی سی آواز آرہی تھی۔ [صحیح ۔ سنن أبی داؤد :904]

304 عن عقبةَ بنِ عامرٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**ما من مسلمٍ يتوضَّأُ فَيُسبغُ الوضوء ، ثم يقومُ في صلاتِه ، فيعلم ما يقول ؛ إلا انْفَتَلَ وهو كيوم ولَدَتْهُ أمُّه**)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی خوب اچھی طرح مکمل وضو کرکے نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا اس حال میں کہ اُسے نماز کے معانی ومفہوم کا علم تھا تو نماز پڑھنے کے بعد وہ اس طرح ہوگا کہ جس طرح آج ہی پیدا ہوا ہے (یعنی گناہوں سے پاک ہوجائے گا)۔

[صحیح ۔ مستدرك حاکم :399/2، صحیح ابن خزیمة :222]

35- دورانِ نماز آسمان کی طرف نظر اُٹھانے کی ممانعت

305 عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما بالُ أقوام يرفعون أبصارَهم إلى السماءِ في صلاتهم ؟ !))**. **فاشتدَّ قولُه في ذلک حتى قال: ((لَيَنْتَهُنَّ عن ذلک، أو لتُخطَفَنَّ أبصارُهم))**.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو نماز میں اپنی نظروں کو آسمان کی طرف اُٹھاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں سخت بات فرمائی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ان لوگوں کو اس (حرکت) سے باز آجانا چاہیے یا ان کی نظریں (بینائی) اُچک لی جائیں گی۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :750 ، سنن أبی داؤد :913، سنن النسائی :1193، سنن ابن ماجه : 1044]

306 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**لَيَنْتَهِيَنَّ أقوامٌ عن رفعِهم أبصارَهم إلى السماءِ عندَ الدعاءِ في الصلاةِ ، أو لتُخْطَفَنَّ أبصارُهم))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ ضرور لوگ نماز میں دعا کے وقت آسمان کی طرف نظریں اُٹھانے سے باز آجائیں وگرنہ ان کی بینائی چھین لی جائے گی۔ [صحیح ـ صحیح مسلم :429 ، سنن النسائی :1276]

36- نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنے پر وعید

307 عن عائشة رضي الله عنها قالت: سألت رسولَ الله ﷺ عن التلفت في الصلاةِ ، فقال : ((اختلاسٌ يختلِسُه الشيطان من صلاةِ العبدِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آدمی کا نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک شیطانی وار ہے۔ اس طرح سے شیطان بندے کی نماز کو خراب کرنے کے لیے وار کرتا ہے۔'' [صحيح ـ صحيح البخاری :751 ، سنن النسائی :1196، سنن أبی داؤد :910، صحيح ابن خزيمة : 484]

308 عن أبي ذر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لا يزالُ اللّهُ مُقبِلاً على العبد في صلاتِه مالم يَلتفتْ ، فإذا صَرَفَ وجهه انصرف عنه)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب تک نماز میں اِدھر اُدھر نہ جھانکے اللہ تعالیٰ اس کی طرف (اپنی رحمت کے ساتھ) متوجہ رہتا ہے اور جب بندہ اِدھر اُدھر جھانکتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹالیتا ہے۔
[حسن لغيره ـ مسند أحمد :172/5 ،سنن أبی داؤد :909، سنن النسائی :1195، مستدرك حاكم : 236/1]

309 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : ((أو صاني خليلي ﷺ بثلاثٍ ، ونهاني عن ثلاثٍ : نهاني عن نُقرةٍ كنُقرةِ الديكِ ، وإقعاءٍ كإقعاءِ الكلبِ ، والتفاتٍ كالتفاتِ الثعلبِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دوست ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی اور تین باتوں سے منع فرمایا① مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے ② کتے کی طرح پنڈلیاں کھڑا کر کے بیٹھنے ③ (نماز میں) لومڑ کی طرح اِدھر اُدھر جھانکنے سے منع فرمایا۔ [حسن لغيره۔ مسند أحمد :265/2 ، مسند أبی يعلی الموصلی :2619]

37- سجدہ کی جگہ سے کنکریاں ہٹانے اور گرد و غبار کو بغیر کسی ضرورت کے صاف کرنے پر وعید

310 حدیث نبوی ﷺ عن جابر رضي الله عنه قال : **سألتُ النبي ﷺ عن مسح الحصى في الصلاة؟ فقال : ((واحدةً ، ولأنْ تُمسِکَ عنها خيرٌ لک من مئةِ ناقةٍ ، کلُّها سُودُ الحَدَقِ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز میں کنکریوں کے ہٹانے کے متعلق دریافت کیا (کہ) کیا یہ درست ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایسا کرنے کی اجازت ہے اور اگر ایک بار بھی ہٹانے سے رکے رہو تو (یہ رکنا) تمہارے لیے ایسی سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو سب کی سب کالی آنکھوں والی ہوں۔

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :897]

38- نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے پر وعید

311 حدیث نبوی ﷺ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : **((نُهِيَ عن الخَصْر في الصلاةِ))**. وفی روایۃٍ: **((أن النبی ﷺ نَهٰی أنْ يصلِي الرجلُ مُخْتَصِرًا))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کی حالت میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔ [صحيح ـ صحيح البخاری :1219 ، صحيح مسلم :545، جامع الترمذی :383، سنن النسائی : 890 ، سنن أبی داؤد:947]

39- نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعید

312 عن أبي الجُهَيم عبدِاللّٰه بن الحارثِ بن الصِّمَّة الأنصاري قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : **((لو يَعلم المَارُّ بين يَدَيِ المصلي ماذا عليه لكان أن يقفَ أربعينَ ، خيراً له من أن يَمُرَّ بين يديه)). قال أبو النضر : لا أدري قال : ((أربعين يومًا ، أو شهرًا ، أو سنة)).**

سیدنا ابوجہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اگر معلوم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ اور عذاب ہے تو (اس کے بدلے) اسکا چالیس ...... کھڑا رہنا، اس نمازی کے آگے گزرنے سے بہتر ہے۔'' ابونضر رحمہ اللہ نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے چالیس کے لفظ کے ساتھ دن، مہینہ یا سال، کیا فرمایا؟

[**صحیح**۔ صحیح البخاری : 510 ، صحیح مسلم : 507 ، سنن أبی داؤد : 701 ، جامع الترمذی : 336 ، سنن ماجہ:945]

40-جان بوجھ کر نماز چھوڑنے اور بے وقت نماز پڑھنے پر وعید

313 عن جابرِ بنِ عبدالله رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((**بين الرجلِ وبين الكفرِ تركُ الصلاةِ**)). وفي رواية: ((**بينَ الرجلِ وبين الشركِ والكفرِ تركُ الصلاةِ**)).وفي روايةٍ: ((**ليس بينَ العبدِ وبين الكفرِ إلاّ تركُ الصلاةِ**)).وفي رواية: ((**بين الكفر والإيمان تركُ الصلاةِ**)).وفي رواية: ((**بين العبدِ وبين الكفر تركُ الصلاةِ**)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز چھوڑنا آدمی اور کفر کے درمیان فرق ہے ایک روایت میں ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان فرق نماز چھوڑنے کا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز کا چھوڑنا ہی تو ہے۔ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔

[صحيح ـ مسند أحمد :389/3 ، صحيح مسلم :82، سنن أبی داؤد :4678، جامع الترمذي : 2622 ، سنن ابن ماجه:1078]

314 عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه قال : أوصاني خليلي ﷺ أنْ : ((**لا تُشرِكْ بالله شيئاً وإنْ قُطِّعْتَ أو حُرِّقْتَ ، ولا تَتْرُكْ صلاةً مكتوبةً متعمِّدًا ، فمَن تركها متعمّدًا فقد بَرِئَتْ منه الذِّمةُ ، ولا تَشرب الخمرَ، فإنّها مفتاحُ كلِّ شَرٍّ**)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت فرمائی ① تو اللہ کے ساتھ شرک نہ کر اگرچہ تیرے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تجھے جلا دیا جائے ② فرض نماز جان بوجھ کر مت چھوڑ کیونکہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا وہ اللہ کی حفظ وامان سے نکل گیا ③ شراب (ہرگز) نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔

[حسن لغيره ـ سنن ابن ماجه :4034 ، بيهقی :304/7]

315 عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال : أو صاني رسول الله ﷺ بعشر كلماتٍ، قال : ((لا

تُشرِکْ باللّٰه شیئاً وإنْ قُتِلتَ وحُرِّقْتَ ، ولا تَعُقَّنَّ والدَیْکَ وإنْ أمراک أنْ تخرج من أهلِک ومالِک ، ولا تَتْرُکَنَّ صلاةً مکتوبةً متعمدًا ؛ فإنَّ مَن ترک صلاةً مکتوبةً مُتَعَمِّدًا ؛ فقد بَرِئتْ منه ذِمةُ اللّٰه ، ولا تشربَنَّ خمراً ؛ فإنّه رأسُ کل فاحشة ، وایاکَ والمعصیةَ فَإنَّ بالمعصیةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وإیاکَ والفِرارَ من الزحف ، وإنْ هَلَکَ الناسُ ، وإنْ أصابَ الناس موت فاثْبُتْ ، وأنفق علی أهلک منْ طَوْلِک ، ولا ترفع عنهم عصاک أدباً ، وأخِفْهم في اللّٰهِ ››.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی ① اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اگر چہ تجھے قتل کر دیا جائے اور جلا دیا جائے ② والدین کی ہرگز نافرمانی نہ کرنا اگر چہ وہ تجھے تیرے اہل وعیال اور مال کو چھوڑنے کا حکم ہی کیوں نہ دیں ③ فرض نماز جان بوجھ کر ہرگز نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے جان بوجھ کر فرض نماز کو چھوڑ دیا وہ اللہ کی حفظ وامان سے نکل گیا ④ شراب ہرگز نہ پینا کیونکہ یہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے ⑤ گناہ سے بچ کر رہ کیونکہ گناہ سے انسان اللہ کی ناراضگی مول لے لیتا ہے ⑥ جہاد سے مت بھاگ ⑦ کسی وباء کے سبب اگر لوگ ہلاک ہو رہے ہوں تو ثابت قدم رہ (اور وہ جگہ مت چھوڑ) ⑧ اپنے اہل وعیال پر اپنے مال میں سے خرچ کر ⑨ گھر والوں کو ادب سکھانے کے لیے ان سے لاٹھی مت اُٹھا ⑩ اہل وعیال کے بارے میں اللہ سے ڈر۔ [حسن لغیرہ۔ مسند أحمد :238/5]

316 عن أبي أمامةَ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم : ‹‹ لَتُنْقَضَنَّ عُری الإسلام عُروةً عروةً ، فکلما انتقضت عُروةٌ تَشَبَّثَ الناسُ بالتي تلیها ، فأولُهنَّ نقضًا الحُکْمُ ، وآخِرُهُنَّ الصلاةُ ››.

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک زمانہ ایسا آئے گا) کہ اسلام کے تمام حلقے (احکام) ٹوٹ کر الگ الگ ہو جائیں گے جب کبھی کوئی ایک حلقہ ٹوٹے گا تو لوگ اس کے بعد والے حلقے کو مضبوطی سے چمٹ جائیں گے۔ ان میں سے سب سے پہلے جو ٹوٹے گا وہ قضاء اور عدل ہے اور سب سے آخر میں جو ٹوٹے گا وہ نماز ہے۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان:6715]

317 عن نوفل بن معاویة رضي اللّٰه عنه؛ أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: ‹‹مَن فاتته صلاةٌ، فکأنما وُتِر أهلَه ومالَه››.

سیدنا نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال ودولت سب کچھ چھین لیا گیا ہو۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان :1466]

نوافل کی اہمیت، ترغیب اور فضیلت

نفل سے مراد وہ عبادت ہے کہ جو مسلمان پر فرض نہ ہو اور وہ اسے اپنی خوشی سے انجام دے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ))

"پس جو شخص اپنی خوشی سے زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔" [البقرة: 184]

نمازِ نفل کے فضائل:

① فرض نمازوں کی تکمیل اور ان کے نقص کو نفل نماز سے روزِ قیامت پورا کیا جائے گا۔

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے (فرض) نماز کا حساب لیا جائے گا اگر اس نے اسے مکمل ادا کیا ہوگا تو وہ اس کے لئے مکمل لکھ دی جائے گی اور اگر اس نے (فرض) نماز کو مکمل ادا نہ کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا۔

((اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِىْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُكْمِلُوْنَ بِهَا فَرِيْضَتَهُ))

"دیکھو! اگر تمھیں میرے بندے کی نفلی نماز ملے تو اس کے ساتھ اس کے فرائض کو مکمل کر دو پھر زکاۃ اور اس کے بعد بقیہ تمام اعمال کا حساب بھی اسی طرح لیا جائے گا۔"

[صحيح۔ سنن أبى داؤد: 764، سنن ابن ماجه: 1425]

② نفل نماز کے ذریعے درجات بلند ہوتے اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم زیادہ سے زیادہ سجدے (نفل نماز ادا) کیا کرو کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو وہ اس کے بدلے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 4808]

③ کثرتِ نوافل نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ۔[صحيح۔ بخاری : 6502]

④ نماز نفل گھر میں برکت لاتی ہیں:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی (فرض) نماز مسجد میں پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی (بقیہ نوافل) نماز میں سے کچھ حصہ گھر کے لیے رکھ دے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں نماز کی وجہ سے خیر (و برکت) فرماتا ہے۔ [صحيح۔ صحيح مسلم :778]

⑤ نفلی نماز سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہوتا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا بلاشبہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو بھی خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں آتی ہے۔ [صحيح۔ صحيح مسلم :757]

⑥ جنت میں محل:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے روزانہ بارہ رکعتیں فرض نمازوں کے علاوہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار فرما دے گا، ایک روایت میں ہے چار ظہر سے پہلے اور دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے (یعنی سنت مؤکدہ)۔

[صحيح ۔ صحيح مسلم :728، سنن أبی داؤد :1250، سنن النسائی :1796، جامع الترمذی : 415]

⑦ جہنم سے آزادی:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اہتمام کے ساتھ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد پابندی سے ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔ [حسن،صحيح ۔ مسند أحمد :426/6، سنن أبی داؤد :1269، جامع الترمذی :428]

⑧ رسول اللہ ﷺ کی دعا لینے کا ذریعہ:

سیدنا عبداللہ عمر بن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے

چار رکعت نماز (نفل) پڑھے۔ [حسن ۔ مسند أحمد :117/2 ، سنن أبی داؤد :1271، جامع الترمذی :430،
صحیح ابن خزیمۃ : 1193 ، صحیح ابن حبان : 2444]

⑨ تہجد قرب الٰہی، گناہوں کا کفارہ اور برائیوں سے بچاؤ:

سیدنا ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شوہر اپنی اہلیہ کو رات کے وقت جگاتا ہے اور وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا دو رکعت اکٹھے پڑھتے ہیں تو ان کا شمار (کثرت سے) ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) ذکر کرنے والی عورتوں میں کیا جاتا ہے۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد :1309]

⑩ نماز تسبیح گناہوں کا کفارہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ نہ دوں؟ عطیہ اور تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ سکھلا دوں، جب آپ ان پر عمل کریں گے تو اللہ آپ کے اگلے پچھلے، قدیم جدید، خطاً، عمداً، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب ہی گناہ معاف فرما دے گا، دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعات پڑھیں، ہر رکعت میں آپ سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں اور قیام میں ہوں تو پندرہ بار یہ تسبیح پڑھیں: (سُبحانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر) پھر رکوع کریں اور حالت رکوع میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور سجدے میں دس بار یہ پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں تو یہی تسبیح دس بار پڑھیں، پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں بھی دس بار پڑھیں۔ پھر سر اٹھائیں تو دس بار پڑھیں، ہر رکعت میں یہ کل پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوئیں۔ اور آپ چاروں رکعتوں میں ایسا ہی کریں، اگر ہمت ہو تو ہر روز (یہ نماز) پڑھا کریں، اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر ہفتے میں ایک بار، اگر ہفتے میں نہ پڑھ سکیں تو ایک مہینے میں ایک بار پڑھیں، اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں، اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو اپنی زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ اور ریت کے ذروں (ٹیلوں) کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اللہ معاف فرما دیں گے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :1297 ، سنن ابن ماجہ :1387، صحیح ابن خزیمۃ : 1216]

⑪ حج وعمرہ کا ثواب:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی پھر بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا پھر دو رکعت نماز پڑھی تو اس کا ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کے برابر ہوگا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: کہ پورا پورا (یعنی کامل ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا)۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :586]

1- دن اور رات میں بارہ سنتوں کا اہتمام کرنے کی ترغیب

318 عن أم حبيبة رَمْلَةَ بنتِ أبي سفيانَ رضي اللّٰه عنهما قالت: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: **((ما من عبدٍ مسلمٍ يصلي للّٰه تعالى في كل يومٍ ثِنْتَي عَشْرَةَ ركعةً تطوعًا غيرَ فريضة ؛ إلا بَنى اللّٰه تعالى له بيتًا في الجنة، أو : إلا بُنِيَ له بيتٌ في الجنةِ))**. وفي رواية : **((أربعًا قبلَ الظهر ، وركعتين بعدها ، وركعتين بعد المغرب، وركعتين بعد العشاء ، وركعتين قبل صلاة الغداة))**.

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے روزانہ بارہ رکعتیں فرض نمازوں کے علاوہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار فرمادے گا، ایک روایت میں ہے چار ظہر سے پہلے اور دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر کی نماز سے پہلے (یعنی سنت مؤکدہ)۔

[صحيح ـ صحيح مسلم :728 ، سنن أبي داؤد :1250، سنن النسائي :1796، جامع الترمذي : 415]

319 عن عائشة رضي اللّٰه عنها قالت: قال رسول اللّٰه ﷺ : **((من ثابر على ثِنْتَيْ عَشْرةَ ركعةً في اليوم والليلةِ دخلَ الجنةَ ، أربعًا قبل الظهر وركعتين بعدها، وركعتين بعد المغرب ، وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دن اور رات میں بارہ سنتیں ادا کرنے پر

ہمیشگی کی وہ جنت میں داخل ہوگا، چار ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن النسائی :1795 ، جامع الترمذی :414، سنن ابن ماجہ :1140]

2- فجر کی سنتیں اہتمام سے ادا کرنے کی ترغیب

320 عن عائشة رضي الله عنها عن النبي ﷺ قال : ((**ركعتا الفجر خيرٌ من الدنيا وما فيها**)). وفي رواية : ((**لهما أحب إليَّ من الدنيا جميعًا**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) تمام دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب سے بہتر ہیں۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :725 ، جامع الترمذی :416]

321 عن عائشة رضي الله عنها قَالَتْ : **لم يكن النبيُّ ﷺ على شيء من النوافل أشدَّ تعاهدًا منه على رَكْعَتَيِ الفجر**. وفي روايةٍ : ((**ما رأيتُ رسولَ الله ﷺ إلى شيءٍ من الخير أسرعَ منه إلى الركعتين قبلَ الفجر، ولا إلى غنيمة**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نوافل میں سے سب سے زیادہ فجر کی دو سنتوں کا اہتمام فرمایا کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی خیر اور بھلائی کی طرف اتنی تیزی سے جاتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ مالِ غنیمت کی طرف بھی نہیں جتنا کہ فجر سے پہلے دو رکعت کی طرف۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1169 ، صحیح مسلم :725، سنن أبی داؤد :1245، صحیح ابن خزیمة : 1107]

322 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((﴿ **قل هو الله أحد** ﴾ **تعدلُ ثلث القرآن، و ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ تَعدِلُ ربعَ القرآن**))، **وكان يقرؤهما في ركعتي الفجر** ......

سیدنا عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' (سورۃ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے اور ''قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' (سورۃ الکفرون) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور نبی کریم ﷺ فجر کی دو

سنتوں میں ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أبی یعلیٰ الموصلی :1017 ، طبرانی فی الکبیر :13493]

3- نمازِ ظہر سے پہلے اور بعد سنتوں کا اہتمام کرنے کی ترغیب

323 عن أم حبيبة رضي الله عنها قالت : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((**مَن يُحافظُ على أربعِ ركعاتٍ قبلَ الظهر، وأربعٍ بعدها؛ حرَّمَه اللّٰه على النار**)).

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے اہتمام کے ساتھ چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور چار رکعتیں ظہر کے بعد پابندی سے ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔

[حسن،صحیح ۔ مسند أحمد :426/6 ،سنن أبی داؤد :1269، جامع الترمذی :428]

324 عن أبي أيوب رضي الله عنه قال : **لما نزل رسولُ اللّٰه ﷺ عليّ رأيته يديم أربعًا قبل الظهر، وقال : ((إنه إذا زالتِ الشمسُ فتِحَتْ أبوابُ السماءِ ، فلا يُغلقُ منها بابٌ حتى يُصلى الظهرُ ، فأنا أحبُّ أن يُرفعَ لي في تلك الساعة خير))**.

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو ظہر سے پہلے چار رکعت پر ہمیشگی کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جب تک ظہر کی نماز ادا نہ کر دی جائے اس وقت تک آسمان کا کوئی بھی دروازہ بند نہیں ہوتا، اس لیے مجھے پسند ہے کہ اس (خیر کی) گھڑی میں میری نیکی اللہ کے ہاں پیش ہو۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :4035 ، والأوسط :2694]

325 عن قابوس عن أبيه قال : **أرسل أبي إلى عائشة : أيَّ صلاة رسول اللّٰه ﷺ كان أحبَّ إليه أن يواظب عليها ؟ قالت: كان يصلي أربعًا قبل الظهر، ويطيلُ فيهن القيامَ ، ويُحسنُ فيهن الركوع والسجود.**

قابوس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد ابوظبیان نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی نماز پر مداومت کرنا زیادہ محبوب اور پسندیدہ تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت (سنت) اس طرح ادا فرماتے کہ اس میں قیام بھی خوب طویل فرماتے اور رکوع وسجدہ کو بھی خوب اچھی طرح ادا فرماتے تھے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجه :236]
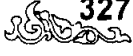
4-نمازِ عصر سے پہلے سنتیں ادا کرنے کی ترغیب

326 عن ابن عُمرَ رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال : ((**رَحِمَ اللّٰهُ امرأً صلّى قبلَ العصرِ أربعًا**)).

سیدنا عبداللہ عمر بن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندہ پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت نماز (نفل) پڑھے۔ [حسن ـ مسند أحمد :117/2 ، سنن أبي داؤد :1271، جامع الترمذي :430، صحيح ابن خزيمة : 1193 ، صحيح ابن حبان : 2444]
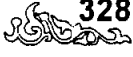
5- نمازِ وتر کی ترغیب اور وتر نہ پڑھنے پر وعید

327 عن علي رضي الله عنه قال : **الوترُ ليس بِحَتْمٍ كصلا تِكم المكتوبة ، ولكن سَنَّ رسولُ الله** ﷺ ، [و] **قال : ((إن الله وترٌ يحب الوتر، فأوتروا يا أهلَ القرآنِ)).**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر نماز فرض نمازوں کی طرح حتمی (اور اتنی) ضروری تو نہیں ہے لیکن اس کو رسول اللہ ﷺ نے مسنون قرار دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے لہٰذا اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو۔

[**صحیح لغیرہ**۔ سنن أبی داؤد :1416 ، جامع الترمذی :453، سنن النسائی :1676، سنن ابن ماجه : 1169 صحیح ابن خزیمة:1067]

328 عن جابرٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((من خاف أن لا يقومَ مِنْ آخر الليلِ فليوتِرْ أوَّله ، ومن طَمع أن يقومَ آخرَه فليوتِرِ آخرَ الليل ؛ فإن صلاةَ آخرِ الليل مشهودةٌ محضورةٌ ، وذلك أفضلُ)).**

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اندیشہ ہو کہ اخیر رات میں نہ اٹھ سکے گا اسے چاہیے کہ شروع رات میں ہی (عشاء کی نماز کے بعد) وتر پڑھ لے، اور جسے شوق ہو (اور پوری امید بھی ہو) کہ اخیر رات میں آنکھ کھل جائے گی اسے رات کے آخری حصہ ہی میں وتر پڑھنا چاہیے، کیونکہ اس وقت کی نماز (میں فرشتے بھی) موجود ہوتے ہیں، اور یہ (اخیر شب میں وتر پڑھنا) بہت بہتر ہے۔

[**صحیح** ۔ صحیح مسلم :755 ، جامع الترمذی :455، سنن ابن ماجه :1187]

6-رات کو باوضو ہو کر تہجد کی نیت سے سونے کی ترغیب

329 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَن باتَ طاهرًا باتَ في شِعاره مَلَکٌ ، فلا يستيقظُ إلا قال الملَکُ : اللهم اغفِرْ لعبدِک فلانٍ ؛ فإنّه باتَ طاهرًا**)).

سیدنا عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص باوضو ہو کر رات کو سوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ رات گزارتا ہے جب بھی وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ دعا کرتا ہے اے اللہ! اپنے اس فلاں بندے کی مغفرت فرما اس لیے کہ یہ باوضو ہو کر سویا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :1048]

330 عن معاذِ بن جبلٍ رضي الله عنه ؛ عن النبي ﷺ قال : ((**ما مِن مسلم يبيت طاهرًا فيَتَعارُّ مِن الليلِ ، فيسألُ اللّٰهَ خيرًا من أمر الدنيا والآخرةِ ؛ إلا أعطاه اللّٰهُ إياه**)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص باوضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے اور پھر رات کو کسی وقت اس کی آنکھ کھلے (اور بستر پر اپنا پہلو وغیرہ بدلے) اور اللہ سے دنیا و آخرت کی کوئی خیر مانگ لے، تو اللہ وہ اسے عنایت فرما دے گا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد:5042 ،سنن ابن ماجه:3881، نسائی فی عمل الیوم واللیلة:806]

331 عن ابن عباس رضي الله عنهما ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**طَهِّروا هذه الأجساد ، طهَّركم اللّٰهُ؛ فإنّه ليس من عبدٍ يبيتُ طاهرًا إلا باتَ معه في شِعاره مَلَک ، لا ينقلبُ ساعةً من الليلِ إلا قال : اللهم اغفر لعبدِکَ ؛ فإنّه باتَ طاهرًا**)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان جسموں کو پاک رکھا کرو اللہ تعالیٰ تم کو (روحانی ناپاکی سے) پاک کر دے گا۔ بلاشبہ جو بندہ بھی رات طہارت کے ساتھ (باوضو) گذارتا ہے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ بھی رات گذارتا ہے، اور جب بھی بندہ رات کو کروٹ لیتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ! اپنے (اس) بندہ کی مغفرت فرما اس لیے کہ یہ باوضو ہو کر سویا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :5083]

332 عن أبی الدرداء رضی اللّٰه عنه يَبلُغ به النبی ﷺ قال : **من أتی فراشه ، وهو ينوی أن يقوم يُصلی**

من الليل فغلبته عينُهُ حتى أصبح ، كُتِبَ له مانوى ، وكان نومُه صدقة عليه من ربه .

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رات کو سونے کے لیے بستر پر آئے اور اس کی نیت رات کو تہجد پڑھنے کی تھی اس کی آنکھ ایسی لگی کہ صبح ہی کو جاگ آئی تو اس کو نیت کے مطابق تہجد کا ثواب بھی ملتا ہے اور اس کا سونا اللہ کی طرف سے اس پر صدقہ ہے۔ [صحيح۔ سنن النسائی:1787 ،سنن ابن ماجه:1344، صحيح ابن خزيمة :1172]

333 عن عائشة رضي الله عنها ؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال : ((**ما مِن امرىءٍ تكون له صلاةٌ بليلٍ ، فيغلبُه عليها نومٌ ؛ إلا كتب الله له أجرَ صلاتِهِ ، وكان نومُه عليه صدقةً**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی رات کو نماز پڑھنے کا عادی ہو اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے اس کی آنکھ نہ کھلی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھتا ہے اور اس کا سونا اس پر اس کے رب کی طرف سے صدقہ ہے۔ [حسن لغيره۔ مالك :117/1 ، سنن أبي داؤد :1314، سنن النسائی :1784]

7- رات کو سونے سے پہلے ذکر واذکار کرنے کی ترغیب

334 عن البراء بنِ عازِبٍ رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ : ((إذا أتيتَ مضجَعَک ، فتوضأْ وضوءَکَ للصلاةِ ، ثم اضطجعْ على شِقِّکَ الأيمن ، ثم قلْ : (اللهم إنّي أسلمتُ نفسي إليک ، ووجَّهتُ وجهي إليک ، وفوَّضتُ أمري إليک ، وألجأتُ ظَهري إليک ، رغبةً ورهبةً إليک ، لا ملجأ ولا منجا منک إلا إليک ، آمنتُ بكتابک الذي أنزلتَ ، ونبيِّک الذي أرسلتَ) . فإنْ مُتَّ مِن ليلتِک فأنتَ على الفطرة ، واجعلهُنَّ آخرَ ماتتكلم به)). قال : فردَّدْتُها على النبي ﷺ ، فلما بلغتُ (آمنتُ بكتابِک الذي أنزلْتَ) ، قلت : ورسولِک ! قال : ((لا ، ونبيِّک الذي أرسلتَ)). وفي رواية : ((فإنَک إنْ مُتَّ من ليلتِک ، مُتَّ على الفطرةِ ، وإنْ أصبحتَ أصبتَ خيراً)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب اپنے بستر پر جانے لگوتو وضو کرلیا کرو جیسا کہ نماز کے لیے کرتے ہو، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو: [اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ ، وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ ، رَھْبَةً وَّرَغْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاً وَلَا مَنْجَاً مِنْکَ اِلَّا إلیک ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ] (یہ الفاظ بخاری کے ہیں)'' اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا، اپنی کمر تیری طرف لگالی (تجھے ہی اپنا سہارا بنالیا) مجھے تیرا ہی ڈر ہے اور شوق بھی تیری طرف ہے۔ تجھ سے بھاگ کر کے میرے لیے تیرے سوا کہیں کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور اس نبی کو تسلیم کیا جسے تو نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو (اس رات میں) مرگیا تو فطرت (دین اسلام) پر مرے گا۔ اور چاہیے کہ یہ تیری آخری بات ہو (اس کے بعد کوئی اور گفتگو نہ ہو۔'')

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس دعا کو یاد کرتے ہوئے دہرایا تو لفظ کہہ دیے [وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ]'' میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔'' تو آپ نے فرمایا:'' نہیں (بلکہ جو الفاظ میں نے تمہیں پڑھائے ہیں وہی یاد کرو، اور وہ الفاظ ہیں:)[وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ]'' میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' ایک روایت میں ہے کہ: اگر تو اس رات میں فوت ہوگیا تو تیری موت فطرت پر ہوگی اور اگر صبح کر لی تو تو خیر پائے

گا۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :247 ، صحیح مسلم :2710، سنن أبی داؤد :5046، جامع الترمذی : 394 ، نسائی فی عمل الیوم و اللیلۃ :781؛ سنن ابن ماجہ : 3876]

335 عن ابن أبي ليلى : حدثنا عليٌّ : أنّ فاطمة اشتكتْ ما تلقى من الرَّحى في يدها ، وأتى النبيَّ ﷺ سبيٌ، فانطلقتْ ، فلم تجده وَلَقِيَت عائشةَ، فأخبَرَتها ، فلما جاء النبي ﷺ أخبرته عائشةُ بمجيء فاطمة إليها، فجاء النبي ﷺ إلينا ، وقد أخذنا مضاجعنا ، فذهبنا نقوم ، فقال النبي ﷺ : ((على مكانكما)) ، فقعد بيننا حتى وَجَدْتُ بَرْدَ قدمَيه على صدري ، ثم قال : ((ألا أعلِّمكما خيرًا مما سألتما إذا أخذتما مضجَعكما ؟ أنْ تكبِّرا الله أربعًا وثلا ثين ، وتسبِّحاه ثلا ثاً و ثلا ثين، وتحمداه ثلا ثاً وثلا ثين، فهو خيرُ لكما من خادم)).

ابن أبي ليلى رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں چکی چلانے کے سبب زخم ہوگئے جس کا انہوں نے شکویٰ کیا اور نبی ﷺ کے پاس چند قیدی (غلام) آئے تھے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اسی سلسلہ میں (غلام لینے) گئیں لیکن آپ ﷺ سے ملاقات نہ ہوسکی تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سارا ماجرہ بیان کیا: جب نبی ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا سبب بیان کیا تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ابھی ہم لیٹے ہی تھے ہم نے اُٹھنا چاہا لیکن آپ ﷺ منع کردیا اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمھیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں جب تم اپنے بستروں پر آؤ؟ تم 34 مرتبہ اللہ اکبر، 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ پڑھو۔ تو یہ تمہارے لیے خادم سے بھی بہتر ہے۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :5361 ، صحیح مسلم :2727]

336 عن فروة بن نوفل عن أبيه رضي الله عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال لنوفل : ((اقرأ ﴿ قُلْ يا أيها الكافرون﴾ ثم نَمْ على خاتِمَتِها ؛ فإنّها براءةٌ من الشرك)).

فروہ بن نوفل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ﴿قُلْ يَآ أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ پڑھو اور اسی پر اپنی بات چیت ختم کرکے سوجاؤ، بے شک اس میں شرک سے براءت کا اظہار ہے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :5055 ، صحیح ابن حبان : 2364، مستدرك حاكم : 538/2]

337 عن عبدالله بن عَمرٍو رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال : ((خَصلتان أو خُلتان لا يحافظُ عليهما عبدٌ مسلمٌ ، إلا دخل الجنةَ ، هما يسيرٌ ، ومَنْ يَعمل بهما قليل ، يُسَبِّحُ في دبرِ كل صلاةٍ عشرًا ، ويَحمَدُ عشرًا ، ويكبِّر عشرًا ، فذلک خمسون ومئةٌ باللسان ، وألفٌ وخمس مئة في الميزان ، ويُكَبِّرُ أربَعًا وثلاثين إذا أخذ مضجعه ويحمد ثلاثا وثلاثين ويسبح ثلاثا وثلاثين فتلک مئةٌ باللسان ، وألفٌ في الميزان)). فلقد رأيتُ رسول الله ﷺ يعْقِدها. قالوا: يا رسول الله! كيف ((هما يسير ، ومَن يعمل بهما قليل)) ؟ قال : ((يأتي أحدَكم ـ يعني ـ الشيطانُ في منامِه ، فينَوِّمُه قبلَ أنْ يقولَه ، ويأتيه في صلا ته فيذكِّره حاجةً قبل أنْ يقولَها)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دو عمل ایسے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان بندہ ان کی پابندی کرلے تو جنت میں داخل ہوگا اور وہ بہت آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ ① ہر نماز کے بعد دس بار ''سبحان اللّٰہ'' دس بار ''الحمد للّٰہ'' اور دس بار ''اللّٰہ اکبر'' کہے تو زبان کی ادائیگی کے اعتبار سے ایک سو پچاس بار ہے (مجموعی طور پر پانچوں نمازوں کے بعد) اور ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے ② جب سونے لگے تو چونتیس بار ''اللّٰہ اکبر'' تینتیس بار ''الحمد للّٰہ'' اور تینتیس بار ''سبحان اللّٰہ'' کہے۔ زبانی طور پر تو یہ ایک سو بار ہے مگر میزان میں یہ تسبیحات ایک ہزار ہوں گی، یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ انہیں اپنے ہاتھ سے شمار کرتے تھے، صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیسے ہے کہ یہ عمل آسان ہے مگر کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوتے وقت میں کسی کے پاس شیطان آجاتا ہے اور پہلے اس سے کہ وہ یہ تسبیحات پوری کرلے، وہ اسے سلا دیتا ہے اور (اسی طرح) نماز میں شیطان آجاتا ہے اور اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے تو وہ انہیں پڑھے بغیر ہی اٹھ جاتا ہے۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد :5065 ، جامع الترمذی :3408، صحیح ابن حبان : 2009]

338 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((من قال حين يأوي إلى فراشه : (لا إله إلا الله وحده لا شريک له ، له الملکُ ، وله الحمدُ ، وهو على كل شيء قدير، لا حول ولا قوةَ إلا بالله العلي العظيم، سبحانَ الله، والحمد لله ، ولا إله إلا الله ، والله أكبر) ؛ غُفرت له ذنوبُه أو خطاياه .

شک مسعر۔ وإنْ كانت مثل زبد البحر))۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر (رات کو سونے کے لیے) آتے وقت یہ پڑھے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" (اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہی ہر چیز پر (مکمل) قدرت رکھتا ہے نہ (کسی میں) طاقت ہے (نیکی کرنے کی) نہ قدرت ہے (برائی سے بچنے پر) مگر اللہ کی (توفیق کے ساتھ) اللہ (ہر عیب) سے پاک ہے اور اللہ کے لیے ہی تعریف وستائش ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے تو اس شخص کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ [صحيح۔ نسائی فی عمل اليوم و الليلة :811، صحيح ابن حبان :5503]

339 عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((من قالَ إذا أوى إلى فراشه: (الحمدُ لله الذي كفاني، وآواني، والحمدُ لله الذي أطعمني وسقاني، والحمد لله الذي منّ عليَّ فأفضلَ)؛ فقد حَمِدَ اللّٰهَ بجميعِ محامِدِ الخلقِ كلِّهم))۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر آتے وقت یہ دعا پڑھے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِيْ، وَآوَانِيْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ) تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری کفایت فرمائی، اور مجھے بہترین ٹھکانہ عطا فرمایا اور تمام تعریفیں اس اللہ ہی کے لیے ہیں کہ جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور تمام تعریفیں اس اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ پر احسان فرمایا اور فضیلت عطا فرمائی، یقیناً اس شخص نے اللہ کی حمد کرنے والی تمام مخلوقات کی حمد کو بیان کر دیا۔

[حسن۔ بيهقی فی الشعب :4382]

340 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: وَكَّلني رسولُ الله ﷺ بحفظِ زكاةِ رمضانَ، فأتاني آتٍ، فجعل يَحثو من الطعامِ، فأخذتُه، فقلت: لأ رفَعَنَّكَ إلى رسولِ الله ﷺ، قال: إنّي محتاجٌ، وعليَّ دَينٌ

وعيالٌ، ولي حاجةٌ شديدةٌ . فَخَلَّيتُ عنه ، فأصبحتُ ، فقال النبي ﷺ : ((يا أبا هريرة ! ما فعل أسيرُک البارحةَ ؟)). قال: قلت: يا رسولَ اللّٰه ! شكا حاجةً شديدةً وعيالاً ، فَرحِمتهُ فخلَّيتُ سبيلَه ، قال: ((أمَا إنّه قد كَذَبَک وسيَعودُ)). فعرفتُ أنه سيعودُ ، لقول رسول اللّٰه ﷺ : ((إنّه سيعودُ)) ، فَرَصَدْتُه ، فجاء يحثومن الطعام ـ وذكر الحديث إلى أنْ قال : ـ فأخذته ـ يعني في الثالثة ـ فقلت: لأرفعنّکَ إلى رسولِ اللّٰه ﷺ ، وهذا آخرُ ثلاثِ مراتٍ تزعمُ أنک لا تعود ، ثم تعود، قال : دعني أُعلِّمکَ كلماتٍ ينفعکَ اللّٰهُ بها ! قلت : ما هنَّ ؟ قال : إذا أويتَ إلى فراشِک ، فاقرأْ آية الكرسي : ﴿ اللّٰه لا إله إلا هو الحيُّ القيومُ ﴾ حتى تَختِمَ الآية ، فإنّک لن يزالَ عليک من اللّٰه حافظ ، ولا يقرَبُکَ شيطانٌ حتى تُصبحَ . فخلّيتُ سبيله ، فأصبحتُ ، فقال لي رسولُ اللّٰه ﷺ : ((ما فعل أَسيرُک البارحةَ ؟)). قلت : يا رسول اللّٰه ! زعم أنه يعلِّمني كلماتٍ ينفعني اللّٰه بها ، فخلَّيتُ سبيلَه ، قال : ((ما هي ؟)). قلت : قال لي : إذا أويتَ إلى فراشِک فاقرأ آيةَ الكرسي ، من أوَّلِها حتى تختِم الآية ﴿ اللّٰه لا إله إلا هو الحيُّ القيومُ ﴾ ، وقال لي : لن يزال عليک من اللّٰه حافظٌ ، ولا يقربُکَ شيطانٌ حتى تصبح . وكانوا أحرص شيء على الخير . فقال النبی ﷺ : أما إنه قد صَدَقک ، وهو كذوب تعلم من تخاطب منذ ثلاثِ ليالٍ يا أباهريرة؟ قلت: لا قال : ذاک الشيطان.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان المبارک کی (جمع شدہ) زکوٰۃ پر نگران مقرر فرمایا تھا (ایک مرتبہ) کوئی شخص آیا اور غلہ میں سے مٹھی بھر بھر کے لینا شروع کر دیا میں نے اس کو پکڑ کر کہا میں تجھ کو ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا کر (تیرا فیصلہ کراؤں گا) اس نے کہا میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر قرضہ ہے اور میرے اہل و عیال (بھی ہیں) اور مجھے سخت ضرورت پیش آ گئی تھی (جس کی وجہ میں نے ایسا کیا) اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح کو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کل رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے سخت ضرورت پیش آنے اور اہل وعیال کے (بوجھ) کا شکوہ کیا مجھے اس پر رحم آیا اس لیے اس کو چھوڑ دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ تم سے جھوٹ کہہ کر گیا ہے اور پھر آئے گا مجھے آپ ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا۔ پھر وہ آیا اور غلہ

مٹھی بھر کر لینا شروع کیا۔ پھر پورا واقعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا یہاں تک کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تیسری بار میں نے اس کو پکڑا اور اس کو کہا اب تو تجھ کو ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا یہ آخری بار تھا تو ہر بار کہتا تھا اب واپس نہیں آؤں گا پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو چند کلمات ایسے سکھلاتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تم کو نفع دے گا۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں۔ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیۃ الکرسی پڑھا کرو ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' (آخر تک) اس کے پڑھتے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر محافظ مقرر ہو جائے گا۔ اور شیطان صبح تک تمہارے نزدیک نہیں آئے گا، میں نے اس کو پھر چھوڑ دیا جب صبح کو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے مجھ کو چند کلمات سکھائے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دے گا لہٰذا میں نے اس کو چھوڑ دیا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی کہ وہ کہہ گیا ہے جب تم بستر پر سونے کے لیے آؤ تو آیۃ الکرسی ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' مکمل آیت پڑھا کرو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر محافظ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم خیر کے کاموں میں بہت زیادہ حریص تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ ہے تو جھوٹا لیکن سچ کہہ گیا، اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! جانتے ہو کہ تین راتیں جس سے تمہاری بات ہو رہی تھی وہ کون تھا؟ عرض کیا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :2311 ، صحیح ابن خزیمۃ :2424]

8-رات کو کسی وقت بیدار ہونے پر یہ کلمات پڑھنے کی ترغیب

341 حدیث عن عبادة بنِ الصامتِ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((مَن تعارَّمن الليل فقال : (لا إله إلا الله وحدَه لا شريک له ، لهُ الملکُ وله الحمدُ ، وهو على كلِّ شيءٍ قدير ، الحمد لله ، وسبحان الله ، ولا إله إلا الله ، والله أكبر ، ولا حولَ ولا قوةَ إلا بالله) ، ثم قال : (اللهم اغفرلي) ، أو دعا ؛ استُجيب له ، فإنْ توضأ ثم صلّى ، قُبلتْ صلاتُه)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رات کے وقت جس کی آنکھ کھل جائے اور وہ جاگنے پر یہ کلمات کہے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' پھر کہے ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی'' یا (کوئی) اور دعا کرے، تو قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :1154 ، سنن أبی داؤد :5060، جامع الترمذی : 3414، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 861 ، سنن ابن ماجه : 3878]

9- نمازِ تہجد کی ترغیب

342 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**يَعقِدُ الشيطانُ على قافيةِ رأسِ أحدِكم إذا هو نام ثلاث عُقَدٍ ، يَضربُ على كل عُقدةٍ : عليكَ ليلٌ طويلٌ فارْقُد ! فإنِ استيقظَ فذكَرَ اللّٰه تعالى انحلَّتْ عُقدةٌ فَإنْ تَوَضَّأَ انحلَّتْ عُقْدَةٌ فإنْ صلّى انحلت عُقَدُه كلُّها ، فأصبح نشيطًا طيِّبَ النفسِ ، وإلا أصبحَ خبيثَ النفس كسلانَ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ کہتا ہے۔ ”رات لمبی ہے سو یا رہ“ اگر وہ جاگ جائے، اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کر لے تو دوسری کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور وہ ہشاش بشاش خوش باش صبح کرتا ہے ورنہ بری حالت اور کسل مندی کی کیفیت میں صبح کرتا ہے۔“ [صحيح۔ مالك :176/1 ، صحيح البخارى: 1142، صحيح مسلم : 776، سنن أبي داؤد : 1360، سنن النسائى : 1607، سنن ابن ماجه:1329]

343 عن عبداللّٰه بن سلامٍ رضي اللّٰه عنه قال : **أوَّلَ ما قَدِمَ رسولُ اللّٰه ﷺ المدينةَ انجَفَلَ الناسُ إليه، فكنتُ فيمَن جاءه ، فلما تأمَّلتُ وجهَهُ واستَبَنْتُه ، عرفتُ أنّ وجهه ليس بوجه كَذّاب ، قال : فكان أولَ ما سمعتُ من كلامِه أنْ قال** : ((**أيها الناس ! أفشوا السلام ، وأطعموا الطعام ، وصِلوا الأرحام ، وصَلوا بالليل والناس نيام ؛ تدخلوا الجنة بسلام**)).

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شروع میں جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو سب لوگ آپ ﷺ کی زیارت کے لیے جلدی جلدی گئے میں بھی انہی لوگوں میں تھا، جب میری نگاہ آپ ﷺ کے چہرہ پر پڑی اور میں نے غور سے دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ سب سے پہلا آپ ﷺ کا ارشاد مبارک جو میں نے سنا وہ یہ تھا اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ اور ایک دوسرے کو کھانا کھلایا کرو اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو اور رات کو جب سب لوگ آرام کی نیند سو رہے ہوں تم نمازیں پڑھا کرو جنت میں سلامتی کے ساتھ (بغیر عذاب میں مبتلا ہوئے) داخل ہو جاؤ گے۔ [صحيح۔ جامع الترمذی :2885، سنن ابن ماجه : 1334، مستدرک حاکم : 13/3]

344 عن عبدالله بن عَمرٍو رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال : ((**في الجنةِ غرفةٌ يُرى ظاهرُها من باطِنها ، وباطِنُها من ظاهرها**)). **فقال أبو مالک الأشعري : لمن هي يا رسولَ الله ؟ قال : ((لِمَنْ أطابَ الكلام ، وأطعم الطعام ، وباتَ قائمًا والناس نيام))**.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک محل ہے جس کا اندر (والا حصہ) باہر سے اور باہر (کا حصہ) اندر سے نظر آتا ہے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کس کو ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کے ساتھ بول چال اچھی رکھی اور کھانا کھلایا اور رات نماز میں گزاری جب کہ لوگ آرام کی نیند سورہے ہوں۔ [حسن، صحیح۔ طبرانی فی ((الکبیر))، مستدرك حاكم:1200]

345 عن عائشةَ رضي الله عنها : **أنَّ رسول الله ﷺ كان يقوم من الليل حتى تَتَفَطَّرَ قد ماه ، فقلت له : لِم تصنعُ هذا وقد غُفرلک ما تقدم من ذنبک وما تأخر ؟ قال : ((أفلا أحبُّ أَنْ أكونَ عبدًا شكورًا؟!))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اتنا طویل قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں سوج جاتے میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ اتنا قیام کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے گئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس پر (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :1130، صحیح مسلم:1819]

346 عن جابر رضي الله عنه قال : **سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((إنّ في الليلِ لساعةً لا يوافقها رجلٌ مسلمٌ يسألُ اللهَ خيرًا من أمرِ الدنيا والآخرةِ ؛ إلا أعطاهُ اياه ، وذلک كلَّ ليلةٍ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا بلاشبہ رات میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں دنیا و آخرت کی جو بھی خیر مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ (گھڑی) ہر رات میں آتی ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :757]

347 عن أبي أمامةَ الباهلي رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((**عليكم بقيام الليل، فإنّه دأبُ**

الصالحين قبلكم ، وقُربةٌ إلى ربّكم ، ومَكْفَرَةٌ للسيئات ، ومَنْهاةٌ عن الإثم)).
سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم رات کی نماز (تہجد) کی پابندی کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طرزِ عمل رہا ہے اور (یہ) تمہیں تمہارے رب سے قریب کرنے کا سبب ہے اور (اب تک کے) گناہوں کا کفارہ ہے اور (آئندہ) گناہوں سے روکنے والی ہے۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :3549 ، صحیح ابن خزیمة :1135، مستدرك حاکم : 308/1]

348 حدیث نبوی عن أبي هريرة وأبي سعيد رضي الله عنهما قالا : قال رسول الله ﷺ : ((إذا أيقظَ الرجلُ أهلَه من الليلِ فصلّيا ، أو صلّى ركعتين جميعًا كُتِبا في (الذاكرين والذاكرات))).
سیدنا ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شوہر اپنی اہلیہ کو رات کے وقت جگاتا ہے اور وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا دو رکعت اکٹھے پڑھتے ہیں تو ان کا شمار (کثرت سے) ذکر کرنے والے مردوں اور (کثرت سے) سے ذکر کرنے والی عورتوں میں کیا جاتا ہے۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد :1309]

349 حدیث نبوی عن سهل بن سعدٍ رضي الله عنهما قال : جاء جبريل إلى النبي ﷺ فقال : ((يا محمد ! عِشْ ما شئتَ فإنك ميتٌ ، واعمل ماشئتَ فإنك مجزيٌّ به ، وأحبِبْ من شئتَ فإنك مفارقُه ، واعلم أنّ شرفَ المؤمنِ قيامُ الليلِ ، وعزَّه استغناؤه عنِ الناس)).
سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جتنا چاہیں جی لیں (آخر) مرنا ہے اور جو چاہیں عمل کر لیں (آخر) اس کا بدلہ ملنا ہے اور جس سے چاہیں محبت کر لیں (ایک نہ ایک دن) اس سے جدا ہونا ہے۔ یہ جان لیجئے کہ مؤمن کی عزت تہجد کی نماز پڑھنے اور لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔ [حسن لغیرہ۔ مستدرك حاکم : 360/4]

350 حدیث نبوی عن عَمرو بن عبَسةَ رضي الله عنه ؛ أنه سمع النبي ﷺ يقول: ((أقربُ ما يكون الربُّ من العبدِ في جوفِ الليل الآخرِ ، فإنِ استطعتَ أنْ تكونَ ممن يذكرُ اللهَ في تلك الساعة ، فكُنْ)).
سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا بندہ اپنے رب کے سب سے

زیادہ قریب رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے، لہٰذا اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اس وقت میں اللہ کا ذکر کرلو تو ضرور کرو۔

[صحیح۔ جامع الترمذی :3579 ،صحیح ابن خزیمۃ :1147]

351 عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ثلا ثةٌ يحبُّهم اللّٰهُ ، ويضحكُ إليهم ، ويَستبشرُ بهم : الذي إذا انكشفتْ فِئةٌ قاتلَ وراء ها بنفسه للّٰه عزوجل ، فإمّا أنْ يُقتَلَ ، وإمّا أنْ ينصرَه اللّٰهُ ويكفيَه ، فيقول : انظروا إلى عبدي هذا كيف صبر لي بنفسه ؟! والذي له امرأة حَسَنَةٌ ، وفراشٌ لَيِّنٌ حَسَنٌ ، فَيَقُومُ من الليلِ ، فيقولُ : يَذَرُ شهوتَه ويَذكُرني ، ولو شاء رَقَدَ . والذي إذا كان في سفرٍ ، وكان معه ركب، فسهروا ، ثم هَجَعُوا ، فقام من السَّحَرِ في ضَرَّاءَ وسرَّاءَ)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین (قسم کے) آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے اور انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور (فرشتوں کے سامنے) اظہار مسرت کرتا ہے۔ ① ان میں سے ایک وہ آدمی ہے کہ جنگ میں اس کے سب ساتھی بھاگ کھڑے ہوئے اور یہ تن تنہا ڈٹ گیا اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے اکیلا (دشمن کی پوری فوج) سے بھڑ گیا خواہ شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرما (کر اسے غالب کر) دے اور دشمنوں کے مقابلہ میں اس کے لیے کافی ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے متعلق (فرشتوں) سے کہتا ہے میرے اس بندہ کو دیکھو میری خاطر اس نے کس صبر سے کام لیا ہے ② وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہو اور نرم و شاندار بستر ہو پھر وہ اُٹھ کر رات کو قیام کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے اپنی شہوت کو چھوڑا اور میرے ذکر میں مشغول ہو گیا اگر یہ چاہتا تو سویا رہتا ③ وہ شخص جو سفر میں ہو اور اس کے ساتھ ایک قافلہ ہو اور وہ رات گئے تک جاگتے رہے بالآخر سب سو گئے اور یہ بندہ آخیر رات میں اُٹھا اور کسی تکلیف مثلاً (سردی، گرمی، دکھ وغیرہ کا خیال کیے بغیر اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو گیا۔)

[حسن ـ مستدرك حاكم : 77/1]

352 عن عُقبة بنِ عامرٍ رضي الله عنه قال : سمعت رسولَ اللّٰه ﷺ يقول : ((الرجل من أمّتي يقومُ من الليلِ يعالجُ نفسَه إلى الطَّهور ، وعليه عُقَد ، فإذا وضَّأ يديه انحلتْ عُقدةٌ ، وإذا وضَّأ وَجْهَه انحلت عُقدةٌ ، وإذا مسح رأسَه انحلت عُقدةٌ ، وإذا وضّأ رجليه انحلت عقدةٌ . فيقولُ اللّٰه عزوجل للذين وراء الحجاب : انظروا إلى عبدي هذا يعالج نفسَه ، ويسألني ، ماسألني عبدي هذا فهو له)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا میری امت کا ایک شخص رات کو اٹھتا ہے اور اس حال میں نفس پر جبر کر کے وضو کے لیے جاتا ہے کہ اس پر (شیطان کی طرف سے) گرہیں لگی ہوتی ہیں جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب وہ پاؤں کو دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اللہ عزوجل ان سے جو پردہ کے پیچھے ہیں (فرشتے جو نظر نہیں آتے) کہتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو کتنی مشقت کر کے مجھ سے مانگ رہا ہے، میرا بندہ جو مانگ رہا ہے اس کو عطا کیا جاتا ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد: 156/4، 159، 201، صحیح ابن حبان: 2546]

353 عن عبداللّٰه بن عمر قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((**لا حسد إلا في اثنَتين: رجلٌ آتاه اللّٰه القرآنَ، فهو يقومُ به آناءَ الليلِ و آناءَ النهارِ، ورجلٌ آتاه اللّٰه مالًا، فهو ينفقه آنا الليل و آناءَ النهار**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر ہی کیا جاسکتا ہے ① وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا فرمایا ہو پھر وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں اس کے ساتھ قیام کرتا ہو ② وہ شخص جسے اللہ نے مال عطا کیا ہو پھر وہ دن اور رات کی گھڑیوں میں اُسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہو۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 815، 816]

354 عن فَضالةَ بنِ عُبيدٍ و تميمٍ الداريّ رضي اللّٰه عنهما عن النبي ﷺ قال: ((**مَن قرأ عشرَ آياتٍ في ليلةٍ كُتِبَ له قنطارٌ [من الأجر]، والقنطارُ خيرٌ من الدنيا وما فيها، فإذا كان يومُ القيامة يقول ربک عزوجل: اقرأْ وارْقَ بكل آية درجةً، حتى ينتهي إلى آخر آية معه، يقول اللّٰه عزوجل للعبد: اقبِضْ: فيقول العبدُ بيده: يا رب! أنتَ أعلم. يقول: بهذه الخلد؛ وبهذه النعيم**)).

سیدنا فضالہ بن عبید اور تمیم داری رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرلے اس کے لیے ایک قنطار کے برابر اجر لکھا جاتا ہے اور قنطار دنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا تیرا رب کہے گا قرآن پڑھتا جا اور (ہر آیت کے بدلہ جنت کے درجہ پر) چڑھتا جا، یہاں تک کہ آخری آیت تک پہنچ جائے گا، اللہ عزوجل بندہ کو کہے گا پکڑ لے، بندہ اپنے ہاتھ (بڑھا کر) کہے گا، اے میرے رب! تو زیادہ جانتا ہے (میں

کیا پکڑوں؟) اللہ تعالیٰ کہے گا اس ہاتھ سے جنت کی ہمیشہ کی زندگی اور اس ہاتھ سے جنت کی کبھی نہ ختم ہونیوالی نعمتیں لے لے۔ [حسن۔ طبرانی فی الکبیر :1253 ، والأوسط :8451]

355 عن عبداللّٰه بن عمرو بنِ العاص رضي اللّٰه عنهما قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**مَن قام بعشر آياتٍ لم يُكتَبْ من الغافلين، ومَن قام بمئةِ آية كُتبَ من القانتين، ومَن قام بألف آيةٍ كُتِبَ من المقَنْطَرين**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز (تہجد) میں دس آیتیں بھی پڑھ لیں وہ غافلوں میں شمار نہ ہوگا اور جس نے سو آیتیں پڑھ لیں اس کا شمار عبادت گزاروں میں ہوگا، اور جس نے ایک ہزار آیتیں پڑھ لیں اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے لیے ایک قنطار کے برابر اجر لکھا جاتا ہے۔

[حسن ، صحیح۔ سنن أبی داؤد :1398 ، صحیح ابن خزیمة :1144]

10- نیند کے غلبہ کی حالت میں نماز اور تلاوتِ قرآن کی ممانعت

356 عن عائشةَ رضي الله عنها ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((إذا نَعَس أحدُكم في الصلاة فلير قُدْ حتى يذهبَ عنه النومُ ، فإنَّ أحدَكم إذا صلّى وهو ناعسٌ ؛ لعله يذهبُ يستغفرُ ، فَيَسُبَّ نفسَه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں اونگھ آنے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے ، یہاں تک کہ اس کی نیند پوری ہو جائے کیونکہ جب کوئی اونگھتے ہوئے نماز پڑھے تو ہوسکتا ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہتا ہو مگر اپنے آپ کو گالیاں ہی دینے لگے۔ [صحیح۔ مالك :118/1 ، صحیح البخاری :212، صحیح مسلم : 786، سنن أبی داؤد : 1310 ، جامع الترمذی:355، سنن ابن ماجه:1370]

357 عن أنسٍ رضي الله عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((إذا نَعَس أحدُكم في الصلاةِ فلينَمْ ، حتى يعلمَ ما يقرأُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کسی کو نماز پڑھتے ہوئے نیند کا غلبہ ہونے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے ، یہاں تک کہ (نیند کا خمار نکل جائے اور) وہ یہ سمجھ سکے کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :213 ، سنن النسائی :443]

358 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إذا قام أحدُكم من الليلِ فاستعُجِمَ القرآنُ على لسانهِ ، فلم يَدْرِما يقول ؛ فليضطجعْ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور پھر قرآن کو اپنی زبان پر (نیند کے غلبے کی وجہ سے) بھاری محسوس کرنے لگے کہ اسے معلوم ہی نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہے تو اُسے چاہیے کہ سو جائے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم :787 ،سنن أبی داؤد :1311، سنن ابن ماجه : 1372]

11- صبح تک سوئے رہنے اور رات کے قیام کا اہتمام نہ کرنے پر وعید

359 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال : ذُكِرَ عند النبي ﷺ رجلٌ نامَ ليلةً حتى أصبحَ : قال : ((ذاک رجل بالَ الشيطانُ في أذنَيه ، ـ أو قال: في أذنه)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے۔ (فجر کی نماز بھی چھوڑ دیتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا شخص ہے کہ شیطان اس کے کانوں میں پیشاب کرتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :1144 ، صحیح مسلم :774، سنن النسائی : 1608، سنن ابن ماجه : 1330]

360 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((يَعقِدُ الشيطانُ على قافيةِ رأسِ أحدِكم إذا هو نام ثلاث عُقَد ، يَضربُ على كل عُقدةٍ : عليكَ ليلٌ طويلٌ فارقُدْ ، فإنِ استيقَظَ فذكر الله انحلتْ عُقدةٌ ، فإنْ توضّأ انحلّت عقدةٌ ، فإنْ صلّى انحلّتْ عقدةٌ ، فأصبح نشيطاً طيِّبَ النفس ، وإلّا أصبحَ خَبيْثَ النفس كسلان)).وفي رواية: ((فيصبحُ نشيطاً طَيبَ النفسِ قد أصاب خيرًا ، وإنْ لم يفعلْ أصبحَ كسْلانَ خَبِيْثَ النفسِ ، لم يُصِبْ خيرًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ لگاتے وقت کہتا ہے۔ "رات لمبی ہے سو یا رہ" اگر وہ جاگ جائے، اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ ہشاش بشاش خوش خوش صبح کرتا ہے ورنہ سستی اور خسارہ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے۔" ایک روایت میں ہے کہ وہ خوب چاک و چوبند اور ہشاش بشاش حالت میں صبح کرتا ہے اور بھلائی بھی حاصل کر لیتا ہے اور اگر وہ صبح بیدار ہو کر اللہ کا ذکر (نماز ادا) نہیں کرتا تو وہ سستی اور خسارہ نفس کے ساتھ صبح کرتا ہے اور بھلائی سے محروم ہو جاتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری :1142 ، صحیح مسلم :776، سنن النسائی : 1607]

361 عن جابر رضي الله عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال : ((ما مِن مسلمٍ ذكرٍ ولا أنثى ينامُ إلا وعليه جَرير

معقودٌ ، فإنْ هو توضأ وقام إلى الصلاةِ ؛ أصبحَ نشيطاً قد أصاب خيرًا ، وقد انحلت عُقَدُه كلُّها ، وإنِ استيقظَ ولم يذكرِ اللّٰه ؛ أصبحَ وعُقَدُه عليه ، وأصبحَ ثقيلًا كسلانَ ، ولم يُصِبْ خيرًا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان مرد اور عورت سوئے تو اس کی گدی پر (شیطان کی طرف سے تین) گرہیں لگا دی جاتی ہیں، پھر اگر وہ صبح اُٹھ کر باوضو ہو کر نماز پڑھتا ہے تو صبح چاک و چوبند حالت میں کرتے ہوئے بھلائی حاصل کر لیتا ہے اور اس کی ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور اگر وہ بیدار تو ہو لیکن ذکر الٰہی (نماز وغیرہ) نہ کرے تو (شیطانی) گرہیں اس پر باقی رہتی ہیں اور وہ صبح سستی اور بوجھل طبیعت کے ساتھ کرتا ہے اور بھلائی سے محروم رہتا ہے۔ [صحیح۔ صحیح ابن خزیمة :1133]

12- صبح وشام پڑھی جانیوالی مسنون آیات اوراذ کار کی ترغیب

362 حدیث عن شدادِ بنِ أوسٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((سيدُ الاستغفارِ أنْ يقول العبدُ ((اللهم أنت ربي، لا إله إلا أنت ، خلقتني وأنا عبدك ، وأنا على عهدِك ووعدِك ما استطعتُ ، أعوذبك من شرما صنعتُ ، أبوءُ لك بنعمتِك عليَّ ، وأبوءُ [لك] بذنبي، فاغفرلي، إنّه لا يغفر الذنوب إلا أنت)) ، مَن قالها موقناً بها حين يمسي ، فمات من ليلته ؛ دخل الجنة ، ومن قالها موقناً بها حين يصبح ، فمات من يومه ؛ دخل الجنة)).

سیدنا شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سید الاستغفار (مغفرت کے لیے افضل دعا) یہ ہے کہ بندہ کہے۔((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُکَ ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ ، أَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ ، وَأَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ، إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ)) ''اے اللہ! آپ ہی میرے پروردگار ہے،آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں،آپ نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں آپ ہی کا بندہ ہوں،اور میں اپنے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، جو میں نے کیا (گناہ وغیرہ) اس کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں،اور آپ کے جو مجھ پر احسانات ہیں میں ان کا اعتراف کرتا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، پس آپ مجھے معاف فرمادیے، کیونکہ بلاشبہ آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا۔'' جس شخص نے ان کلمات کو دن میں ان پر مکمل یقین رکھتے ہوئے پڑھا اور شام ہونے سے پہلے ہی فوت ہوگیا تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا اور جس نے انہیں رات کو مکمل یقین کے ساتھ پڑھا اور صبح ہونے سے پہلے ہی فوت ہوگیا تو وہ (بھی) جنتیوں میں سے ہوگا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :6306 ، سنن النسائی :5522، جامع الترمذی : 3393]

363 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال : يا رسولَ الله ! ما لقيتُ من عقربٍ لَدَغتني البارحة ! قال : ((أما لو قلتَ حين أمسيتَ : (أعوذ بكلماتِ الله التامّاتِ من شرما خلق) ؛ لم تضرَّك)). وفي روايةٍ : ((مَن قال حين يُمسي ثلاث مرات : (أعوذ بكلماتِ الله التامّاتِ من شر ما خلق)؛ لم تَضُرَّهُ حُمَةٌ تلک الليلة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے گزشتہ شب ایک بچھو نے ڈنک مارا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو شام کے وقت یہ دعا پڑھتا: (أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ) ''میں تمام مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل تاثیر والے کلمات کی پناہ لیتا ہوں تو وہ تمھیں تکلیف نہ پہنچا سکتی۔'' ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کلمات تین مرتبہ شام کے وقت پڑھے تو اس رات بچھو کا زہر اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (حضرت سہیل (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ ہمارے گھر والوں نے اس دعا کو سیکھ لیا تھا اور ہر رات اس کو پڑھتے بھی تھے ان کی ایک لونڈی کو (بچھو وغیرہ) نے ڈس لیا لیکن اسے کچھ بھی تکلیف نہ ہوئی۔) [صحيح۔ مالك :92/2 ، سنن أبی داؤد :3898، نسائی فی عمل اليوم والليلة : 568، سنن ابن ماجه :3518 ، جامع الترمذی : 3604]

364 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من قال حين يُصبحُ وحين يُمسي : (سبحانَ الله وبحمده) مئة مرة ، لم يأتِ أحدٌ يوم القيامة بأفضلَ مما جاء به ، إلَّا أحدٌ قال مثلَ ما قال ، أو زاد عليه**)). وفي رواية. (**سبحان الله العظيم وبحمده**)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح اور شام سو مرتبہ یہ پڑھا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ تو قیامت کے دن اس شخص سے افضل عمل والا کوئی نہ ہوگا سوائے اس کے کہ جس نے خود یہ ذکر کیا یا اس سے زیادہ (اور) ذکر کیا۔ ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کے الفاظ ہیں۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 2691 ،جامع الترمذی :3469، نسائی فی عمل اليوم والليلة : 568، سنن أبی داؤد: 5091 ، مستدرك حاكم:518/1]

365 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**مَن قال : (لا إله إلا الله وحدَه لا شريكَ له، له الملكُ ، وله الحمدُ ، وهو على كل شيءٍ قدير) في يومٍ مئة مرة ؛ كانت له عدل عَشْرِ رقاب، وكُتب له مئةُ حسنة ، ومحيت عنه مئةُ سيئة ، وكانت له حِرْزًا من الشيطان يومَه ذلكَ حتى يُمسي ، ولم يأتِ أحدٌ بأفضلَ مما جاء به ، إلا رجلٌ عمل أكثرَ منه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ یہ پڑھا (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) تو اس کو دس غلام آزاد کرنے

کے برابر ثواب ہوگا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو برائیاں مٹائی جائیں گی، وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اس سے افضل عمل والا اور کوئی نہ ہوگا، سوائے اس شخص کے جس نے اس سے زیادہ (مسنون ذکر) کیا ہو۔ [صحیح۔ صحیح البخاری :6403 ، صحیح مسلم :2691]

366 عن أبانَ بنِ عثمانَ قال : سمعت عثمانَ بن عفانَ رضي اللّٰه عنه يقول : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((ما من عبدٍ يقول في صباحِ كلِّ يومٍ ، ومساءِ كلِّ ليلةٍ : (بسم اللّٰه الذي لا يَضُرُّ مع اسمه شيءٌ في الأرض ولا في السماء، وهو السميع العليم) ثلاث مرات ؛ فيضرَّه شيء)). وكان أبان قد أصابه طَرَفُ فالَج ، فجعل الرجلُ ينظرُ إليه ! فقال أبانُ : ما تنظر ؟ أمَا إنَّ الحديثَ كما حدَّثتُک ، ولکني لم أقُلْهُ يومئذ ؛ لِيُمضِيَ اللّٰهُ قَدَرَه.

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے (شام کو) تین بار یہ دعا پڑھ لی، اسے صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی (بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)'' اللہ کے نام سے...... وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔'' اور جس نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔'' راوی نے بیان کیا کہ اس حدیث کے روایت کرنے والے ابان بن عثمان کو فالج ہوگیا تھا تو ان سے حدیث سننے والا ان کو تعجب سے دیکھنے لگا (کہ پھر یہ فالج کیونکر ہوگیا؟) تو انہوں نے کہا: کیا ہوا، مجھے دیکھتے کیا ہو؟ اللہ کی قسم! حدیث بالکل اسی طرح ہے (میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہے۔) لیکن جس دن مجھے یہ فالج ہوا میں اس دن یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا (تقدیر غالب آگئی)۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد :5088 ، نسائی فی عمل الیوم واللیلة :15، سنن ابن ماجه: 3864، جامع الترمذی :3388]

367 عن أبي عَيَاش رضي اللّٰه عنه ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((مَن قال إذا أصبحَ : (لا إله إلا اللّٰهُ وحدَه لا شريکَ له ، له الملکُ ، وله الحمدُ ، وهو على كل شيء قدير) ؛ كان له عِدلُ رقبةٍ من وَلَدِ

إسماعيل، وكُتِب له عشرُ حسناتٍ ، وحُطَّ عنه عشرُ سَيئاتٍ ، ورُفع له عشرُ درجاتٍ ، وكان في حِرزٍ من الشيطان حتى يمسي ، فإنْ قالها إذا أمسى كان له مثلُ ذلک حتى يُصبح ››.

ابوعیاش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے: **(لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَا شَرِيْکَ لَه ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)** ''ایک اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے، تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر شے پر خوب قادر ہے۔'' تو اسے اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اس سے دس غلطیاں مٹائی جائیں گی، اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اور شام تک کے لیے شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور اگر شام کو یہ کہہ لے تو صبح تک کے لیے یہی کچھ ہے۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد :5077 ،نسائی فی عمل الیوم واللیلة :27، سنن ابن ماجه : 3867]

368 وعن المنيذِر ـ صاحب رسول الله ﷺ ، وكان يكون بإفريقيَّة۔ قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول **((مَنْ قال إذا أصبح : (رضيتُ باللّٰه ربًا ، وبالإسلام دينًا ، وبمحمد نبيًا) ، فأنا الزعيمُ ، لآخُذنَّ بيدِه حتى أُدخِلَهُ الجنةَ)).**

سیدنا منیذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے صبح یہ پڑھا **(رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا)** ''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوگیا۔'' تو میں ضمانت دیتا ہوں کہ (روزِ قیامت) میں اس کے ہاتھ کو اس وقت تک ضرور تھامے رکھوں گا جب تک کہ اُسے جنت میں داخل نہ کردوں۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :355، 838]

369 (عن عمروبن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ)**((من قال : (سبحانَ اللّٰهِ) مئة مرَّةٍ قبلَ طلوعِ الشمسِ وقبلَ غُروبها ؛ كان أفضلَ من مئةِ بَدَنَة ، ومن قال : (الحمد للّٰه) مئة مرة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ؛ كان أفضلَ مِن مئة فرسٍ يُحمَلُ عليها في سبيل اللّٰه، ومن قال : (اللّٰه أكبر) مئة مرة ، قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ، كان أفضلَ من عتقِ مائةِ رقبةٍ ، ومن قال : (لا إلهَ إلا اللّٰهُ**

وحدَه لا شریک له ، له الملک، وله الحمد ، وهو علی کل شيء قدیر) مئةَ مرة قبل طلوعِ الشمس وقبل غروبها ، لم یَجيءُ یومَ القیامة أحدٌ بعملٍ أفضلَ من عملِه ، إلّا مَن قال مثلَ قوله ، أو زاد علیه)).

عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ سبحان اللّٰہ پڑھا تو یہ اس کے لیے سو قربانیوں سے افضل (عمل) ہوگا اور جس نے سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ الحمد للّٰہ پڑھا تو یہ اس کے لیے سو گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ میں دینے سے بھی افضل (عمل) ہوگا اور جس نے سورج طلوع اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ اللّٰہ اکبر پڑھا تو یہ اس کے لیے سو غلام آزاد کرنے سے بھی افضل (عمل) ہوگا اور جس نے سورج طلوع اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھا تو قیامت کے دن کوئی بھی اس سے بہتر عمل والا نہیں ہوگا صرف اس شخص کے سوا جس نے خود یہ عمل کیا ہو یا اس سے زیادہ (مسنون) عمل کیا ہوگا۔

[حسن ۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلة :821]

370 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : لم یکنْ رسول اللّٰه ﷺ یَدَعُ هؤلاء الکلماتِ حین یُمسي وحین یصبحُ :((اللهمَّ إني أسألک العفوَ والعافیة ، في الدنیا والآخرة ، اللهمّ إني أسألک العفوَ والعافیة ، في دیني ودنیاي ، وأهلي ومالي، اللهم استُرْ عوراتي ، وآمِنْ رَوعاتي ، اللهم احفظني مِن بین یَدَيَّ ، ومِن خلفي، وعن یمیني ، وعن شمالي ، ومِن فوقي ، وأعوذ بعظمتِک أنْ أُغتالَ مِن تحتي)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح و شام یہ کلمات پڑھنا ترک نہیں فرماتے تھے: (اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ ، فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ ، فِي دِیْنِي وَدُنْیَايَ ، وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي ، وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِي ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَیْنِ یَدَيَّ ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ یَّمِیْنِي ، وَعَنْ شِمَالِي ، وَمِنْ فَوْقِي ، وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي) ''یا اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، یا اللہ! بے شک میں تجھ سے معافی کا اور دین و دنیا میں اہل و عیال اور مال اسباب کی عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری پریشانیوں سے مجھے امن

دے۔اور میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے، اور میں اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑ لیا جائے (زمین میں دھنسا دیا جائے۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد :5074،نسائی فی عمل الیوم و اللیلة :566، سنن ابن ماجه :3871، مستدرك حاكم :517/1]

371 حديث عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه ؛ أنَّه قال ـ وهو في أرض الروم ـ إنَّ رسول الله ﷺ قال :

((مَن قال غُدْوة: (لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريک له، له الملک، وله الحمد، وهو على كل شيء قدير) عشْرَ مرات ؛ كتبَ اللّٰه له عشْرَ حسناتٍ ، ومحا عنه عشر سيئات ، وكُنَّ له قَدْرَ عشر رِقابٍ ، وأجاره اللّٰه مِن الشيطان ، ومَن قالها عشيَّةً فمِثْل ذلک)).

سیدنا اُبوایوب رضی اللہ عنہ نے ملک روم میں یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صبح دس مرتبہ یہ پڑھا ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ'' تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں اور اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر اجر وثواب ہوگا اور اللہ اسے شیطان کے مکر وفریب سے بچا لیتا ہے اور جس نے شام کو پڑھا اس کے لیے بھی اتنا ہی اجر وثواب ہوگا۔

[صحیح۔ مسند أحمد :420/5 ، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة :24]

13-رات کے مسنون اذکار میں سے کسی ذکر کے رہ جانے کی قضا دینے کی ترغیب

372 عن عمرَ بنِ الخطابِ رضي الله عنه وأرضاه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَن نام عن حزبه أو عن شيءٍ منه ، فقرأه فيما بين صلاةِ الفجرِ وصلاةِ الظهرِ ؛ كُتِبَ له كأنّما قرأه من الليل)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کے اذکار میں سے کسی ذکر کو پڑھنا بھول گیا پھر اس نے وہ ذکر فجر اور ظہر کے درمیانی وقت میں کرلیا وہ ایسے ہی ہے کہ جیسے اس نے اسے رات کو ہی ادا کیا۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :747 ، سنن أبی داؤد :1313، جامع الترمذی : 581، سنن النسائی : 1790 ، سنن ابن ماجه:1343، صحیح ابن خزیمه : 1171]

14-نمازِ اشراق کی ترغیب

373 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((يُصبح على كل سُلامى من أحدِكم صدقةٌ ، فكلُّ تسبيحةٍ صدقةٌ ، وكلُّ تحميدةٍ صدقةٌ ، وكلُّ تهليلةٍ صدقةٌ ، وكل تكبيرةٍ صدقةٌ ، وأمرٌ بالمعروف صدقة، ونهيٌ عن المنكر صدقةٌ ، ويُجزىءُ من ذلك ركعتانِ يَركعُهُما من الضحى)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر صبح تمھیں اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا چاہیے۔سبحان اللہ کہنا بھی صدقہ ہے،اور الحمد للہ کہنا بھی صدقہ ہےاور لا الہ الا اللہ کہنا بھی صدقہ ہے،اور اللہ اکبر کہنا بھی صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہےاور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہےاوران تمام سے اشراق کی دو رکعتیں کفایت کرجاتی ہیں۔

[صحیح۔ صحیح مسلم :720]

374 عن بُريدة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((في الإنسان ستون وثلاث مئةِ مَفصِلٍ، فعليه أنْ يتصدقَ عن كل مَفصِلٍ صدقة)). قالوا : فمَن يطيق ذلك يا رسول الله؟ قال: ((النُّخاعةُ

في المسجد تدفِنُها ، والشيءُ تُنَحِّيهِ عن الطريق ، فإنْ لم تَقْدِر ، فركعتا الضحى تُجزىءُ عنک)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ہر انسان میں 360 جوڑ ہیں، اور اسے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا چاہیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کی استطاعت کون رکھتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں گری بلغم کو صاف کرنا، اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ان کا صدقہ ہے اگر تو اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو اشراق کی دو رکعتیں (پڑھ) وہ تجھ سے کفایت کر جائیں گی (تیری جانب سے ان کا صدقہ ہوگا)۔[صحیح۔مسند احمد :359/5 ، سنن أبي داؤد:5242، صحیح ابن خزیمة: 1226،صحیح ابن حبان : 2531]

375 عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه قال : ((أو صاني حبيبي ﷺ بثلاثٍ لن أدعَهنَّ ما عشتُ : بصيامِ ثلاثةِ أيامٍ من كل شهرٍ ، وصلاةِ الضحى ، وأنْ لا أنامَ إلا على وِترٍ)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دلی دوست (نبی مکرم ﷺ) نے تین چیزوں کی مجھے وصیت کی اور میں مرتے دم تک انہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا ① ہر ماہ تین روزے ② نمازِ اشراق ③ میں ہمیشہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں۔ [صحیح۔ صحیح مسلم : 1708، سنن النسائی :2403]

376 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : بعثَ رسولُ اللّٰه ﷺ بعثاً ، فأعظموا الغنيمةَ ، وأسرعوا الكَرَّةَ : فقال رجل : يا رسول اللّٰه ! ما رأينا بعثاً قطُّ أسرعَ كَرَّةً ، ولا أعظمَ غنيمةً من هذا البعث . فقال : ((ألا أخبركم بأسرعَ كرَّةً منهم ، وأعظمَ غنيمةً ؟ رجلٌ توضأ فأحسن الوضوءَ ، ثم عَمَدَ إلى المسجِد ، فصلَّى فيه الغداةَ ، ثم عَقَّبَ بصلاةِ الضَّحوةِ ، فقد أسرع الكَرَّةَ ، وأعظم الغنيمة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (محاذ جنگ پر) ایک (جہادی) لشکر روانہ فرمایا: انہیں خوب غنیمتیں حاصل ہوئیں اور (دشمن کو شکست دے کر) وہ بہت جلدی واپس پلٹ آئے، ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے اس لشکر سے بڑھ کر غنیمتیں حاصل کر کے اس قدر جلدی واپس لوٹنے والا لشکر آج تک نہیں دیکھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو اس لشکر سے بھی جلدی غنیمتیں حاصل کر کے لوٹنے والا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خوب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف روانہ ہوا اور فجر کی نماز پڑھ کر (مسجد ہی میں)

اشراق کی نماز پڑھنے کے لیے بیٹھا رہے یہ شخص اس (لشکر) سے بھی کہیں جلدی بہت سی غنیمتیں (یعنی اجر وثواب) لے کر لوٹنے والا ہے۔ [حسن، صحیح۔ مسند أبي یعلیٰ الموصلي :6559 ،صحیح ابن حبان :2527]

377 عن عُقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**إنّ الله عزوجل يقول : يا ابنَ آدمَ! اكْفِني أوَّلَ النهار بأربعِ ركعاتٍ ؛ أكْفِكَ بهن آخرَ يومِك**)).

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تو میرے لیے دن کے شروع میں چار رکعت (نمازِ اشراق) پڑھ میں ان کے بدلہ میں دن بھر کے لیے تجھے کافی ہو جاؤں گا۔
[صحیح۔ مسند أحمد :153/4]

378 عن أبي أُمامةَ رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال : ((**مَن خرج من بيته مُتطهِّرًا إلى صلاةٍ مكتوبة ؛ فأجرُه كأجر الحاج المُحرِم ، ومَن خرج إلى تسبيح الضحى ، لا يُنصبه إلّا إياه، فأجرُه كأجر المعتمر ، وصلاةٌ على أَثَرِ صلاة لا لَغْوَ بينهما ؛ كتابٌ في علِّيين**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے ارادہ سے نکلتا ہے تو اس کا ثواب احرام باندھ کر حج پر جانے والے (حاجی) کی طرح ہے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلتا ہے اور وہ صرف ان نفلوں کے لیے مشقت میں پڑا (یعنی خالصتاً نماز کے لیے نکلا اور ریاء یا اور کوئی غرض مقصود نہ تھی) تو اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی بیہودہ بات نہ ہو یہ ایسا عمل ہے کہ اس شخص کا نام اہلِ جنت میں لکھا جاتا ہے۔ [حسن۔ سنن أبي داؤد: 558]

379 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لا يُحافظ على صلاة الضحى إلا أوّابٌ ، قال: وهي صلاة الأوابين**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازِ اشراق پر صرف وہی اہتمام سے محافظت کر سکتا ہے جو بہت زیادہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والا ہو اور فرمایا: کہ بہت زیادہ اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی ہی یہ نماز ہے۔ [حسن ـ صحیح ابن خزیمة :1224 ، طبراني في الأوسط :3865]

15- نمازِ تسبیح کی ترغیب

380 عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ للعباس بن عبد المطلب: ((**يا عباسُ يا عمّاه ! ألا أعطيك ، ألا أمنحك ، ألا أحبوك ، ألا أفعلُ لك عشرَ خصال إذا أنتَ فعلتَ ذلك غفر الله ذَنْبَكَ ؛ أوَّله وآخرَه ، وقديمه وحديثَه ، وخطأه وعمدَه ، وصغيرَه وكبيرَه ، وسِرَّه وعلانيتَه ، عشرَ خصال ؟ أنْ تُصلِّي أربع ركعاتٍ ، تقرأ في كل ركعةٍ ﴿فاتحةَ الكتاب﴾ وسورةً ، فإذا فرغتَ من القراء ة في أوَّلِ ركعة فقلْ وأنت قائم : (سبحان الله ، والحمدُ لله ، ولا إله إلا اللهُ ، والله أكبر) خمسَ عشرةَ مرة ، ثم تركعُ فتقولها ، وأنت راكع عشرًا ، ثم ترفع رأسك من الركوع فتقولها عشرًا ، ثم تهوي ساجدًا فتقول وأنت ساجد عشرًا ، ثم ترفع رأسك من السجود فتقولها عشرًا ، ثم تسجد فتقولها عشرًا، ثم ترفعُ رأسَك من السجود فتقولها عشرًا ، فذلك خمسٌ وسبعون في كل ركعةٍ ، تفعل ذلك في أربع ركَعاتٍ ، إنِ استطعت أن تُصلِّيها في كل يوم مرةً فافعلْ، فإنْ لم تستطع ، ففي كل جمعةٍ مرةً، فإنْ لم تفعل، ففي كل شهرٍ مرة ، فإن لم تفعل ففي كل سنة مرةً ، فإن لم تفعل ففي عمرك مرةً))**. وفي روايةٍ: ((**فلو كانت ذنوبُك مثلَ زَبد البحر، أو رملِ عالجٍ غفر الله لك**)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ نہ دوں؟ عطیہ اور تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ سکھلا دوں، جب آپ ان پر عمل کریں گے تو اللہ آپ کے اگلے پچھلے، قدیم جدید، خطا، عمداً، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب ہی گناہ معاف فرما دے گا، دس باتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعات پڑھیں، ہر رکعت میں آپ سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں اور قیام میں ہوں تو پندرہ بار یہ تسبیح پڑھیں: (**سُبحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر**) پھر رکوع کریں اور حالت رکوع میں دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور دس بار یہی تسبیح پڑھیں، پھر سجدہ کریں اور سجدے میں دس بار یہ پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں تو یہی تسبیح دس بار پڑھیں، پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں بھی دس بار پڑھیں۔ پھر سر اٹھائیں تو دس بار پڑھیں، ہر رکعت میں یہ کل پچھتر (۷۵) تسبیحات

ہوئیں۔ اور آپ چاروں رکعتوں میں ایسا ہی کریں، اگر ہمت ہو تو ہر روز (یہ نماز) پڑھا کریں، اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں تو ہر ہفتے میں ایک بار، اگر ہفتے میں نہ پڑھ سکیں تو ایک مہینے میں ایک بار پڑھیں، اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں، اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو اپنی زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ آپ کے گناہ سمندر کی جھاگ اور ریت کے ذروں (ٹیلوں) کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اللہ معاف فرمادے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :1297 ، سنن ابن ماجه :1387، صحیح ابن خزیمة : 1216]

16-توبہ کے لیے نماز کا اہتمام کرنے کی ترغیب

381 عن أبي بكر رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((**ما مِن رجلٍ يُذنبُ ذنباً ، ثم يقومُ فَيَتَطَهَّرُ ، ثم يصلّي ، ثم يَستغفرُ اللّهَ ؛ إلا غَفَرَ اللّه له**)) ، **ثم قرأ هذه الآية** : ﴿ **والذين إذا فعلوا فاحشةً أو ظلموا أنفسَهم ذَكروا اللّهَ** ﴾ ، **إلى آخر الآية**. وفي رواية: ((**ثم يُصلّي ركعتين**)).

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے بھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے پھر وہ طہارت حاصل کر کے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے معاف فرما دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی (ترجمہ: اور وہ لوگ کہ جب ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے یا وہ اپنی جانوں پر (گناہ کر کے) ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کر کے اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہوں کو معاف کر بھی کون سکتا ہے اور وہ اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے)۔

[صحیح ـ جامع الترمذی :406 ، سنن ابی داؤد :1521، نسائی عمل الیوم واللیلة : 417 ، سنن ابن ماجه :1395، صحیح ابن حبان:622]

17- نمازِ استخارہ کی ترغیب

382 عن جابرِ بنِ عبداللہ رضي اللہ عنهما قال : كان رسولُ اللّٰهِ ﷺ يعلِّمنا الا ستخارةَ في الأمورِ كلِّها ، كما يعلمنا السورة من القرآن ، يقول: ((إذا هَمَّ أحدُكم بالأمر فليركعْ ركعتين من غير الفريضةِ ، ثم لِيَقُل : (اللهمّ إنِّي أستخيرك بعلمِك ، وأستقدِرُك بقُدرتك ، وأسألك من فضلِك العظيم ؛ فإنّك تَقدِر ولا أقدِرُ ، وتعلمُ ولا أعلمُ ، وأنت علامُ الغيوبِ ، اللهم إنْ كنتَ تعلمُ أنّ هذا الأمرَ خيرٌ لي في ديني و معاشي ، وعاقبة أمري ، أو قال : عاجل أمري وآجله ، فاقدُره لي ، ويسره لي ، ثم بارك لي فيه، وإن كنت تعلم أنّ هذا الأمر شر لي في ديني ، ومعاشي ، وعاقبة أمري ، أو قال : عاجل أمري وآجله، فاصرفْه عني ، واصرفني عنه ، واقدُرلي الخيرَ حيث كان ، ثم رضِّني به). قال : ويسمِّي حاجته)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں استخارے کی (اس اہتمام سے) تعلیم فرماتے تھے جیسا کہ قرآن کی کوئی سورت۔ آپ ہمیں فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرضوں کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے اور یوں دعا کرے: ((اَللّٰهُمَّ إِنّي أَستَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ ، وَأَستَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ . اَللّٰهُمَّ! إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ. (یہاں اپنے کام کا نام لے) خَيرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ : عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِي ، وَمَعَاشِيْ ، وَعَاقِبَةِ أَمْرِي ، أَوْ قَالَ : عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ ، وَاقْدُرْلِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهِ)) ''اے اللہ! میں تیرے علم کے واسطے سے خیر اور بھلائی چاہتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے واسطے سے قدرت طلب کرتا ہوں۔ اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو تمام غیبوں اور پوشیدہ امور سے پوری طرح باخبر ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ معاملہ (یہاں اپنے کام کا نام لے) میرے دین، دنیا آخرت اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اسے میرے حق میں مقدر فرما دے، اسے میرے لیے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت

دے۔اور اگر یہ معاملہ (یہاں اپنے کام کا نام لے) تیرے علم کے مطابق میرے لیے برا ہے، دین، دنیا، آخرت یا انجام کے لحاظ سے، تو مجھے اس سے پھیر دے اور اس کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لیے خیر مقدر فرما دے جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔" [صحیح - صحیح البخاری :6382 ، سنن ابی داؤد :1538]

یوم جمعہ کی اہمیت، فضیلت، احکام اور آداب

جمعۃ المبارک کا دن ہفتہ بھر کے تمام دنوں سے افضل دن ہے۔

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل دن تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اسی میں ان کی روح کو قبض کیا گیا اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن صور کے اثر سے لوگ بے ہوش (ہو کر فنا) ہو جائیں گے لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کی گئی آپ ﷺ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ کا جسم مبارک بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل وعلا نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارا (انبیاء علیہم السلام کا) جسم کھائے۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد :1047 ،سنن النسائی:1374، سنن ابن ماجہ:1636 ، صحیح ابن حبان: 907]

اس مبارک دن کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ایک مکمل سورت کا نام ''الجمعۃ'' رکھا اور اس میں آداب جمعہ کو بیان کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو اس کی برکات سے نوازا جبکہ دیگر امتیں اس کی خیر و برکت سے محروم رہیں۔

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے پہچاننے کی توفیق نہیں دی۔ (چنانچہ) یہودیوں کے لیے ہفتے کا دن (مقرر) ہو گیا اور عیسائیوں کے لیے اتوار۔ وہ لوگ قیامت تک ہم سے پیچھے رہیں گے۔ ہم دنیا والوں میں آخری (امت) ہیں اور قیامت کے دن ہم اوّل ہوں گے، یعنی سب لوگوں سے پہلے حساب کتاب ہو جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم دنیا میں سب سے آخری (امت) ہیں لیکن قیامت کے دن ہم سب سے اول ہوں گے (یعنی) تمام لوگوں سے پہلے (ہمارا حساب و کتاب ہوگا اور) ہم معاف کر دیے جائیں گے۔''

[صحیح ۔ سنن ابن ماجہ :1083 ، مسند البزار :617، صحیح مسلم : 2019]

فضائل جمعہ

جمعہ کے متعدد فضائل میں سے چند اہم فضائل درج ذیل ہیں۔

① گناہوں کا کفارہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک یہ سب چیزیں ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو اس درمیانی وقفہ میں سرزد ہوتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :233]

② ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور ایک سال کی تہجد کا اجر:

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (جمعہ کے دن) غسل کرے، جلدی (مسجد میں) جائے (ہو سکے تو کچھ) صدقہ خیرات کرے، امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ مکمل انہماک سے سنے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام (تہجد وغیرہ) کا اجر و ثواب ہے۔

[صحیح ۔ مسند أحمد :209/2]

③ قبولیتِ دعا کی گھڑی:

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی: ہم اللہ کی کتاب (تورات) میں پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اس وقت جو کوئی مومن بندہ نماز پڑھتا ہوا اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے، اللہ اس کی حاجت پوری فرما دیتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا: یا ساعت (گھڑی) سے بھی کم میں نے کہا: آپ ﷺ نے سچ فرمایا ایک ساعت سے بھی کم، میں نے عرض کی: وہ گھڑی کونسی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دن کی آخری گھڑی ہے۔ میں نے عرض کی: وہ تو نماز کا وقت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں مومن بندہ جب نماز پڑھ کر (اگلی نماز کے لیے) بیٹھا رہتا ہے اور وہ نماز کے علاوہ کسی اور وجہ سے نہیں رکا ہوتا، وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ [حسن، صحیح ۔ سنن ابن ماجہ :1139]

④ جمعہ کے لئے جلدی آنے کا اجر:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے (جمعہ کے لیے آنے والوں کے) نام لکھتے ہیں۔ جمعہ کے لیے جلدی آنے والے کے لیے اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح اجر وثواب ہے۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے گائے قربان کرنے والا، جو اس کے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے مینڈھا قربان کرنے والا، پھر جو آتا ہے جیسے انڈہ صدقہ میں دینے والا ہو۔ پھر جب امام (خطبہ دینے کے لیے) نکلتا ہے تو وہ (فرشتے) اپنے رجسٹر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :929 ، صحيح مسلم :850، سنن ابن ماجه : 1092 ، صحيح ابن خزيمة: 1769]

⑤ سورۃ الکہف پڑھنے کی فضیلت

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرے تو اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی وقت میں نور جگمگاتا رہتا ہے۔

[صحيح ـ نسائی فی عمل اليوم و الليلة :954,952 ، بيهقی :249/3، مستدرك حاكم : 368/2]

آدابِ جمعہ

① جمعہ کے دن غسل کرنا۔
② خوشبو اور تیل لگانا اگر میسر ہو۔
③ جہاں جگہ ملے وہی بیٹھنا گردنیں نہ پھلانگنا۔
④ تحیۃ المسجد پڑھے بغیر نہ بیٹھنا۔
⑤ دورانِ خطبہ لغویات سے اجتناب۔

7
نمازِ جمعہ کا بیان

1- نمازِ جمعہ کی ترغیب

383 عن أبي هريرةَ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((مَن توضأ فأحسنَ الوُضوء، ثم أتى الجمعةَ فاستمعَ وأنصتَ؛ غُفِرَله ما بينه وبين الجمعةِ الأُخرى، وزيادةُ ثلاثة أيام، ومَن مَسَّ الحصا فقد لَغا))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کے لیے آئے غور سے (خطبہ) سنے اور خاموش رہے تو اس کے جمعے سے جمعے تک کے اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو (خطبے کے دوران میں) کنکریوں سے کھیلا اس نے لغو کام کیا۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد :1050 ، صحیح مسلم :857، جامع الترمذی : 498 ، سنن ابن ماجہ :1090]

384 عن أبی هريرة رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: **((الصلواتُ الخمسُ، والجمعةُ إلى الجمعة و رمضان إلى رمضانَ، مكفِّراتٌ لما بينهنَّ إذا اجتُنِبَتِ الكبائرُ))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک یہ سب چیزیں ان گناہوں کا کفارہ ہیں جو اس درمیانی وقفہ میں سرزد ہوتے ہیں جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :233]

385 عن أبي سعيد؛ أنَّه سمعَ رسولَ الله ﷺ يقول: **((خمسٌ مَنْ عمِلهنَّ في يومٍ كَتبهُ اللّٰهُ من أهلِ**

الجنةِ : مَن عاد مريضاً ، وشَهِدَ جنازةً ، وصام يوماً ، وراح إلى الجمعةِ ، وأعتق رقبة ››.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: جوشخص پانچ عمل ایک دن میں کرلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت والوں میں لکھ دیتا ہے۔ ① بیمار کی عیادت ② جنازہ میں شرکت ③ دن کا روزہ ④ جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ⑤ غلام کو آزاد کرنا۔ [صحيح ـ صحيح ابن حبان :2760]

386 عن يزيدَ بن أبي مريم قال : لحقني عَبايةُ بن رِفاعة بن رافع وأنا أمشي إلى الجمعة ، فقال أَبْشِرْ؛ فإنَّ خُطاک هذه في سبيل اللّٰه ، سمعت أبا عَبْسٍ يقول : قال رسول اللّٰه ﷺ : ‹‹ مَن اغبَرَّتْ قد ماه في سبيلِ اللّٰهِ ؛ فهما حرامٌ على النار ››.

یزید بن ابی مریم کہتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لیے چل کر جارہا تھا کہ (راستہ میں) سیدنا عبایہ مل گئے اور فرمایا کہ خوشخبری ہو یہ تمہارے قدم اللہ کے راستہ میں ہیں میں نے ابوعبس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاؤں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گردآلود ہوں وہ جہنم کی آگ پر حرام ہیں۔ [صحيح ـ جامع الترمذی :1632]

387 عن سلمان الفارسي رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ‹‹ لا يغتسلُ رجلٌ يومَ الجمعةِ ، ويَتطهَّرُ ما استطاع من طُهرٍ ، ويَدَّهِنُ من دُهْنِه ، ويَمسُّ من طيبِ بَيتِه ، ثم يخرجُ فلا يفرِّقُ بين اثنين ، ثم يصلِّي ما كُتِبَ له ، ثم يُنصِتُ إذا تكلَّم الإمام ؛ إلَّا غُفِرَله ما بينه وبين الجمعةِ الأخرى ››. وفي رواية: ‹‹ إلَّا كان كفارةً لما بينه وبين الجمعة الأُخرى، ما اجتُنِبَتِ المقْتَلةُ ››.

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جتنا اس سے ہوسکے خوب پاکی وصفائی حاصل کرے اور جو تیل اس کو میسر ہو اس میں سے تیل لگائے اور اپنے گھر میں سے خوشبو لگائے اور پھر (جمعہ کی نماز کے لئے) نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان تفریق نہ کرے (دو آدمیوں کو بیٹھنے یا گزرنے کے لیے ان کی جگہ سے نہ ہٹائے) اور پھر حسبِ توفیق نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کردے تو خاموش رہے تو اس شخص کے جمعہ سے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمل ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک کے گناہوں کا کفارہ ہوگا جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے انسان بچتا رہے۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :883]

حدیث 388 عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضي اللّٰه عنهما عن النبي ﷺ قال : ((مَن غَسَّلَ واغتَسَلَ ، ودنا وابتكرَ ، واقترب واستمع ، كان له بكلِّ خُطوةٍ يخطوها قيامُ سنةٍ وصيامُها)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (جمعہ کے دن) غسل کرے، جلدی (مسجد میں) جائے (ہو سکے تو کچھ) صدقہ خیرات کرے، امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ مکمل انہماک سے سنے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام (تہجد وغیرہ) کا اجر و ثواب ہے۔

[صحيح ـ مسند أحمد :209/2]

حدیث 389 عن أوس بن أوسٍ الثقفي رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((إنّ من أفضلِ أيامِكم يومَ الجمعة، فيه خُلق آدمُ ، وفيه قُبضَ ، وفيه النفخةُ ، وفيه الصعقةُ ، فأكْثِروا عليَّ من الصلاة فيه، فإنّ صلاتَكم معروضةٌ عليَّ)). قالوا: وكيف تُعرَض صلاتُنا عليك وقد أَرَمْتَ ؟ أي : بَليت فقال: ((إنّ اللّٰه جل وعلا حَرَّمَ على الأرضِ أنْ تأكلَ أجسامَنا)).

سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل دن تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اسی میں ان کی روح کو قبض کیا گیا اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن صور کے اثر سے لوگ بے ہوش (ہو کر فنا) ہو جائیں گے لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ عرض کی گئی آپ ﷺ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ کا جسم مبارک بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل وعلا نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارا (انبیاء علیہم السلام کا) جسم کھائے۔ [صحيح۔ سنن أبي داؤد :1047 ،سنن النسائي:1374، سنن ابن ماجه:1636 ، صحيح ابن حبان: 907]

حدیث 390 عن أبي هريرة و حذيفة رضي اللّٰه عنهما قالا : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((أضلَّ اللّٰهُ تبارك وتعالى عن الجمعة من كان قبلنا ، كان لليهود يومُ السبت، والأحدُ للنصارى ، فهم لنا تَبَع إلى يوم القيامة ، نحن الآخِرون من أهل الدنيا ، والأولون يوم القيامة ، المقضيُّ لهم قبل الخلائق)). وفي روايةٍ: ((نحنُ الآخِرونَ في الدنيا ، الأوّلون يوم القيامة ، المغفورُ لهم قبل الخلائق)).

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے پہچاننے کی توفیق نہیں دی۔ (چنانچہ) یہودیوں کے لیے ہفتے کا دن (مقرر) ہوگیا اور عیسائیوں کے لیے اتوار۔ وہ لوگ قیامت تک ہم سے پیچھے رہیں گے۔ ہم دنیا والوں میں آخری (امت) ہیں اور قیامت کے دن ہم اوّل ہوں گے، یعنی سب لوگوں سے پہلے حساب کتاب ہو جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم دنیا میں سب سے آخری (امت) ہیں لیکن قیامت کے دن ہم سب سے اول ہوں گے (یعنی) تمام لوگوں سے پہلے (ہمارا حساب و کتاب ہوگا اور) ہم معاف کر دیئے جائیں گے۔'' [صحيح ـ سنن ابن ماجه :1083 ، مسند البزار :617، صحيح مسلم : 2019]

391 عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((التمسوا الساعة التي ترجى في يوم الجمعة بعد صلاة العصر ، إلى غيبوبة الشمس)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک اس گھڑی کو تلاش کرو جس میں قبولیتِ دعا کی اُمیدِ واثق کی جاتی ہے۔

[حسن لغيره ـ جامع الترمذی :489]

392 عن عبدالله بن سلام قال : قلت و رسول الله ﷺ جالس: إنا لنجد في كتاب الله تعالى : في يوم الجمعة ساعةٌ لا يوافقها عبدٌ مؤمنٌ يصلّي يسألُ الله فيها شيئا ؛ إلا قضى الله له حاجته . قال عبدالله : فأشار إليّ رسولُ الله ﷺ : ((أو بعضُ ساعةٍ)). فقلت : صدقتَ ، أو بعض ساعة. قلت: أيُّ ساعةٍ هي؟ قال: ((آخرُ ساعات النهار)). قلت: إنها ليست ساعةَ صلاةٍ . قال : ((بلى ؛ إن العبد إذا صلّى ، ثم جلس لم يُجلِسْهُ إلا الصلاة ، فهو في صلاة)).

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی: ہم اللہ کی کتاب (تورات) میں پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اس وقت جو کوئی مومن بندہ نماز پڑھتا ہوا اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے، اللہ اس کی حاجت پوری فرما دیتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا: یا ساعت (گھڑی) سے بھی کم میں نے کہا: آپ ﷺ نے سچ فرمایا ایک ساعت سے بھی کم، میں نے عرض

کی: وہ گھڑی کونسی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دن کی آخری گھڑی ہے۔ میں نے عرض کی: وہ تو نماز کا وقت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں مومن بندہ جب نماز پڑھ کر (اگلی نماز کے لیے) بیٹھا رہتا ہے اور وہ نماز کے علاوہ کسی اور وجہ سے نہیں رکا ہوتا، وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ [حسن، صحیح ۔ سنن ابن ماجہ :1139]

2- جمعہ کے دن غسل کرنے کی ترغیب

393 عن ابن عباس رضي اللّٰه عنهما قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((**إنّ هذا يومُ عيدٍ، جعله اللّٰه للمسلمين، فمَن جاءَ الجمعةَ فليغتسلْ، وإنْ كان طيبٌ فليمسَّ منه، وعليكم بالسواكِ**)). وفي روايةٍ: ((**مَن اغتسل يوم الجمعة؛ لم يزلْ طاهراً إلى الجمعة الأخرى**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ عید کا دن ہے جو اللہ نے مسلمانوں کے لیے مقرر کیا ہے، لہٰذا جو شخص جمعہ پڑھنے آئے، اسے چاہیے کہ غسل کر کے آئے، اگر خوشبو موجود ہو تو لگا لے اور مسواک ضرور کیا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا وہ آئندہ جمعہ تک (گناہوں وغیرہ سے) پاک رہتا ہے۔'' [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ :1098]

3- جمعہ کے لیے جلدی آنے کی ترغیب

394 صحیح بخاری (عن أبي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ قال): **إذا كان يومُ الجمعة ، وَقَفَتِ الملائكةُ على بابِ المسجدِ ، يكتبون الأوَّلَ فالأوَّلَ ، ومَثَلُ المهجِّر كَمَثَلِ الذي يُهدي بَدَنَةً ، ثم كالذي يُهدي بقرةً ، ثم كبشاً ، ثم دجاجةً ، ثم بيضةً ، فإذا خرج الإمامُ طَوَوْا صُحفَهم ، يستمعون الذِكرَ ››.**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے (جمعہ کے لیے آنے والوں کے) نام لکھتے ہیں۔ جمعہ کے لیے جلدی آنے والے کے لیے اونٹ کی قربانی دینے والے کی طرح اجر وثواب ہے۔ پھر جو اس کے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے گائے قربان کرنے والا، جو اس کے بعد آتا ہے وہ ایسے ہے جیسے مینڈھا قربان کرنے والا، پھر جو آتا ہے جیسے انڈہ صدقہ میں دینے والا ہو۔ پھر جب امام (خطبہ دینے کے لیے) نکلتا ہے تو وہ (فرشتے) اپنے رجسٹر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگتے ہیں۔

[**صحیح** ـ صحیح البخاری :929 ، صحیح مسلم :850، سنن ابن ماجه : 1092 ، صحیح ابن خزیمة: 1769]

395 حسن عن عبدالله بن عمرو عن النبي ﷺ قال : **((من غَسَّلَ واغتسل ، ودنا وابتكر ، واقترب واستمع. كان له بكل خطوة يخطوها قيامُ سنةٍ وصيامُها)).**

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (جمعہ کے دن) غسل کرے، جلدی (مسجد میں) جائے (ہو سکے تو کچھ) صدقہ خیرات کرے، امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ مکمل انہماک سے سنے تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کے روزے اور ایک سال کے قیام (تہجد وغیرہ) کا اجر وثواب ہے۔

[**صحیح** ـ مسند أحمد :209/2]

4- جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنے کی ممانعت

396 صحیح عن عبداللہ بن بُسرٍ رضي اللہ عنهما قال : **جاء رجل يتَخَطّى رقاب الناس يومَ الجمعةِ ، والنبي ﷺ يَخطبُ ، فقال النبي ﷺ : ((اجلسْ فقد آذيتَ ، وآنيتَ)).**

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا جب کہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو نبی ﷺ نے اس سے کہا: ''بیٹھ جاؤ تم نے (دوسروں کو) اذیت دی۔'' ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا تو نے لوگوں کو تکلیف دی اور آیا بھی دیر سے۔

[صحیح ـ مسند أحمد :188/4 ، سنن أبی داؤد :1118، سنن النسائی : 1399 ، صحیح ابن حبان: 2779]

5-دورانِ خطبہ باتیں کرنے کی ممانعت اور خاموشی سے خطبہ سننے کی ترغیب

397 عن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله ﷺ قَالَ: ((**إذا قلتَ لصاحبِك يومَ الجمعةِ: أنصتْ، والإمامُ يخطب؛ فقد لَغَوْتَ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش ہو جاؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو کام کیا۔''

[صحيح - صحيح البخاري :934 ،صحيح مسلم :851، سنن أبي داؤد : 1112]

398 عن ابن عمرٍو قال: قال رسول الله ﷺ: ((**يحضرُ الجمعة ثلاثةُ نفرٍ، فرجلٌ حضرها يَلغو، فذلك حظُّه منها، ورجلٌ حضرها بدعاءٍ، فهو رجل دعا الله؛ إنْ شاء أعطاه، وإنْ شاء منعه، ورجل حضرها بإنصاتٍ وسكوتٍ، ولمْ يتخطَّ رَقَبَةَ مسلِم، ولم يؤذِ أحداً؛ فهي كفّارةٌ إلى الجمعةِ التي تليها، وزيادة ثلاثة أيام. وذلك أنّ الله يقول: ﴿ مَن جاءَ بالحسنةِ فَلَهُ عَشْرُ أمثالِها ﴾**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ میں تین طرح کے افراد آتے ہیں ① ایک وہ شخص جو لغو کام کرتا ہے اس کا یہی حصہ ہے ② دوسرا دعا کے لیے آتا ہے، یہ دعا کرتا ہے اللہ چاہے تو عطا فرمائے اور چاہے تو محروم رکھے ③ تیسرا وہ شخص جو خاموشی سے خطبہ سنتا اور چپ رہتا ہے کسی مسلمان کی گردن پھلانگتا ہے نہ کسی کو ایذا دیتا ہے۔ اس آدمی کے لیے یہ جمعہ آئندہ جمعہ تک کے لیے اور مزید تین دن کے لیے کفارہ ہے۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿مَن جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ جو ایک نیکی کرے گا اس کے لیے اس کا دس گنا (اجر) ہے۔''

[حسن، صحيح - سنن أبي داؤد :1113 ، صحيح ابن خزيمة :1813]
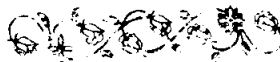
6- بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ چھوڑنے پر وعید

399 عن ابنِ مسعودٍ رضي اللّٰه عنه ؛ أنّ النبي ﷺ قال لِقومٍ يَتخَلَّفُون عن الجمعة : ((**لقد هَمَمْتُ أنْ آمرَ رجلاً يصلِّي بالناسِ ، ثم أحرِّقَ على رجالٍ يتخلّفون عن الجمعة بُيوتَهم**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کے متعلق فرمایا جو جمعہ سے (بغیر کسی شرعی عذر کے) پیچھے رہ جاتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جا کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگادوں جو جمعہ کی ادائیگی نہیں کرتے۔ [صحيح - صحيح مسلم :652 ، مستدرك حاكم :292/1]

400 عن أبي الجَعْدِ الضَّمْري۔ و كانت له صحبةٌ رضي اللّٰه عنه۔ عن النبي ﷺ قال : ((**مَن ترك ثلاثَ جُمَعٍ تهاوناً بها ؛ طبعَ اللّٰه على قلبِه**)). وفي روايةٍ: ((**مَن تركَ الجمعة ثلاثاً من غير عذر فهو منافق**)).

سیدنا ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔ اور ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بغیر کسی عذر کے تین جمعے چھوڑ دے تو وہ منافق ہے۔ [صحيح، حسن۔ مسند أحمد : 424/3 ، سنن أبي داؤد :1052، جامع الترمذي : 500 ، سنن ابن ماجه : 1125، صحيح ابن خزيمة : 1858، مستدرك حاكم: 280/1]

7- جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرنے کی ترغیب

401 حدیث عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه؛ أنّ النبي ﷺ قال: ((**مَن قرأ سورةَ ﴿ الكهف ﴾ في يومِ الجمعةِ؛ أضاء له من النور ما بين الجمعتين**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف کی تلاوت کرے تو اس کے لیے دو جمعوں کے درمیانی وقت میں نور جگمگا تا رہتا ہے۔

[صحیح ۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ :954,952 ، بیہقی :249/3، مستدرك حاكم : 368/2]

زکوٰۃ کی فضیلت، اہمیت، فوائد و احکام

لغوی تعریف:

لفظ زکوٰۃ ''بڑھنا، نشو ونما پانا اور پاکیزہ ہونا'' کے معنیٰ میں مستعمل ہے۔

شرعی تعریف:

شریعت میں زکوٰۃ مخصوص مال کے مخصوص حصے کو کہا جاتا ہے جو مخصوص لوگوں کو دیا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ:

زکوٰۃ کو زکوٰۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس سے دینے والے کا تزکیہ نفس ہوتا ہے اور اس کا مال پاک ہو جاتا ہے۔

نوٹ:- زکوٰۃ کے لئے قرآن وسنت میں لفظ ''صدقہ'' بھی استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ))

''آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ (زکوٰۃ) لے لیجئے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان کے لیے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے۔'' [سورة التوبة: 103]

زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک ایسا بنیادی رکن ہے جسے امت محمد علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام سمیت سابقہ تمام امتوں پر فرض کیا گیا۔

سیدنا ابراہیم، سیدنا اسحاق اور سیدنا یعقوب علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ

الزَّکٰوۃِ ج وَ کَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ج لا))

''اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہنمائی کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔'' [سورة الانبياء: 73]

قرآن مجید میں بیاسی (۸۲) مرتبہ نماز کے ساتھ ادائیگی زکوۃ کا بھی حکم دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ادائیگی زکوۃ پر بیعت لیا کرتے۔ زکوۃ درحقیقت حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مجموعہ ہے۔ اس لیے کہ عبادت ہونے کی وجہ سے یہ اللہ کا حق ہے اور غرباء، مساکین اور کمزور لوگوں کی کفالت ہونے کے سبب حقوق العباد ہے۔

زکوۃ کے فضائل:

(۱) زکوۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَاکْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَیْکَ ط قَالَ عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ج وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ط فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ج))

''(اے اللہ!) اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اپنا عذاب اسی پر واقع کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے۔ تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔'' [سورة الاعراف: 156]

(۲) زکوۃ دینی اخوت کا ذریعہ ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوةَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ط وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ))

''اب بھی اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں، تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم تو جاننے والوں کے لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں۔'' [سورۃ التوبۃ: 11]

(۳) زکوٰۃ جنت الفردوس کا وارث بناتی ہے:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومنون میں جنت الفردوس کے وارثوں کی صفات ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ))

''جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔'' [سورۃ المومنون: 4]

(۴) زکوٰۃ ادا کرنے سے مال بڑھتا اور بابرکت ہو جاتا ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ))

''تم جو سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو کچھ صدقہ زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنے (اور خوشنودی کے لیے) دو تو ایسے لوگ ہی ہیں اپنا دو چند کرنے والے ہیں۔'' [سورۃ الروم: 39]

(۵) زکوٰۃ ادا کرنے سے انسان مال ودولت کے شر وفتنہ سے محفوظ ہو جاتا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو آپ ﷺ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((مَن أدّی زکاةَ ماله: فقد ذهب عنه شرُّه)) جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی یقیناً اس سے اس کے مال کا شر زائل ہو گیا۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:1602، صحیح ابن خزیمہ:2258]

(۶) زکوٰۃ ادا کرنے والا روزِ قیامت صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا:

سیدنا حضرت عمرو بن مرۃ الجھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قضاعۃ (قبیلہ) کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا إني شهدتُ أنْ لا إلهَ إلا اللّهُ ، وأنک رسولُ اللّهِ، وصليتُ الصلواتِ الخمسَ ، وصمتُ رمضانَ وقمتُه، وآتيت الزكاة. فقال رسول اللّه ﷺ: ((من ماتَ على هذا كان من الصدّيقين والشهداء)) یقیناً میں نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور یہ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ﷺ ہیں اور میں نے پانچ نمازیں پڑھیں اور رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کیا اور زکوٰۃ بھی ادا کی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جو اس پر قائم رہا حتیٰ کہ) اس کی موت اسی پر واقع ہوئی وہ (قیامت کے دن) صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا۔

[صحیح۔ مسند البزار :45 ، صحیح ابن خزیمۃ :2212، صحیح ابن حبان :3429]

(۷) زکوٰۃ گناہوں کا کفارہ:

سیدنا حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کی آزمائش اس کے خاندان، اولاد اور پڑوسیوں سے ہوتی ہے پھر فرمایا:

((تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

''نماز، صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اس آزمائش کا کفارہ بن جاتی ہیں''

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1435، صحیح مسلم: 144]

(۸) زکوٰۃ سے اللہ کا غصہ و غضب ختم ہو جاتا ہے:

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((إنَّ صدقة السر تُطفيء غضبَ الربِّ تبارک وتعالیٰ)) یقیناً پوشیدہ صدقہ رب تعالیٰ کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :1018]

(۹) صدقہ (زکوٰۃ) بیماریوں کا علاج ہے:

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((داوُوا مرضاکم بالصدقة))

اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کیا کرو۔

[حسن لغیرہ ۔ ابوداؤد فی المراسیل: 105، بیھقی فی الشعب :3557]

(۱۰) زکوٰۃ جنت میں لے جانے والا عمل:

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((تعبدُ اللّٰہ لا تشرکُ به شیئاً، وتقیمُ الصلاۃَ، وتؤتي الزکاۃَ ، وتَصِلُ الرَّحِمَ)) ایک اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کیا کر۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1396 ، صحیح مسلم :13]

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام، خزانہ سانپ کی شکل اختیار کرے گا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((مَن آتاہ اللّٰہ مالاً فلم یؤدِ زکاتَه: مُثِّلَ له یومَ القیامةِ شجاعاً أقرَع، له زبیبتان یُطوّقُه یومَ القیامة ، ثم یأخذ بلِھزِمَتَیه (یعني شِدقَیه) ، ثم یقول: أنا مالُکَ ، أنا کنزکَ!)) . ثم تلاھذہ الآیة: ﴿ولا یَحْسَبَّن الذین یَبْخَلُونَ﴾ الآیة. جس شخص کو اللہ نے مال عطا کیا (لیکن) اس نے اس (مال) کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں (جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ''وہ لوگ ہرگز خیال نہ کریں جو بخل کرتے ہیں کہ جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا کہ وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے عنقریب قیامت کے دن انہیں اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا اور زمین و آسمان کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر

ہے (آل عمران:180)"۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1403 ، سنن النسائی :2482، صحیح مسلم :987]

(۲) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کو اس کے جمع شدہ مال سے داغا جائے گا:

((یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙO یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَO))

"اے ایمان والو! اکثر علما اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔" [سورة التوبة: 34,35]

(۳) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا جہنمی ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مانعُ الزكاة يومَ القيامة في النار)) زکوٰۃ کو روکنے والا (ادا نہ کرنے والا) قیامت کے دن (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔ [حسن، صحیح ۔ طبرانی فی الصغیر :935]

(۴) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے قحط سالی میں مبتلا ہوتے ہیں:

عن بُريدةَ رضيَ الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ :((ما منعَ قومٌ الزكاةَ إلا ابتلاهم الله بالسنين)) رواه الطبراني في (الأوسط)، والحاكم والبيهقي في حديث: إلا أنهما قالا: ((ولا مَنَعَ قومٌ الزكاةَ إلا حَبَسَ اللّٰهُ عنهم القَطْرَ))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے (ادا نہیں کرتی) تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط : 4574 ، بیھقی فی الشعب:3315]

حاکم اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بارشیں روک لیتا ہے۔

(۵) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے ملعون:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ((لعنَ رسولُ اللهِ ﷺ آكلَ الربا، وموكلَه ، وشاهدَه، وكاتبه، والواشمةَ ، والمستوشمةَ ، وما نعَ الصدقة، والمحلِّلَ والمحلَّلَ له)) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے، سود دینے والے، اس کے گواہ، اس کے تحریر کرنے والے، گودنے والی اور گدوانے والی، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے، حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے (ان سب پر) لعنت کی ہے۔ [حسن لغیرہ۔ الأصبهانی فی الترغیب والترھیب:1408]

زکوٰۃ کس پر واجب؟

زکوٰۃ ہر مسلمان، آزاد اور صاحبِ نصاب پر فرض ہے۔

فرضیت زکوٰۃ کی شروط:

(۱) مالک کو اپنے مال پر مکمل ملکیت حاصل ہو۔ یعنی مالک کو مال پر مکمل تصرف حاصل ہو اس لیے جن اموال پر مالک کو تصرف حاصل نہ ہو ان پر زکوٰۃ نہیں جیسے کسی ناجائز قبضہ میں چلے جانے والا مال۔ یا ایسا قرض جس کے ملنے کی کوئی امید نہ ہو۔

(۲) شریعت کے مقرر کردہ نصاب کو پہنچتا ہو۔

(۳) اس مال پر ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہو۔

کن اشیاء میں زکوٰۃ فرض ہے؟

(۱) سونا: ساڑھے سات (7.50) تولے سونا ڈھیلے کی صورت میں یا زیورات کی صورت میں دونوں شکلوں میں

چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔

(۲) چاندی: ساڑھے باون (52.50) تولے چاندی پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے خواہ ڈھیلے کی شکل میں ہو یا زیور کی شکل میں۔

(۳) کاغذی کرنسی: ریال ہو، دینار ہو ڈالر ہو یا روپیہ یہ تمام سونے چاندی کے حکم میں ہیں اس لیے ساڑھے باون (52.50) تولے چاندی کی قیمت کے برابر نقدی پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔

(۴) تمام تجارتی سامان پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مصارف زکوٰۃ

مصارف زکوٰۃ آٹھ ⑧ ہیں۔

(۱) و (۲) فقراء و مساکین:

فقیر جس کے پاس کچھ نہ ہو اور مسکین جس کے اخراجات زیادہ اور آمدن کم ہو۔

(۳) عاملین:

زکوٰۃ وصول کرنے والے۔ انہیں زکوٰۃ کے مال سے بقدرِ محنت تنخواہ دی جا سکتی ہے۔

(۴) تالیف قلب:

اس کی درج ذیل ممکنہ صورتیں ہیں:

(۱) ایسے کفار جو اسلام کی طرف مائل ہوں۔

(۲) نومسلم جنہیں امداد دینے کی ضرورت ہو۔

(۳) یا وہ کفار جن کو مال دینے سے توقع ہو کہ وہ اپنے قبیلے یا علاقہ کے مسلمانوں پر ظلم نہ ہونے دیں گے۔

(۵) گردنیں آزاد کرنے میں یعنی غلام کو آزاد کرانے کے لیے۔

(۶) مقروض جو قرض ادا نہ کر سکے، یا وہ جن پر ضمانت کی چٹی پڑ جائے۔

(۷) فی سبیل اللہ: اس سے مراد جہاد اور دیگر تمام دینی مقاصد ہیں۔

(۸) مسافر: ایسا مسافر جس کا مال دورانِ سفر ختم ہو جائے اسے بھی زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

مستحق قریبی رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے کا دوہرا اجر۔

سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((الصدقةُ علی المسكين صدقةٌ ، وعلى ذي الرحِم اثنتان : صدقةٌ وصلةٌ)) مسکین پر صدقہ کرنے سے ایک صدقہ کا ثواب ہوگا اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنا دوصدقے (کرنے کے برابر ہے) ① ایک صدقہ ② صلہ رحمی (کا اجر)۔ [حسن، صحيح ـ سنن النسائی :2582 ، جامع الترمذی :658، صحيح ابن خزيمة: 3333]، مستدرك حاكم : 407/1]

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بہترین صدقہ کونسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((علی ذي الرحم الكاشِح)) اس قریبی رشتہ دار پر جو (تمہارے خلاف) دل میں بغض وعداوت چھپائے ہوئے ہو۔

[صحيح لغيره ـ مسند أحمد :402/3]

1-زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اس کے وجوب کی تاکید

402 عن أبي الدرداءِ رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((خمسٌ مَن جاء بهنَّ مع إيمانٍ دخلَ الجنةَ: مَن حافظَ على الصلواتِ الخمسِ، على وضوئِهنَّ وركوعِهنَّ وسجودهنَّ ومواقيتِهنّ ، وصامَ رمضانَ، وحجَّ البيتَ إنِ استطاعَ إليه سبيلاً ، وأعطى الزكاةَ طيِّبةً بها نفسُهُ)) .

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ایسی ہیں جو شخص ان کو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) ایمان کے ساتھ لے کر آئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ① جو شخص پانچ نمازوں کو ان کے وقت میں پڑھنے کا اہتمام کرے ② ان کے وضو، رکوع اور سجدہ کو بھی احسن طریقے سے ادا کرے ③ رمضان المبارک کے روزے رکھے ④ اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج بھی کرے ⑤ خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرے۔[حسن۔ طبراني في الصغير: 772]

403 عن مُعاذ بنِ جبلٍ رضي الله عنه قال: ((كنتُ مع رسول اللهﷺ في سفرٍ ، فأصبحتُ يوماً قريباً منه، ونحن نسير ، فقلت: يارسول الله! أخبرْني بعملٍ يُدخلني الجنةَ ، ويباعدني من النار، قال: لقد سألت عن عظيم، وانه ليسيرٌ على من يَسَّرَهُ اللهُ عليه، تَعبدُ اللهَ ولا تشركُ به شيئاً ، وتقيمُ الصَّلاةَ ، وتُؤتي الزكاةَ ، وتصومُ رمضانَ، وتَحُجُّ البيتَ)) . الحديث

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا چلتے چلتے ایک صبح مجھے رسول اللہ ﷺ کے قریب ہونے کا موقع ملا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جہنم

سے دور کر دے اور جنت میں لے جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے معاذ رضی اللہ عنہ!) تو نے بہت بڑے مسئلہ کے متعلق سوال کیا ہے لیکن جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے اس کے لیے یہ انتہائی آسان ہے۔ تو ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز کو قائم کر، زکوٰۃ کو ادا کر، رمضان المبارک کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ [صحيح لغيره۔ مسند أحمد :231/5 ، جامع الترمذی :2616، سنن ابن ماجه :3973]

حدیث 404 عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال:((**الاسلامُ ثمانيةُ أسهمٍ الإسلامُ سهمٌ، والصلاةُ سَهمٌ، والزكاةُ سهمٌ، والصومُ سهمٌ، وحجُّ البيتِ سهمٌ، والأمر بالمعروف سهمٌ، والنهيُ عن المنكرِ سهمٌ، والجهاد في سبيل الله سهمٌ، وقد خاب من لاسهم له**))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ ① قبولِ اسلام ② نماز ③ زکوٰۃ ④ روزہ ⑤ بیت اللہ کا حج ⑥ نیکی کا حکم دینا ⑦ برائی سے روکنا ⑧ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اور یقیناً وہ شخص ناکام اور نامراد ہو گیا جس کے لیے (ان میں سے کوئی ایک بھی) حصہ نہ ہوا۔ [حسن لغيره۔ مسند البزار :875]

حدیث 405 عن جابر رضي الله عنه قال: **قال رجل: يا رسول الله! أر أيت إنْ أدّى الرجلُ زكاةَ ماله؟ فقال رسول الله** ﷺ: ((**مَن أدّى زكاةَ ماله: فقد ذهب عنه شَرُّه**))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ اگر ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو آپ ﷺ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی یقیناً اس سے اس کے مال کا شر زائل ہو گیا۔ [حسن لغيره۔ طبرانی فی الأوسط :1602 ، صحيح ابن خزيمه :2258]

حدیث 406 عن الحسن قال: قال رسول الله ﷺ: ((**داوُوا مرضاكم بالصدقة**))

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کیا کرو۔

[حسن لغيره ۔ ابوداؤد فی المراسيل: 105، بيهقی فی الشعب :3557]

حدیث 407 عن سَمُرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:((**أقيموا الصلاة، وآتُوا الزكاة، وحجُّوا، واعتمِروا، واستقيموا يُستَقَمْ بكم**))

سیدنا سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو (بیت اللہ کا) حج اور عمرہ کرو، اور سیدھے رہو (دین اسلام پر قائم رہو) تمہارے معاملات درست ہو جائینگے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:6897، والأوسط: 2055، والصغیر: 136]

408 عن أبي أيوب رضي الله عنه: **أنّ رجلاً قال للنبي ﷺ: أخبرني بعملٍ يُدخلني الجنة. قال: ((تعبدُ اللّٰه لا تشركُ به شيئاً، وتقيمُ الصلاةَ، وتؤتي الزكاةَ، وتَصِلُ الرَّحِمَ))**

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ آپ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کیا کر۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :1396 ، صحیح مسلم :13]

409 عن أبي هريرة رضي الله عنه:**أنّ أعرابياً أتى النبيَّ ﷺ فقال: يا رسولَ اللّٰه! دُلَّني على عمل اذا عمِلْتُه دخلتُ الجنة. قال:((تعبدُ اللّٰهَ لاتشركُ به شيئاً، وتقيمُ الصلاةَ المكتوبةَ ، وتؤتي الزكاةَ المفروضةَ، وتصومُ رمَضانَ)) قال: والذي نفسي بيده لا أزيد على هذا ولا أنقُص منه. فلما ولّى، قال النبي ﷺ:((مَن سَرَّهُ أنْ يَنظرَ الى رجلٍ من أهل الجنةِ، فلينْظر إلى هذا))**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے میں جنت داخل ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز کو قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔ اعرابی کہنے لگا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس پر نہ کچھ اضافہ کروں گا اور نہ ہی اس میں سے کچھ کمی کروں گا جب وہ جانے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میں کسی جنتی آدمی کو دیکھوں وہ اس کو دیکھ لے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1397 ، صحیح مسلم :14]

410 عن عمرو بن مُرَّةَ الجهني رضى الله عنه قال: **جاء رجلٌ من قُضاعَةَ إلى رسول اللّٰه ﷺ فقال: إني شهدتُ أنْ لا إلهَ إلا اللّٰهُ ، وأنک رسولُ اللّٰهِ ، وصليتُ الصلواتِ الخمسَ ، وصمتُ رمضانَ**

وقمتُه، وآتيت الزكاة. فقال رسول الله ﷺ: ((من ماتَ على هذا كان من الصدّيقين والشهداء))

سیدنا حضرت عمرو بن مرۃ الجھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قضاعۃ (قبیلہ) کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا یقیناً میں نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور یہ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ﷺ ہیں اور میں نے پانچ نمازیں پڑھیں اور رمضان کے روزے رکھے اور اس کی راتوں میں قیام کیا اور زکوٰۃ بھی ادا کی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جو اس پر قائم رہا حتیٰ کہ) اس کی موت اسی پر واقع ہوئی وہ (قیامت کے دن) صدیقین اور شھداء میں سے ہوگا۔ [صحيح۔ مسند البزار :45 ، صحيح ابن خزيمة :2212، صحيح ابن حبان :3429]

411 عن عبدالله بن معاوية الغاضري رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((ثلاث من فعلهنّ فقد طَعِمَ طَعْمَ الإيمان: مَن عَبَدَ الله وحدَه ، وعلم أنْ لا إلهَ إلا اللّهُ ، وأعطى زكاةَ ماله طيّبةً بها نفسُه، رافدةً عليه كلَّ عامٍ، ولم يُعطِ الهَرِمَةَ، ولا الدَّرِنَةَ ، ولا المريضةَ ، ولا الشَّرَطَ اللئيمة، ولكنْ مِن وَسَطِ أموالكم، فانّ الله لم يسألْكُمْ خيرَه ، ولم يأمرْكُمْ بشرِّه))**

سیدنا عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تین اعمال کیے اس نے ایمان کی لذت کو پالیا ① جس نے ایک اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی ② اور بخوبی جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ③ اور ہر سال خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کی (بوجھ نہ سمجھا) اور اس نے (جانوروں کی زکوٰۃ میں) بوڑھا جانور، خارش زدہ، مریض یا گھٹیا قسم کا جانور نہ دیا۔ تم زکوٰۃ میں متوسط جانور دیا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ زکوٰۃ میں تمہارے بہترین مال کا سوال نہیں کرتا اور نہ ہی (زکوٰۃ میں) ناقص مال دینے کا حکم دیتا ہے۔ [صحيح لغيره۔ سنن أبي داؤد :1582]

412 عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله ﷺ قال: **((إذا أديتَ الزكاةَ فقد قضيتَ ما عليک، ومن جمعَ مالاً حراماً ثم تصدق به لم يكن له فيه أجر، وكان إصره عليه))**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو نے (اپنے مال کی) زکوٰۃ کو ادا کر دیا تو جو فرض (واجب) تجھ پر تھا وہ تو نے ادا کر دیا، اور جس شخص نے (ناجائز ذرائع سے) حرام کا مال جمع کر کے اس میں سے صدقہ کیا تو اس کے لیے اس صدقہ کا کوئی اجر نہ ہوگا بلکہ اس حرام کمائی کا بوجھ اس پر ہوگا۔

[صحيح ۔ صحيح ابن خزيمة :2471، صحيح ابن حبان :797، مستدرك حاكم :390/1]

2- زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان

413 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ:((ما مِن صاحبِ ذهبٍ ولا فضةٍ لا يؤدّي منها حقَّها إلا إذا كان يومُ القيامة صفّحَتْ له صفائحُ من نارٍ ، فأُحميَ عليها في نار جَهَنَّم ، فيُكوى بها جَنْبُه وجَبينُه وظَهرُه ، كلَّما بَرَدَتْ أُعيدَتْ له ﴿في يومٍ كان مقدارُه خمسين ألفَ سنةٍ ﴾ ، حتى يُقضى بين العباد، فيرى سبيلَه، إما إلى الجنة، ، وإماّ إلى النار)) قيل : يا رسولَ الله ! فالإبل ؟ قال:((ولا صاحبُ إبلٍ لا يؤدّي منها حقَّها۔ ومن حقها حَلَبُها يومَ وِردِها۔ إلا إذا كان يوم القيامة بُطح لها بقاع قَرقَرٍ أوفَرَ ما كانت، لا يفقدُ منها فَصيلاً واحداً ، تَطؤه بأخفافِها ، وتَعَضُّه بأفواهها ، كلما مَرَّ عليه أُولاها رُدَّ عليه أُخراها، ﴿ في يومٍ كان مقدارُه خمسين ألف سَنَةٍ ﴾ ، حتى يُقضى بين العباد، فَيرى سبيلَه إما إلى الجنة ، وإما إلى النار))۔ قيل: يا رسولَ الله ! فالبقرُ والغنمُ؟ قال: ((ولا صاحبُ بقرٍ ولا غَنَم لا يؤدّي منها حقّها إلا إذا كان يومُ القيامة بُطِح لها بقاعٍ قرقرٍ أوفرَ ما كانت، لا يفقِد منها شيئاً ، ليس فيها عقصاءُ ولا جَلحاءُ ، ولا عَضباءُ ، تَنطَحُهُ بقرونها، وتطؤه بأظلافها، كلما مرَّ عليه أُولاها، رُدَّ عليه أُخراها، ﴿ في يومٍ كان مقدارُه خمسينَ ألفَ سنة﴾ ، حتى يُقضى بين العباد، فيرى سبيلَه، إماً إلى الجنةِ ، وإما إلى النار))۔ قيل: يا رسول الله! فالخيلُ؟ قال: ((الخيل ثلاثةٌ ، هي لرجلٍ وِزرٌ ، وهي لرجلٍ سِترٌ ، وهي لرجل أجرٌ ، فأما التي هي له وزر : فرجلٌ رَبَطَها رياءً وفخراً ونِواء لأهلِ الإسلام، فهي له وزر۔ وأما التي هي له سِتر: فرجلٌ رَبَطها في سبيل اللّٰهِ ، ثم لم يَنْسَ حقّ اللّٰهِ في ظهورِها ولا رقابها، فهي له سِتر۔ وأما التي هي له أجر: فرجلٌ ربطها في سبيل اللّٰه لأهل الإسلام ، في مَرْج أو رَوضةٍ ، فما أكلتْ من ذلك المرج أو الروضةِ من شيء إلا كُتِب له عَدَدَ ما أكلتْ حسنات، وكُتب له عَدَدَ أرْواثِها وأبوالها حسناتٌ، ولا تقطع طِولَها فاسْتَنَّتْ شَرَفاً أو شَرَفَين إلا كُتِبَ له عَدَدَ آثارِها وأرواثِها حسناتٍ ، ولا مَرَّبها صاحبُها على نهرٍ فَشَربتْ منه ، ولا يريد أن يسقيَها ؛ إلا كتبَ اللّٰه تعالىٰ له عَدَدَ ما شربتْ حَسَنَاتٍ))۔ قيل: يا رسول الله ! فالحمُرُ ؟ قال: ((ما أُنزلَ عليّ في الحمُرِ إلا هذه الآيةُ الفاذَّةُ الجامعةُ : ﴿ فَمَنْ يعملْ مثقالَ ذرةٍ خيرا يَرَه . وَمَنْ

يَعمل مثقالَ ذَرَّةٍ شرا يره﴾))۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس بھی سونا اور چاندی ہے اور وہ اس میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ سے سونے اور چاندی کے سلاخ بنائے جائیں گے پھر جہنم کی آگ میں ان کو تپایا جائے گا، پھر ان سلاخوں سے ان کے پہلوؤں، پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا پچاس ہزار سال کی مقدار کے برابر کے دن میں یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔ جب بھی ان کی تپش کم ہوگی دوبارہ پھر سے انہیں تپایا جائے گا پھر وہ اپنی راہ کو دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض: کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹ (کی زکوٰۃ اگر نہ دی گئی اس) کا کیا (حشر) ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اونٹوں والا اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اور اونٹوں میں (زکوٰۃ کے علاوہ ایک مستحب) حق یہ بھی ہے کہ جس دن ان کو پانی پلانے کے لیے لے جایا جائے تو ان کا دودھ دھو کر (محتاجوں میں) تقسیم کر دیا جائے، جب قیامت کا دن ہوگا (اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کو) ایک وسیع و ہموار چٹیل میدان میں منہ کے بل گرا دیا جائے گا، اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے اور کثیر تعداد میں ہوں گے وہ شخص اپنے اونٹوں میں سے ایک بچہ بھی غائب نہ پائے گا، وہ سب کے سب اپنے قدموں سے اسے روندیں گے اور دانتوں سے کاٹ رہے ہوں گے جب اس پر سے پہلا دستہ (روندتا ہوا) گزر جائے گا تو پھر اس پر دوسرا دستہ گزرے گا (مسلسل یہی ہوتا رہے گا) اس پورے (قیامت کے) دن میں کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے اور وہ شخص اپنا مقام دیکھ لے گا جنت میں یا جہنم میں۔ عرض کی گئی گائے اور بکریوں کے متعلق کیا (حکم) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے اور بکریوں کا جو مالک ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اسے منہ کے بل چٹیل اور وسیع میدان میں گرایا جائے گا وہ جانور دنیا کے اعتبار سے بہت زیادہ موٹے اور تازے ہوں گے، وہ ان میں سے کسی کو بھی غائب نہ پائے گا ان میں مڑے ہوئے سینگوں والا، بغیر سینگوں والا اور ٹوٹے ہوئے سینگوں والا کوئی جانور نہ ہوگا (بلکہ سب جانور لمبے اور نوک دار سینگوں والے ہوں گے) جانور اسے سینگ ماریں گے اور اپنے قدموں سے روندیں گے، جب اس پر سے پہلا دستہ (روندتے ہوئے) گزر جائے گا تو پھر اس پر سے دوسرا دستہ گزرے گا (مسلسل یہی ہوتا رہے گا) اس پورے (قیامت کے) دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے، یہاں تک لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے تو وہ شخص اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا جنت میں یا دوزخ میں۔ عرض کی گئی

گھوڑوں کے متعلق کیا (حکم) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! گھوڑے (مالک کی نیت کے اعتبار) تین قسم کے ہیں، کسی شخص کے لیے گھوڑے وبال (عذاب) ہوں گے اور بعض کے لیے پردہ پوشی کا ذریعہ، اور کچھ لوگوں کے لیے گھوڑے باعث ثواب ہوں گے۔ جس شخص کے لیے یہ وبال (عذاب) کا ذریعہ ہوں گے وہ تو وہ شخص ہے کہ جس نے گھوڑے، فخر اور مسلمانوں کی عداوت کے لیے رکھے ہوں گے۔ اور جس شخص کے لیے یہ پردہ (بچاؤ، عزت ورفعت کا ذریعہ) ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے انہیں اللہ کی راہ کے لیے رکھا ہوا ہے، نیز ان کی پشتوں اور گردنوں (جانوں) میں جو حقوق ہیں وہ ان کی ادائیگی میں غفلت نہیں کرتا، اس شخص کے لیے یہ گھوڑے باعث اجر وثواب ہیں جس نے ان کو اہل اسلام کے لیے فی سبیل اللہ سرسبز چراگاہوں اور باغیچوں میں پال رکھا ہے، وہ گھوڑے وہاں سے جو کچھ بھی (گھاس وغیرہ) کھاتے ہیں تو ان کے مالک کے لیے اس کے برابر نیکیاں نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ یہاں تک وہ جس قدر گوبر و پیشاب کرتے ہیں اس کے برابر ان مالک کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب یہ گھوڑے رسی کو توڑ کر ایک یا دو ٹیلوں پر اچھلتے اور کودتے ہیں ان کے (قدموں کے) تمام نشانات اور گوبر کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور جب بھی ان کا مالک ان کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں حالانکہ مالک کا ان کو اس نہر سے پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا تو جس قدر ان گھوڑوں نے پانی پیا اس کے برابر اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ عرض کی گئی گدھوں کے بارے میں کیا (حکم) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گدھوں کے متعلق مجھ پر اس ایک جامع اور بے مثل آیت مبارکہ کے اور کچھ بھی نازل نہیں کیا گیا۔'' فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ o وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ'' جس شخص نے (دنیا میں) ذرہ برابر نیکی کی وہ اس کو بھی (قیامت کے دن) دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1402 ، صحیح مسلم :987، سنن النسائی :2454]

414 (فی حدیث طویل) عن جابرٍ رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((ولا صاحبِ كنزٍ لا يفعل فيه حقَّه إلا جاء كنزُه يومَ القيامة شجاعاً أقرعَ ، يتبعُه فاتحاً فاه، فاذا أتاه فرَّ منه ، فيناديه: خذ كنزك الذي خبَّأته ، فأنا عنه غنيٌّ، فاذا رأى أنْ لا بدله منه سلك يده في فيه، فيَقضمها قَضْمَ الفحل)) .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس مال دار نے اس مال کا حق ادا نہ کیا تو

قیامت والے دن اس کا مال گنجے زہریلے سانپ کی شکل اختیار کر کے اس کے پیچھے منہ کھول کر دوڑے گا مال کا حق ادا نہ کرنے والا اس سے دور بھاگے گا پس وہ (سانپ) اس سے کہے گا اب پکڑ اپنا خزانہ جو تو نے جمع کر رکھا تھا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں پھر جب وہ دیکھے گا کہ اس (سانپ) سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں تو وہ اس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا وہ (سانپ) اس کے ہاتھ کو اس طرح چبائے گا جیسے اونٹ کسی چیز کو چباتا ہے۔ [صحيح ۔ صحيح مسلم :988]

415 عن مسروق قال: قال عبدالله: ((آكلُ الربا، ومُوكِلُه ، وشاهداه إذا علماه ، والواشمة والموتَشِمَةُ ، ولاوي الصدقةِ ، والمرتدُّ أعرابياً بعد الهجرة؛ ملعونون على لسان محمدٍ ﷺ يوم القيامة)) .

مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سود لینے والا، سود دینے والا، سود کی حقیقت کو جان لینے کے باوجود اس پر گواہ بننے والے، گودنے والی اور گدوانے والی (جسم پر نام اور ٹیٹو وغیرہ چھدوانا)، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا، اور ہجرت کے بعد مرتد ہو جانے والا دیہاتی (یہ سب) قیامت کے دن محمد ﷺ کی زبان سے لعنتی قرار دیئے جائینگے۔

[حسن لغيره۔ صحيح ابن خزيمة:2250]

416 روى الأصبهاني عن علي رضي الله عنه قال: ((لعنَ رسولُ الله ﷺ آكلَ الربا، وموكلَه ، وشاهدَه، وكاتبه، والواشمةَ ، والمستوشمةَ ، ومانعَ الصدقة، والمحلِّلَ والمحلَّلَ له))

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، سود دینے والے، اس کے گواہ، اس کے تحریر کرنے والے، گودنے والی اور گدوانے والی، زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے، حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا ہے (ان سب پر) لعنت کی ہے۔ [حسن لغيره۔ الأصبهاني في الترغيب والترهيب:1408]

417 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((مَن آتاه الله مالاً فلم يؤدِّ زكاتَه: مُثِّلَ له يومَ القيامةِ شجاعاً أقرَع، له زبيبتان يُطَوَّقُه يومَ القيامة ، ثم يأخذ بِلِهزِمَتَيْه (يعني شِدقَيه)، ثم يقول: أنا مالُكَ، أنا كنزكَ!)) . ثم تلاهذه الآية: ﴿ ولا يَحْسَبَّن الذين يَبْخَلُونَ ﴾ الآية.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ نے مال عطا کیا (لیکن) اس نے اس

(مال) کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں (جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہ کی تھی) اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) ''وہ لوگ ہرگز خیال نہ کریں جو بخل کرتے ہیں کہ جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا کہ وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ اُن کے لیے برا ہے عنقریب قیامت کے دن انہیں اس چیز کا طوق پہنایا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا اور زمین و آسمان کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو پوری طرح باخبر ہے (آل عمران:180)''۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :1403 ، سنن النسائی :2482، صحیح مسلم :987]

418 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : **((مانعُ الزكاة يومَ القيامة في النار))**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ کو روکنے والا (ادا نہ کرنے والا) قیامت کے دن (جہنم کی) آگ میں ہوگا۔ [حسن، صحیح ـ طبرانی فی الصغیر :935]

419 عن بُريدة رضيَ الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : **((ما منعَ قومٌ الزكاةَ إلا ابتلاهم الله بالسنين))** رواه الطبراني في (الأوسط)، والحاكم والبيهقي في حديث: إلا أنهما قالا: **((ولا مَنَعَ قومٌ الزكاةَ إلا حَبَسَ اللهُ عنهم القَطْرَ))**

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے (ادا نہیں کرتی) تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے۔[صحیح لغیرہ ـ طبرانی فی الأوسط : 4574 ، بیھقی فی الشعب:3315]

حاکم اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے بارشیں روک لیتا ہے۔

[صحیح لغیرہ ـ مستدرك حاكم :126/2 ، بیھقی فی سننه :346/3]

420 عن ابن عمر رضی الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: **((يا معشرَ المهاجرين! خصالٌ خمسٌ إن ابتُلِيتُم بهنَّ ، وَنَزَلْنَ بكم. [و] أعوذ باللهِ أنْ تُدركوهنَّ ـ : لم تظهر الفاحشةُ في قومٍ قطُّ حتى يُعلنوا بها؛ إلا فشا فيهم [الطاعون و] الأوجاعُ التي لم تكن في أسلافِهم ، ولم يَنْقُصُوا المِكيالَ والميزان ؛ إلا أُخِذوا**

بالسنين وشِدَّةِ المؤنةِ وجَوْرِ السلطان، ولم يَمنعوا زكاةَ أموالِهم؛ إلا مُنعوا القَطْر من السماء ، ولولا البهائم لم يُمطروا ،ولا نَقَضوا عهدَ اللهِ وعهدَ رسولِه ؛ إلا سُلِّطَ عليهم عدوٌّ من غيرِهم ، فيأْخذ بعضَ ما في أيديهم ، ومالم تحكم أئمتهم بكتاب الله إلا جُعِل بأْسهم بينهم ››

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان میں مبتلا کر دیئے جاؤ اور وہ تم پر واقع ہو جائیں میں تو اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں تم ان میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ ① فحاشی اور بدکاری جس بھی قوم میں عام ہو جائے کہ علی الاعلان یہ ہوتو اس قوم میں ایسی ایسی بیماریاں جنم لیتی ہیں جو پہلے کبھی بھی نہ تھیں ② جو قوم ناپ اور تول میں کمی کرنے لگے ان پر قحط، مشقت اور حکمران کا ظلم مسلط ہو جائے گا ③ اور جس بھی قوم نے زکوٰۃ کو ادا نہ کیا تو ان سے بارشیں روک لی جائیں گی (یاد رکھو) اگر جانور نہ ہوں تو بالکل بھی بارش نہ ہو ④ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں گے ان پر دوسری (دشمن) قوموں کو مسلط کر دیا جائے گا جو ان کے مال واسباب کو لوٹ لیں گئیں ⑤ اور جس قوم کے حکمران اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہ کریں گے ان میں خانہ جنگی ہو کر رہے گی۔ [حسن، صحیح ـ بیهقی فی الشعب :3314 ، سنن ابن ماجه :4019]

421 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ‹‹ **خمسٌ بخمس** ›› قيل: يا رسول الله ! ماخمسٌ بخمسٍ ؟ قال: ‹‹ **ما نقض قومٌ العهدَ إلا سُلِّط عليهم عدوُّهم ، وما حكموا بغير ما أنزل الله إلا فشا فيهم** [**الفقرُ** ، **ولا ظهرت فيهم الفاحشةُ إلا فشا فيهم**] **الموت، ولا منعوا الزكاة إلا حُبِسَ عنهمَ القَطْرُ ، ولا طَفَّفُوا المكيالَ : إلا حُبِسَ عنهم النباتُ ، وأُخذوا بالسنين** ››

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے میں ہیں۔ عرض کی گئی پانچ چیزوں کے بدلے پانچ چیزیں کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی قوم معاہدہ کی خلاف ورزی کرتی ہے تو اس پر ان کے دشمن مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کریں تو ان پر فقیری مسلط کر دی جاتی ہے اور جس قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے ان پر موت بکثرت مسلط کر دی جاتی ہے۔ جن لوگوں نے زکوٰۃ کو روک لیا ان سے بارشیں روک لی جاتی ہیں اور جس قوم نے ناپ و تول میں کمی کی ان کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور وہ قحط سالی میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :10992]

422 عن الأحنف بن قيسٍ قال: جلستُ إلى مَلَإٍ من قريشٍ ، فجاء رجلٌ خَشِنُ الشعرِ والثياب والهيئة ، حتى قام عليهم فَسَلَّمَ ، ثم قال: ((**بَشِّر الكانِزين برضفٍ يُحمى عليه في نارِ جهنمَ ، ثم يوضع على حَلَمَةِ ثَدْيِ أحدِهم حتى يخرج من نُغْضِ كتِفِه، ويوضع على نُغْض كتفه حتى يخرج من حَلَمَةِ ثديه يَتَزَلْزَلُ**)) ثم ولّى فجلس إلى سارية، وتَبِعْتُه، وجلستُ إليه، وأنا لا أدري من هو؟ فقلت: لا أرى القومَ إلا قد كرهوا الذي قلتَ. قال: إنهم لا يعقلون شيئاً ، قال لي خليلي ـ قلت: مَن خليلك ؟ قال: النبيﷺ: ((**[يا أباذر! أ] تُبصِرُ أُحُداً؟**)) **قال: فنظرت إلى الشمسِ ما بقي من النهار؟ وأنا أرى رسولَ اللهﷺ يرسلني في حاجة له. قلت: نعم. قال:((ما أُحِبُّ أنَّ لي مثلَ أُحدٍ ذهباً أُنفقه كلَّه ، إلا ثلاثةَ دنانير)) وإن هؤلاءِ لا يعقلون، إنما يجمعون الدنيا، لا واللّٰه ـ لا أسألهم دُنيا، ولا أستفتيهم عن دِين، حتى ألقى اللّٰهَ عزوجل.** رواه البخاري ومسلم.

وفي رواية لمسلم أنه قال: ((**بَشِّر الكانزين بِكيٍّ في ظهورهم يخرج من جنوبهم، وبِكيٍّ من قِبَلِ أقفائهم يخرج من جِباهِهم**))**قال: ثم تَنَحّى فقعد. قال: قلتُ : من هذا؟ قالوا: هذا أبو ذر. قال: فقمتُ إليه فقلت: ماشيءٌ سمعتُک تقول قُبَيْلُ ؟ قال: ما قلتُ إلاّ شيئاً قد سمعتُه من نبيهمﷺ. قال: قلت: ما تقول في هذا العطاء؟ قال: خُذه: فانّ فيه اليومَ مَعُونَةً ، فاذا كان ثمناً لِدينک فَدَعْهُ.**

احنف بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں میں قریش کی جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ایک پراگندہ بالوں اور موٹے کپڑوں والا شخص آیا جس کی حالت بھی انتہائی سادہ اور معمولی تھی۔ اور سب کو سلام کیا پھر کہنے لگا۔ خزانہ جمع کرنے والوں کو بشارت دو جہنم کی آگ میں تپائے ہوئے پتھر کی پھر وہ اس کی چھاتی پر رکھ دیا جائے گا جس کی حرارت اور شدت اس قدر ہوگی کہ وہ کندھے کی طرف سے نکلے گا۔ اور پھر کندھے کی پتلی ہڈی پر رکھ دیا جائے گا تو سینے کی طرف پار ہو جائے گا، اسی طرح وہ پتھر برابر ڈھلکتا (آر پار ہوتا) رہے گا یہ کہہ کر وہ چلا گیا اور ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا، احنف رحمہ اللہ کہتے میں بھی اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا حالانکہ میں اُسے جانتا بھی نہیں تھا، میں نے کہا لوگوں نے آپ کی بات کو نا پسند کیا ہے وہ کہنے لگا یہ بیوقوف ہیں کچھ نہیں سمجھتے مجھ سے میرے خلیل (محبوب) نے کہا احنف رحمہ اللہ نے کہا آپ کا خلیل کون ہے، اس نے کہا نبی ﷺ۔ اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا اُحد پہاڑ دیکھ رہے ہو ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سورج کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا کہ کتنا دن باقی ہے اور میں سمجھا کہ آپ ﷺ مجھے کسی جگہ کام کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی جی ہاں تو

آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہوتو میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس سارے کو اللہ کی راہ میں خرچ کردوں مگر تین دینار (قرض وغیرہ کی ادائیگی کے لیے پاس رکھوں)۔ اس کے بعد ابوذر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے یہ لوگ سمجھتے نہیں صرف دنیا کو جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں ان سے دنیا کے مال کا سوال کرتا ہوں اور نہ ہی دین کا کوئی مسئلہ ان سے پوچھوں گا۔ یہاں تک کہ میں اللہ سے جاملوں۔ (متفق علیہ) مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو ایسے عذاب (داغنے) کی جوان کی گدی پر لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانی سے نکل آئیں گے یہ کہہ کر وہ ایک طرف ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ (صحابی رسول ﷺ) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں میں ان کے پاس گیا اور عرض کی کہ جو آپ ابھی فرمارہے تھے وہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کہا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ پھر میں نے عرض کی کہ آپ اس عطیہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں (جو مال غنیمت وغیرہ سے امراء مسلمانوں کو دیں)۔ انہوں نے فرمایا اس کو لے آج یہ تمہارا معاون ہے اور اگر یہ مال تیرے دین کا عوض بن جائے تو اسے چھوڑ دو۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :1408,1407 ، صحیح مسلم : 992]

423 عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده: أنّ امرأة أتَتِ النبيﷺ ومعها ابنةٌ لها، وفي يد ابنتها مَسَكتان غليظتان من ذهب، فقال لها: ((أتعطين زكاةَ هذا؟)) قالت: لا. قال: ((أيسرُّكِ أن يُسَوِّرَكِ الله بهما يوم القيامة سوارَين مِن نارٍ؟!)) قال: فخلَعَتهما فألقَتهما إلى النبي ﷺ، وقالت: هما لله ولرسوله

عمرو بن شعیب، اپنے والد، اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں دو بھاری بھرکم سونے کے کنگن تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو اس کی زکوٰۃ دیتی ہے؟ وہ کہنے لگی نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے ان کے بدلے (جن کی تو زکوٰۃ نہیں دیتی) آگ کے دو کنگن پہنا دے۔ اس عورت نے (اسی وقت یہ سن کر) دونوں کنگن اتارے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے کہنے لگی یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہیں۔

[حسن۔ مسند أحمد :461/6 ، سنن أبي داؤد :1562، جامع الترمذی : 637]

3- تقویٰ کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے کی ترغیب، اور اس معاملے میں خیانت اور شرعی حدود سے تجاوز کرنے پر وعید، اور جس کو اپنے اوپر (زکوٰۃ وصول کرنے کے معاملہ میں کماحقہ) اعتماد نہ ہو اس کے لیے اس سے اجتناب کرنا، ناحق ٹیکس، عشر وصول کرنے والوں اور سرداروں کے بارے میں حکم کا بیان

424 عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي ﷺ : أنّه قال: ((إن الخازنَ المسلمَ الأمين الذي يُنفِّذُ ما أُمِرَبه، فيعطيه كاملاً موفَّرًا طيِّبةً به نفسه، فيدفعُه إلى الذي أُمِر [له] به أحدُ المتصدِّقَين))

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: امین مسلمان خزانچی مال (زکوٰۃ وغیرہ اس مستحق کو) خوش دلی سے پورا پورا دے جس کو دینے کے لیے اسے کہا جائے تو (یہ مسلمان امانتدار خزانچی) صدقہ کرنے والوں کی طرح (اجر و ثواب کا مستحق) ہے۔ [صحيح۔ صحيح البخاری :1438 ، صحيح مسلم:1023، سنن أبی داؤد : 1684]

425 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبيﷺ قال:((خير الكسبِ كسبُ العامل إذا نصَح))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر کمائی عامل (زکوۃ وصول کرنے والے) کی ہے بشرطیکہ وہ خیر خواہی سے (صحیح طریقے پر) کام کرے۔ [حسن۔ مسند أحمد :334/2]

426 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه: أنَّ رسول الله ﷺ بعثه على الصدقة فقال: ((يا أبا الوليد! اتَّقِ اللّٰه، لا تأتي يومَ القيامة ببعير تحملُه له رُغاءٌ ، أو بقرةٌ لها خُوارٌ ، أو شاةٌ لها ثُغاءٌ)) قال: يا رسول اللّٰه! إن ذلک لکذلک؟ قال: ((إيْ والذي نفسي بيده)) قال: فوالذي بَعَثَکَ بالحقّ لا أعملُ لک على شيءٍ أبداً.

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ارشاد فرمایا: اے ابوولید! اللہ سے ڈرتے رہنا ایسا نہ ہو کہ تو قیامت کے دن اس حال میں آئے (کہ زکوٰۃ وصول کرنے میں خیانت کی ہو) اور کسی اونٹ کو اٹھائے ہوئے ہو اور وہ بلبلا رہا ہو یا گائے ڈکراتی ہوئی ہو یا ممیاتی ہوئی بکری لادے ہوئے آو (جن کی تو نے

خیانت کی) عرض کی اللہ کے رسول ﷺ کیا (خیانت کا انجام) یوں ہی ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (ایسا ہی ہوگا)۔ سیدنا عبادۃ رضی اللہ عنہ نے عرض کی (پھر تو) مجھے بھی اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا میں اس قسم کا کام (زکوٰۃ کی وصولی وغیرہ) کبھی بھی نہیں کروں گا۔

[صحيح۔ مستدرك حاكم :354/3]

427 عن أبي حُميد الساعدي رضي الله عنه قال: **استعملَ النبيُّ ﷺ رجلاً من الأزْدِ يقال له: (ابن اللُّتْبِيَّةِ) على الصدقة، فلما قَدِمَ قال: هذا [ما] لُكُمْ ، وهذا أُهدِي لي ! قال: فقام رسول الله ﷺ فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ((أمّا بعدُ: فاني استعملُ الرجل منكم على العمل مما ولّاني الله ، فيأتي فيقول هذا [ما] لُكُمْ، وهذه هدية أهديت لي! أفلا جلسَ في بيتِ أبيه وأمِّه حتى تأتيه هديتُه إن كان صادقاً ؟ ! والله لا يأْخذُ أحدٌ منكم شيئاً بغير حقّه إلا لقي اللهِ يحملُه يوم القيامة ، فلا أَعرِفَنَّ أحداً منكم لقي الله يحمل بعيراً له رُغاء ولا بقرةً لها خُوار ، أوشاةً تَيْعَر)) ثم رفع يديه حتى رؤي بياضُ إبطَيْه يقول: ((اللهم هل بلغتُ؟)) ، [بَصَر عيني ، وسمع أذني] .**

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ازد ایک شخص جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا اس کو صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے پر مقرر فرما کر روانہ کیا تو انہوں نے واپس آکر (رسول اللہ ﷺ کو زکوٰۃ دیتے ہوئے) کہا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ ملا ہے۔ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے حمد و ثناء کے بعد فرمایا ''اَمَّا بَعْد'' میں تم میں سے کسی شخص کو ان کاموں میں سے کسی کام پر مامور کرتا ہوں کہ جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے مجھے ذمہ دار بنایا ہے۔ وہ آکر کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے۔ وہ کیوں نہ اپنے والدین کے گھر میں بیٹھا رہا اگر وہ سچا ہے تو یہ تحفہ اس کے پاس آجاتا؟ اللہ تعالیٰ کی قسم تم میں سے جو کوئی بھی بغیر حق کے کوئی چیز لے گا تو اس کی ملاقات اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ہوگی کہ اس نے وہ (ناجائز مال) اپنی کمر پر لادا ہوگا۔ لہٰذا ایسا ہرگز نہ ہو کہ میں تمہیں (قیامت کے دن) اس حال میں پہچانوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مل رہا ہو اور بلبلاتا ہوا اونٹ یا ڈکراتی ہوئی گائے یا ممیاتی ہوئی بکری کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو اُٹھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا

اے اللہ! میں نے تیرا پیغام (تیرے بندوں تک) پہنچا دیا۔

[حسن ـ صحیح البخاری :6979 ، صحیح مسلم :1832، سنن أبی داؤد : 2946]

428 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**المعتدي في الصدقة كمانعها**))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ (زکوۃ) میں حد سے تجاوز کرنے والا (یعنی دکھلاوے کے لیے صدقہ کرنے والا یا صدقہ کر کے جتلانے والا) زکوۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد :1585 ، جامع الترمذی :646، سنن ابن ماجه . 1808]

429 عَنْ عثمان بن أبي العاص عن النبي ﷺ قال: ((**تفتح أبوابُ السماءِ نصفَ الليلِ ، فينادي منادٍ : هل من داعٍ فيُستَجَابُ له ؟ هل من سائل فيُعطى؟ هل من مكروب فيفرَّجُ عنه؟ فلا يبقى مسلمَ يدعو بدعوة إلا استجاب الله له، إلا زانية تسعى بِفرجها ، أو عشّاراً**)).

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدھی رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، آواز دینے والا پکار لگاتا ہے: ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کی مراد پوری کی جائے؟ ہے کوئی پریشان حال کہ اس سے تکلیفیں دور کی جائیں؟ اس وقت دعا کرنے والے تمام مسلمانوں کی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ سوائے اس زانیہ کے جو زنا کی کمائی کرے یا زبردستی ٹیکس وصول کرنے والے کے۔ [صحیح ـ طبرانی فی الکبیر :8391، والأوسط: 2790]

430 عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه: أن رسول الله ﷺ قال: ((**ويل للأمراء ، ويل للعرفاء ، ويل للأمناء ، لَيَتَمَنَّيَنَّ أقوام يوم القيامة أن ذوائبهم معلقة بالثريا يُدَ لْدَلون بين السماء والأرض ، وأنهم لم يلوا عملاً**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکمرانوں اور قوم کے بڑے (سردار وغیرہ) لوگوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔ اور وہ لوگ جو لوگوں کی امانتیں رکھتے ہیں ان کے لیے بھی ہلاکت ہے (اگر یہ امانتداری اور دیانتداری سے کام نہ لیں بلکہ ظلم اور خیانت کی راہ اپنائیں) بہت سے لوگ قیامت کے دن خواہش کریں گے کہ ان کے بالوں کی چٹیا ثریا (ستارے) سے لٹکا دی جاتی اور وہ آسمان و زمین کے درمیان لٹکے رہتے (یہ سزا اس بات سے بہتر تھی) کہ وہ اس قسم کا (ظلم و خیانت والا) کوئی کام کرتے۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :4466 ، مستدرك حاكم :91/3]

431 عن أبي سعيد وأبي هريرة رضي الله عنهما قالا: قال رسول الله ﷺ: ((**ليأتينَّ عليكم أُمراءُ يُقَرِّبون شِرارَ الناس ، ويؤخِّرُونَ الصلاة عن مواقيتها ، فمن أدرک ذلک منكم ، فلا يكونَنَّ عريفاً ولا شُرَطِيًّا ولا جابياً ولا خازناً**)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر ضرور ایسے حکمران آئیں گے جو برے لوگوں کو اپنے قریب کرینگے اور نماز کو اس کے وقت سے مؤخر (لیٹ) کیا کرینگے۔ تم میں سے جو کوئی بھی وہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ کسی بھی صورت قوم کی سرداری قبول نہ کرے۔ نہ ان حکام کا معاون ومحافظ بنے، نہ ان کی طرف سے ٹیکس وصول کرنے والا بنے اور نہ ہی ان کا خزانچی بنے (فتنہ سے بچنے کیلئے)۔ [حسن لغيره۔ صحيح ابن حبان :4567]

4-بغیر ضرورت کے مانگنے کی ممانعت اور باوجود غنی (مالدار) ہونے کے مانگنے کی حرمت، لالچ کی مذمت اور سوال کرنے (بھیک مانگنے) سے بچنے اور قناعت کرتے ہوئے ہاتھ کی کمائی سے کھانے کی ترغیب

432 عن ابن عمر رضي الله عنهما : أنَّ النبي ﷺ قال:((**لا تزال المسألةُ بأحدكم حتى يلقى الله تعالى وليس في وجهه مُزعةُ لَحمٍ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک (بغیر ضرورت کے) سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ (آخرت میں) اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

[صحیح ۔ صحيح البخاري :1474 ، صحيح مسلم :1040، سنن النسائي :2585]

433 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((**من سأل الناسَ في غير فاقةٍ نزلتْ به، أو عيالٍ لا يطيقهم ؛ جاء يومَ القيامة بوجهٍ ليس عليه لحم**))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر فقر و فاقہ (تنگدستی) کے سوال کیا (بھیک مانگی)۔ اور نہ ہی وہ ایسا عیال دار تھا کہ اپنے اہل اعیال کی کفالت کا بوجھ اُٹھا نہ سکتا ہو (پھر بھی اس نے سوال کیا) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا سا بھی گوشت نہ ہوگا۔

[حسن لغيره ـ بيهقي في الشعب :3526]

434 (عن ابن عباس رضی الله عنهما قال) قال رسول الله ﷺ: **((من فتحَ على نفسه بابَ مسألةٍ من غيرِ فاقة نَزَلَتْ به، أو عيالٍ لا يطيقُهم: فتح اللّٰه عليه باب فاقةٍ من حيثُ لا يحتسب))**

(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے فقر و فاقہ (تنگدستی) میں مبتلا ہوئے بغیر یا ایسی اعیال داری کے بغیر کہ جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو (لوگوں سے) سوال کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ ایسی جگہ سے کھول دیتا ہے کہ جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ [حسن لغيره ـ بيهقي في الشعب :3526]

435 عن عائذِ بن عَمرو رضي اللّٰه عنه: **أن رجلاً أتى النبيَّ ﷺ يسأله ، فأعطاه، فلما وضع رِجْله على أُسْكُفَّةِ الباب قال رسول اللّٰه ﷺ : ((لو يعلمون ما في المسألة ما مشى أحدٌ إلى أحدٍ يسألُه))**

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر (کسی چیز کا) سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اسے دے دیا جب اس نے واپس جاتے وقت دروازے کی دہلیز پر پاؤں رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ (بغیر ضرورت کے) سوال کرنے میں کتنا بڑا (عذاب اور ذلت) ہے تو کوئی بھی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جائے۔ [حسن لغيره ـ سنن النسائي :2586]

436 عن علي رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: **((من سأَل مسْألةً عن ظهرِ غنىً ؛ استكثربها من رَضْف جهنم)) . قالوا: وما ظهر غنى ؟ قال: ((عشاءُ ليلة))**

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مالدار ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال کیا تو اس نے اپنے لیے جہنم کے گرم پتھروں کو بکثرت جمع کرلیا۔ عرض کی گئی غیر ضرورت مند (مالدار) ہونے سے کیا مراد ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک رات کا کھانا۔ [صحيح لغيره ـ طبراني في الأوسط :8201]

437 عن سهل ابن الحنظليةِ رضي الله عنه قال: قَدِم عيينة بن حصن والأقرع بن حابس على رسول الله ﷺ فسألا ، فأمر معاويةَ ، فكتب لهما ما سألا ، فأما الأقرعُ فأخذ كتابه فلفه في عمامته وانطلق، وأما عُيينة فأخذ كتابه وأتى به رسولَ اللّٰه ﷺ [مكانه] فقال: يا محمد! أتراني حاملاً إلى قومي كتاباً لا أدري مافيه كصحيفة المتَلَمِّس؟ فأخبر معاويةُ بقوله رسولَ اللّٰه ﷺ ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : مَن سأل وعنده ما يغنيه ، فانما يستكثر من النار، قال النُّفيلي ، وهو أحد رواته. [في موضع اخر: ((من جمرِ جهنم))] فقالو ا: [يا رسول اللّٰه! وما يغنيه ؟ وقال النُّفيَلي في موضع اخر:] وما الغنى الذي لا ينبغي معه المسألة ؟ قال: ((قدر ما يُغديه ويُعشيه))

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے سوال کیا تو جو کچھ انہوں نے مانگا آپ نے انہیں دے دینے کا حکم دیا اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہیں اس کی ایک تحریر دے دیں۔ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ لکھ دیا جس چیز کا ان دونوں نے سوال کیا تھا۔ چنانچہ سیدنا اقرع رضی اللہ عنہ نے وہ خط لیا اپنی پگڑی میں رکھا اور چل دیئے مگر سیدنا عیینہ رضی اللہ عنہ وہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے محمد ﷺ! (یہ نئے مسلمان ہوئے تھے آداب نبوی سے مطلع نہ تھے اس لیے یہ دیہاتی انداز اپنایا) آپ کا کیا خیال ہے کہ میں یہ خط صحیفہ متلمس کی طرح لے کر اپنی قوم کے پاس چلا جاؤں کہ جس کی تحریر سے میں بے خبر ہوں۔ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ''صحیفہ متلمس'' کی وضاحت آپ کے سامنے بیان کی (یہ ایک خط تھا جسے ایک بادشاہ نے ایک شاعر کو لکھ کر دیا تھا کہ وہ میرے عامل سے جا کر یہ عطیہ جو اس میں درج ہے لے لے لیکن اس میں اس شاعر کی موت کا حکم تھا کیونکہ اس نے اس بادشاہ کی توہین کی تھی) تب آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بقدر کفایت مال ہونے کے باوجود (بلاضرورت) مانگا تو وہ اپنے لیے آگ ہی کا اضافہ کر رہا ہے، یعنی جہنم کے انگارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی غنی کی وہ کیا حد ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا جائز نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس صبح یا شام کا کھانا موجود ہو۔ [صحیح۔ سنن أبي داؤد :1629 ، صحيح ابن حبان :844]

438 عن حكيم بن حزام رضي الله عنه قال:سألتُ رسول اللّٰه ﷺ فأعطاني، ثم سألته فأعطاني، ثم سألته فأعطاني، ثم قال: ((يا حكيم ! هذا المالُ خَضِرٌ حُلو ، فمن أخذه بسخاوة نفسٍ بورك له فيه، ومن

أخذه باشرافِ نفسٍ لم يبارکْ فيه، وکان کالذي يأْکلُ ولا يشبع، واليد العليا خير من اليد السفلى))
قال حکيمٌ: فقلت: يا رسولَ اللّٰه! والذي بعثک بالحق لا أرزأُ أحداً بعدک شيئاً حتى أفارق الدنيا.
فکان أبوبکر رضي اللّٰه عنه يدعو حکيماً ليعطيه العطاءَ، فيأبى أنْ يقبلَ منه شيئاً، ثم إن عمر رضي اللّٰه عنه دعاه ليعطيه، فأبى أن يقبله، فقال: يا معشر المسلمين! أُشهِدُکم على حکيمٍ أنّي أعرضُ عليه حقَّه الذي قسم اللّٰه له في هذا الفيء، فيأبى أنْ يأخذه فلم يرزأ حکيمٌ أحداً من الناس بعد النبي ﷺ حتى توفي رضي اللّٰه عنه.

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے (کسی چیز کا) سوال کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے عطا کر دیا میں نے پھر سوال کیا مجھے پھر دے دیا میں نے پھر (تیسری مرتبہ) سوال کیا آپ ﷺ نے دے دیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حکیم رضی اللہ عنہ! یہ دنیا کا مال سرسبز میٹھی چیز ہے جس نے اسے سخاوت نفس (بغیر لالچ کے) کے ساتھ حاصل کیا اس کے لیے اس مال میں برکت کر دی جاتی ہے اور جس نے اسے نفس کی طمع ولالچ کے ساتھ لیا تو اس کے لیے اس مال میں برکت نہیں کی جاتی۔ وہ (لالچی شخص) ایسے (بھوکے) کی طرح ہے کہ جو کھاتا تو بہت ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ (اے حکیم رضی اللہ عنہ!) اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہت بہتر ہے۔ سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ معبوث کیا میں آپ ﷺ کے بعد کسی سے کچھ مانگوں گا (نہ لوں گا) یہاں تک میں دنیا چھوڑ جاؤں۔ (اس کے بعد) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ کو بلاتے رہے تاکہ انہیں کچھ عطیہ دیں مگر آپ اسے قبول نہ فرماتے پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) انہیں بلاتے رہے تاکہ (ان کا جو حق مال فئی سے بیت المال میں ہے) ان کا حصہ انہیں دے دیں لیکن سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ لینے سے انکار کر دیتے۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے مسلمانو! میں تمہیں حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تو انہیں ان کا حق دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ غرض یہ کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کسی سے کوئی چیز لینے سے انکار کرتے رہے حتیٰ کہ وہ وفات پا گئے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1472 ، صحیح مسلم :1035، جامع الترمذی :2463، سنن النسائی:2603]

439 عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ:((من تكفّل لي أنْ لا يسأل الناس شيئاً ؛ أتكفلُ له بالجنة)) فقلت: أنا . فكان لا يسأل أحدًا شيئاً.

وعند ابن ماجه قال: ((لا تسأل الناس شيئاً)) قال: فكان ثوبان يقع سوطه وهو راكب، فلا يقول لأحد: ناولنيه؛ حتى ينزل فيأخذه.

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی میں ضمانت دیتا ہوں۔ (راوی کہتے ہیں) سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کسی بھی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔

[صحيح ـ مسند أحمد :281/5 ، سنن النسائی :2590، سنن ابن ماجه :1837، سنن أبی داؤد:1643]

ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا تھا کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا (اس کے بعد) اگر سواری کرتے ہوئے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا چابک بھی نیچے گر جاتا تو وہ کسی سے یہ نہ کہتے یہ اُٹھا کر مجھے دے دو بلکہ خود اتر کر اسے اُٹھا لیتے۔ [صحيح ـ سنن ابن ماجه :1837]

440 عن عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه ؛ أن رسول اللهﷺ قال: ((ثلاث والذي نفسي بيده إنْ كنت لحالفاً عليهن: لا ينقصُ مالٌ من صدقة؛ فتصدقوا، ولا يعفو عبد عن مظلمة ؛ إلا زاده الله بها عزاً يومَ القيامة ، ولا يفتح عبدٌ باب مسألة؛ إلا فتح الله عليه باب فقر))

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یقیناً تین چیزوں پر قسم اُٹھاتا ہوں (کہ ان کا وقوع پذیر ہونا یقینی ہے)۔ ① صدقہ کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی لہٰذا تم صدقہ کیا کرو ② جس شخص نے اپنے اوپر ہونے والی زیادتی اور ظلم کو معاف کر دیا تو اللہ روزِ قیامت اس کی عزت ومقام میں اضافہ فرمادے گا ③ جو شخص (بلاضرورت) اپنے لیے سوال (مانگنے) کا دروازہ کھول لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ [صحيح لغيره ـ مسند أحمد :193/1]

441 عن أبي بشرٍ قَبيصة بنِ المخارقِ رضي الله عنه قال: تحمَّلتُ حَمالة ، فأتيتُ رسول اللهﷺ أسأله

فيها، فقال: ((أقم حتى تأتينا الصدقة فنأمر لك بها)) . ثم قال: يا قَبيصةُ! ان المسألةَ لاتحل إلا لأحدِ ثلاثة: رجل تحمَّل حَمالة ، فحلَّت له المسألةُ حتى يُصيبَها ثم يمسك. ورجل أصابتْه جائحةٌ اجتاحَتْ مالَه ، فحلَّتْ له المسألةُ حتى يصيبَ قِوَاماً من عيش، أو قال: سِداداً من عيش. ورجلٌ أصابَته فاقةٌ حتى يقولَ ثلاثةٌ من ذوي الحِجى من قومه : لقد أصابت فلاناً فاقة ، فحلت له المسألة حتى يصيب قِواماً من عيش ، أو قال: سِداداً من عيش. فما سواهن من المسألةِ يا قبيصةُ سُحتٌ، يأكلُها صاحبُها سُحتاً.

سیدنا ابو بشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک بوجھ (دیت وغیرہ) اپنے ذمہ لے لیا۔ تو اس کی ادائیگی کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنے (مانگنے) گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو جب ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے گا تو ہم اس میں سے تمہیں دے دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے قبیصہ رضی اللہ عنہ سوال کرنا صرف تین آدمیوں کے لیے حلال ہے۔ ① وہ شخص جس نے اپنے اوپر بوجھ (دیت وغیرہ) کی ذمہ داری لے لی۔ اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے اس وقت تک کہ اس کا بوجھ اتر جائے اس کے بعد اسے سوال کرنے سے رک جانا چاہیے۔ ② وہ شخص کہ جس کے مال پر کوئی ناگہانی آفت آپڑی اور اس نے اس کا مال تباہ کر کے رکھ دیا اس کے لیے (بھی) سوال کرنا حلال ہے لیکن اس وقت تک کہ جب تک اس کی معیشت (گزر اوقات) درست ہو جائے یا فرمایا کہ اس کی معاشی ضرورت پوری ہو جائے۔ ③ وہ شخص جسے فاقہ (سخت تنگدستی) پہنچے اور اس کی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی دیں کہ فلاں شخص واقعی فاقہ میں مبتلا ہے اس کے لیے بھی سوال کرنا اس وقت تک حلال ہے کہ جب تک اس کی معیشت (گزر اوقات) درست نہ ہو جائے یا فرمایا کہ اس کی معاشی ضرورت پوری نہ ہو جائے۔ اس کے سوا اے قبیصہ رضی اللہ عنہ! سوال کرنا (مانگنا) حرام ہے اور سوال کرنے والا حرام ہی کھاتا ہے۔ [صحيح ـ صحيح مسلم :1044 ، سنن أبي داؤد :1640، سنن النسائي:2580]

442 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((لا يؤمن عبدٌ حتى يأمنَ جارُه بوائقَه ، ومن كان يؤمنُ بالله واليوم الآخر؛ فليكرم ضيفَه ، ومن كان يؤمنُ بالله واليوم الآخر فليقلْ خيراً أو ليسكت ، إنَّ الله يحب الغنيَّ الحليمَ المتعففَ ، ويبغضُ البذيءَ الفاجرَ السائلَ المُلِح))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا

پڑوسی اس کی اذیتوں سے امن میں نہ ہو جائے اور جس کا اللہ تعالیٰ کی ذات اور قیامت کے دن پر ایمان ہے اسے چاہیے کہ وہ مہمان کی عزت وتکریم کرے، اور جس کا اللہ تعالیٰ کی ذات اور قیامت کے دن پر ایمان ہے اسے چاہیے کہ (ہمیشہ) بھلائی اور خیر خواہی کی بات کیا کرے یا خاموشی اختیار کرے یقیناً اللہ تعالیٰ غنی (مال دار)، بردبار اور مانگنے کے لیے ہاتھ نہ پھیلانے والے کو پسند کرتا ہے اور فحش گو، نافرمان اور اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

[صحیح لغیرہ ۔ مسندالبزار :2031]

443 حدیث عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: جاء جبريل إلى النبي ﷺ قال: **((يا محمد! عش ما شئتَ فانكَ ميّت ، واعمل ماشئتَ فانک مَجزيٌّ به، وأحبب من شئت فإنّک مفارقُه، واعلم أنَّ شَرفَ المؤمن قيامُ الليل، وعزّه استغناؤه عن الناس))**

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے اے محمد ﷺ! جتنا عرصہ چاہو زندہ رہو آخر فوت ہو جاؤ گے اور آپ ﷺ جو چاہیں عمل کریں ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور جس سے چاہو محبت کرو آخر اسے چھوڑ کر جانا ہوگا خوب اچھی طرح جان لو کہ مومن کا شرف رات کی نماز (تہجد) میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہو جانے میں ہے۔ [حسنٌ لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :4292]

444 حدیث عن زيد بن أرقم رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ كان يقول: **((اللهم إني أعوذبک من علم لا ينفع، ومن قلبٍ لا يخشع ، ومن نفس لا تشبع ، ومن دعوةٍ لا يُستَجَابُ لها))**

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو (خشیت الٰہی سے) نہ ڈرے، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :2722]

445 حدیث عن أبي ذر رضي الله عنه قال: قال لي رسول الله ﷺ: **((يا أبا ذر! أترى كثرةَ المال هو الغنى؟))** **قلت: نعم يا رسولَ الله ! قال: ((أَفَتَرى قلةَ المالِ هو الفقر؟)) قلت: نعم يا رسول الله! قال: ((إنما الغنى غنى القلب، والفقرُ فقرُ القلب))**

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا تم مال کی کثرت کو غنا (مالدار ہونا) سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم مال کی کمی کو فقر (غریبی) سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اصل غنا (مالدار) دل کا غنی ہونا ہے اور اصل فقیری دل کے فقر کو کہتے ہیں۔ [صحیح ۔ صحیح ابن حبان :684]

446 حدیث نبوی ﷺ عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول اللهﷺ قال: **((ليس المسكينُ الذى تَرُدُّه اللقمةُ واللقمتان، والتمرةُ والتمرتان، ولكنِ المسكينُ الذي لا يجدُ غِنىً يُغنيه ، ولا يُفطَنُ له فَيُتَصَدَّقُ عليه، ولا يقومُ فيسألُ الناس))**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جس کو ایک لقمہ اور دو لقمے اور ایک کھجور اور دو کھجوریں در در پھرائیں۔ اصل مسکین تو وہ ہے کہ جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے (مانگنے سے) بے پرواہ کردے۔ اس حال میں بھی کسی کو (اس کی محتاجی) معلوم نہیں کہ اس پر صدقہ ہی کر دیا جائے اور نہ ہی وہ (شرم کے مارے) خود لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :1479 ، صحیح مسلم :1039]

447 حدیث نبوی ﷺ عن عبدالله بن عَمرو رضي الله عنهما: أن رسول اللهﷺ قال: **((قد أفلح من أسلم ورُزِق كفافاً ، وقنَّعه الله بما آتاه))**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص یقیناً کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا اور اسے اس کی ضرورت کے مطابق رزق عطا کیا گیا اور اللہ نے اسے جو کچھ عطا فرمایا اس پر اسے قناعت کرنے کی توفیق عطا فرمادی۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 2473 ، جامع الترمذی :2452]

448 حدیث نبوی ﷺ عن فَضَالَة بن عُبيدٍ رضي الله عنه: أنه سمع رسول اللهﷺ يقول: **((طوبى لمن هُدِيَ للإسلام ، وكان عيشُه كفافاً وقَنعَ))**

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا خوش خبری (سعادت مندی) ہے اس شخص کے لیے جسے دین اسلام کی طرف ہدایت دی گئی اور اس کا گذران اس کی ضرورت کے مطابق رہا اور اُسے جو

کچھ ملا اسی پر اُس نے قناعت کی۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی :2350]

449 عن أبي أمامة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((يا ابنَ آدم! إنک أن تبذُلَ الفضلَ خيرٌ لک، وأن تُمسکه شرلک، ولا تلامُ علی کفاف، وابدأ بمن تعول، واليد العليا خير من اليد السفلی))
سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے آدم علیہ السلام کے بیٹے! یقیناً یہ بات تیرے لیے انتہائی بہتر ہے کہ تو ضرورت سے زائد مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کر ڈالے اور مال کو روکے رکھنا تیرے لیے شر کا باعث بن سکتا ہے۔ اور بقدر ضرورت خرچ پر تجھے کوئی ملامت نہیں۔ اور (خرچ کرنا) شروع ان سے کر جن کی پرورش تیرے ذمہ ہے اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہت بہتر ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :1036 ، جامع الترمذی :2344]

450 عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال: أتی النبيَّ ﷺ رجلٌ ، فقال: يا رسول الله! أوصني وأوجِز. فقال النبي ﷺ: ((عليک بالإياس مما في أيدي الناس ...... وإياک وما يُعتذَرُ منه))
سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیے جو کہ ہو بھی مختصر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں (ان کا مال وغیرہ) ہے اس کی امید (اور لالچ) دل سے نکال دے...... نیز فرمایا ایسے کاموں سے بچو جس کے بعد عذر کرنا پڑے۔ [حسن لغیرہ ۔ مستدرک حاکم، 326/4، بیهقی :101]

451 عن عُبَيْدِ اللهِ بن محصَن الخَطمي رضي الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((من أصبح [منکم] آمنا في سِربِه ، معافی في جسده، عنده قوت يومِه : فکأنما حِيزَتْ له الدنيا بحذا فيرها))
سیدنا عبیداللہ بن محصن الخطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو صبح اس حالت میں کرے کہ وہ اپنے گھر میں مطمئن ہو۔ جسمانی طور پر صحت مند ہو اور اس کے پاس ایک دن کا توشہ (خوراک) ہو تو گویا کہ اس کے پاس دنیا اپنے تمام حصوں کے ساتھ جمع کر دی گئی۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی :2347]

452 عن الزبير بن العوام رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((لأنْ يأخذَ أحدُکم أحبُلَه فيأتي

بحزمةٍ من حطب علی ظهره فيبيعَها فيكفَّ بها وجهَه: خيرٌ له من أنْ يسألَ الناس، أعطَوْه أم منعوه)).

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کو چن کران کا گٹھا بنا کر اپنی کمر پر لاد کر اسے فروخت کر کے (مانگنے سے بچے) اور اس سے اپنے چہرے کو (قیامت کی رسوائی سے) بچائے اس بات سے (یہ محنت کرنا) بہت بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے وہ اسے دیں یا نہ دیں۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1471 ، سنن ابن ماجه :1836]

453 عن المقدام بن معدِ يكرِب رضي الله عنه عن النبيﷺ: **((ما أكل أحدٌ طعاماً خيراً من أن يأكل من عمل يده، وإن نبيَّ الله داود عليه السلام كان يأكل من عمل يده))**

سیدنا مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا اور بے شک اللہ تعالیٰ کے نبی داوٗد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :2072]

454 زاد فيه رزين: **((وإنّي لأُعطي الرجل العطية فينطلق بها تحت إبطه، وما هي إلا النار)) فقال له عُمر: ولِمَ تعطي يا رسول الله ما هو نار؟ فقال: ((أبى الله لي البخل، وأبوا إلا مسألتي))قالوا: وما الغِنى الذي لا ينبغي معه المسألة؟ قال: ((قدر ما يُغدِّيه، أو يُعشّيه))**

رزین کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی شخص کو (اس کے مانگنے پر) کچھ دیتا ہوں، وہ اس کو بغل میں دبا کر لے جاتا ہے لیکن وہ (اس کے لیے) جہنم کی آگ کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوتا (کیونکہ اس نے بغیر کسی ضرورت کے سوال کیا تھا) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! جب آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ وہ (اس کے لیے) جہنم کی آگ تو آپ ﷺ اسے کیوں دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (میں کیا کروں) یہ لوگ مانگنے سے باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بخل کو منع فرمادیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی وہ غنی (مالداری) کیا ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا منع ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا صبح یا شام کے کھانے کی مقدار۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :]

455 سمعت رسول اللهﷺ في حجة الوداع وهو واقف بعرفة أتاه أعرابي ، فأخذ بطرف ردائه ، فسأله إياه ، فأعطاه. وذهب، فقال رسول اللهﷺ: **((إن المسألةَ لاتحلُّ لغني ، ولا لذي مِرَّةٍ سَويّ ، إلا لذي فقرٍ**

مُدقِعٍ، أو غُرمٍ مُفظِعٍ ، ومن سأل الناسَ لِيَثرِیَ به مالُه ، کان خُموشاً في وجهه یوم القیامة، ورَضُفاً یأکله من جهنم، فمن شاء فلیُقلِلْ، ومن شاء فلیکثِر))

سیدنا حُبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کھڑے تھے کہ ایک اعرابی نے آپ ﷺ کی چادر کا ایک کنارہ پکڑ کر آپ ﷺ سے کوئی چیز مانگ لی آپ ﷺ نے اُسے وہ دے دی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنا غنی (مالدار) اور قوی تندرست کے لیے (جو کمانے کی طاقت رکھتا ہو) حلال نہیں۔ البتہ جس شخص کو خاک میں ملا دینے والا فقر یا پریشان کر دینے والا قرض لاحق ہو گیا ہو (اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے) اور جس شخص نے مال کو بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کیا تو قیامت کے دن اس (لالچی) کے چہرے پر زخم ہوں گے اور جہنم کے شدید گرم پتھر ہوں گے جنہیں وہ کھا رہا ہوگا لہٰذا جس کا دل چاہے زیادہ کرے اور جس کا دل چاہے وہ کم کرے (اپنے لیے جہنم کے پتھر)۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :653]

5- فاقہ یا حاجت میں مبتلا ہونے والے کو (اپنا فاقہ یا حاجت لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی بجائے) اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرنے کی ترغیب

456 صحیح عن عبداللّٰہ بن مسعود رضي اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: **((مَن نزلت به فاقة فأنزلها بالناسِ لم تُسَدَّ فاقتُه ، ومن نزلت به فاقة فأنزلها باللّٰہ، فيُوشك اللّٰہُ له برزق عاجلٍ أو آجلٍ))**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس پر فاقہ کی نوبت آ جائے اور وہ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرے تو اس کا فاقہ دور نہ ہوگا۔ اور جس شخص کو فاقہ کی نوبت پیش آئی اور اس نے اسے اللہ تعالیٰ پر پیش کیا تو اللہ تعالیٰ اسے فی الفور (جلدی) یا کچھ تاخیر سے رزق عطا فرمائے گا۔

[صحیح ۔ سنن أبی داؤد :1645 ، جامع الترمذی :2327، مستدرك حاكم :408/1]

6- وہ چیز کہ جسے دینے والا بغیر دل کی رضا مندی (خوشی) کے دے اسے لینے پر وعید

457 صحیح عن عائشةَ رضي اللّٰہ عنها عن النبي ﷺ قال: **((انَّ هذا المال خُضرةٌ حُلوة ، مَن أعطَيناه منها شيئاً بطيب نفسٍ منا، وحُسنِ طُعمةٍ منه ، من غير شَرَهِ نفسٍ : بورك له فيه، ومن أعطيناه منها شيئاً بغيرِ طيبِ نفسٍ منا، وحُسنِ طُعمةٍ منه ، وشَرَهِ نفسٍ ؛ كان غيرَ مباركٍ له فيه))**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ مال سرسبز اور میٹھی چیز ہے۔ لہٰذا اس مال میں سے جسے ہم نے خوشدلی سے کچھ دیا اس حال میں کہ لینے والے کی طرف سے لینے کی اچھی حالت ہو (یعنی وہ اس سوال کا حق دار ہو اور اس میں مبالغہ نہ کرے) اور نہ ہی وہ لالچ کرنے والا ہو تو اس مال میں اس کے لیے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برکت ڈال دی جاتی ہے۔ لیکن جسے ہم نے اس مال میں سے کچھ دیا اس حال میں کہ اس میں ہماری خوشدلی (ورضا مندی) نہ تھی اور نہ وہ لینے کے اعتبار سے اچھی حالت میں تھا (یعنی اس کا مستحق نہ تھا بلکہ) وہ لالچ کرنے والا تھا تو اس میں اس کے لیے برکت نہیں دی جاتی۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :3397 ، مسند أحمد :68/6، مسند البزار :920]

458 حدیث: عن معاوية بن أبي سفيان قال: قال رسول الله ﷺ: ((**لا تُلحِفوا في المسألة ، فوالله لا يسألني أحدٌ منكم شيئاً فتُخرِجُ له مسألتُه مني شيئاً وأنا له كاره؛ فيبارک له فيما أعطيتُه**))

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوال کرنے (مانگنے) میں اصرار نہ کیا کرو اللہ تعالیٰ کی قسم اگر تم میں سے کوئی مجھ سے سوال کرتا ہے اور محض اس کا مانگنا مجھ سے اسے کچھ دلا دیتا ہے حالانکہ میں اسے دینا (اس کے ناجائز سوال پر) ناپسند کرتا ہوں تو جو کچھ میں اسے دیتا ہوں اس میں اس کے لیے قطعاً برکت نہیں دی جاتی۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :1038 ، سنن النسائی :2593]

459 حدیث: عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: **بينما رسول الله ﷺ يَقسِم ذهباً، إذ أتاه رجل فقال: يارسول الله! أعطني ، فأعطاه . ثم قال: زدني. فزاده ـ ثلاث مرات ـ ثم ولى مُدبرًا ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:**

((يأتيني الرجل فيسألني ، فأُعطيه ، ثم يسألني ، فأعطيهِ ـ ثلاث مرات ، ثم يُوَلِّي مُدْبرًا وقد جعل في ثوبه نارًا إذا انقلب إلى أهله))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سونا تقسیم فرما رہے تھے۔ ناگہاں ایک شخص آ کر کہنے لگا اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! مجھے بھی دیں۔ آپ ﷺ نے اسے دے دیا وہ پھر سے کہنے لگا اور دیں آپ ﷺ نے اسے (اس کے مانگنے پر) تین مرتبہ دیا۔ پھر وہ واپس چلا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس (تم میں سے) کوئی آ کر سوال کرتا ہے میں اسے دے دیتا ہوں وہ پھر مجھ سے سوال کرتا ہے حتیٰ کہ میں اسے تین مرتبہ دے دیتا ہوں پھر وہ کر واپس چلا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ حقیقت میں (مجھ سے مال نہیں بلکہ) اپنے کپڑے میں (ناجائز سوال کر کے) آگ لے کر اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر گیا ہے۔ [صحیح ۔ صحیح ابن حبان :3254]

7- جسے کوئی چیز مانگنے اور طمع ولالچ کے بغیر ملے اسے قبول کر لینے کی ترغیب خاص طور پر جب کہ اسے اس کی ضرورت بھی ہو، اور غنی (مالدار) ہونے کے باوجود (بغیر مانگے اور بغیر طمع ولالچ کے) ملنے والی چیز کو رد کرنے کی ممانعت

460 عن ابن عمر رضي الله عنهما [قال: سمعتُ عمرَ يقول] **كان رسولُ الله ﷺ يعطيني العطاء فأقولُ : أعطه أفقرَ إليه مني. قال: فقال: ((خذه ، إذا جاءک من هذا المال شيءٌ ، وأنت غير مشرف ولا سائل ، فخذه فتموّله ، فإنْ شئتَ كُلْهُ ، وإنْ شئت تصدقْ به ، ومالا فلا تُتبِعْه نفسَک)) قال سالم بن عبدالله : فلأجل ذلک كان عبدالله لا يسألُ أحداً شيئاً ، ولا يَردُّ شَيئاً أُعطِيه .**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: جب رسول اللہ ﷺ مجھے بطور عطیہ کچھ دیتے تو میں عرض کر دیتا کہ یہ مجھ سے زیادہ کسی ضرورت مند کو دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ! اسے لے لو جب تمہارے پاس یہ مال اس طرح آئے کہ نہ تو تم نے اس کا سوال کیا ہو اور نہ ہی تمہیں اس کی طمع ولالچ ہو تو اسے لے کر اپنے مال میں شامل کر لیا کرو، پھر اگر چاہو تو اسے کھالو اور اگر چاہو تو اسے صدقہ کر دو۔ اور جو اس طرح کا مال نہ ہو (یعنی مانگنے اور لالچ سے ملے) تو اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لگاؤ۔ سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اسی وجہ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی سے کچھ نہ مانگتے اور جو کچھ انہیں دیا جاتا اسے قبول کرنے سے کبھی انکار نہ کرتے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :7164 ، صحیح مسلم :1045، سنن النسائی:2605]

461 عن عطاء بن يسار: **أنَّ رسول الله ﷺ أرسل إلى عمرَ بن الخطاب رضي الله عنه بعطاء ، فرده عمر، فقال له رسول الله ﷺ : ((لِمَ رددته؟)) ، فقال: يا رسول الله! أليس أخبرتَنا أنَّ خيرًا لأحدنا أنْ لا يأخذَ من أحدٍ شيئاً ؟ فقال رسول الله ﷺ: ((إنما ذلک عن المسألة، فأمَّا ماكان عن غيرِ مسألةٍ ، فانَّما هو رزقٌ يرزقكَهُ اللّهُ)).فقال عمر رضي الله عنه: أمَا والذي نفسي بيده لا أسألُ أحداً شيئاً ، ولا يأْتيني شيءٌ من غير مسألةٍ إلا أخذتُه))**

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی عطیہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ واپس کیوں کیا؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ ہم کسی سے کوئی چیز نہ لیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ممانعت تو مانگنے کے متعلق تھی (بغیر ضرورت کے) جب بغیر مانگے کوئی چیز ملے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (ملنے والا) رزق ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے اگر یہ بات ہے تو قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا اور جو چیز بغیر سوال کئے مجھے ملی میں اسے ضرور قبول کروں گا۔ [صحیح لغیرہ۔ مالك فی المؤطا :1933 ، بیهقی فی الشعب :3546]

8- اللہ کے نام پر سوال کرنے پر وعید اور اللہ کے نام پر سوال کرنے والے کو کچھ نہ دینے والے کے لیے وعید

462 صحیح عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((**من استعاذ بالله فأعيذوه ، ومَن سأل باللهِ فأعطوه ، ومن دعاكم فأجيبوه ، ومن صنعَ إليكم معروفاً فكافئوه ، فان لم تجدوا ماتكافئونه ، فادعوا له حتى ترَوْا أنكم قد كافأتموه**))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر پناہ طلب کرے اسے پناہ دے دیا کرو، اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اسے (کچھ نہ کچھ) دے دیا کرو، اور جو تمہیں دعوت دے اس کی دعوت قبول کیا کرو، اور جو تم سے نیکی کرے اسے اس کا بدلہ دیا کرو۔ اگر بدلہ دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہو تو اس کے لیے اتنی دعا کرو کہ تمہارا دل یہ گواہی دے کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔

[**صحيح** ـ سنن أبي داؤد :1672 ، سنن النسائی :2667، صحیح ابن حبان :3400، مستدرك حاكم : 412/1]

463 صحیح عن ابن عباس رضي الله عنهما ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال: ((**ألا أخبركم بشِرِ الناسِ؟ رجلٌ يُسألُ بوجه الله ولا يُعطي**))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بدترین شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ وہ شخص (سب سے بدترین ہے) کہ جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا لیکن اس نے (کچھ) نہ دیا۔

[**صحيح** ـ جامع الترمذی : 1652 ، سنن النسائی :2569، صحیح ابن حبان :604]

9-صدقہ (خیرات) کرنے کی ترغیب اور کم آمدنی والے کے صدقہ وخیرات کرنے میں کوشش کا بیان اور ایسا صدقہ کرنے کی ممانعت جو خود کو بھی پسند نہ ہو

464 حدیث نبوی: عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسول الله ﷺ قال:((**ما نقصتْ صدقةٌ من مال، وما زاد الله عبداً بعفوٍ إلا عزاً ، وما تواضع أحد لله إلا رفعه الله عزوجل**))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال کو کم نہیں کرتا (بلکہ برکت کے نزول کا سبب ہوتا ہے) اور معاف کردینے سے اللہ تعالیٰ انسان کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی وانکساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مقام ومرتبے کو بلند فرمادیتا ہے۔

[صحیح ـ صحیح مسلم :2588 ، جامع الترمذی :2029، مالك في المؤطا :1817]

465 حدیث نبوی: (عن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قَالَ: قَالَ رسول الله ﷺ:) ((**إن العبدَ إذا تصدق من طيب تقبلها الله منه ، وأخذها بيمينه فَرَبَّاهَا، كما يربّي احدكم مُهره أو فصيله ، وإن الرجلَ ليتصدقُ باللقمة ، فتربو في يد الله . أو قال: في كفّ الله۔ حتى تكون مثل الجبل ، فَتَصَدَّقُوْا**)) وفي رواية صحيحة للترمذي : قال رسول اللهﷺ: ((**إن الله يقبلُ الصدقة ، ويأخذُها بيمينه ، فيربيها لأحدكم كما يُربّي أحدُكم مُهره ، حتى إنّ اللقمةَ لتصيرُ مثلَ أُحدٍ**))

(سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب بھی رزق حلال سے صدقہ وخیرات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ کو شرفِ قبولیت بخشتے ہیں، اور دائیں ہاتھ مبارک میں لے کر اس کی اس طرح نشوونما فرماتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی یا اونٹ کے بچے کی پرورش کرتا ہے اور بلاشبہ آدمی اگر ایک لقمے کا بھی صدقہ کرے تو وہ (لقمہ) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں نشوونما پاتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) پہاڑ کی مانند ہوجاتا ہے [ابن خزیمہ۔ صحیح]۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ (بندے کا) صدقہ قبول فرما کر اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس کی اس طرح نشوونما کرتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے اونٹ کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ (صدقہ کا ایک) لقمہ احد پہاڑ کی مانند ہوجاتا ہے۔ [صحیح ـ جامع الترمذی :662]

466 عن عائشة رضي الله عنها: أنّهم ذبحوا شاة ، فقال النبي ﷺ: ((ما بقي منها ؟)) قالت: ما بقي منها إلا كتفها . قال: ((بقي كلّها غير كتفها))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں (گھر کے آدمیوں نے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے ایک بکری ذبح کی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ (کتنا گوشت تقسیم ہو چکا ہے اور) کتنا (گوشت) باقی بچا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی صرف ایک شانہ باقی رہ گیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شانے کے سوا باقی سب کچھ بچ گیا۔ (یعنی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا وہ ہی تو باقی بچا یعنی اللہ کے ہاں ذخیرہ ہوا)۔ [صحیح ۔ صحیح الترمذی :2470]

467 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((يقول العبدُ: مالي مالي ، وانما له من ماله ثلاثٌ : ما أكل فأفنى، أو لَبس فأبلى ، أو أعطى فاقْتنى ، وما سوى ذلك فهو ذاهب وتاركه للناس))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کہتا ہے میرا مال میرا مال، حقیقت میں اس کے (اصلی) مال کے تین حصے ہیں۔ ① جو کھا کر ختم کر دیا ② جو پہن کر بوسیدہ کر دیا ③ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کر کے (آخرت کے لیے) ذخیرہ کر لیا اور اس کے علاوہ جو بچے گا وہ اُسے لوگوں کے لیے چھوڑ کر جانے والا ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :2959]

468 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((أيُّكم مالُ وارِثه أحبُّ إليه من ماله ؟)) قالوا: يارسول الله! ما منا أحدٌ إلا مالُه أحبُّ إليه . قال: ((فانَّ ماله ما قدّم ، ومالَ وارثه ما أخّر))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کا تو (حقیقی) مال وہ ہے جو اس نے (ذخیرہ بنا کر) آگے بھیجا اور وہ مال تو اس کے وارث کا ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :6442 ، سنن النسائی :3612]

469 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((بينا رجل في فلاةٍ من الأرض ، فسمع

صوتاً في سحابة: اسقِ حديقةَ فلان. فتنحى ذلک السحاب، فأفرغ ماء ہ في حَرَّةٍ ، فاذا شَرْجَةٌ من تلک الشِراج قد استوعبتْ ذلک الماء كلَّه ، فتتبع الماء ،فإذا رجل قائم في حديقة يُحَوِّل الماء بمسحاتِه ، فقال [له] : يا عبداللّٰه! ما اسمک؟ : قَالَ فلان ، لِلاسم الذي سمع في السحابة . فقال له: يا عبداللّٰه! لم سألتني عن اسمي ؟ قال: [إني] سمعتُ [صوتاً] في السحاب الذي هذا ماؤه يقول: اسقِ حديقة فلان؛ لاسمک، فما تصنع فيها؟ قال: أما إذ قلتَ هذا ، فإنّي أنظر إلى ما يخرج منها فأتصدَّقُ بثلثه ، وآكل أنا وعيالي ثلثاً ، وأرُد فيها ثلثه ››

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص چٹیل میدان میں تھا اس نے بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو۔ چنانچہ بادل ایک طرف چلا اور پتھریلی زمین میں خوب بارش برسی اور وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر چلنے لگا۔ چنانچہ وہ شخص (جس نے آواز سنی تھی) اس پانی کے پیچھے چل دیا۔ (کیا دیکھتا ہے) کہ وہاں ایک شخص ہے کھڑا اپنے بیلچے سے اپنے باغ میں اس (بارشی) پانی کو پھیر رہا ہے۔ اس نے پوچھا اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ میرا نام فلاں ہے یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل میں سے سنا تھا۔ (باغ کا مالک) کہنے لگا اے اللہ کے بندے! تو نے میرا نام کس لیے پوچھا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اس بادل سے آواز سنی تھی (جس کا یہ پانی تیرے باغ میں آرہا ہے) کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلاؤ (سیراب کرو) آپ بتائیں کہ (اس باغ) کا نظام کیسے چلاتے ہیں؟ (باغ کا مالک) کہنے لگا کہ جب تم نے یہ سب کہا تو (مجھے بھی یہ کہنا پڑا سنو) میں اس (باغ) کی آمدن کا جائزہ لیتا ہوں اور اس (کی آمدن) سے ایک تہائی صدقہ دیتا ہوں۔ ایک تہائی میں اور میرے اہل وعیال کھاتے ہیں (یعنی ہم اپنے اخراجات اس سے پورے کرتے ہیں) اور ایک تہائی پھر سے اس باغ (کی ضروریات) پر لگا دیتا ہوں۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :2984]

470 عن عدي بن حاتم رضي اللّٰه عنه قال: سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول:‹‹ ما منكم من أحد إلا سيكلمُه اللّٰه ، ليس بينه وبينه ترجُمان، فينظر أيمنَ منه، فلا يرى إلا ما قدم ، فينظر أشأم منه، فلا يرى إلا ما قدم ، فينظر بين يديه، فلا يرى إلا النار تلقاء وجهه ، فاتقوا النار ولو بشِقِّ تمرة ›› وفي رواية: ‹‹ من استطاع منكم أنْ يَستَتِر من النار ولو بشق تمرة؛ فليفعل ››

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ (براہِ راست) عنقریب بات کرے گا۔ اللہ اور بندہ کے درمیان کوئی (واسطہ) ترجمان نہ ہوگا۔ جب بندہ اپنے دائیں طرف دیکھے تو اسے وہ ہی اعمال نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے۔ پھر وہ اپنی بائیں جانب دیکھے تو اسے وہی اعمال نظر آئیں گے جو اس نے آگے بھیجے پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے اپنے سامنے سوائے آگ کے اور کچھ نظر نہ آئے گا۔ لہٰذا خود کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے صدقے سے ہی کیوں نہ ہو۔ ایک روایت ہے کہ جو تم میں سے اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے اپنا بچاؤ کھجور کے ٹکڑے کے (صدقے کے) ساتھ ہی کیوں نہ کرے تو وہ ایسا ضرور کرے۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :6539 ، صحیح مسلم :1016]

471 عن جابر رضي الله عنه: أنه سمع رسول الله ﷺ يقول لكعب ابن عُجرَةَ: ((**يا كعب بنَ عُجْرَة ! الصلاةُ قُرْبانٌ ، والصيام جنةٌ ، والصدقةُ تُطفيءُ الخطيئة كما يُطفي ءُ الماءُ النارَ ، يا كعب بنَ عُجْرَةَ! الناسُ غاديان : فبائعٌ نفسَه فمُوبِقٌ رَقبته ، ومبتا ع نفسه فمُعْتِقٌ رقبته**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا۔ اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! نماز (اللہ کے) قرب کا ذریعہ، اور روزہ ڈھال ہے (گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے) اور صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ! لوگ اس حال میں صبح کرتے ہیں کہ کچھ اپنی جان کو (اللہ کی نافرمانی کر کے) ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور کچھ (اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر کے) اپنے آپ کو (اللہ تعالیٰ کے) عذاب سے بچا لیتے ہیں۔ [صحیح ۔ مسند أبي يعلى الموصلي :1999/3]

472 عن معاذ بن جبل قال: **كنت مع النبي ﷺ في سفر...... فذكر الحديث إلى أن قال فيه: ثم قال يعني النبي ﷺ: ((ألا أدلكَ على أبوابِ الخير؟)) قلت: بلى يا رسول الله! قال: ((الصوم جُنة ، والصدقة تطفيءُ الخطيئةَ كما تطفيءُ الماءُ النارَ))**.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا پھر لمبی حدیث بیان کی جس میں یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے خیر کے دروازے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ: تو

رسول ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال (یعنی گناہوں سے بچاتا) ہے۔ اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی :2615]

473 عن أبي كبشة الأنماري رضي الله عنه: أنَّه سمع رسول اللهﷺ يقول:((**ثلاث أُقسم عليهن، وأحدثكم حديثاً فاحفظوه، قال: ما نقص مالُ عبدٍ من صدقة ، ولا ظُلمَ عبدٌ مظْلمةً صبر عليها؛ إلا زاده الله عزاً ، ولا فتح عبدٌ باب مسألةٍ ؛ إلا فتحَ الله عليه باب فقرٍ ـ أو كلمة نحوها ـ وأحدثكم حديثاً فاحفظوه، قال: إنما الدنيا لأربعة نَفَرٍ : عبدٌ رزقه الله مالاً وعلماً ، فهو يتقي فيه ربه ، ويصل فيه رحِمَه ، ويَعلمُ لله فيه حقاً، فهذا بأفضل المنازل. وعبدٌ رزقه الله علماً ، ولم يرزقه مالاً فهو صادقُ النية : يقول: لو أنّ لي مالاً لعمِلتُ بعملِ فلان، فهو بنيته ، فأجرهما سواء. وعبد رزقه الله مالاً ، ولم يرزقه علماً ؛ يَخبِطُ في ماله بغير علمٍ ، ولا يتقي فيه ربه، ولا يصِلُ فيه رحِمه ، ولا يعلم لله فيه حقاً . فهذا بأخبث المنازِل. وعبدٌ لم يرزقْه الله مالاً ولا علماً ، فهو يقول: لو أنَّ لي مالا لعملتُ بعملِ فلان، فهو بنيته ، فوزرهما سواء**))

سیدنا ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تین چیزوں پر میں قسم اُٹھاتا ہوں اور ایک اہم حدیث (بات) تمہیں بتلاتا ہوں اس کو خوب اچھی طرح یاد کرلو۔ وہ تین باتیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں وہ یہ ہیں۔ ① صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا ② جس شخص پر ظلم وزیادتی کی گئی اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ عزوجل اس صبر کے سبب اس کی عزت بڑھا دیتا ہے ③ جس شخص نے (بغیر ضرورت کے) لوگوں کے سامنے مانگنے کا دروازہ کھولا تو اللہ عزوجل اس پر فقر (تنگدستی) کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اب میں تمہیں ایک (اور) حدیث (بات) بتاتا ہوں اسے بھی خوب اچھی طرح یاد کرلو۔ دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں ① وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا اور وہ (اپنے علم کے سبب) اپنے مال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے (اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف خرچ نہیں کرتا بلکہ اس (مال) کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ اس مال میں دینے والے اللہ تعالیٰ کا حق ہے (زکوۃ وغیرہ) یہ شخص (انسانوں میں سے) سب سے بہترین مقام ومرتبے والا ہے۔ ② وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم کے ساتھ تو نوازا لیکن مال نہیں دیا لیکن وہ نیت کا سچا ہے، اور وہ تمنا کرتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح اسے نیک

کاموں میں خرچ کرتا تو اس کو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی وجہ سے وہی ثواب عطا کرتا ہے جو پہلے (شخص) کا ہے لہٰذا یہ دونوں اجر وثواب میں برابر ہو جاتے ہیں ③ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا مگر اسے علم نہ دیا وہ اپنے مال کو بے جا صرف کرتا ہے نہ تو اس میں اللہ کا خوف کرتا ہے، نہ اس سے صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے۔ یہ شخص سب سے بدترین درجہ میں ہے۔ ④ وہ شخص کہ جسے اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال دیا اور نہ ہی علم وہ تمنا کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں اسی طرح بے جا اپنا مال صرف کرتا تو اس کو اس بری نیت کا گناہ ہوگا۔ اور وبال میں یہ دونوں برابر ہو جائیں گے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :2325 ، سنن ابن ماجه :4228]

474 عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ:((**إن الصدقة لتطفيء عن أهلها حر القبورِ ، وإنما يستظِلُّ المؤمنُ يومَ القيامةِ في ظل صدقته**))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ صاحب صدقہ کو قبر کی گرمی سے بچائے گا اور مومن روز قیامت اپنے صدقے کے سایہ تلے ہوگا۔ [حسن ۔ طبرانی فی الکبیر:788 ، بیهقی فی الشعب :3347]

475 عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبيﷺ أنه قال: ((**إنَّ اللّٰه إذا استُودِع شيئاً حفظه**))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد کی جائے وہ اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ [صحیح ۔ صحیح ابن حبان :2693]

476 عن أنسٍ رضي الله عنه قال: ((**كان أبو طلحةَ أكثر الأنصار بالمدينة مالاً من نخلٍ ، وكان أحب أمواله إليه (بِيرَحاء) ، وكانت مستقبلةَ المسجدِ ، وكان رسول اللهﷺ يدخلها، ويشرب من ماء فيها طيب. قال أنس: فلما نزلت هذه الآية: ﴿ لَنْ تنالوا البِرَّ حتى تُنفِقُوا مما تُحبُّون﴾ قام أبو طلحة إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! إن الله تبارك و تعالى يقول: ﴿ لَنْ تنالوا البِرَّ حتى تُنفِقُوا مما تحبون ﴾ ، وإنَّ أحبَّ أموالي إِلَيَّ(بيرَحاء) ، وإنَّها صدقةٌ أرجو بِرَّها وذُخرها عند اللّٰه ، فضعها يا رسولَ اللّٰه حيث أراك اللّٰه . قال: فقال رسول الله ﷺ : ((بخٍ ذاك مال رابح ، بخٍ ذاك مال رابح**))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے سب سے زیادہ کھجوروں کے درخت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور ان کا

باغ جس کا نام ''بیرحاء'' تھا وہ انہیں اپنے مال میں سے سب سے زیادہ پسند تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اکثر اس باغ میں جاتے اور اس کا بہترین پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران] ''اے مسلمانو! تم نیکی کو حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اس چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو جو تمھیں بہت زیادہ پسند ہے۔'' تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ اور مجھے میرے سارے مال واسباب میں سے ''بیرحاء'' باغ سب سے زیادہ پسند ہے اور میں اجر وثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں آپ ﷺ جہاں زیادہ مناسب سمجھیں اس راہ الٰہ میں خرچ فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت خوب یہ مال (صدقہ) انتہائی نفع بخش ہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :1461 ، صحیح مسلم :998، جامع الترمذی :2997]

477 عن يزيد بن أبي حبيب عن مرثد بن أبي عبدالله اليَزَني: ((أنَّه كان أولَ أهل مصر يروح إلى المسجد، وما رأيته داخلاً المسجد قَطُّ إلا في كُمِّه صدقة ، إمَّا فلوس ، وإمَّا خُبْزٌ وإمَّا قمح . قال: حتى ربما رأيت البصلَ يحمله ، قال: فأقول : يا أبا الخير! إنَّ هذا يُنتِنُ ثيابَک. قال: فيقول: يا ابنَ أبي حبيب! أمَا إني لم أجدْ في البيتِ شيئاً أتصدق به غيره ، إنَّه حدثني رجلٌ من أصحاب رسول اللهﷺ ؛ أنَّ رسول اللهﷺ قال: ((ظِلُّ المؤمن يومَ القيامة صدقتُه)) .

یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مرثد بن ابی عبداللہ الیزنی رحمہ اللہ مصریوں میں سب سے پہلے مسجد میں آیا کرتے تھے جب بھی میں نے انہیں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو ان کی آستین میں صدقہ ضرور ہوتا تھا، یا تو پیسے ہوتے یا روٹی اور یا گندم ہوتی بسا اوقات میں نے انہیں صدقہ کے لیے پیاز اُٹھائے ہوئے دیکھا۔ میں نے کہا اے ابوالخیر! یہ تو آپ کے کپڑوں کو بدبودار کر دے گا۔ تو وہ کہتے اے ابن ابی حبیب رحمہ اللہ مجھے اپنے گھر میں صدقہ کرنے کے لیے پیاز کے علاوہ اور کوئی چیز نہ ملی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مؤمن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ [حسن ـ صحیح ابن خزیمة :2432]

478 حدیث نبوی عن الحارث الأشعريّ رضي الله عنه : أن رسول الله ﷺ قال: ((إنَّ الله أوحى إلى يحيى بن زكريا بخمس كلماتٍ أنْ يعملَ بهن، ويأمرَ بني اسرائيل أنْ يعملوا بهن)). فذكرَ الحديث إلى أن قال فيه:

((وآمُركم بالصدقة ، ومَثَلُ ذلك كمثل رجل أسَره العدوُّ ، فأوثقوا يدهَ إلى عنقه ، وقَرَّبوه ليضربوا عنقه، فجعل يقول: هل لكم أنْ أفديَ نفسي منكم؟ وجعلَ يعطي القليلَ والكثيرَ ، حتى فدى نفسه)) الحديث.

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سیدنا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کی طرف پانچ باتیں وحی فرما کران پر خود عمل کرنے اور بنی اسرائیل کوان پر عمل کرنے کا حکم دیا۔اس مفصل حدیث میں یہ بھی ہے کہ سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں اور صدقہ کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسے دشمن نے قید کردیا اور انہوں نے اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ باندھ دیئے اور قریب تھا کہ وہ اس کا سرتن سے جدا کردیتے وہ کہنے لگا کیا یہ ممکن ہے کہ میں اپنی جان فدیہ دے کرتم سے اپنا آپ چھڑالوں اوراس نے مال دینا شروع کیا یہاں تک کہ اپنی جان کی خلاصی کروالی۔

[صحيح ـ جامع الترمذی : 286 ، صحيح ابن خزيمة : 1895، صحيح ابن حبان :6260 ، مستدرك حاكم :236/1]

479 حدیث نبوی (عن ابی ذر قال :) سألت رسول الله ﷺ: ماذا يُنجي العبدَ من النار؟ قال: ((الإيمان بالله)). قلت: يا نبيَّ الله! مع الإيمان عمل؟ قال: ((أنْ ترضخَ مما خوَّلك الله ، وترضخ مما رزقك الله)) قلت: يا نبيَّ الله! فان كان فقيراً لا يجد ما يرضخ؟ قال: ((يأمر بالمعروف، وينهى عن المنكر)). قلت: إنْ كان لا يستطيع أن يأمر بالمعروف، ولا ينهى عن المنكر؟ قال: ((فليُعِنِ الأخرق)). قلت: يا رسول الله! أر أيت، إنْ كان لا يحسن أن يصنع؟ قال: ((فليُعِنْ مظلوماً)). قلت: يا نبيَّ الله! أر أيت إنْ كان ضعيفاً لا يستطيع أنْ يُعين مظلوماً ؟ قال: ما تُريد أنْ تَترُكَ لصاحبك من خير؟ ليُمسكْ أذاه عن الناس)) قلت: يا رسول الله! أر أيت إنْ فعل هذا يُدخِله الجنة؟ قال: ((ما مِن مؤمنٍ يطلبُ خصلةً من هذه الخصال؛ إلا أخذتْ بيده حتى تدخله الجنة))

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کونسی چیز بندے کودوزخ کی آگ سے

نجات دے گی۔تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا ایمان کے ساتھ عمل کی بھی ضرورت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ تجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اسے اللہ کی رضا کے لیے خرچ کر۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ اگر انسان فقیر ہو اور خرچ کرنے کی طاقت ہی نہ رکھے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نیکی کا حکم کرے اور برائی سے لوگوں کو روکے۔ میں نے عرض کی اگر اس میں امر بالمعروف و نہی المنکر کرنے کی طاقت نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایسے شخص کی مدد کردے جو کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو (یعنی اسے کوئی کام کرنا سکھا دے)۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ اگر وہ کسی کو کچھ سکھانے کی طاقت بھی نہ رکھے تو آپ ﷺ کا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چاہیے کہ کسی مظلوم کی مدد کردے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ اگر وہ خود ہی کمزور ہو اور کسی مظلوم کی مدد کی ہمت نہ رکھے تو؟ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اپنے مسلمان ساتھی کے لیے خیر کا کوئی چھوڑے گا بھی یا نہیں؟ (اگر وہ یہ مذکورہ کام نہیں کرسکتا تو کم از کم) لوگوں کو کوئی تکلیف نہ دے۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ کیا خیال ہے آپ ﷺ کا اگر کسی نے ان مذکورہ اعمال میں سے کوئی بھی کام کیا تو (وہ رحمت الٰہی کا سبب بن کر) اس کے جنت میں داخلہ کا سبب بن سکے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مومن نے بھی ان خصلتوں (اچھے اعمال) میں سے کسی بھی خصلت کو اپنایا وہ نیک عمل اس مومن کو جنت میں داخل کردے گا۔[حسن، صحيح۔ بيهقي في الشعب :3327]

480 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: ((**من جمعَ مالاً حراماً ثم تصدق به لم يكن له فيه أجرٌ ، وكان اصرهُ عليه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حرام کا مال جمع کیا پھر اس کو صدقہ کردیا تو اس کو اس صدقہ کا کوئی اجر نہ ملے گا بلکہ اس پر اس (حرام مال کمانے) کا وبال ہوگا۔

[حسن ـ صحيح ابن خزيمة :2471 ، صحيح ابن حبان :797، مستدرك حاكم :390/1]

481 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((**خير الصدقة ما أبقت غِنىً ، واليدُ العليا خيرٌ من اليد السفلى، وابدأ بمن تعول**)) **تقول امرأتک: أنفق علي أو طلقني. ويقول مملوکک: أنفق علي أو بعني . ويقول ولدک: إلى من تكِلنا ؟.**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو (صدقہ کرنے والے کو اپنے بعد)

غنی (مالدار) چھوڑ جائے (بالکل فقیر نہ کر جائے) اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہت بہتر ہے۔ اور خرچ کرنا ان سے شروع کر جن کی عیال داری (کفالت) تیرے ذمہ ہے۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ) تیری بیوی کہنے لگے میرا خرچ اُٹھاؤ یا مجھے طلاق دے دو، اور تمہارا غلام کہہ اُٹھے میرا خرچ مجھے دو یا مجھے فروخت کر دو، اور تمہاری اولاد کہنے لگے کہ (اے ابا جان) ہمیں کس کے سپرد کر رہے ہیں؟ (کون ہمارا گذران مہیا کرے گا)۔ [صحیح ۔ صحیح ابن خزیمة :2436]

482 عنه أنّه قال: يا رسول الله! أي الصدقة أفضل؟ قال: ((**جُهدُ المُقِلِّ، وابدأ بمن تعول**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کم مال والے کا کوشش اور محنت کر کے صدقہ کرنا اور (خرچ کرنا) شروع ان سے کر جن کی عیال داری تمہارے ذمہ ہے۔ [صحیح ۔ سنن أبی داؤد :1677 ، صحیح ابن خزیمة : 2451، مستدرك حاكم :414/1]

483 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال، قال رسول الله ﷺ: ((**سبق درهمٌ مئةَ ألفِ درهمٍ**)) **فقال رجل: وكيف ذاك يا رسول الله؟ قال: ((رجلٌ له مال كثيرٌ ، أخذ من عُرضِه مئةَ ألف درهم تصدَّق بها، ورجل ليس له الا درهمان، فأخذ أحدهما فتصدق به))**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم (اجر وثواب میں) ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا (آگے نکل گیا)۔ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیسے ہوا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بہت مالدار تھا اس نے اپنے مالِ (کثیر سے) ایک لاکھ درہم صدقہ کیا۔ (جبکہ) دوسرے آدمی کے پاس صرف دو ہی درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ (یعنی آدھا مال صدقہ کر کے اجر وثواب میں آگے نکل گیا)۔

[حسن ۔ سنن النسائی :2528 ، صحیح ابن خزیمة :2443، صحیح ابن حبان :3336، مستدرك حاكم : 416/1]

484 عن المغيرة بن عبدالله الجعفي قال: **جلسنا إلى رجل من أصحاب النبي ﷺ يقال له: خَصفة [أو] ابن خصفة ، فجعل ينظر إلى رجل سمين، فقلت: ماتنظر إليه؟ فقال: ذكرت حديثاً سمعته من رسول الله ﷺ ، سمعته يقول: ((هل تدرون ما الشديد؟)).قلنا: الرجلُ يَصرعُ الرجلَ . قال: ((إنَّ الشديدَ كلَّ الشديد: الرجل الذي يملك نفسه عند الغضبِ. تدرون ما الرَّقوب؟)) قلنا: الرجل الذي**

لا يولد له. قال: ((إنَّ الرقوب: الرجلُ الذي له الولد، ولم يقدم منهم شيئاً)).

مغیرہ بن عبداللہ الجعفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی جس کا نام خصفۃ یا ابن خصفۃ رضی اللہ عنہ تھا کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو وہ ایک طاقتور آدمی کی طرف غور سے دیکھنے لگے میں نے عرض کی آپ اس کی طرف کیا دیکھ رہے ہیں؟ وہ فرمانے لگے مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ طاقتور کسے کہتے ہیں؟ ہم نے عرض کی طاقتور تو وہ ہے جو مدمقابل کو پچھاڑ دے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اصلی طاقتور تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے جذبات کو قابو میں رکھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ رقوب (بانجھ، بے اولاد) کون ہے؟ ہم نے عرض کی رقوب تو وہ شخص ہے کہ جو بے اولاد ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: حقیقی بے اولاد تو وہ ہے کہ جس کی اولاد تو ہو لیکن مرنے کے بعد اسے ان کی طرف سے کوئی صدقہ جاریہ یا دعا نہ پہنچے۔

[صحیح لغیرہ۔ بیهقی فی الشعب :3341]

485 حدیث عن أم بجيد رضي الله عنها ؛ أنَّها قالت: **يا رسول الله ! إن المسكين ليقومُ على بابي فما أجد له شيئاً أعطيه إياه. فقال لها رسول الله ﷺ: ((ان لم تجدي إلا ظلفًا محرقاً ، فادفعيه إليه في يده)).**

سیدہ ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! (بعض اوقات) مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہو جاتا ہے (اور سوال کرتا ہے) لیکن اسے دینے کے لیے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تجھے اور کچھ بھی نہ ملے (دینے کے لیے تو کم از کم) جلا ہوا کھر (پایا) ہو تو وہی اسے دو۔

[صحیح ۔ جامع الترمذی :665 ، صحیح ابن خزیمة : 2473]

486 حدیث عن عوف بن مالك رضي الله عنه قال: **خرج رسول الله ﷺ وبيده عصا، وقد علقّ رجل قِنوَ حَشَفٍ، فجعل يَطعنُ في ذلك القنو، فقال: ((لو شاء ربُّ هذه الصدقة تصدق باطيب من هذا ، إنَّ ربَّ هذه الصدقة يأكل حَشَفاً يوم القيامة))**

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ ﷺ کے ہاتھ میں عصا (لاٹھی) تھی اور کسی شخص نے ناقص کھجوروں کا خوشہ لٹکا رکھا تھا (کہ ضرورت منداس سے کھا سکیں)۔ رسول اللہ ﷺ اس خوشہ کو لکڑی

سے چھونے لگے اور فرمایا: اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے بہتر چیز صدقہ کر دیتا، یقیناً یہ نکمی (گھٹیا) کھجوریں صدقہ کرنے والا قیامت کے دن نکمّی اور ردی کھجوریں ہی کھائے گا۔ [صحیح ۔ سنن النسائی :2493 ، سنن أبی داؤد:1608، سنن ابن ماجه :1821، صحیح ابن خزیمة : 2467، صحیح ابن حبان : 837]

10- مخفی (چھپ کر) صدقہ کرنے کی ترغیب

487 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**سبعةٌ يظلهم الله في ظِلِّهِ يومَ لا ظلَّ إلا ظلُّه الإمامُ العادل، وشابٌ نشأ في عبادةِ الله عزوجل، ورجلٌ قلبه معلقٌ بالمساجد ، ورجلان تحابا في الله ، اجتمعا على ذلک، وتفرقا عليه ، ورجلٌ دعته امرأة ذات منصب وجمال، فقال: إني أخاف الله ، ورجل تصدق بصدقة فأخفاها، حتى لا تعلمَ شماله ما تُنفق يمينه، ورجلٌ ذكر الله خالياً ففاضت عيناه**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سایہ میں جگہ دے گا اور اس دن اس کے (عرش کے) سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا ① عادل حکمران ② وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ کی عبادت کے ساتھ ہوئی ③ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لٹکا ہوا ہے ④ وہ دو آدمی جنہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے محبت کی اسی پر اکٹھے ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے ⑤ وہ آدمی جسے کسی حسب ونسب والی خوبصورت عورت نے دعوتِ (زنا) دی تو اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ⑥ وہ آدمی جس نے اس طرح خفیہ (چھپ کر) صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے ⑦ وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :660 ، صحیح مسلم :1031]

488 عن معاوية بن حَيْدة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال:((**إنَّ صدقة السر تُطفيء غضبَ الربِّ**

تبارک وتعالیٰ))

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً پوشیدہ صدقہ رب تعالیٰ کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :1018]

489 رُوي عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: **((صنائع المعروف تقي مصارع السوء، والصدقةُ خَفِياً تُطْفيء غضبَ الربِّ ، وصِلَةُ الرحم تزيد في العمر، وكلُّ معروف صدقة ، وأهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة......))**

سیدہ ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک اعمال (انسان کو) بری موت سے بچا لیتے ہیں چھپ کر صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے۔ اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کا سبب بنتی ہے اور ہر نیکی صدقہ ہے دنیا میں اور جو دنیا میں نیکی کریں گے آخرت میں انہیں ہی اجر ملے گا۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :6082]

11-خاوند اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کی ترغیب اور دوسروں کے مقابلہ میں انہیں (صدقہ وغیرہ میں) ترجیح دینے کا بیان

490 عن زينب الثقفيّةِ امرأةِ عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنهما قالت: قال رسول الله ﷺ: ((تَصدَّقْنَ يا معشر النساء! ولو من حُلِيِّكُنَّ)) قالت: فرجعتُ إلى عبدالله بن مسعود فقلت: إنّک رجل خفيف ذات اليد، وإنّ رسول الله ﷺ قد أمرنا بالصدقة، فائته فَسَلْهُ، فإنْ كان ذلک يُجزي عني، وإلا صرفتها إلى غيركم. فقال عبدالله: بل ائته أنتِ فانطلَقْتُ، فإذا امرأةٌ من الأنصار بباب رسول الله ﷺ، حاجتها حاجتي، وكان رسول الله ﷺ قد أُلقيت عليه المهابة، فخرج علينا بلال، فقلنا له: ائتِ رسولَ الله ﷺ فأخبره أنّ امرأتين في الباب، يسألانک: أتجزىء الصدقة عنهما على أزواجهما، وعلى أيتام في حجورهما؟ ولا تخبره من نحن. قالت: فدخل بلال على رسولِ الله ﷺ فسأله؟ فقال له رسول الله ﷺ: ((من هما؟))، فقال: امرأة من الأنصار وزينب. فقال رسول الله ﷺ: ((أي الزيانب؟)). قال: امرأةُ عبدالله بن مسعود. فقال رسول الله ﷺ: ((لهما أجر القرابة، وأجر الصدقة)).

سیدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا جو کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو خواہ اپنے زیورات سے ہی کیوں نہ کرو وہ کہتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور میں نے ان سے کہا کہ آپ مالی لحاظ سے کمزور ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلیں کہ آپ کو صدقہ دینا کیا میرے لیے کفایت کر جائے گا؟ ورنہ میں کسی اور کو صدقہ دے دوں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا زینب تم خود ہی پوچھ آؤ۔ میں پوچھنے کے لیے گئی تو کیا دیکھا کہ ایک انصاری عورت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑی ہے اور یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی ہے۔ لیکن ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رعب کی وجہ سے مسئلہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اتنے میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے ہم نے ان سے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر دو عورتیں یہ دریافت کرنے کے لیے آئی ہیں کہ کیا وہ اپنے خاوندوں اور اپنے زیر پرورش یتیم بچوں پر صدقہ کرسکتی ہیں (زکوٰۃ دے سکتی ہیں) لیکن ہمارے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ دونوں کون ہیں۔ انہوں نے عرض کی ایک تو انصاری رضی اللہ عنہا خاتون ہے اور دوسری زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کونسی زینب رضی اللہ عنہا؟ عرض کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لیے دوگنا ثواب ہے ایک رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :1466 ، صحیح مسلم :1000]

491 حدیث نبوی عن حكيم بن حزام رضي الله عنه: **أنَّ رجلاً سأل رسول الله ﷺ عن الصدقات أيها أفضل ؟ قال: ((على ذي الرحم الكاشِح))**

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بہترین صدقہ کونسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قریبی رشتہ دار پر جو (تمہارے خلاف) دل میں بغض وعداوت چھپائے ہوئے ہو۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد :402/3]

492 حدیث نبوی عن سلمان بنِ عامرٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: **((الصدقةُ على المسكين صدقةٌ ، وعلى ذي الرحِم اثنتان : صدقةٌ وصلةٌ))**

سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنے سے ایک صدقہ کا ثواب ہوگا اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنا دو صدقے (کرنے کے برابر ہے) ① ایک صدقہ ② صلہ رحمی (کا اجر)۔

[حسن، صحيح ـ سنن النسائی :2582 ، جامع الترمذی :658، صحيح ابن خزيمة :3333]، مستدرك حاكم : 407/1]

12-انسان سے اس کا خدمت گزار یا قریبی رشتہ دار اس کے ضرورت سے زائد مال کا سوال کرے (اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے) اور وہ اس پر بخل کرے یا انسان کے اپنے ضرورت مند غریب قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں پر صدقہ کرنے کی سخت وعید

493 عن بَهْزِ بنِ حكيم عن أبيه عن جده قال: **قلت: يا رسول الله! من أبَرُّ ؟ قال: ((أمَّکَ ، ثم أمَّکَ ، ثم أمَّکَ ، ثم أباک ، ثم الأقربَ فالأقربَ)) وقال رسول الله ﷺ : ((لايسأل رجلٌ مولاه من فضلٍ هو عنده فيمنعه إياه ، إلا دُعي له يومَ القيامة فضلُه الذي منعه شجاعاً أقرعَ))**

سیدنا بھز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سب سے بڑھ کر حسن سلوک کس کے ساتھ کروں؟ فرمایا اپنی والدہ کے ساتھ، اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنی والدہ کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ پھر جو جتنا قریبی رشتہ دار ہو (اس سے حسن سلوک کر) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے آقا (مالک) سے اس کے زائد مال کا سوال (ضرورت کے تحت) کرے اور وہ دینے سے انکار کر دے تو اس کے اس مال کو روز قیامت ایک گنجے سانپ کی شکل میں (اللہ کے روبرو) حاضر کیا جائے گا۔

[**حسن** ۔ سنن أبی داؤد :5139 ، جامع الترمذی :1897]

494 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: **((أيُما رجلٍ أتاه ابن عمه يسأله من فضله، فمنعه ، منعه الله فضله يوم القيامة)) .**

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس کے چچا کا بیٹا آ کر اس سے (ضرورت کے تحت) اُس کی ضرورت سے زائد مال کا سوال کرے اور وہ اسے نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے فضل سے محروم کر دے گا۔ [**حسن لغیرہ**۔ طبرانی فی الصغیر :93]

13- قرض دینے کی ترغیب وفضیلت

495 عن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: **((دخل رجل الجنة ، فرأى مكتوباً على بابها: الصدقةُ بعشرِ أمثالها، والقرضُ بثمانية عشر))**

سیدنا ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے جنت میں داخل ہوکر اس کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا، صدقہ کرنے سے دس گنا اور قرض دینے سے اٹھارہ گنا ثواب ہوتا ہے۔

[حسن ۔ طبرانی فی الکبیر :7976 ، بیہقی فی الشعب :3564]

496 عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أنَّ النبي ﷺ قال: **((ما من مسلم يُقرضُ مسلماً قرضاً مرتين ؛ إلا كان كصدقتها مرة))**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے تو اسے ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا اجر وثواب ملتا ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ :2430 ، صحیح ابن حبان :5018، بیہقی فی :353/5]

497 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((من يسَّر على مُعسِرٍ يَسَّرَ الله عليه في الدنيا والآخرة))**

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانیاں فرمائے گا۔

[صحیح ۔ صحیح ابن حبان:5023 ، صحیح مسلم :2699، جامع الترمذی :1930، سنن ابن ماجہ : 225]

14- تنگدست کیلئے آسانی پیدا کرنے، مہلت دینے اور معاف کردینے کی ترغیب

498 عن أبي قتادة رضي الله عنه: **أنَّه طلب غريماً له، فتوارى عنه، ثم وجده، فقال: إنّي معسر. قال: آللّهِ؟ قال: آللّه ، قال: فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول:((من سره أنْ يُنجِيَهُ اللّهُ مِن كُرَب يومِ القيامة ؛ فَلْيُنَفِّسْ عن مُعسرٍ ، أو يَضَعْ عنه))**

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ایک مقروض کو (بہت) تلاش کیا اور وہ ان سے چھپتا رہا آخر کار وہ انہیں مل گیا مقروض کہنے لگا میں تنگدست ہوں، سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اللہ کی قسم واقعی (تو تنگدست ہے)؟ اس نے کہا اللہ کی قسم میں تنگدست ہوں، سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے اس کو چاہیے کہ تنگدست (مقروض) کو مہلت دے دے یا اس کو قرض معاف کر دے۔ [صحیح ـ صحیح مسلم :1563]

499 (وفی روایةٍ) قَالَ رَسول الله ﷺ:**((من سرَّه أن يُنجيَهُ اللّهُ من كُرَبِ يومِ القيامةِ وأن يُظِلَّه تحتَ عرشِه ؛ فليُنظِرْ مُعسرًا))**

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی سختیوں سے نجات دے کر اپنے عرش کا سایہ عطا کرے اس کو چاہیے کہ تنگدست (مقروض) کو مہلت دے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :4589]

500 عن حذيفة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((تَلَقَّتِ الملائكةُ رُوحَ رجلٍ ممن كان قبلكم، فقالوا: عَمِلْتَ من الخير شيئاً ؟ قال: لا، قالوا: تذكَّرْ ، قال: كنت أُداين الناسَ فآمر فتياني أنْ يُنظِروا المعسرَ، ويتجوَّزوا عن الموسرِ ، قال الله : تجاوزوا عنه))**

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے کسی امت کے ایک آدمی کی روح فرشتوں نے قبض کی اور اس سے پوچھا تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا نہیں فرشتے کہنے لگے یاد کر، اس نے کہا (ایک نیکی ذہن میں آتی ہے) میں لوگوں کو قرض دیتا اور اپنے ملازموں وغیرہ کو کہا کرتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دے دیا کرو اور مالدار

سے چشم پوشی کیا کرو (کم یا ناقص مال بھی واپس کریں تو لے لیا کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے میرے فرشتو!) اس سے درگزر کرو (میں نے اس کو معاف کیا)۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :2077 ، صحیح مسلم :1560]

501 عن حُذيفة رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**إنَّ رجلاً ممن كان قبلكم أتاه الملَكُ لِيَقْبِضَ رُوحه ، فقال: هل عملتَ من خير؟ قال: ما أعلم، قيل له: انظر، قال: ما أعلم شيئاً ، غير أنّي كنت أبايعِ الناس في الدنيا ، فأُنظر الموسرَ ، وأتجاوز عن المعسر، فأدخله اللّهُ الجنة**))

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم سے پہلے کسی امت کے ایک آدمی کی روح قبض کرنے کے لیے فرشتہ آیا اور کہنے لگا۔ کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ اس نے کہا یاد نہیں پڑتا، کہا گیا سوچ و بچار کرلو، وہ کہنے لگا مجھے تو صرف یہ یاد پڑتا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ دنیا میں تجارتی معاملات کرتا تھا میں مالدار سے چشم پوشی کرتا اور تنگدست سے درگزر کرتا (معاف کردیتا)، تو اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کردیا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :3451 ، صحیح مسلم :1560]

502 عن عقبة بن عامر وآبى مسعود الانصارى رضى الله عنهما قالا هٰكَذَا سَمِعْنَا مِنْ فِى رسول الله ﷺ أُتِيَ اللّهُ بعبدٍ من عباده آتاه اللّه مالاً، فقال له: ماذا عملتَ في الدنيا۔ قال: ﴿ **ولا يكتمون اللّه حديثاً** ﴾ . **قال: يا رب! آتيتني مالاً ، فكنتُ أبايعُ الناسَ ، وكان من خُلُقي الْجَوازُ ، فكنت أيَسِّرُ على الموسِرِ ، وأُنظِر المُعسرَ . فقال اللّه تعالى : أنا أحق بذلك منك، تجاوزوا عن عبدي .**

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو دنیا میں کیا عمل کرتا رہا، (اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے) وہ کہے گا اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا میں لوگوں سے تجارتی معاملات کرتا اور میری طبیعت تھی کہ میں درگزر سے کام لیا کرتا، میں مالدار سے چشم پوشی کیا کرتا اور تنگدست کو مہلت دے دیتا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں درگزر کرنے کا تجھ سے زیادہ حق رکھتا ہوں (اے فرشتو!) میرے بندے سے درگزر کرو۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :1560

503 عن بُرَيدَةَ رضي الله عنه قال سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: **((من أَنْظَرَ معسراً ؛ فله كلَّ يومٍ مثلَه صدقةٌ)) ثم سمعته يقول: ((من أنظر معسراً : فله كل يوم مثليه صدقة)) فقلت: يا رسول الله! سمعتک تقول: ((من أنظر معسراً فله كل يوم مثله صدقة)) ، ثم سمعتک تقول: ((من أنظر معسراً ؛ فله كل يوم مثليه صدقة)) . قال له: ((كل يوم مثله صدقة قبل أنْ يحل الدَّين ، فإذا حل فأَنْظَرَهُ ، فله كل يوم مثليه صدقة))**

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی تنگدست کو مہلت دے تو اس کو ہر دن اس قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی تو اس کو ہر دن اس قرض کے برابر دو گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو کسی تنگدست کو مہلت دے اسے اس قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ہوگا، پھر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی تو اسے ہر دن اس قرض کے برابر دو گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر دن اس قرض کے برابر صدقہ کا ثواب اس وقت ہے کہ قرض کی مدت پوری نہ ہوئی ہو، اور مدت پوری ہونے کے بعد مقروض کو مہلت دینے پر ہر دن قرض کے برابر دو گنا صدقہ کا ثواب ہوتا ہے۔ [صحيح ـ مسند أحمد :360/5]

504 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: **((من نفَّس عن مسلم كُربة من كُرَبِ الدنيا ؛ نَفَّس الله عنه كُربة من كُرَبِ يوم القيامة ، ومن يسَّر على معسِرٍ في الدنيا: يَسَّرَ الله عليه في الدنيا والآخرة، ومن ستر على مسلم في الدنيا ؛ ستر اللهُ عليه في الدنيا والآخرة ، والله في عون العبد ماكان العبد في عون اَخِيْه)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن سے دنیا کی کسی مصیبت کو دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی مصیبتوں کو دور کرے گا، اور جس نے دنیا میں کسی تنگدست (مقروض) کو مہلت دی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانیاں فرما دے گا، اور جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کرے گا، اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں اس وقت تک ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے۔

[صحيح ـ صحيح مسلم :2699 ، سنن أبي داؤد :4946، جامع الترمذي :1936، مستدرك حاكم : 383/4]

505 عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((من أنظر مُعسِراً أو وضع له ؛ أظلّه اللّهُ يوم القيامة تحت ظل عرشه ، يوم لاظل إلا ظله))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے سوا کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا۔ [صحيح ـ صحيح الترمذی :1306]

506 عن أبي قتادة رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((من نفس عن غريمه ، أو محا عنه؛ كان في ظل العرش يوم القيامة)).

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اپنے مقروض پر آسانی کی یا اسے معاف کردیا تو یہ شخص قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ تلے ہوگا۔

[صحيح ـ مسند أحمد: 300/5، سنن الدارمی: 262، شرح السنة :2143 ، جامع الصغير :9065]

15- نیکی کے کاموں میں فراخدلی کے ساتھ خرچ کرنے کی ترغیب اور بخل اور کنجوسی پر وعید

507 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**ما من يوم يُصبحُ العبادُ فيه إلاّ ملكان ينزلان ، فيقول أحدهما: اللهم أعطِ منفقاً خَلفاً، ويقول الآخر: اللهم أعط ممسكاً تلفاً**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز صبح کے وقت آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا (بہترین) نعم البدل عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ! (مال کو) روکے رکھنے (بخل کرنے) والے کو بربادی سے دوچار کر۔

[صحيح ـ صحيح البخارى :1442 ، صحيح مسلم :1010]

508 (عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قَالَ : قَالَ رسول الله ﷺ) : ((**إن مَلَكاً بباب من أبوابِ الجنةِ يقول: من يُقرِضِ اليومَ يُجزَ غداً ، ومَلَكٌ بباب آخر يقول: اللهم أعطِ منفقاً خلفاً ، وأعط ممسكاً تلَفاً**))

(سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر فرشتہ اعلان کرتا ہے: جو آج قرض دے (اللہ کی راہ میں خرچ کرے) کل (آخرت میں) اس کو بدلہ دیا جائے گا اور دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ کھڑا دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس (صدقہ) ... م البدل عطا فرما اور روکے رکھنے والے (بخل کرنے والے) کو تباہی سے دوچار کر۔ [صحيح ـ صحيح ابن حبان :3323]

509 عن ابى الدرداء رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : **ما من يوم طلعت شمسُه إلا وكان بجَنْبَتَيها مَلَكان يناديان نداءً يسمعه ما خلق الله كلُّهم غيرُ الثقلين: ((يا أيها الناس هَلُموا إلى ربكم: فانَّ ما قَلَّ وكفى، خيرٌ مما كثُرَ وألهى)). ولا آبت الشمسُ إلا وكان بجنْبَتَيها مَلَكان يناديان نداءً يسمعه خلق الله كلهم غير الثقلين: ((اللهم أعطِ منفقاً خلفاً ، وأعط ممسكاً تلفاً)) وأنزل الله في ذلك قرآنا**

في قول المَلَكيين: ((يا أيها الناس هلموا إلى ربكم)) في سورة ﴿يونس﴾ : ﴿ والله يدعو إلى دار السلام ويَهدي من يشاء إلى صراطٍ مستقيم﴾ ، وأنزل في قولهما : ((اللهم أعطِ منفقاً خلفاً ، وأعطِ ممسكاً تلفاً)) : ﴿والليل إذا يغشى. والنهارِ إذا تجلّى. وما خلق الذكر والانثى ﴾ . إلى قوله: ﴿للعسرى﴾ .

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دوفرشتے اعلان کرتے ہیں جس کو جنوں اور انسانوں کے سوا باقی سب (مخلوق) سنتے ہیں۔ (فرشتے کہتے ہیں) اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو تھوڑی چیز جو کفایت کر سکے اس زیادہ مقدار والی چیز سے بہت بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کردے۔ اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دوفرشتے دعا کرتے ہیں جس کو جن وانس کے سوا سب سنتے ہیں۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے (صدقہ کرنے والے) کو اس (صدقہ) کا بہترین نعم البدل عطا فرما اور بخل کرنے والے (کنجوس) کے مال کو برباد کردے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی اس فریاد واعلان کے متعلق قرآن مجید میں سورہ یونس میں فرمایا (اور اللہ بلاتا ہے سلامتی والے گھر کی طرف اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے اور فرشتوں کی دعا کہ ''اے اللہ خرچ کرنے والے کو بہترین نعم البدل عطا فرما اور بخل کرنے والے کے مال کو برباد کر'' کے متعلق قرآن میں یہ آیات نازل کیں ''قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو، اور اس کی جو اس نے پیدا کیا نر اور مادہ۔ تمہاری کوشش کئی طرح کی ہے جس نے خرچ کیا (صدقہ کیا) اور (اللہ سے) ڈر گیا اور حق بات کو سچ جانا تو اس کو ہم انتہائی آسانی وراحت میں پہنچا دیں گے اور جس نے نہ دیا (صدقہ وغیرہ) اور بے پرواہ رہا اور جھوٹ جانا حق بات کو تو اس کو آہستہ آہستہ انتہائی سختی میں پہنچا دیں گے۔'' [حسن - بیهقي في الشعب: 3412]

510 عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :((**الأخلاءُ ثلاثةٌ : فأمَّا خليلٌ فيقول: أنا معك حتى تأتي قَبرَك ، وأمَّا خليلٌ فيقول: لكَ ما أُعطيتَ ، وما أمسكتَ فليس لك، فذلك مالُك ، وأمَّا خليلٌ فيقول: أنا معك حيث دخلْتَ ، وحيث خرجْتَ، فذلك عمله ، فيقول: والله لقد كنتَ من أهون الثلاثة عليَّ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوست تین قسم کے ہیں ① ایک دوست کہتا ہے میں تیرے ساتھ صرف قبر تک ہوں۔ (یہ اہل وعیال اور رشتہ دار وغیرہ ہیں)۔ ② دوسرا کہتا ہے جتنا تو نے صدقہ کردیا وہ تیرا ہے اور

جتنا تو نے روکے رکھا وہ تیرا نہیں وہ تیرا مال ہے۔ ③ تیسرا دوست کہتا ہے تو جہاں بھی جائے گا، جہاں سے بھی نکلے گا میں ہر جگہ تمھارے ساتھ ہوں۔ یہ انسان کا عمل ہے انسان کہتا ہے اللہ کی قسم (اے عمل) تم تینوں دوستوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر آسانی کرنے والے ہو۔ [صحیح ۔ مستدرك حاكم :74/1]

511 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((أيكم مالُ وارِثه أحبُّ إليه من ماله؟))** **قالوا: يا رسول الله ! ما منا أحدٌ إلا مالُه أحبُّ إليه من مال وارثه. قال:((فإنَّ مالَه ما قدم، ومالَ وارثه ما أخر))**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کے مال سے محبت ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ جسے اپنے مال سے زیادہ وارث کا مال محبوب ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا انسان کا مال تو وہ ہے جو اس نے (صدقہ کر کے) آگے (روز قیامت کے لیے) بھیج دیا اور جو (جمع کیا اور) چھوڑ گیا وہ تو اس کے وارث کا مال ہے (اب محبت کس کے ساتھ ہے خود فیصلہ کرلو)۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :6442، سنن النسائی : 3612]

512 عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: دخل النبيﷺ على بلالٍ وعنده صُبْرةٌ من تمر، فقال: **((ما هذا يا بلالُ ؟)) قال: أُعِدُّ ذلك لأضيافك. قال:((أما تخشى أنْ يكون لك دخان في نار جهنم؟ أنفق بلالُ ! ولا تخش من ذي العرش إقلالا))**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر تھا۔ فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ میں نے آپ ﷺ کے مہمانوں کے لیے رکھا ہوا ہے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمھیں لگے؟ بلال رضی اللہ عنہ خرچ کردو، عرش والے سے کمی (وقلت) کا اندیشہ نہ رکھو۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند البزار :3653، طبرانی فی الکبیر: 1030]

513 عن أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما قالت: قال لي رسول اللهﷺ: **((لا تُوكي فيوكى عليكِ)) وفي رواية : ((أنفقي أو انفحي أو انضَحي ، ولا تُحصي فيحصي الله عليكِ، ولا تُوعي فيوعي اللهُ عليكِ))**

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا (اے اسماء!) تم (اپنی تھیلی کا) منہ بند

کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ اپنا فضل وکرم تجھ سے روک لے گا۔ ایک روایت میں ہے خرچ کرو اور گن گن کر نہ رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی گن گن کر دے گا جمع کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنی نعمتیں روک لے گا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1433 ، صحیح مسلم :1029، سنن أبی داؤد :1699]

514 عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((**لا حسدَ إلا في اثنتين : رجل آتاه الله مالاً ؛ فسلَّطه على هَلَكَتِهِ في الحق، ورجلٌ آتاه الله حكمةً ؛ فهو يقضي بها ويُعلِّمها**)) وفي رواية: ((**لا حسد إلا في اثنتين: رجلٌ آتاه الله القرآن ؛ فهو يقوم به آناءَ الليل و آناء النهار، ورجلٌ آتاه الله مالا؛ فهو يُنفقه آناء الليل و آناء النهار**)) .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال عطا کیا اور اسے مال کو جائز جگہ پر خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت ودانائی سے نوازا وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا (حفظ کرنے کی توفیق دی) وہ اس قرآن کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے۔ (عبادت کرتا ہے) اور دوسرا وہ شخص کہ جسے اللہ نے مال ودولت سے نوازا اور وہ اسے (اللہ کی راہ میں) رات اور دن خرچ کرتا ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :73 ، صحیح مسلم :815,816]

515 عن مالك الدار: **أنَّ عمر بن الخطاب رضي الله عنه أخذ أربعَمئة دينار ، فجعلها في صُرةٍ، فقال للغلام: اذهب بها إلى أبي عبيدةَ بن الجراحِ ، ثم تَلَهَّ في البيتِ ساعةً ؛ تنظر ما يصنع ؟ فذهب بها الغلام إليه، فقال: يقول لک أمير المؤمنين: اجعل هذه في بعض حاجتِک. فقال: وصَلَهُ الله ورحمَهُ ، ثم قال: تعالي يا جارية ! اذهبي بهذه السبعة إلى فلان ، وبهذه الخمسة إلى فلان، حتى أنفذها ، ورجعَ الغلامُ إلى عمر ، فأخبره ، فوجده قد أعدَّ مثلها لمعاذ بن جبل ، فقال: اذهب بها إلى معاذِ بن جبل، وتَلَهَّ في البيت [ساعةً] حتى تنظر ما يصنع ؟ فذهب بها إليه ، فقال: يقولُ لک أميرُ المؤمنين: اجعل هذه في بعض حاجتک، فقال رحمه الله ووصله، تعالي يا جارية! اذهبي إلى بيت فلان بكذا ، اذهبي إلى بيت فلان بكذا ،**

اذهبي إلى بيت فلان بكذا ، فاطلعت امرأةُ معاذ وقالت: نحن والله مساكينُ ؛ فأعطنا، فلم يبقَ في الخرقةِ إلا ديناران، فدحى بهما إليها، ورجع الغلامُ إلى عمرَ فأخبره ، فسُرَّ بذلك، فقال: إنهم إخوة، بعضهم من بعض.

مالک الدار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار تھیلی میں رکھ کر اپنے غلام کو حکم دیا کہ یہ تھیلی سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو دے آؤ۔ پھر کچھ دیر بہانے سے گھر میں کیا جانا اور دیکھنا کہ وہ اس مال سے کیا کرتے ہیں؟ غلام وہ تھیلی لیکر روانہ ہوا اور سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ یہ امیر المومنین نے دیئے ہیں، اور کہا ہے کہ اس سے اپنی چند ضروریات کو پورا کرلیں۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے! اللہ تعالیٰ امیر المومنین پر رحمت کرے اور رحمت سے انہیں ملا دے پھر اپنی لونڈی کو بلایا اور فرمایا یہ سات دینار فلاں کو دے آؤ یہ پانچ دینار فلاں کو دے آؤ۔ اور یہ پانچ فلاں کو دے آؤ یہاں تک کہ سارا مال خرچ کر ڈالا (تقسیم کردیا)۔ غلام نے واپس آکر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سارا واقعہ بیان فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جیسی تھیلی سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیے بھی تیار کررکھی تھی اور غلام کو حکم دیا یہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو دے آؤ اور کچھ دیر وہاں ٹھہر کر دیکھنا کہ وہ اس مال کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ غلام تھیلی لے کر سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور عرض کی کہ یہ تھیلی مال سے بھری آپ کے لیے امیر المومنین نے بھیجی ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے اپنی بعض ضروریات پوری کرلیں۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ امیر المومنین پر رحمت کرے اور رحمت سے انہیں ملا دے۔ پھر اپنی لونڈی کو بلایا اور حکم دیا کہ اتنے اتنے دینار لے جا کر فلاں فلاں کے گھر دے آؤ اور اتنے اتنے فلاں کو دے آؤ۔ اتنے میں دینار معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اندر سے جھانکا اور فرمایا اللہ کی قسم! ہم تو خود مسکین ہیں ہمیں بھی کچھ دیجیے۔ ان کے کپڑے میں صرف دو دینار ہی بچے تھے وہ دو دیناران کی طرف پھینک دیئے اور کہا یہ لو: غلام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا یہ (سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ اور ان جیسے دوسرے) سب ایک جیسے ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ [حسن موقوف ـ طبرانی فی الکبیر:64، 30/20]

516 عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال: كانت عند رسول الله ﷺ سبعةُ دنانير وضعها عند عائشة، فلما كان عند مرضه قال: يا عائشة! ابعثي بالذهب إلى عَلِيّ . ثم أغمي عليه ، وشَغَلَ عائشة مابه ، حتى قال ذلك مراراً ، كلُّ ذلك يُغمى على رسول الله ﷺ ، ويَشغَلُ عائشةَ مابه ، فبعث إلى علي ، فتصدق بها ، وأمسى رسول الله ﷺ ليلة الاثنين في جديد الموت ، فأرسلت عائشة بمصباح لها إلى

امرأة من نسائها ، فقالت: أهدي لنا في مصباحنا من عُكّتِك السمنَ ، فإنّ رسول الله ﷺ أمسى في جديد الموت.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سات دینار تھے جو آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھے ہوئے تھے۔ جب نبی ﷺ مرض الوفات میں تھے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا سونے (کے سات دینار) علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوا دو (تاکہ وہ صدقہ کر دیں) پھر آپ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی تیمارداری میں مشغول ہو کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف وہ دینار بھجوانا بھول گئیں۔ کئی بار آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی لیکن ہر مرتبہ آپ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی اور یہ آپ ﷺ کی کیفیت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس قدر مشغول کر دیتی کہ وہ دینار سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوانا بھول جاتیں تاکہ وہ صدقہ کر دیں۔ پیر کی رات رسول اللہ ﷺ سکرات الموت میں تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی کسی جاننے والی عورت کے گھر چراغ بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اپنی کُپی (بوتل) میں سے کچھ گھی ہمارے چراغ میں ڈال دو۔ (یعنی چراغ جلانے کے لیے تیل نہ تھا) اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ آج شام سخت بیماری کی حالت میں ہیں۔ [صحیح - طبرانی فی الکبیر :5990]

517 عن عبدالله بن الصامت قال: كنتُ مع أبي ذر رضي الله عنه، فخرج عطاؤه ، ومعه جارية له، قال: فجعلتْ تقضي حوائجه ، ففضل معها سبعة ، فأمرها أنْ تشتري به فلوساً. قال: قلت: لو أخرتَه للحاجة تَنُوبُك، أو للضيف ينزل بك؟ قال : إنَّ خليلي عَهِد إليَّ: أيما ذهبٍ أو فضةٍ أُوكِي عليه، فهو جمرٌ على صاحبه حتى يُفرِغه في سبيل الله عزوجل.

عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کا وظیفہ (بیت المال سے) نکلا اور ان کے ساتھ ان کی لونڈی تھی وہ ان کی ضرورتیں پوری رہی تھی سات اشرفیاں بچ گئیں تو انہوں نے لونڈی سے کہا ان (سونے کی) سات اشرفیوں سے پیسے خرید لو (تاکہ ہم صدقہ کر دیں)۔ میں نے عرض کی اگر آپ انہیں اپنی ضرورت کے لیے رکھ لیتے اور جب ضرورت پڑتی تو خرچ کر لیتے یا مہمان کی مہمان نوازی پر خرچ کر لیتے تو سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک مجھ سے میرے خلیل (محمد رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا تھا۔ جو بھی سونا اور چاندی (بخل کرتے ہوئے) روک کر رکھا جائے وہ جہنم کا انگارہ ہوگا۔ یہاں تک کہ انسان اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کر دے۔ [صحیح - مسند أحمد :156/5]

518 حدیث عن انس قال: **كان رسول الله ﷺ لا يدَّخِر شيئاً لغد.**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کوئی چیز کل کے لیے بچا کر نہیں رکھی۔

[صحیح ۔ صحیح ابن حبان :6322,6344]

519 حدیث عن قيس بن أبي حازم قال: **دخلتُ على سعد بن مسعود نعوده ، فقال: ((ما أدري ما يقولون؟ ولكنْ ليت ما في تابوتي هذا جمر!)) فلما مات نظروا ، فاذا فيه ألف أو ألفان.**

قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کرنے کے لیے گیا انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ لوگ کیا کہیں گے؟ کاش میرے اس صندوق میں جہنم کے انگارے نہ ہوتے۔ جب وہ فوت ہوئے تو لوگوں نے دیکھا کہ ان کے صندوق میں ایک ہزار یا دو ہزار (درہم یا دینار) موجود تھے۔ [صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر :5408، 8008]

16- بیوی کے لیے اپنے خاوند کی اجازت سے اس کے مال سے صدقہ کرنے کی ترغیب اور شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنے پر وعید

520 عن عائشة رضي الله عنها: أنَّ النبي ﷺ قال: ((**إذا أنفقت المرأةُ من طعام بيتها غيرَ مُفسِدةٍ ؛ كان لها أجرها بما أنفقت، ولزوجها أجرُهُ بما اكتسب، وللخازن مثل ذلک؛ لا يَنقص بعضُهم من أجر بعضٍ شيئاً**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ کرے اور کرے بھی اس طرح کہ اس میں اسراف نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور خاوند کو (رزقِ حلال) کمانے کے سبب اجر و ثواب ملے گا اور خازن (انتظام و اہتمام کرنے والے) کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ اور ان تینوں میں سے ایک کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ [صحیح ـ صحيح البخاری :1425 ، صحيح مسلم :1024، سنن أبي داؤد: 1685، سنن ماجه : 2294، جامع الترمذی: 671، سنن النسائی:2539، صحيح ابن حبان : 3347]

521 عن أبي هريرة رضي الله عنه: أن رسول الله ﷺ قال: ((**لا يحل للمرأةِ أن تصومَ وزوجُها شاهد إلا بإذنه ، ولا تأذن في بيته إلا بإذنه (وما أنفَقَتْ من نفقةٍ عن غير أمرِه ، فانه يؤدى إليه شطرُه)**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے دے۔ اور اگر عورت نے اس کے حکم کے بغیر کچھ صدقہ کیا تو اسے (خاوند کو) اس کا آدھا اجر ملے گا۔

[صحیح ـ صحيح البخاری :5195 ، صحيح مسلم :1026، سنن أبي داؤد: 2458]

522 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما: أنَّ رسول اللهﷺ قال: ((**لا يجوزُ لامرأةٍ عطيةٌ إلا باذن زوجِها**))

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے (اپنے خاوند

کے مال سے) اس کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں۔ [حسن، صحیح - سنن أبی داؤد :3547]

523 عن أسماء رضي الله عنها قالت: **قلت: يا رسولَ الله! مالي مالٌ إلا ما أدخلَه عليَّ الزبيرُ ، أفأتصدقُ؟ قال: ((تصدقي ولا تُوعي ؛ فَيوعى عليک))**

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس اس مال کے سوا اور کچھ نہیں جو مجھے میرے خاوند حضرت زبیر رضی اللہ عنہ دیتے ہیں۔ کیا میں اس مال سے صدقہ کر سکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کیا کرو (مال کو تھیلیوں میں) باندھ کر نہ رکھا کرو ورنہ تم سے بھی (مال) روک لیا جائے گا۔

[صحیح - صحیح البخاری :2590 ، صحیح مسلم :1029,1030، سنن أبی داؤد : 1699، جامع الترمذی : 1960]

524 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول في خطبته عام حجة الوداع:
((لا تُنفقُ امرأةٌ شيئاً من بيت زوجها إلا بإذنِ زوجها)). قيل: يا رسول الله! ولا الطعام؟ قال: ((ذلک أفضل أموالِنا)).

سیدنا ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے (مال) اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! کیا کھانا بھی کسی کو اجازت کے بغیر نہ دے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ہمارا افضل مال ہے۔ [حسن - جامع الترمذی :670]

17- کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب اور اسے روکنے پر وعید

525 حکم صحیح عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضي اللہ عنهما: **أنَّ رجلاً سأل رسولَ اللهِ ﷺ قال: أيُّ الإسلامِ خيرٌ؟ قال: ((تُطعمُ الطعامَ، وتقرأُ السلامَ على من عرفتَ، ومن لم تعرِف)).**

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تو کھانا کھلائے اور ہر شخص کو سلام کرے خواہ تو اسے جانتا ہو یا اس سے ناواقف ہو۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :12 ، صحیح مسلم :39]

526 حکم صحیح عن عبداللہ بن عمرو رضي اللہ عنه قال: قال رسول اللهﷺ: **((اعبدوا الرحمن ، وأطعموا الطعامَ ، وأفشوا السلامَ ، تدخلوا الجنة بسلامٍ)).**

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحمان کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ، اور سلام کو عام کرو تو تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی :1855]

527 حکم صحیح عنه أیضا عن رسول اللهﷺ قال: **((إن في الجنة غُرفاً يُرى ظاهرها من باطِنِها ، وباطنُها من ظاهرِها)) فقال أبو مالك الأشعري: لمن هذا يا رسول الله؟ قال: لمن أطاب الكلام، وأطعم الطعامَ، وبات قائماً والناس نيام.**

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں ایک محل ہے جس کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے دکھائی دیتا ہے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یہ کس کے لیے ہوگا اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لیے جس نے عمدہ (نرم) کلام کی، اور کھانا کھلایا اور رات کو جس وقت لوگ سو رہے تھے اس نے قیام کیا۔ [صحیح ۔ مستدرك حاكم :80/1]

528 حکم صحیح عن حمزة بن صهيب عن أبيه رضي اللہ عنه قال: قال عمر لصهيب: فيك سَرف في الطعام! فقال: إني سمعت رسول اللهﷺ يقول: **((خيارُكم من أطعمَ الطعامَ))**

حمزہ بن صہیب اپنے والد سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کھانا کھلانے میں آپ بہت اسراف سے کام لیتے ہیں تو سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تم میں سے بہترین وہ ہے جو کھانا کھلائے۔ [حسن ـ مسند أحمد :23926]

529 عن عبدالله بن سلام رضي الله عنه قال: **أولُ ما قدمَ رسول اللّه ﷺ المدينة انجفل الناس إليه فكنتُ فيمن جاء ہ فَلَمَّا تأملتُ وجهه واستَثْبَتُّه ، علمتُ أنَّ وَجهه ليس بوجهِ كذّابٍ، قال: وكان أولُ ما سمعتُ من كلامه أنْ قال: ((أيها الناس! أفشوا السلام ، وأطعموا الطعام ، وصَلُّوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنةَ بِسَلَامٍ)).**

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے پہل جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ آپ ﷺ کی طرف لپکے اور میں بھی ان میں سے تھا جو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو جب میں نے غور سے آپ ﷺ کے چہرے کو دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا اور جو سب سے پہلی بات میں نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی وہ یہ تھی اے لوگو! سلام کو عام کرو، کھانا کھلایا کرو، اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تو اُٹھ کر نماز پڑھا کرو (اس طرح) تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

[صحيح ـ جامع الترمذی :2885 ، سنن ابن ماجه :3251، مستدرك حاكم : 13/3]

530 عن عائشة عن رسول اللّه ﷺ قال: **((إنَّ اللّه لَيُرَبِّي لأحدِكم التمرةَ واللقمةَ كما يُرَبِّي أحدُكم فُلُوَّه أو فصيلَه ، حتى يكون مثل أُحد))**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے صدقہ کئے ہوئے ایک لقمے اور کھجور کی اس طرح افزائش کرتا ہے کہ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے اونٹ یا گائے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ (لقمہ اور کھجور) اُحد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ [صحيح ـ صحيح ابن حبان :3306]

531 عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال: **جاء أعرابيٌّ إلى رسول اللّه ﷺ ، فقال: يا رسولَ اللّه! علمني عملاً يدخلني الجنة، قال: ((إنْ كنتَ أقصَرْتَ الخطبة؛ لقد أعرضتَ المسألة، أعتقِ النسمةَ ،**

وفُکَّ الرقبةَ ، فانْ لم تطق ذلک فأطعم الجائع، واسق الظمآن)) .

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل سکھایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے مختصر بات کر کے ایک بڑا مسئلہ پیش کیا ہے۔ (ہوسکے تو اللہ کی رضا کے لیے) گردن آزاد کر، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلا اور پیاسے کو پانی پلا (جنت میں داخلہ نصیب ہوگا)۔

[صحیح ـ مسند أحمد :299/4 ، صحیح ابن حبان :375، بیھقی فی السنن الکبرٰی : 273/10]

532 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ:إنَّ الله عزوجل يقول يوم القيامة: **يا ابن آدم! مرضتُ فلم تَعُدني. قال: يا ربِّ! كيف أعودک وأنت رب العالمين؟ قال: أمَا علمتَ أن عبدي فلانا مرِضَ فلم تعده، أمَا علمت أنَّک لو عُدتَه لو جدتني عنده؟**

يا ابن آدم! استطعمتُکَ فلم تطعمني. قال: يا رب! كيف أطعمُکَ وأنتَ ربُّ العالمين؟ قال: أما علمت أنَّه استطعمک عبدي فلانٌ فلم تطعمْه ، أما علمت أنَّک لو أطعمتَه لوجدت ذلک عندي؟ يا ابن آدم! استسقيتُک فلم تَسقني؟ قال: يا رب! كيف أسقيک وأنت ربُّ العالمين؟ قال: استسقاک عبدي فلانٌ فلم تسقه ، أمَا انَّک لو سقيتَه لوجدتَ ذلک عندي)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ وہ کہے گا اے اللہ! میں آپ کی عیادت کیسے کرتا آپ تو رب العالمین ہیں (اور آپ کو بیماری سے کیا واسطہ) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہ کی کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کے لیے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر اللہ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا اے اللہ! میں آپ کو کیسے کھانا کھلاتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے اسے نہ کھلایا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہ پلایا وہ کہے گا اے اللہ! آپ تو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں میں آپ کو کیسے پانی پلاتا؟ اللہ

تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم :2569]

533 عن أبي هريرة أيضاً قال: قال رسول اللهﷺ: **من أصبح منكم اليوم صائماً؟ فقال أبوبكر رضي الله عنه: أنا. فقال: من أطعم منكم اليوم مسكيناً؟ فقال أبوبكر: أنا. فقال: من تبع منكم اليوم جنازة؟ فقال أبوبكر: أنا. فقال: من عاد اليوم مريضاً؟ فقال ابوبكر: أنا، فقال رسول اللهﷺ: ما اجتمعت هذه الخصال قط في رجل (في يوم) الا دخل الجنة.**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے پھر دریافت فرمایا کہ آج مسکین کو کس نے کھانا کھلایا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے۔ پھر دریافت فرمایا آج تم میں سے جنازہ کس نے پڑھا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے پڑھا تھا۔ پھر دریافت فرمایا کہ آج تم میں سے کس نے بیمار کی بیمار پرسی کی؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی میں بھی یہ خصلتیں جمع ہوں گی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [صحیح ۔ صحیح ابن خزیمۃ :2131]

534 رُوي عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: **سئل رسول اللهﷺ: أي الأعمال أفضلُ؟ قال: إدخالك السرور على مؤمن؛ أشبعتَ جَوْعَتَه، أو كسوتَ عَوْرَتَه، أو قضيتَ له حاجة))**.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسے اعمال افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (افضل اعمال یہ ہیں کہ) تو اپنے مومن بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملے (اسے خوش رکھے)، اسے کھانا کھلائے، یا اسے لباس مہیا کرے یا اس کی کسی ضرورت کو پورا کردے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :5081،8891]

535 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما: **أن رجلاً جاء إلى رسول اللهﷺ فقال: إني أنزع في حوضي، حتى إذا ملأته لإبلي، ورد عليَّ البعيرُ لغيري فسقيته، فهل في ذلك من أجر؟ فقال رسول اللهﷺ: في كل ذاتِ كبدٍ حَرى أجرٌ.**

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ میں

(کنوے وغیرہ سے) پانی کھینچ کر اپنے اونٹوں کو پلانے کے لیے اپنے حوض میں جمع کر لیتا ہوں۔ کسی دوسرے کا اونٹ بھی آ جائے تو میں اسے بھی پانی پلا دیتا ہوں کیا مجھے اس کا بھی ثواب ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر جاندار کے ساتھ ہمدردی کرنے میں اجر وثواب ہے۔ [مسند أحمد :222/2]

536 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنَّ رسول اللهﷺ قال: ((**بينما رجلٌ يمشي بطريقٍ اشتدَّ عليه الحرُّ، فوجد بئراً، فنزلَ فيها، فشرب ثم خرجَ، فاذا كلبٌ يلهثُ؛ يأكل الثَّرى من العطش، فقال الرجلُ: لقد بلغَ هذا الكلب من العطشِ مثلُ الذي كان بلغَ مني، فنزل البئرَ، فملأ خُفَّه، ثم أمسَكه بفيه حتى رَقِيَ ، فسقى الكلب ؛ فشكر اللّهُ له ؛ فَغفَرَله**)).قالوا: يا رسول اللّه! إنَّ لنا في البهائم أجراً ؟ فقال: ((**في كل كبدٍ رَطبة أجرٌ**))
وفي رواية : فشكر اللّه له، فأدخله الجنة.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی (راستہ میں) اسے ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پی کر باہر نکلا۔ اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا شدتِ پیاس سے زبان نکالے کھڑا اور کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے (اپنے دل میں) کہا یقیناً اسے بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی مجھے لگی تھی۔ چنانچہ وہ دوبارہ کنویں میں اترا پھر چمڑے کے موزے میں پانی بھر کر اپنے منہ میں پکڑ لیا اور اوپر چڑھا اور اس کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی کی قدر کرتے ہوئے اس کی مغفرت فرما دی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! کیا چوپایوں (سے حسن سلوک کرنے) میں بھی ہمیں اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر زندہ چیز (کے ساتھ ہمدردی کرنے) میں اجر ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ نے اس کی نیکی کی قدر کی چنانچہ للہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔ [صحيح ـ مالك في المؤطا :929/2 ، صحيح البخاري :2363 ، صحيح مسلم: 2244، سنن أبي داؤد: 2550، صحيح ابن حبان : 545]

537 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: (قال) رسول اللهﷺ: **سبعٌ تجري للعبد بعد موتِه ، وهو في قبره : من علّم علمًا، أو كرى نهراً ، أو حفر بئراً، أو غرسَ نخلاً ، أو بنى مسجداً ، أو ورّثَ مصحفاً ، أو تركَ ولداً يستغفرُله بعد موتِه** .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں کا اجر انسان کو قبر میں بھی اس کی موت کے بعد ملتا رہتا ہے۔ ① کسی کو علم سکھایا ② نہر کھدائی ③ کنواں بنوایا ④ کھجور کا درخت لگایا ⑤ مسجد بنائی ⑥ قرآن کا وارث بنایا (پڑھایا یا کسی کو لے کر دیا) ⑦ نیک اولاد جو اس کے لیے اس کی موت کے بعد مغفرت کی دعا کرے۔ [حسن لغیرہ ۔ مسند البزار :149]

538 روي عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((**ليس صدقةٌ أعظمَ أجراً من ماءٍ**))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اجر کے لحاظ سے پانی (کے صدقہ) سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں۔ [حسن لغیرہ ۔ بیہقی فی الشعب :3378]

539 عن أنس رضي الله عنه: **أنَّ سعداً أتى النبيَّ ﷺ فقال: يا رسولَ اللّٰه! إنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ ولم تُوصِ، أفَيَنْفَعُهَا اَنْ أتصدقَ عنها؟ قال: ((نعم، وعليک بالماء))**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہو چکی ہیں لیکن انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس صدقہ کا نفع (ثواب) میری والدہ کو ملے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور ملے گا اور تم پانی کا صدقہ کرو۔

[صحیح ۔ طبرانی فی الأوسط :8061، 12605]

540 عن سعد بن عبادة رضي الله عنه قال: **قلت: يا رسولَ اللّٰه! إنَّ أمي ماتت، فأي الصدقة أفضل؟ قال: ((الماء)) فحفر بئراً وقال: هذه لأم سعد.**

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میری والدہ فوت ہو گئیں ہیں (ان کی طرف سے کیا گیا) کونسا صدقہ افضل ہو گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی کا صدقہ چنانچہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں بنوایا اور کہا کہ یہ ام سعد رضی اللہ عنہا کے لیے (بطور) صدقہ (جاریہ) ہے۔

[حسن لغیرہ ۔ سنن أبی داؤد :1681 ، سنن ابن ماجه :3684، صحیح ابن خزیمة : 2497]

541 عن جابر رضي الله عنه: أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال: ((**من حفر ماء لم يشرب منه كَبِدٌ حرّى من جن**

ولا إنس ولا طائر؛ إلا اجره الله يوم القيامة))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کنواں بنایا اور اس سے جنوں، انسانوں اور پرندوں میں سے کسی بھی جاندار نے پانی پیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس (صدقہ) کا اجر قیامت کے دن عطا کرے گا۔

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :1292]

542 قال البيهقي في هذا المعنى حكاية شيخنا الحاكم أبي عبدالله رحمه الله: ((فإنَّه قَرِحَ وجهه، وعالجه بأنواع المعالجة، فلم يذهب، وبقي فيه قريباً من سنة، فسأل الأستاذ الامام أبا عثمان الصابوني أنْ يدعو له في مجلسه يوم الجمعة، فدعاله، وأكثَر الناسُ التأمينَ ، فلما كان من الجمعة الأُخرى ألقت امرأة في المجلس رقعة بأنَّها عادت إلى بيتها، واجتهدت في الدعاء للحاكم أبي عبدالله تلك الليلة، فرأت في منامها رسول اللهﷺ كأنه يقول لها: قولي لأبي عبدالله يوسع الماء على المسلمين. فجئت بالرقعة إلى الحاكم، فأمر بسقاية بنيت على باب داره، وحين فرغوا من بنائها، أمر بصب الماء فيها، وطرح الجَمْد في الماء ، وأخذ الناس في الشرب، فما مر عليه أسبوع حتى ظهر الشفاء، وزالت تلك القروح، وعاد وجهه إلى أحسن ماكان، وعاش بعد ذلك سنين))

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے استاذ امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ کے چہرے پر پھنسیاں نکل آئیں۔ ہر طرح کا علاج کروایا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ اور وہ ایک سال تک اس بیماری میں مبتلا رہے۔ ایک روز انہوں نے اپنے استاذ ابوعثمان الصابونی رحمہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ جمعہ کے دن ان کے لیے دعا فرمائیں۔ ان کے استاذ نے دعا کروائی اور تمام لوگوں نے آمین کہی۔ آئندہ جمعہ ایک خاتون نے ابوعثمان رحمہ اللہ کی مجلس میں عورتوں کی طرف سے ایک پرچہ بھیجا جس میں تحریر تھی کہ میں گزشتہ جمعہ گھر واپس گئی اور حاکم ابی عبداللہ رحمہ اللہ کے لیے رات کو دعا کی اس رات مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی آپ فرما رہے تھے کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے کہنا کہ مسلمانوں کے لیے پانی کی فراوانی کا انتظام کرے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں یہ رقعہ لے کر اپنے استاذ ابوعبداللہ رحمہ اللہ کے پاس پہنچا۔ انہوں نے رقعہ دیکھتے ہی اپنے گھر کے سامنے سبیل قائم کرنے کا حکم دیا۔ جب سبیل تیار ہوگئی تو اس میں پانی ڈالا گیا اور برف بھی ڈالی گئی اور لوگ وہاں سے پانی پینے لگے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ ان کی صحت بحال ہونا شروع ہوگئی اور

وہ پھنسیاں وغیرہ ختم ہوگئیں اور اُن کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گیا اور اس کے بعد وہ کئی سال تک زندہ رہے۔

[مقطوع، صحیح ۔ بیھقی فی الشعب :3381]

543 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: **((ثلاثة لايكلمهم الله يومَ القيامة ، ولا ينظر اليهم، ولا يزكيهم، ولهم عذاب اليم: رجلٌ على فَضلِ ماء بفلاةٍ يمنعُه ابن السبيل))**

زاد في رواية: ((يقول الله له: اليوم أمنعک فضلي، كما منعت فَضْلَ ما لم تعمل يداک)) . الحديث

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے (بدبخت) ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ ہی ان کی طرف (رحمت کی نظر سے) دیکھے گا اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ آدمی ہوگا جو جنگل میں ضرورت سے زائد پانی پر (قبضہ کر کے بیٹھ گیا) تھا اور اس نے مسافر کو پانی پینے سے روکا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے اپنے فضل سے محروم کردوں گا جیسا کہ تو نے ایسی چیز سے (میرے بندے کو) روکا تھا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہیں تھی۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری :2369 ، صحیح مسلم :108، سنن أبی داؤد: 3474]

544 عن رجل من المهاجرين من أصحاب النبي ﷺ قال: **غزوت مع رسولِ الله ﷺ ثلاثاً أسمعه يقول: ((المسلمون شركاء في ثلاثٍ ؛ في الكلأ ، والماء، والنار))**

مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین غزووں میں شرکت کی اور آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ تمام مسلمان تین چیزوں میں (برابر کے) شریک ہیں۔
① گھاس ② پانی ③ آگ۔ [صحیح ۔ سنن أبی داؤد : 3477]

18-احسان کی شکر گزاری اور محسن کو احسان کا بدلہ دینے اور اس کے لیے دعا کرنے کی ترغیب اور احسان کی شکر گزاری نہ کرنے پر وعید

545 عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ((**من استعاذ بالله فأعيذوه، ومن سألكم بالله فأعطوه ، ومن استجار بالله فأجيروه، ومَن أتى اليكم معروفاً فكافئوه ، فانُ لم تجدوا فادعوا له حتى تعلموا أنُ قد كافأتموه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے نام کی پناہ طلب کرے اُسے پناہ دے دیا کرو، اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگے اسے دے دیا کرو، اور جو اللہ تعالیٰ کے نام پر امن طلب کرے اس کو امن دے دیا کرو، اور جو تم پر احسان کرے اُسے اس نیکی کا بدلہ دیا کرو، اگر بدلہ میں دینے کو کچھ نہ ہو تو اس کے لیے اس قدر دعا کرتے رہو یہاں تک کہ تمہیں غالب گمان ہو جائے کہ تم نے اس کے احسان کا بدلہ دے دیا ہے۔

[**صحیح** ـ سنن أبی داؤد :1672 ، سنن النسائی :2567، صحیح ابن حبان : 3400، مستدرك حاكم : 412/1]

546 عن جابر رضي الله عن النبي ﷺ قال: ((**مَن أُعطي عطاءً فوجد فليَجْزِبه ، فانُ لم يجد فلْيُثْنِ ، فإنَّ من أثنى فقد شكر، ومن كتم فقد كفر ، ومن تَحَلَّى بما لم يُعطَ ؛ كان كلابس ثَوْبَيْ زور**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو (اپنے بھائی کی طرف سے) کچھ عطیہ دیا گیا اور اس کے بدلہ میں وہ کچھ دینے کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور اس احسان کا بدلہ دے، اور اگر بدلہ دینے کی گنجائش نہ ہو تو اس بدلہ دینے والے کی تعریف (شکریہ) کرنی چاہیے۔ جس نے تعریف کر دی اس نے شکریہ ادا کر دیا اور جس نے (لے کر خاموشی سے) چھپا لیا اس نے ناشکری کی اور وہ آدمی جس نے ایسی چیز ظاہر کی اور لوگوں کو بتلائی جو اسے نہیں دی گئی وہ تو ایسے ہے جیسے جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے (مکمل جھوٹا ہے)۔

[**حسن لغیرہ** ـ جامع الترمذی :2034 ، سنن أبی داؤد :4814,4813،صحیح ابن حبان : 3406]

547 عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**من صنُع اليه معروف ، فقال لفاعله:**

(جزاک اللّٰہ خیراً) ؛ فقد أبلغ في الثناء)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ کسی نے کوئی بھلائی کی اور اس نے بھلائی کرنے والے سے کہہ دیا ''جزاک اللہ خیرا'' اللہ تعالیٰ تجھے (اس بھلائی کا) بہترین بدلہ دے تو اس نے اس کی تعریف (شکریہ) کا حق ادا کر دیا۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی :2035]

548 عن الاشعث بن قيس رضي الله عنه قال: قال رسول اللّٰهﷺ: ((**لا يشكر اللّٰهَ من لم يشكرِ الناس**)).

سیدنا اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ [صحیح ۔ مسند أحمد :212/5]

549 عن النعمان بن بشير رضي الله عنه قال: قال رسول اللّٰهﷺ: ((**من لم يشكر القليل: لم يشكر الكثير، ومن لم يشكر الناس: لم يشكر اللّٰه ، والتحدث بنعمة اللّٰه شُكرٌ، وترْكُها كُفرٌ ، والجماعة رحمة ، والفُرقة عذاب**)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تھوڑی (نعمت اور تھوڑے احسان) کا شکریہ ادا نہ کیا تو وہ زیادہ احسان کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا، اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ (اپنے اوپر ہونیوالی) نعمتوں کو بیان کرنا بھی شکر جبکہ بیان نہ کرنا ناشکری ہے، اور جماعت کا (اتفاق واتحاد) رحمت جبکہ فرقہ بندی عذاب ہے۔

[حسن، صحیح ۔ مسند احمد: 278/4، عبداللہ بن احمد فی زوائدہ : 278/4، ابن ابی الدنیا: 78]

550 عن أنس رضي الله عنه قال: **قال المهاجرون: يارسول اللّٰه! ذهب الأنصار بالأجر كلِّه ! ما رأينا قوماً أحسن بَذلاً لكثير ، ولا أحسن مواساة في قليل منهم ، ولقد كفونا المؤنة، قال: ((أليس تُثنون عليهم، وتدعون لهم؟)) قالوا: بلى. قال: ((فذاک بذلک))**.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! سارا کا سارا اجر تو انصار صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم لے گئے۔ زیادہ احسان پر اچھا بدلہ دینے والے اور تھوڑے پر اچھی مدد کرنے والے ان سے بہتر ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھے اور مشقت کے کام میں خود لگ کر ہمارے لیے کافی ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ان کے احسان پر ان کا شکریہ ادا نہیں کرتے اور کیا ان کے لیے دعا نہیں کرتے؟ تو مہاجرین نے عرض کی کیوں نہیں (ہم ایسا کرتے ہیں)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا شکریہ اور دعا احسان کا بدلہ ہے۔

[صحیح ـ سنن أبی داؤد :4182 ، نسائی فی عمل الیوم واللیلة :181]

روزے کی فضیلت، ترغیب واحکام

لفظ ''صیام'' باب صَامَ یَصُوْمُ سے مصدر ہے اس کا معنیٰ رک جانا ہے یعنی کھانے پینے، جماع اور فسق و فجور سے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک رُکے رہنا۔

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن اور مسلمانوں پر فرض ہے۔ روزہ حصول تقویٰ کا بنیادی ذریعہ اور دخولِ جنت کا باعث ہے۔ فرضیت صیام کی حکمت اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حصولِ تقویٰ و محرمات سے اجتناب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی مصلحت، ان کے تزکیۂ نفس اور انہیں اپنا قرب عطا کرنے کی غرض سے رمضان کے روزے رکھنے کا حکم دیا۔ روزے میں اجتماعی فوائد بھی ہیں مثلاً: امت مسلمہ میں امت وحدت ہونے کا شعور اجاگر ہوتا ہے، سب ایک وقت میں کھاتے اور ایک ہی وقت میں کھانے پینے اور جماع سے رکے رہتے ہیں۔

روزہ مسلمان میں تحمل اور برداشت کا مادہ پیدا کر کے اسے ایک نرم مزاج اور رقیق القلب مؤمن بننے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ روزہ حرام اشیاء سے اجتناب کا ذریعہ ہے کیونکہ جب مسلمان رضائے الٰہی کی خاطر ایک مخصوص وقت میں حلال اشیاء کو ترک کر دیتا ہے تو حرام اشیاء کا ترک کر دینا اس کے لیے بالاولیٰ آسان ہو جاتا ہے۔

فرضیت روزہ:

روزے دو ہجری میں فرض کیے گئے اور نبی ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں نو برس ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ [المجموع للنووی: 250/6]

رمضان اور روزوں کی فضیلت:

(ا) روزہ دار کے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے:

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی ''یارسول ﷺ! دلني على عملٍ أدخلُ به الجنةَ قال: عليک بالصوم فإنّه لا مِثْلَ له. اے اللہ کے رسول ﷺ! میری کسی ایسے عمل پر راہنمائی فرمائیے جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: تو روزے کو لازم پکڑ کیونکہ اس کی مثل اور کوئی بھی (عمل) نہیں۔ حدیث کا راوی بیان کرتا ہے کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے گھر دن میں صرف اسی وقت دھواں اُٹھتا دکھائی دیتا جب ان کے گھر کوئی مہمان آتا۔ (وگرنہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے تو کثرت سے نفلی روزوں کا اہتمام کیا کرتے تھے)۔" [صحیح - صحیح ابن حبان :3416]

(۲) روزہ گناہوں کو مٹا دینے والا عمل:

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**من قامَ ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا غُفر له ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غُفر له ما تقدم من ذنبه.**" جس نے ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے سابقہ تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا، اور جس نے ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے (بھی) سابقہ تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔" [صحیح - صحیح البخاری :1901 ، صحیح مسلم :759، سنن أبی داؤد: 1372، سنن ابن ماجه : 1641]

(۳) روزہ اور شفاعت:

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**الصيامُ والقرآنُ يشفعانِ للعبدِ يومَ القيامةِ ، يقول الصيامُ :أى رَبِّ منعتُه الطعامَ والشهوةَ ، فشفِّعنى فيه ، ويقول القرآنُ : منعتُه النومَ بالليل ، فشفعنى فيه ، قال : فَيُشَفَّعان .**" قرآن اور روزہ قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکے رکھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔"

[حسن، صحیح - مسند أحمد :174/2 ، مستدرك حاكم :554/1]

(۴) روزہ گناہوں سے بچنے کا ذریعہ:

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ کیا میں نیکی کے دروازوں کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الصومُ جنةٌ ، والصدقةُ تطفيءُ الخطيئةَ كما يطفيءُ الماءُ النارَ.'' روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔'' [صحيح لغيره۔ جامع الترمذی: 2616]

(۵) جہنم سے آزادی:

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''إنَّ لله تبارك وتعالى عتقاء في كل يوم وليلة ـيعني في رمضان ـ وإنَّ لكلِّ مسلمٍ في كلِّ يومٍ وليلةٍ دعوة مستجابةً.'' بے شک رمضان کے ہر دن اور اس کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کی گردنوں کو آزاد فرماتا ہے۔ اور بے شک رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔'' [صحيح لغيره۔ مسند البزار :962]

(۶) روزہ داروں کے لئے مخصوص جنتی دروازہ:

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ''إنَّ فی الجنةِ بابًا يقال له: (الريَّان) يدخل منه الصائمون يوم القيامة ، لا يدخل منه أحدٌ غيرُهم فإذا دخلوا أُغلق ، فلم يدخل منه أحد . وفی رواية: فإذا دخل آخرُهم أُغلق ، مَنْ دخَلَ شَرِبَ ومن شرب لم يظمأْ أ بدًا.'' جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''الریان'' ہے، اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہو سکیں گے۔ ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا، چنانچہ روزہ داروں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا، پھر اس دروازے سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب آخری روزہ دار اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جائے گا تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور جو جنت میں داخل ہو گیا

وہ مشروبِ جنت پیئے گا اور جس نے مشروبِ جنت پی لیا دوبارہ اُسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔"

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1896 ، صحیح مسلم :1152، صحیح ابن خزیمة: 1902]

(۷) روزہ دار روزِ قیامت صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا:

"سیدنا عمرو بن مرۃ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! یا رسول اللّٰه! أرأیت إنْ شهدتُ أنْ لا إله إلا اللّٰه، وأنَّک رسولُ اللّٰه، وصلیت الصلواتِ الخمسَ، وأدَّیتُ الزکاةَ ، وصَمت رمضان ، وقمته ، فممن أنا؟ قال: من الصدیقین والشهداء . کیا خیال ہے آپ ﷺ کا اگر میں (صدق دل سے) اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔ اور پانچ وقت کی (فرض) نماز پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کا قیام بھی کروں تو میرا شمار کن میں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر تو تیرا شمار) صدیقین اور شھداء میں ہوگا۔"

[صحیح ۔ مسند البزار :25 ، صحیح ابن حبان :3429، صحیح ابن خزیمة: 2212]

(۸) روزہ دار کی دعا قبول کی جاتی ہے:

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إنَّ للّٰه تبارک وتعالی عتقاء في کل یوم ولیلة ۔یعني في رمضان۔ وإنَّ لکلِّ مسلمٍ في کلِّ یومٍ ولیلةٍ دعوة مستجابةً." بے شک رمضان کے ہر دن اور اس کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کی گردنوں کو آزاد فرماتا ہے۔ اور بے شک رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔" [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار :962]

(۹) رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر:

(۱۰) افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ روزہ داروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ ہر روز افطاری کے وقت لوگوں کو (جہنم سے) آزاد فرماتا ہے اور ایسا ہر رات بھی ہوتا ہے۔

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه: 1332، مسند احمد: 256/5]

روزہ اور نیت:

فرض روزے کی نیت رات کو فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلا صِيَامَ لَهُ))

''جس نے فجر (صبح صادق) سے پہلے پختہ نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔''

[صحيح۔ سنن أبی داؤد: 2143، جامع الترمذی: 830، سنن ابن ماجه: 1700]

ایک روایت میں

((لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ))

''اس شخص کا کوئی روزہ نہیں جس نے رات سے اس کی نیت نہ کی۔''

[صحيح۔ سنن ابن ماجه: 1379، إرواء الغليل: 914]

نیتِ روزہ اور مروّجہ الفاظ:

نیت کا مقام دل ہے لہٰذا نیت صرف دل کے ارادے کا ہی نام ہے لہٰذا زبان سے

((وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ)) کہنا

یہ الفاظ کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

سحری کا وقت:

صبح سحری کے لیے بیدار ہو جانے سے لے کر صبح صادق کے خوب نمایاں ہو جانے تک سحری کا وقت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَ عَفَا عَنْکُمْ ج فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ ص وَ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ج وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ لا فِی الْمَسٰجِدِ ط تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ط کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ○ [البقرہ: 187]

”روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرما لیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔“

افطاری کا وقت:

جب سورج غروب ہو جائے تو افطاری کر لینی چاہیے اس کے لیے اذان اور دیگر اعلانات کا انتظار نہیں کرتے رہنا چاہیے کیونکہ افطاری کے لیے صرف غروب آفتاب شرط ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1954، صحیح مسلم: 1100]

افطاری کس چیز سے؟

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ((کان رسولُ اللہ ﷺ یُفطِرُ قبل أن یصلي عَلی رُطَبَات ، فإنْ لم تکن رُطَبات فتَمرات، فإنْ لم تکن تَمرات حسا حَسَوَاتٍ من مآء)). رسول اللہ ﷺ نمازِ (مغرب) پڑھنے سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے، اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی نوش فرمالیا کرتے۔'' [حسن۔ سنن أبی داؤد:2356، جامع الترمذی :696]

افطاری کی دعا:

(۱) ((اَللّٰھُمَّ إِنِّی لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ))

''اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رزق پر افطار کیا۔''

[سنن أبی داؤد: :2358، ارواء الغلیل: 919]

نوٹ: اس دعا میں کیا گیا اضافہ وَبِکَ آمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتے:

((ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ))

''پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور روزے کا اجر ان شاء اللہ ثابت ہوگیا۔''

[حسن۔ سنن أبی داؤد:2066]

افطاری کروانے والے کو دی جانے والی دعا:

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے ہاں روزہ افطار کیا اور پھر یہ دعا دی:

((أَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ اَکَلَ طَعَامُکُمُ الْاَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةُ))

''روزہ دار تمہارے ہاں افطاری کریں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے دعا کرتے رہیں۔'' [صحیح۔ سنن ابن ماجه:1418، سنن أبی داؤد: 3854]

روزہ دار کے لئے جائز امور:

(۱) مبالغے کے بغیر کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2089، مسند احمد: 21/1، مستدرك حاکم: 431/1]

(۲) گرمی کی وجہ سے غسل کرنا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2072، مسند احمد: 475/3]

(۳) حالتِ جنابت میں روزہ رکھنا اور بعد میں غسل کرنا۔

[صحیح۔ صحیح بخاری:1926، صحیح مسلم: 1109، سنن أبی داؤد: 3854]

(۴) بیوی سے بوس و کنار کرنا بشرطیکہ نفس پر کنٹرول رکھتا ہو یعنی بیوی کے ساتھ لیٹنا اور جسم مس کرنا لیکن جماع اور ہم بستری ہرگز جائز نہیں۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:1927، صحیح مسلم: 1106، سنن ابن ماجہ: 1687]

روزہ دار کے لئے حرام کام:

(۱) مسلسل روزے رکھتے چلے جانا کہ رات کو کچھ کھائے اور نہ ہی دن میں اسے ''وصال'' کہا جاتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:1961، مسند أحمد: 170/3]

(۲) جھوٹ، غیبت، چغلی اور لڑائی جھگڑا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:1965، صحیحمسلم: 1102]

(۳) فحش کلامی اور جاہلانہ طرزِ عمل۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:1894، صحیح مسلم: 1151]

(۴) ناک میں مبالغہ سے پانی چڑھانا۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجہ:328، جامع الترمذی: 788]

روزہ توڑ دینے والی چیزیں:

(۱) جان بوجھ کر کھانا پینا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ

اللہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ۝ [البقرہ: 187]

’’روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمالیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔‘‘

(۲) جماع کرنا۔ [صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 671، مسند احمد: 208/2]

(۳) جان بوجھ کر قے کرنا۔ [صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2084، جامع الترمذی: 716]

(۴) حیض و نفاس آنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ دونوں پاک ہو کر روزے رکھیں گے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1951]

روزوں کی قضاء:

(۱) مسافر، حاملہ، دودھ پلانے والی عورت کے لیے رمضان کے روزہ کی رخصت ہے بعد میں اس کی قضا دے دیں۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2107، مسند أحمد: 347/4]

(۲) میت کے ورثاء میت کے قضائی روزے رکھیں گے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 1952، صحیح مسلم: 1147]

(۳) جو بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

[صحیح۔ سنن الدارقطنی: 205/2، مستدرك حاكم: 404/4]

ممنوع ایام کے روزے:

(۱) عیدین کا روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 1991، صحیح مسلم: 1138]

(۲) ایام تشریق (۱۳،۱۲،۱۱ ذی الحجہ) کا روزہ رکھنا ممنوع ہے۔[صحیح۔ سنن أبی داؤد:2113]

(۳) رمضان سے ایک یا دو دن قبل استقبال رمضان کے روزے رکھنا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:1914، صحیح مسلم: 1082]

(۴) شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کا نفلی روزہ رکھنا ممنوع ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:5195، صحیح مسلم: 1026]

(۵) مسلسل نفلی روزے رکھتے چلے جانا ناغہ نہ کرنا یعنی وصال بھی ممنوع ہے۔[صحیح۔ صحیح ابن ماجه:1384]

(۶) اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنا۔[صحیح۔ صحیح البخاری:1975، صحیح مسلم: 1144]

(۷) فرض روزے کے علاوہ صرف ہفتے کا روزہ رکھنا بھی ممنوع ہے۔

[صحیح۔ سنن أبی داؤد:2116، جامع الترمذی: 744]

(۸) مشکوک دن (یعنی چاند نظر آنے کا پختہ علم نہ ہونا) کا روزہ رکھنا بھی ممنوع ہے۔

[صحیح بخاری تعلیقا قبل الحدیث:1906، سنن أبی داؤد: 1334]

1- روزے کی ترغیب وفضیلت

551 عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: ((**قال اللّٰہ عزوجل: کل عملِ ابن آدمَ لہ الا الصوم فإنہ لی وأنا أجزی بہ ، والصیامُ جُنَّۃ ، فإذا کان یوم صومِ أحدِکم فلا یَرفُثُ ، ولا یَصْخَبُ ، فإنْ سابَّہ أحد أو قاتلہ فلیقل: إنّی صائم ، إنِّی صائم ، والذی نفسُ محمد بیدہ لَخُلُوف فمِ الصائمِ أطیب عند اللّٰہ من ریح المسک ، للصائِم فرحتَان یفرحھما : إذا أفطر فرِح بفطرہ ، وإذا لقی ربَّہ فَرِحَ بصومہ**)) .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا، انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے۔ سوائے روزے کے کیونکہ وہ صرف میرے لیے ہی ہے۔ اور میں خود ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ تو ایک ڈھال ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ بے ہودہ باتیں نہ کرے اور نہ ہی شور وغل کرے۔ اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے میں تو روزہ دار ہوں، میں تو روزہ دار ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے، روزہ دار کے منہ سے نکلنے والی سانس اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور روزہ دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں جن میں وہ خوش ہوتا ہے۔ جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اپنے روزہ کھولنے سے خوش ہوتا ہے۔ اور جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا (تو روزے کی جزا دیکھ کر) اپنے روزے سے خوش ہوگا۔''
[صحیح ۔ صحیح البخاری :1904 ، صحیح مسلم :1151]

552 (عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللهﷺ :) ((**كلُّ عملِ ابنِ آدمَ له ، الحسنةُ بعشرِ أمثالِها ، إلٰى سبعمائة ضعف ، قال الله :إلا الصيامُ ، فهولی ، وأ نا أجزی به ، يدعُ الطعام من أجلی ، ويدعُ الشرابَ من أجلی ويدعُ لذتَّه من أجلی ويدعُ زوجتَه من أجلی ، ولخُلوفُ فمِ الصائم أطيبُ عند الله من ريحِ المسكِ وللصائم فرحتان : فرحةٌ حين يفطرُ وَفرحةٌ حين يلقی ربه**)) ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کا ہر عمل اس کے لیے ہے اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے۔ اللہ عز وجل نے فرمایا: سوائے روزے کے کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اس لیے اس کی جزا بھی میں خود ہی دوں گا۔ اس نے اپنا کھانا میری وجہ سے چھوڑا، اس نے اپنا پینا میری وجہ سے چھوڑا، اس نے اپنے منہ کی لذتوں کو میری وجہ سے چھوڑا یا اپنی بیوی سے مباشرت کرنے سے (بحالت روزہ) صرف میری وجہ سے رُکا رہا۔ اور یقیناً روزے دار کے منہ سے نکلنے والی سانس اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور روزہ دار کے لیے خوشی کے دو مواقع ہیں ① جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو روزہ کھولنے سے خوشی محسوس کرتا ہے ② دوسری خوشی اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔'' [صحیح ۔ صحیح ابن خزیمة :1900]

553 عن سهل بن سعد رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال : **إنَّ فی الجنةِ بابًا يقال له: (الريّان) يدخل منه الصائمون يوم القيامة ، لا يدخل منه أحدٌ غيرُهم فإذا دخلوا أُغلق ، فلم يدخل منه أحد . وفی رواية: فإذا دخل آخرُهم أُغلق ، مَنْ دخلَ شَرِبَ ومن شرب لمَ يظمأْ أ بدًا .**

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''الریان'' ہے، اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوسکیں ۔ ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہو سکے گا، چنانچہ روزہ داروں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا، پھر اس دروازے سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب آخری روزہ دار اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جائے گا تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور جو جنت میں داخل ہو گیا وہ مشروبِ جنت پیئے گا اور جس نے مشروبِ جنت پی لیا دوبارہ اُسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔'' [صحیح ۔ صحیح البخاری :1896 ، صحیح مسلم :1152، صحیح ابن خزیمة: 1902]

554 عن معاذ بن جبل رضی الله عنه ؛ أن النبی ﷺ قال له : **ألا أدُلّک علٰی أبواب الخير ؟ قلت : بلٰی يا رسولَ الله** ﷺ **! قال : الصومُ جنةٌ ، والصدقةُ تطفیءُ الخطيئةَ كما يطفیءُ الماءُ النارَ .**

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا۔ کیا میں نیکی کے دروازوں کی طرف تمہاری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔'' [صحيح لغيره۔ جامع الترمذي: 2616]

555 عن عبدِ الله بن عمرٍو رضي الله تعالى عنهما أنَّ رسول ﷺ قال: **الصيامُ والقرآنُ يشفعانِ للعبدِ يومَ القيامةِ ، يقول الصيامُ : أي رَبِّ منعتُه الطعامَ والشهوةَ ، فشفِّعني فيه ، ويقول القرآنُ : منعتُه النومَ بالليل ، فشفعني فيه ، قال : فَيُشَفَّعان .**

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! قرآن اور روزہ قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکے رکھا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔''

[حسن، صحيح ۔ مسند أحمد :174/2 ، مستدرك حاكم :554/1]

556 عن حذيفة رضي الله عنه قال : أسندتُ النبيَّ ﷺ **إلى صدري فقال : من قال لا إله إلا الله ؛ خُتم له بها ، دخل الجنة ومن صام يوما ابتغاء وجه الله خُتم له بَه دخل الجنة ومن تصدق بصدقة ابتغاء وجه الله خُتم له بها دخل الجنة.**

''سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ (صدق دل) سے کہا اور اس کا خاتمہ اسی پر ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا، اور جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا اور اس کا خاتمہ اسی حال میں کر دیا گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کے رضا حاصل کرنے کے لیے صدقہ کیا اور اس کا خاتمہ اسی پر ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔'' [صحيح ۔ مسند أحمد :391/5]

557 عن أبي أمامةَ رضي الله تعالى عنه قال: **قلت يارسول ﷺ! دلني على عملٍ أدخلُ به الجنةَ قال: عليك بالصوم فإنَّه لا مِثْلَ له. قال وكان أبو أُمامة لايُرى في بيته الدخان نهارًا إلا إذا نزل بهم ضيف.**

''سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری کسی ایسے عمل پر راہنمائی فرمائیے جس پر عمل کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو روزے کو لازم پکڑ کیونکہ اس کی مثل اور کوئی بھی (عمل) نہیں۔ حدیث کا راوی بیان کرتا ہے کہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر دن میں صرف اسی وقت دھواں اُٹھتا دکھائی دیتا جب ان کے گھر کوئی مہمان آتا۔ (وگرنہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے تو کثرت سے نفلی روزوں کا اہتمام کیا کرتے تھے)۔'' [صحيح - صحيح ابن حبان :3416]

558 عن عمرو بن عبسةَ رضي الله تعالى عنه قال : **قال رسول الله ﷺ من صامَ يومًا في سبيلِ اللهِ ؛ بعدت منه النارُ مسيرةَ مئةِ عَامٍ .**

''سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا جہنم کی آگ اس سے ایک سو سال کی مسافت پر دور کر دی جاتی ہے۔'' [صحيح لغيره۔ طبراني في الأوسط :3273]

559 عن أبي الدرداء رضي الله تعالى عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **من صامَ يومًا في سبيل الله ؛ جعل الله بينه وبين النار خندقًا كما بين السماء والأرض .**

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان زمین آسمان کے خلاء کے مانند خندق بنا دیتا ہے۔''

[حسن - طبراني في الأوسط :3598]

2- حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزوں اور قیامِ رمضان خصوصاً لیلۃ القدر کے قیام کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان

560 عن أبی هريرة رضی الله تعالی عنه عن النبی ﷺ قال : **من قامَ ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا غُفرله ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غُفرله ما تقدم من ذنبه.**

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کیا اس کے سابقہ تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا، اور جس نے ایمان کے ساتھ اور حصولِ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے (بھی) سابقہ تمام (صغیرہ) گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔''

[صحيح ۔ صحيح البخاری :1901 ، صحيح مسلم :759، سنن أبی داؤد: 1372، سنن ابن ماجه : 1641]

561 عن أبی هريرة رضی الله تعالی عنه عن رسول ﷺ قال : **الصلوتُ الخمس ، والجمعةُ إلی الجمعةِ، ورمضانُ الی رمضانَ مكفِّراتٌ ما بينهن إذا اجتنبت الكبائر۔**

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور رمضان دوسرے رمضان تک درمیان میں سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اگر کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔'' [صحيح ۔ صحيح مسلم :574]

562 عن كعب بن عُجرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **أُحضُروا المنبر: فحضرنا فلما ارتقی درجة قال : آمين. فلما ارتقی الدرجة الثانية قال آمين. فلما ارتقی الدرجة الثالثة قال آمين. فلما نزل قلنا : يا رسول الله ﷺ ! لقد سمعنا منک اليوم شيئًا ماكنا نسمعه ، قال :إنَّ جبريل عرض لي فقال : بَعُدَ من أدرک رمضان فلم يُغفرله . قلت (آمين) فلما رَقِيت الثانية قال بَعُدَ من ذُكرتَ عنده فلم يصلِّ عليک فقلت (آمين). فلما رقيت الثالثة قال ، بَعُدَ من أدرک أبويه الكبرُ عنده أو أحدَهُما. فلم يدخلاه الجنة . قلت : آمين**

''سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! منبر لاؤ۔ چنانچہ ہم منبر لائے تو جب

آپ ﷺ (منبر کی) پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا (آمین)۔ اسی طرح دوسری اور تیسری سیڑھی پر چڑھے اور (آمین) کہا۔ جب (منبر سے) نیچے اترے تو ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آج ہم نے آپ ﷺ سے ایک ایسی چیز سنی ہے جو پہلے کبھی ہم نے نہیں سنی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: وہ شخص (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہو گیا جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر (گناہوں کی معافی نہ مانگنے کے سبب) اسے معاف نہ کیا گیا۔ میں نے کہا آمین پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا! وہ شخص (بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہو گیا جس کے پاس آپ ﷺ کا نام لیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا! وہ شخص (بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہو گیا جس کے پاس اس کے والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچے پھر وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکا میں نے کہا آمین۔" [صحيح لغيره۔ مستدرك حاكم :153/4]

563 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال : **إذا جاءَ رمضانُ ، فتِحَتْ أبوابُ الجنة ، وغُلِّقَت أبوابُ النارِ ، وصُفِّدت الشياطين .**

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔"

[صحيح ـ صحيح البخارى :1898 ، صحيح مسلم :1079]

564 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **أتاكم شهرُ رمضانَ ، شهرٌ مبارك ، فرض اللّٰه عليكم صيامَه ، تفتح فيه أبوابُ السماءِ ، وتغلقُ فيه أبوابُ الجحيمِ ، وتُغلُّ فيه مرَدة الشياطين، للّٰه فيه ليلةٌ خيرٌ من ألفِ شهرٍ، من حُرم خيرها ، فقد حرم .**

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس رمضان کا انتہائی بابرکت مہینہ آیا ہے، رمضان کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیا ہے۔ اس بابرکت مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ کے لیے ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ (ہر قسم کی خیر سے) محروم

ہو گیا۔‘‘ [صحیح لغیرہ۔ نسائی فی الکبرٰی :2416]

565 عن أبي سعيد الخدري رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ : **إنَّ للّٰه تبارک وتعالی عتقاء في کل یوم ولیلة ۔ یعني في رمضان ۔ وإنَّ لکلِّ مسلمٍ في کلِّ یومٍ ولیلةٍ دعوة مستجابةً .**

’’سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن اور اس کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ جہنم سے لوگوں کی گردنوں کو آزاد فرماتا ہے۔ اور بے شک رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔‘‘ [صحیح لغیرہ۔ مسند البزار :962]

566 عن عمرو بن مُرة الجهني رضی اللّٰه عنه قال : **جاء رجل إلی النبي ﷺ ، فقال : یا رسول اللّٰه ! أرأیت إنْ شهدتُ أنْ لا إله إلا اللّٰه، وأنَّک رسولُ اللّٰه ، وصلیت اَلصلواتِ الخمسَ ، وأدَّیتُ الزکاةَ ، وصمتَ رمضان ، وقمته ، فممن أنا ؟ قال : من الصدیقین والشهداء .**

’’سیدنا عمرو بن مرۃ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا خیال ہے آپ ﷺ کا اگر میں (صدق دل سے) اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ ہیں۔ اور پانچ وقت کی (فرض) نماز پڑھوں اور زکوۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کا قیام بھی کروں تو میرا شمار کن میں ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (پھر تو تیرا شمار) صدیقین اور شھداء میں ہوگا۔‘‘

[صحیح ۔ مسند البزار :25 ، صحیح ابن حبان :3429، صحیح ابن خزیمة: 2212]

3- بغیر کسی شرعی عذر کے افطاری کے وقت سے قبل روزہ افطار کرنے پر وعید

567 عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : **بينا أنا نائم أتاني رجلان ، فأخذا بضَبُعَيَّ ، فأتيابي جبلاً وعراً ، فقالا : اصعد ، فقلت : إنّي لا أُطيقه، فقال: إنا سنسهله لک ، فصعدت ، حتى إذا كنت في سواء الجبل إذا بأصواتٍ شديدةٍ . قلت : ماهذه الأصوات ؟ قالوا : هذا عُواء أهل النار. ثم انطلق بي ، فإِذَا أنا بقوم معلقينَ بعراقيبهم ، مشققة أشداقهم ، تسيل أشداقهم دماً. قال : قلت: من هؤلاء ؟ قال : الذين يفطرون قبل تَحِلة صومهم .**

''سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوا سنا ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دوآدمی آئے انہوں نے مجھے میرے کندھے سے پکڑا اور ایک بلند وبالا پہاڑ کے پاس لاکر کہنے لگے اس پر چڑھیئے ۔ میں نے کہا میں تو اس پہاڑ پر نہیں چڑھ سکتا۔ وہ کہنے لگے ہم اس پر چڑھنا آپ ﷺ کے لیے آسان بنادیں گے میں اس پہاڑ پر چڑھا یہاں تک کہ جب میں پہاڑ کے درمیان میں پہنچا تو وہاں سخت چیخ وپکار تھی۔ میں نے پوچھا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ وہ کہنے لگے یہ جہنمیوں کی چیخ وپکار ہے۔ پھر مجھے مزید آگے لے جایا گیا میں ایسی قوم کے پاس پہنچا جنہیں الٹا لٹکایا گیا تھا۔ ان کی باچھیں چیری ہوئی تھیں اوران سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے کہا! یہ کون (بدنصیب) ہیں؟ وہ کہنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جوافطاری کے وقت سے قبل ہی روزہ افطار کرلیا کرتے تھے۔''

[صحیح ۔ صحیح ابن خزیمة :1986 ، صحیح ابن حبان :7448]

4-شوال کے چھ روزوں کی ترغیب

568 عن ثوبان مولى رسول الله ﷺ ، عن رسول الله ﷺ قال : **من صام ستة أيامٍ بعدَ الفطرِ ؛ كان تمامَ السنة ﴿من جاء بالحسنةِ فله عشرُ أمثالها﴾**

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد (شوال میں) چھ روزے رکھے تو یہ (عمل) سارے سال کے روزے رکھنے کے برابر ہوگا (کیونکہ اللہ کا فرمان ہے) جو نیکی کرے اسے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے۔'' [صحيح - سنن ابن ماجه :1715]

569 عن ثوبان رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ: **صيام شهر رمضان بعشرةِ أشهرٍ ، وصيامُ ستةِ أيامٍ بشهرين ، فذلك صيامُ السنةِ.**

''سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رمضان کے) مہینے کا ثواب دس مہینوں کے برابر (ملے گا) اور (شوال کے) چھ روزے دو ماہ کے برابر تو اس طرح یہ سال بھر کے روزوں کی مانند ہو گیا۔''

[صحيح - صحيح ابن خزيمة :2115]

5- جو شخص میدانِ عرفہ میں نہ ہو اس کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ رکھنے کی ترغیب

570 حدیث نبوی عن أبي قتادة رضي الله عنه قال : **سئِلَ رسولُ اللّٰه ﷺ عن صومِ يومِ عرفةَ ؟ فقال : ((يُكفِّر السنةَ الماضيةَ والباقيةَ))** .

''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' [صحيح - صحيح مسلم :1162]

571 حدیث نبوی عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ : **((من صام يَوم عَرفةَ ؛ غفرله سنةٌ أمامه وسنةٌ خلفَه ، ومن صامَ عاشوراءَ ؛ غفرله سنةٌ))**.

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عرفہ کے دن کا روزہ رکھا اس کے ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور جس نے عاشورا کا روزہ رکھا اس کے ایک سال کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' [صحيح لغيره- طبراني في الأوسط :15677]

572 حدیث نبوی عن سعيد بن جبير قال : **سأل رجل عبداللّٰه بن عمر عن صوم يوم عرفة ؟ فقال : ((كنا ونحن مع رسول اللّٰه ﷺ نعدله بصوم سنتين))** .

''سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن کے روزے کے (ثواب) کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھے اور اس (روزے) کو دو سال کے روزوں کے برابر شمار کرتے تھے۔'' [حسن لغيره - طبراني في الأوسط : 751]

6-اللہ تعالیٰ کے (بابرکت) مہینے محرم کے روزے کی ترغیب

573 صحیح ترغیبی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**أفضلُ الصيامِ بعدَ رمضانَ شهرُ الله المحرمُ، وأفضلُ الصلاةِ بعدَ الفريضةِ صلاةُ الليل**)) .

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ تعالیٰ کے (بابرکت) مہینے محرم کا ہے۔ اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔'' [صحیح ۔ صحیح مسلم:1163]

7-یوم عاشوراء کے روزے کی ترغیب

574 صحیح ترغیبی عن أبي قتادة رضي الله عنه : أن رسولَ الله ﷺ **سئل عن صيام يوم عاشوراءَ ؟ فقال : ((يُكفِّرُ السنةَ الماضية))** .

''سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشورا کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' [صحیح ۔ صحیح مسلم : 1162]

8- شعبان کے روزوں کی ترغیب اور اس مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کا (بکثرت) روزے رکھنے کا بیان

575 عن أسامة بن زيدٍ رضي الله عنهما قال : قلت : يا رسول الله ! لَمْ أَرَكَ تصوم من شهرٍ من الشهور ما تصوم من شعبان ؟ قال : ((ذاكَ شهرٌ تغفلُ الناسُ فيه عنه ، بين رجبَ ورمضانَ ، وهو شهرٌ ترفع فيه الأعمالُ إلى ربِّ العالمين ، وأُحب أنْ يرفع عملي وأنا صائم)) .

''سیدنا اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وجہ ہے میں نے آپ ﷺ کو شعبان کے مہینے سے بڑھ کر کسی دوسرے مہینے میں (نفلی) روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (شعبان) رجب اور رمضان کا درمیانی مہینہ ہے جس سے لوگوں (کی اکثریت) غفلت کا شکار ہے، اسی مہینے میں اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائے جاتے ہیں اور مجھے یہ بات انتہائی پسند ہے کہ میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے پاس پیش کیے جائیں اور میں روزے کی حالت میں ہوں۔'' [حسن ۔ نسائی فی الکبریٰ :2666]

9- ہر ماہ تین دن خصوصاً ایامِ بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزوں کی ترغیب

576 عن أبي قتادة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ثلاثٌ من كلّ شهرٍ، ورمضانُ إلى رمضان ، فهذا صيامُ الدهرِ كلّه**)) .

''سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مہینے تین روزے اور ایک رمضان سے رمضان تک ساری زندگی روزے رکھنے کے برابر ہے۔'' [صحیح ـ صحيح مسلم :1162 ، سنن أبی داؤد :2425]

577 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : ((**أو صاني خليلي ﷺ بثلاثٍ [لا أدعهن حتى أموت] : صيامِ ثلاثة [أيام] من كل شهر ، وركعتي الضحى ، وأن أوتر قبلَ أن أنام**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل (محمد ﷺ) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی اور مرتے دم تک میں انہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ ① ہر مہینے تین دن کے روزے ② چاشت کی دو رکعت پڑھنا ③ اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کرلیا کروں۔'' [صحیح ـ صحیح البخاری :1981 ، صحیح مسلم :721، نسائی فی الکبریٰ : 476]

578 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**صومُ شهرِ الصبرِ وثلاثةِ أيامٍ من كلِّ شهرٍ ؛ يذهبن وَحَرَ الصدرِ**)).

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ صبر (یعنی رمضان) کے مہینے کے روزے اور ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا یہ سینے کے کینے کو ختم کر دیتے ہیں۔'' [حسن، صحیح۔ مسند البزار :1057]

10- سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنے کی ترغیب

579 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**تُعرَضُ الأعمالُ في كلّ [يوم] اثنين وخميس ، فَيغفرُ اللّٰه عزوجل في ذلك اليوم لكل امرىءٍ لا يشرك باللّٰه شيئاً ، إلا امرأً كانت بينه وبين أخيه شَحناء ، فيقول : اتركُوا هذين حتى يصطلحا**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوموار اور جمعرات کو (اللہ کے ہاں) اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس دن اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو معاف فرما دیتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، سوائے ان کے کہ جن کے درمیان عداوت ہو (انہیں معاف نہیں کرتے)، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کو (اسی حال میں) چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔'' [صحيح ـ صحيح مسلم :2565]

580 عن أسامة بن زيد رضي اللّٰه عنه قال : **قلت : يا رسولَ اللّٰه ! إنَّك تصومُ حتى لا تكادَ تفطرُ ، وتفطرُ حتى لا تكاد تصومُ ، إلا يومين إنْ دخلا في صيامك ، وإلا صمتَهما قال : ((أي يومين ؟)) قلت : يوم الاثنين والخميسَ . قال : ((ذانك يومان تعرض فيهما الأعمالُ على ربِّ العالمين ، فأُحبُّ أنْ يُعرض عملي وأنا صائم)).**

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ اس قدر تسلسل سے (نفلی) روزے رکھتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب آپ ﷺ (نفلی) روزہ نہیں چھوڑیں گے۔ اور (بعض اوقات) آپ ﷺ اس تسلسل سے نفلی روزے چھوڑتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے اب آپ ﷺ نفلی روزہ نہیں رکھیں گے۔ مگر ان دو دنوں کے علاوہ اگر تو یہ دو روزے آپ ﷺ کے معمول میں آ جائیں (تو ٹھیک) وگرنہ آپ ﷺ ان کا خاص اہتمام کرتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کی سوموار اور جمعرات آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں کہ ان میں اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا مجھے یہ بات انتہائی پسند ہے کہ جب میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کیے جائیں تو میں روزہ سے ہوں۔''

[حسن، صحيح ـ سنن أبي داؤد :2436 ، نسائي في الكبرىٰ : 2667]

11-بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روزے کی ترغیب اور خاص (اکیلے) جمعہ یا ہفتہ کے روزے کی ممانعت

581 عن أبي هريرة رضي الله عن النبي ﷺ قال : ((**لا تَخُصّوا ليلة الجمعة بقيامٍ من بين الليالي ، ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام ؛ إلا أنْ يكون في صوم يصومه أحدكم**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ اور دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ خاص نہ کرو، سوائے اس کے کہ جمعہ کا دن ایسے دن میں آجائے اس میں تم میں سے کوئی (پہلے سے ہی) روزہ رکھتا ہو۔'' [صحیح ۔ صحیح مسلم :1144 ، نسائی فی الکبریٰ : 2751]

582 عن أبي هريرة رضى الله عنه : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**لا يصومُ أحدكم يومَ الجمعة ، إلا أنْ يصومَ يوماً قبله أو يوماً بعده**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی بھی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے، علاوہ اس کے کہ جمعہ سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھے۔''

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1985 ، صحیح مسلم :1144، جامع الترمذی: 732، سنن ابن ماجه : 1723]

583 عن عبدالله بن بُسر عن أخته الصَّماء رضي الله عنها ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**لا تصوموا يومَ السبت إلا فيما افتُرِض عليكم ، فإنْ لم يجدْ اَحدُكم إلا لِحاءَ عِنَبةٍ ، أو عودَ شجرةٍ فليمضَغْهُ**)).

''سیدنا عَبداللہ بن بُسر اپنی بہن صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہفتے کے دن روزہ نہ رکھو سوائے فرض روزے کے اگر تم میں سے کوئی انگور کا چھلکا یا کسی درخت کی لکڑی ہی تنا پائے تو چاہیے کہ (ہفتے کے دن کے اکیلے روزے کو توڑنے کے لیے) اسی کو کھالے۔''

[صحیح۔ جامع الترمذی :744 ، نسائی فی الکبریٰ:2759، صحیح ابن خزیمة: 2163، سنن أبی داؤد :2423]

12- ایک دن نفلی روزہ رکھنے اور ایک دن چھوڑنے کی ترغیب اور یہی داوٗد علیہ السلام کے روزوں کا معمول تھا

584 حدیث عنْ عبدالله بن عَمرٍو بن العاص رضي الله عنهما قال : قال لي رسول الله ﷺ : **((إنَّک لتصومُ النهارَ ، وتقومُ الليلَ))** قلت : نعم . قال : **((إنَّک إذا فعلتَ ذلک هَجَمَتْ له العين ، ونَفِهَتْ لَه النفس ، لا صيامَ من صامَ الأبَد ، صومُ ثلاثة أيام من الشَهر، صَومُ الشهر كله))** قلت : فإنِّي أطيق أكثر من ذلك . قال : **((فصُمْ صومَ داؤد ، كان يصوم يوماً ، ويفطر يوماً ، ولا يَفِرُّ إذا لا قى))**

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مجھے خبر ملی ہے کہ) آپ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات (بھر) قیام کرتے ہیں میں نے عرض کی جی ہاں: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے اس طرح کرنے سے آنکھ کمزور ہو جائے گی اور جسم تھکاوٹ کا شکار ہو جائے گا، جس نے مسلسل نفلی روزے (ہمیشہ رکھے) اس کا روزہ ہے ہی نہیں ہر ماہ تین روزے رکھنا سارے مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کی میں اس سے بڑھ کر (روزہ رکھنے کی) طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑتے تھے۔ اور جب وہ دشمن سے ملتے تو راہ فرار اختیار نہ کرتے (بلکہ دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے تھے)۔'' [صحيح ـ صحيح البخاری :1980 ، صحيح مسلم :1159]

585 حدیث عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((أحبُّ الصيام إلى الله صيامُ داود ، وأحبُّ الصلاةِ إلى اللهِ صلاةُ داود : كان ينام نصفَ الليلِ ، ويقوم ثُلثَه ، وينام سُدُسَه، وكان يُفطر يوماً ، ويصوم يوما))**

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب روزے سیدنا داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور سب سے زیادہ محبوب نماز داود علیہ السلام کی نماز ہے۔ وہ آدھی رات سوتے تھے رات کا تیسرا حصہ عبادت کرتے اور رات کے چھٹے حصے میں پھر سو جاتے تھے ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے۔''

[صحيح ـ صحيح البخاری :3420 ، صحيح مسلم :1159، سنن أبی داؤد: 2448، سنن ابن ماجه : 1712]

586 عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال : كنت أصوم الدهرَ ، وأقرأ القرآنَ كلَّ ليلة ، قال فإمّا ذُكرتُ للنبي ﷺ ، وإمّا أرسل إليّ، فأتيته فقال : ((ألم أخبرُ أنّك تصومُ الدهرَ ، وتقرأ القرآن كل لَيلة ؟)). فقلت : بلى يا نبي الله ! ولم أُرِد بذلك إلا الخير . قال : ((فإنَّ بحسبك أنْ تصومَ من كلِّ شهرٍ ثلاثة أيامٍ)). فقلت : يا نبيَّ الله ! إنّي أطيقُ أفضل من ذلك. قال : ((فَإنَّ لزوجكَ عليك حقاً، ولزَورِك عليك حقاً ، ولجسدك عليك حقاً . (قال :) فصُمْ صوم داودَ نبيَّ الله ! فإنّه كان أعبد الناس)). قال : قلت : يا نبي الله ! وما صوم داود ؟ قال : ((كان يصوم يوماً ، ويفطر يوماً ، (قال :) واقرأ القرآن في كل شهر))۔ قال : قلت : يا رسول الله ! إنّي أطيق أفضل من ذلك . قال : ((فاقرأه في كل عشرين)). قال : قلت : يا نبي الله ! إنّي أطيق أفضل من ذلك . قال : ((فاقرأهُ في كل عشر)). قال : قلت : يا نبي الله ! إنّي أطيق أفضل من ذَلك . قال : ((فاقرأه في كلِّ سَبعٍ ، ولا تَزِد على ذلك : فإنَّ لزوجك عليك حقاً ، ولزَوْرِك عليك حقاً ، ولجسدك عليك حقاً)).

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں روزانہ روزہ رکھتا اور ہر رات قرآن مکمل پڑھا کرتا تھا، نبی ﷺ کے پاس میری یہ خصلت ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے پیغام بھیج کر مجھے بلوایا میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو تلاوت قرآن کرتا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! لیکن میرا ارادہ اس عمل کے ساتھ صرف خیر (کی طلب) ہی کا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تو ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کی میں اسے افضل کی طاقت رکھتا ہوں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے، تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو کیونکہ داؤد علیہ السلام لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار تھے میں نے عرض کی داود علیہ السلام کے روزوں کا معمول کیا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔اور تو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ قرآن (مکمل) پڑھ لیا کر میں نے عرض کی میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بیس دن میں پڑھ لیا کر میں نے عرض کی میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر

دس دن میں پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی ﷺ میں اس سے بھی افضل کی طاقت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو سات دن میں پڑھ لیا کر اور اس سے زیادہ جلدی نہ کرنا کیونکہ تیری بیوی، تیرے مہمان اور تیرے جسم کا بھی تو تجھ پر حق ہے۔" [صحیح ـ صحیح مسلم :1159]

13- خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کے لیے نفلی روزے رکھنے کی ممانعت

587 عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ : ((**لا تصم المرأة وزوجها شاهدٌ يوماً من غيرِ شهرِ رمضان إلا بإذنه**)).

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت رمضان کے علاوہ نفلی روزے اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔"

[صحیح ـ جامع الترمذی :782 ، صحیح ابن خزیمة :2168، صحیح ابن حبان : 3564]

14- جس مسافر کے لیے حالتِ سفر میں روزہ رکھنا تکلیف دہ ہو اس کیلئے روزہ کی ممانعت اور روزہ چھوڑ دینے کی ترغیب

588 عن جابر رضي الله عنه: أنَّ رسول الله ﷺ خرجَ عامَ الفتحِ إلى مكةَ في رمضانَ ، فصام ، حتى بلغ (كُراع الغَميم) وصامَ الناسُ ، ثم دعا بقدحٍ من مآء ، فرفعه حتى نظر الناسُ إليه ، ثم شرب ، فقيل له بعد ذلك : إنَّ بعضَ الناسِ قد صامَ فقال : ((أولئك العصاةُ ، أولئك العصاةُ)). وفي رواية : ((فقيل له : إنَّ الناسَ قدَ شقَّ عليهم الصيامُ ، وإنما ينظرون فيما فعلتَ . فدعا بقدحٍ من ماءٍ بعدَ العصر)).

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے، اور جب کراع الغمیم مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے اور دوسرے لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا، پھر آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوا کر اُسے اوپر اُٹھایا حتی کہ تمام لوگوں نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ ﷺ نے پانی نوش فرمایا، اس کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ ابھی تک بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں یہ لوگ نافرمان ہیں۔ ایک روایت ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ لوگوں پر روزہ بہت گراں محسوس ہو رہا ہے، اور وہ آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہے ہیں، تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا۔'' [صحيح ـ صحيح مسلم :1114]

589 عن جابر بن عبدالله رضي الله تعالى عنهما: أنَّ رسول الله ﷺ مرَّ على رجلٍ في ظلِّ شجرةٍ يُرشُّ عليه الماء ، فقال : ((ما بال صاحبكم؟)) . قالوا : يا رسول الله ! صائم . قال : ((إنَّه ليس من البرِّ أنْ تصوموا في السفر ، وعليكم برخصةِ الله التي رخَّص لكم ، فاقبلوها)).

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درخت کے سایہ تلے لیٹے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس پر لوگ پانی کے چھینٹے مار رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ روزہ دار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا نیکی یہ نہیں ہے کہ تم سفر میں روزہ رکھو، اللہ تعالیٰ نے جو رخصت تمہیں عطا فرمائی ہے اسے قبول کرو۔'' [صحيح ـ سنن نسائی :2257]

590 عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن النبي ﷺ قال : ((إن الله تبارك وتعالى يُحبُّ أن تؤتى

رُخصُه، كما يكره أن تُؤتى معصيتُه)).

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اس کی (عطا کردہ) رخصتوں کو قبول کیا جائے، جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے۔''

[حسن، صحيح ـ مسند أحمد :71/2]

591 عن أنس رضي الله عنه قال : كنا مع النبيِّ ﷺ في السفر فمنا الصائمُ ، ومنا المفطرُ ، قال : فنزلنا منزلاً في يومٍ حارّ، أكثرنا ظلاً صاحبُ الكساء ، ومنا من يتّقي الشمسَ بيده ، قال : فسقط الصُّوّامُ، وقام المفطرون فضربوا الأبنية ، وسَقَوُا الرِّكاب ، فقال رسول الله ﷺ : ((ذهب المفطرونَ اليومَ بالأجرِ)).

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ بغیر روزے کے تھے، سخت گرم دن تھا ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور جس کے پاس چادر تھی اس کے پاس گویا سب سے زیادہ سایہ تھا، کچھ لوگ اپنے ہاتھ ہی سے سورج کی گرمی سے اپنے آپ کو بچا رہے تھے، لیکن ہوا یہ کہ (گرمی کی تاب نہ لاتے ہوئے) روزہ دار گرنے لگے اور جنہوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا وہ اٹھے اور انہوں نے خیمے لگائے اور سواریوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تو روزہ نہ رکھنے والے زیادہ اجر لے گئے۔''

[صحيح ـ صحيح مسلم:1119]

15- سحری کھانے کی ترغیب خصوصاً کھجور کے ساتھ

592 حدیث نبوی عن سلمان رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**البركة في ثلاثة : في الجماعة ، والثريد، والسحور**)).

''سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں بابرکت ہیں۔ ① جماعت (کی زندگی) ② ثرید (شوربے کا سالن جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو) ③ سحری (کھانے) میں۔''

[حسن لغيره - طبرانی فی الکبیر :6127]

593 حدیث نبوی عن عمرو بن العاص رضي الله عنه ؛ [أن رسول الله ﷺ] قال : ((**فَصْلُ مابين صيامنا وصيام أهل الكتاب أكلةُ السحر**)) .

''سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا کھانا ہے۔ (اہل کتاب سحری نہیں کھاتے جبکہ ہم کھاتے ہیں)۔''

[صحیح - صحیح مسلم :1096 ، سنن أبی داؤد :2343، جامع الترمذی: 708، صحیح ابن خزیمة : 1940]

594 حدیث نبوی عن أبي سعيد الخدری رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**السحورُ كلُّه بركة ، فلا تَدَعُوهُ ، ولو أنْ يجرع أحدكم جُرعةً من ماء ، فإنَّ الله عزوجل وملائكته يصلون على المتسحرين**)) .

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کھانا بہت ہی بابرکت ہے لہٰذا اسے نہ چھوڑو۔ خواہ تم میں سے کوئی (بطور سحری) پانی کا گھونٹ ہی پی لے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے سحری کھانے والوں پر۔'' [حسن لغيره - مسند أحمد :44/3]

595 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنَّ رسول الله ﷺ قال : ((**نِعمَ سحورُ المؤمنِ التمرُ**)) .

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کے لیے سحری کھجور کیساتھ کرنا نہایت عمدہ ہے۔''

[صحیح - سنن أبی داؤد :2345 ، صحیح ابن حبان :2366]

16-افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کی ترغیب

596 عن سهل بن سعد رضی الله عنه : أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((**لا يزالُ الناسُ بخيرٍ ؛ ما عجَّلوا الفطر**)) .

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرینگے (یعنی وقت پر افطاری کرینگے اور اسے موخر نہیں کریں گے) تب تک خیر کے ساتھ رہیں گے ۔''

[صحیح ـ صحیح البخاری :1957 ، صحیح مسلم :1098، جامع الترمذی : 699]

597 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال : ((**لا يزال الدينُ ظاهرًا ما عجَّل الناس الفطرَ؛ لأنَّ اليهود والنصارى يؤخرون**)) .

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود ونصاریٰ افطاری میں تاخیر کرتے ہیں ۔''

[حسن ـ سنن أبی داؤد :2353 ، سنن ابن ماجه :1698، صحیح ابن خزیمة : 2058]

17-افطاری کھجور کے ساتھ کرنے کی ترغیب اگر میسر نہ آئے تو پانی کے ساتھ

598 عن أنس رضی الله عنه قال : ((**كان رسولُ الله ﷺ يُفطرُ قبل أن يصلي عَلى رُطَبَات ، فإنْ لم تكن رُطَبات فتَمَراتٌ، فإنْ لم تكن تَمرات حسا حَسَوَاتٍ من مآء**)) .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ (مغرب) پڑھنے سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے، اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی نوش فرمالیا کرتے ۔'' [حسن ـ سنن أبی داؤد :2356 ، جامع الترمذی :696]

18-روزہ دار کو کھانا کھلانے کی ترغیب

599 عن زيد بن خالدٍ الجهني رضی اللّٰه تعالی عنه أن رسول اللّٰه ﷺ قال: ((**من جهز غازياً ، أوجهز حاجاً، أوخلَفه في أهله ، أوفَطَّر صائماً ؛ كان له مثل أجورهم ، من غير أنْ ينقص من أجورهم شيء**)).

''سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی غازی کو تیار کرے گا یا کسی حاجی کو (سامان سفر حج دے کر) تیار کرے گا یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے اہل کی خبر گیری کرے گا، یا روزہ دار کو افطاری کروئے گا تو اس کے لیے ان کے اجر کے برابر اجر و ثواب ہوگا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔''

[صحیح ۔ نسائی فی الکبریٰ :3330]

19-روزہ دار کے لیے غیبت، فحش گفتگو اور جھوٹ وغیرہ پر وعید

600 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ : ((**من لم يَدَعْ قولَ الزور والعملَ به ؛ فليس للهِ حاجةٌ في أنْ يَدَعَ طعامَه وشرابَه**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (روزہ رکھ کر بھی) جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں اس بارہ میں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ ے۔ (یعنی اللہ کو اس کے عمل کی کوئی پرواہ نہیں یا اس کا عمل اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں)۔''

[صحيح ـ صحيح البخاري :1903 ، سنن أبي داؤد :2362، سنن ابن ماجه : 1689]

601 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((**رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ ، وَرُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِه السَّهَرُ**))

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں اپنے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور بہت سے قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں اپنے قیام میں سوائے بیداری کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔'' [حسن، صحيح ـ مستدرك حاكم :431/1]

602 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**ليس الصيامُ من الأكلِ والشربِ ، إنما الصيامُ من اللغوِ والرفث ؛ فإنْ سابَّک أحدٌ أو جهل عليک ، فقل : إنّي صائم ، إنّي صائم**)).

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ کھانے اور پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو لغو بات اور فحش گفتگو سے حقیقت میں رکنا ہے پھر اگر (روزے کی حالت میں) تجھے کوئی گالی دے یا تیرے ساتھ جاہلانہ طرزِ عمل اختیار کرے تو کہہ دے میں تو روزے دار ہوں، میں تو روزے دار ہوں۔''

[صحيح ـ صحيح ابن خزيمة :1996 ، صحيح ابن حبان :3470، مستدرك حاكم : 430/1]

20- صدقہ فطر کی ترغیب اور اس کے وجوب کی تاکید

603 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : ((فرضَ رسولُ اللّٰه ﷺ صدقةَ الفطرِ طُهرةً للصائمِ من اللغو والرفث ، طُعمةً للمساكين ، فمن أداها قبل الصلاة ؛ فهي زكاةٌ مقبولة ، ومن أداها بعْدَ الصَّلَاةِ ؛ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ)).

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر (فطرانہ) فرض قرار دیا (اور فرمایا:) صدقہ فطر بے ہودہ باتوں اور لغویات سے (جو روزہ دار سے سرزد ہوتیں ہیں) روزہ دار کو پاک کرتا ہے (اور اس میں) مسکینوں کو کھانا مل جاتا ہے جس نے صدقہ فطر نماز عید کی ادائیگی سے قبل ادا کر دیا تو یہ مقبول صدقہ (فطر) ہے اور جس شخص نے نماز عید کے بعد اسے ادا کیا تو یہ عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہوگا۔''

[حسن - سنن أبی داؤد :1609 ، سنن ابن ماجه :1827، مستدرك حاكم : 409/1]

604 عن عبد اللّٰه بن ثعلبة ، أو ثعلبة بن عبد اللّٰه بن صُعير عن أبيه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((صاع من بُرٍّ أو قمحٍ ، على كلِّ اثنين صغيرٍ أو كبيرٍ ، حرٍّ أو عبدٍ ، ذكرٍ أو أنثى......)).

''عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن صُعیر اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ (صدقۃ الفطر دیا جائے گا) ایک صاع (اڑھائی کلو) گندم سے ہر دو سے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، آزاد ہوں یا غلام، مرد ہوں یا عورتیں۔'' [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد :432/5 ، سنن أبی داؤد :1619]

نمازِ عیدین کی اہمیت، فضیلت و آداب

عید کے ایام اہل اسلام کے لئے خوشی و مسرت اور تفریح کے دن ہیں۔ یکم شوال کو اہل ایمان رمضان المبارک میں کی گئی نیکیاں اور ۱۰ ذی الحجہ کو سنت ابراہیمی ادا کرنے سے پہلے ان اعمال صالحہ کی توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اپنے گناہوں کی معافی اور قربانی و اعمال عشرہ ذی الحجہ اور رمضان المبارک کی محنت و کوشش کی قبولیت کی اللہ تعالیٰ سے التجاء کرتے ہیں۔

عید کی حقیقی خوشیاں صرف اس شخص کے لئے ہیں کہ جس کے اعمال کو اللہ نے قبولیت سے نواز دیا، جس نے رمضان المبارک میں سچی توبہ کی، رمضان کے روزے رکھے، قرآن کی تلاوت کی، قیام اللیل کیا، لیلۃ القدر کی تلاش کے لئے کوشش کی اور سنت کے مطابق صدقۃ الفطر ادا کیا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور عید:

عید کے دن ایک شخص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھا کہ آپ خشک روٹی اور زیتون کھا رہے ہیں اس شخص نے تعجب کرتے ہوئے کہا: امیر المؤمنین عید کے دن یہ خشک روٹی؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((یا هذا لیس العیدُ لمن لبس الجدیدَ و اکل الثریدَ ولکن العید لمن قُبِلَ منه بالأمسِ صیامُه و قُبِلَ منه قیامُه، وغُفِرَله ذنبُه، و شُکِرله سعیه فهذا هو العیدُ، والیومُ لنا عیدٌ و غدا لنا عیدٌ، و کل یوم لا نعصی اللهَ عزوجل فیه فهو عیدٌ.))

''اے اللہ کے بندے! عید اسکی نہیں جس نے نیا لباس پہنا اور عمدہ کھانا کھایا، بلکہ عید تو اس کی ہے جس کے روزے قبول ہو گئے، جس کا قیامِ لیل قبول ہو گیا، جس کے گناہ معاف کر دیئے گئے اور جس کی جدوجہد کی قدر کی گئی، اور یہی اصل عید ہے اور ہمارے لیے آج کا، کل کا اور ہر وہ دن عید ہے کہ جس دن ہم اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی نہ کریں۔''

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے:

((ليس العيد لمن لبس الجديد، ولكن العيد لمن خاف يوم الوعيد.))

''عید اس کی نہیں جو عمدہ لباس پہن لے بلکہ عید تو اس کی ہے جو قیامت کے دن سے ڈرتا ہے۔''

اس لیے ایام عید جہاں خوشی و مسرت کے دن ہیں وہاں ایک مؤمن کے لئے اعمال کی قبولیت کی فکر اور دعا کرنے کے بھی دن ہیں کہ اللہ تعالیٰ رمضان اور عشرہ ذوالحجہ میں کی گئی نیکیاں اور قربانی کو قبول فرمائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں

((وَ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ))

''اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔'' [المؤمنون: 60]

عرض کی کیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شراب نوشی اور چوری کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لا يابنت الصديق و لكنهم الذين يصومون ويصلون، ويتصدقون، وهم يخافون ان لا يُقْبَلَ منهم))

''نہیں اے صدیق کی بیٹی (رضی اللہ عنہا)! اس سے مُراد وہ نہیں بلکہ اس سے مُراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں لیکن ان کے دلوں میں خوف ہوتا ہے کہ کہیں یہ عبادات رد نہ کردی جائیں۔'' [صحیح۔ جامع الترمذی: 3175، سنن ابن ماجه: 4198]

عید کے ایام میں تفریح جائز ہے لیکن تفریح کے نام پر فحاشی اور بے پردگی کی اسلام کسی صورت اجازت نہیں دیتا اس لیے مسلمانوں کے لئے یہی حکم ہے کہ اپنی خوشی اسلامی حدود و قیود میں رہ کر منائیں۔ گانے، فلمیں، بے حیائی، مخلوط مجالس اور دیگر برائیوں سے اجتناب کرنا لازم و فرض ہے۔

آدابِ عیدین:

① ایک دوسرے کو ان الفاظ سے دعا دی جائے۔ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْکَ.

۲. عیدالفطر کے لیے کچھ کھا کر نکلنا (کھجور وغیرہ) اور عیدالاضحیٰ کے دن کچھ کھائے بغیر نکلنا مسنون ہے۔

۳. عید کے لیے پیدل چل کر جانا چاہیے۔

۴. کھلے میدان میں عید پڑھنی چاہیے۔

۵. واپسی پر راستہ تبدیل کر لینا چاہیے۔

۶. تکبیرات پڑھتے جانا چاہیے۔

۷. صاف ستھرا لباس زیب تن کرنا اور خوشبو لگانا۔

1- قربانی کرنے کی ترغیب اور استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرنے پر وعید

605 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**من وجد سَعةً لأن يضحي فلم يُضَحِّ ؛ فلا يحضُرُ مصلانا**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے گنجائش کے باوجود قربانی نہ کی وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ بھی آئے۔ [حسن ۔ مستدرك حاكم : 389/2]

2- جانور کو تکلیف دینے اور بغیر کسی مقصد کے مارنے پر وعید اور جانوروں کو خوش اسلوبی سے ذبح کرنے کی ترغیب

606 صحیح عن شداد بن أوس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((إنَّ اللّٰهَ كتبَ الإحسانَ على كل شيءٍ، فإذا قتلتُم فأحسنوا القِتلة، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذِّبحة، وَلْيُحِدَّ أحدُكم شَفرته، ولْيُرِحْ ذبيحته))**.

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا لازم قرار دے دیا ہے۔ (قصاص میں کسی کو) قتل کرو تو نرمی وخوبی کے ساتھ قتل کرو اور جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو خوبی ونرمی کے ساتھ ذبح کرو۔ اس لیے تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی چھری کو خوب تیز کر لے تا کہ ذبح کیے جانے والے جانور کو آرام دے۔ [صحيح ـ صحيح مسلم: 1955، سنن أبي داؤد: 2815، سنن ابن ماجه: 3170]

607 صحیح عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: **مر رسول الله ﷺ على رجل واضعٍ رجلَه على صفحة شاة، وهو يُحِدُّ شفرته، وهي تلحظ إليه ببصرها، قال: ((أفلا قبل هذا؟ أوَ تريد أنْ تميتها موتات؟!))**.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو (ذبح کرنے کے لیے) بکری کی گردن پر پاؤں رکھے اپنی چھری کو تیز کر رہا تھا۔ اور وہ بکری اس کی طرف دیکھ رہی تھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے (چھری) پہلے ہی کیوں نہ تیز کر لی کیا تو اُسے کئی مرتبہ مارنا چاہتا ہے۔

[صحيح ـ طبراني في الكبير: 11916، الأوسط: 3590]

608 صحیح عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: **أمر النبيُّ ﷺ بحَدِّ الشِّفار، وأنْ توارى عن البهائم، وقال: ((إذا ذبح أحدكم فليُجهِزْ))**.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چھریاں تیز کرنے اور جانوروں سے انہیں چھپا کر رکھنے کا حکم دیا نیز ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی (جانور کو) ذبح کرے تو پھرتی اور تیزی سے ذبح کرے۔

[صحيح ـ سنن ابن ماجه: 3172]

609 عن مالك بن نضلة رضي الله عنه قال : أتيت النبيَّ ﷺ فقال : ((هل تُنتَجُ إبلُ قومِک صِحاحاً [آذانها]، فتعمد إلى الموسى فتقطع آذانها وتشُق جلودها، وتقول : هذه صُرم ، فتحرمها عليک وعلى أهلک ؟)). قلتُ : نعم . قال : ((فكلُّ ما آتاک الله حِلٌّ ، ساعِدُ اللّٰهِ من ساعدِک ، وموسى اللّٰهِ أحَدُّ من موساک)).

سیدنا مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہاری قوم کی اونٹنیاں صحیح وسالم بچے نہیں جنتی پھر تم اُسترے کے ساتھ اس کے کانوں کو کاٹتے اور جلد کو چیرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ یہ کن کٹا ہے پھر اسے اپنے اور اپنے اہل پر حرام کر لیتے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو تجھے اللہ نے عطا کی ہے وہ حلال ہے اللہ کی کلائی تیری کلائی سے زیادہ مضبوط اور اللہ کا اُسترا تیرے اُسترے سے زیادہ سخت ہے (یعنی تجھ پر اللہ کی قدرت تیرے اس جانور پر قدرت سے کہیں زیادہ ہے)۔

[صحیح ـ صحیح ابن حبان : 5586]

610 وعن ابن عمرو رضى الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((ما من إنسان يقتل عصفوراً فما فوقها بغير حقها ، إلا سأله الله عزوجل عنها)). قيل : يا رسولَ الله ! وما حقها ؟ قال : ((يذبحها فيأكلها، ولا يقطع رأسها ويرمي بها)).

سدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بھی کسی چڑیا یا اس سے بڑے کسی اور (پرندے وغیرہ) کو ناحق قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے متعلق اس سے ضرور باز پرس کرے گا۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کا حق کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اسے ذبح کر کے کھا لے نہ کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔ [ـ سنن نسائی فی الکبرٰی : 4860، مستدرك حاکم : 233/4]

حج فرضیت، اقسام، فضیلت و احکام

حج کی تعریف:

حج کا لغوی معنیٰ قصد و ارادہ کرنا ہے اور شرعی تعریف میں حج مخصوص ایام میں مخصوص لباس کے ساتھ مخصوص اُرکان کی ادائیگی اور اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا۔

حج کی فرضیت:

حج اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے جو ہر صاحب استطاعت مرد و عورت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔
سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا))

''اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔''

یہ سن کر ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی حتی کہ اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَوْ قُلْتُ نَعَمْ، لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ))

''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔''

[صحيح۔ صحيح مسلم: 1337]

فرضیتِ حج کی شروط:

فرضیت حج کی پانچ شرطیں ہیں

(۱) اسلام:۔ یعنی حج صرف مسلمان پر فرض ہے۔

(۲) عقل:۔ یعنی حج عاقل اور باشعور مسلمان پر فرض ہے جبکہ مجنون کو شریعت میں مرفوع القلم قرار دیا گیا ہے۔

(۳) بلوغت :- یعنی حج صرف بالغ مرد و عورت پر فرض ہے، البتہ بچہ حج کر سکتا ہے اور اس کا اجر اس کے والدین کو ملے گا لیکن بالغ ہو کر اسے اپنا فرض حج کرنا پڑے گا۔

ایک عورت نے اپنے نابالغ بیٹے کے حج کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ))

''ہاں یہ حج کر سکتا ہے اور اجر تمھیں ملے گا۔'' [صحيح۔ صحيح مسلم: 1336]

(۴) آزادی :- یعنی حج آزاد مسلمان پر ہی فرض ہے غلام پر نہیں البتہ غلام حج کر سکتا ہے لیکن آزاد ہو کر اسے اپنا فرض حج کرنا پڑے گا۔

(۵) استطاعت :- حج صرف اس پر فرض ہے جو مالی طور پر اخراجات اٹھا سکتا ہو اور جسمانی طور پر بھی سفر حج کے قابل ہو اور راستہ پر امن ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ڬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ))

''جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے، اس میں جو آ جائے امن والا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اسکی طرف راہ پا سکتے ہوں (حج کی استطاعت) اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔'' [آل عمران: 97]

عرض کی گئی استطاعت سے کیا مراد ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَلزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ))

''راستے کا خرچہ اور سواری'' [صحيح الترغيب والترهيب: 1131]

نوٹ :- عورت کے لئے ایک مزید شرط ہے کہ سفر حج کے لیے اسے محرم یا خاوند کا ساتھ میسر ہو۔ کیونکہ عورت کے لئے تین دن کا سفر بغیر محرم کے حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ [صحيح۔ صحيح البخاري: 1086، صحيح مسلم: 1338]

استطاعتِ حج ہونے پر تاخیر ناجائز:

جس شخص میں درج ذیل شرائط موجود ہوں تو اسے چاہیے کہ پہلی فرصت میں حج کرے اس میں تاخیر نہ کرے۔
کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيْضُ ، وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ، وَ تَعْرِضُ الْحَاجَةُ))
''جس شخص کا حج کا ارادہ ہوتو وہ جلدی کرلے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ بیمار پڑ جائے یا اس کی کوئی چیز گم ہو جائے (یعنی نقصان) یا اسے کوئی ضرورت پیش آ جائے۔''

[صحیح الجامع الصغیر للألبانی: 6004، ارواء الغلیل: 990]

حج کے فضائل:

(۱) حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((**العمرةُ إلى العمرةِ كفارةٌ لما بينهما ، والحجُّ المبرورُ ليس له جزاءٌ إلا الجنة**)). ''ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ اپنی درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور حجِ مبرور (مسنون و مقبول حج) کا بدلہ جنت ہی ہے۔'' [صحیح۔ مالك فی المؤطا: 346/1، صحیح البخاری: 1773، صحیح مسلم: 1349، جامع الترمذی : 933، سنن النسائی: 2629، سنن ابن ماجه: 2888]

(۲) حج گناہوں کا کفارہ:

سیدنا ابن شماسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ ان کا بالکل آخری وقت تھا، وہ کافی دیر تک روتے رہے اور (اپنے اسلام کے ابتدائی دور کی باتیں بتاتے ہوئے انہوں نے) فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام (کی صداقت و سچائی کو) بٹھا دیا تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! اپنا ہاتھ تو بڑھایئے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو میں نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا میں (اسلام) ایک شرط پر (قبول) کرتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شرط کیا ہے؟ میں نے کہا میری مغفرت ہو جائے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((ما لکَ یا عمرو ؟!)). قال : أردتُ أن أشترطَ. قال: ((تشترطُ ماذا ؟)). قال: أن یُغفر لي. قال: ((أما علمتَ یا عَمرُو ! ان الإسلام یَھدِمُ ما کان قبله، وأن الھجرةَ تَھدِمُ ما کان قبلھا ، وأن الحجَّ یھدمُ ما کان قبله ؟ !)). عمرو! تمہیں یہ معلوم نہیں کہ (قبولِ) اسلام اپنے سے پہلے انسان سے سرزد ہونے والے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت اپنے سے پہلے سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج اپنے سے پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

[صحیح۔صحیح ابن خزیمۃ :2515، صحیح مسلم :121]

(۳) حج افضل ترین جہاد:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم (عورتیں) جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتی ہیں تو کیا ہم جہاد میں شریک نہ ہو جایا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((لَکُنَّ أفضلَ الجھادِ ؛ حجٌّ مبرور)) وفی روایۃ: قلت: یا رسول اللّٰه! ھل علی النساء من جھاد ؟ قال: ((علیھن جھادٌ لا قتال فیه ؛ الحجُّ والعُمرةُ)). (تمہارے لیے) بہترین جہاد حجِ مبرور ہے۔ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں پر جہاد کرنا لازم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں پر جہاد ہے لیکن اس میں لڑائی نہیں وہ حج اور عمرہ ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1520 ، صحیح ابن خزیمۃ :3074]

(۴) عمر رسیدہ، کمزور اور عورت کا جہاد حج و عمرہ ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جھادُ الکبیر والضعیف والمرأة الحج والعمرة)). بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن النسائی :2626]

(۵) حجاج اللہ کے مہمان اور ان کی دعا مقبول ہوتی ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((الغازي في سبيلِ اللّٰهِ ، والحاجُّ ، والمعتمرُ ؛ وفدُ اللّٰهِ ، دعاهم فأجابوه، وسألوه فأعطاهم)). ''اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والا (مجاہد)، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں۔ اس نے انھیں بلایا تو انھوں نے (اس کی دعوت کی) تعمیل کی۔ انھوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے عطا فرمایا۔''

[حسن ۔ سنن ابن ماجه :2893 ، صحيح ابن حبان :4594]

(۶) پے در پے حج وعمرہ رزق کی فراوانی کا ذریعہ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((تابعوا بين الحجَّ والعمرةِ ، فإنّهما يَنفيان الفقرَ والذنوبَ كما يَنفي الكيرُ خَبَثَ الحديدِ والذهبِ والفضةِ، وليس للحجَّة المبرورةِ ثوابٌ إلا الجنةَ)). پے درپے (یکے بعد دیگرے) حج اور عمرے کرتے رہا کرو، کیونکہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے لوہار یا سنار کی بھٹی، لوہے اور سونے چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے، اور حج مبرور کی جزا تو جنت کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں۔

[صحيح ۔ جامع الترمذی :810 ، صحيح ابن خزيمة :2512، صحيح ابن حبان : 3685]

(۷) مسنون حج کا اجر عظیم:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((من حجَّ فلم يَرفُثْ ، ولم يَفسُقْ ؛ رجعَ من ذنوبه كيوم ولدتْهُ أمُّه)). جو شخص (بیت اللہ کا) حج کرے اور (حج کے دوران) فحش کلامی نہ کرے اور نہ ہی کوئی گناہ کرے وہ گناہوں سے اس طرح (پاک وصاف ہوکر) لوٹتا ہے جیسا کہ (اس دن بے گناہ تھا) جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔ [صحيح۔ صحيح البخاری:1521، صحيح مسلم:1350،سنن النسائی:2627،سنن ابن ماجه:2889، جامع الترمذی: 811]

سفرِ حج سے قبل چند آداب

(۱) حج کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہو:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانی کاٹھی اور ایک ایسے پرانے بوسیدہ کھیس (چادر) پر حج کیا جو صرف چار درہم کی قیمت کا تھا بلکہ شاید چار درہم کا بھی نہ تھا اور آپ ﷺ یہ دعا کر رہے تھے۔((اللهمَّ حجةٌ لا رياءَ فيها ولا سُمْعةً))۔ اے اللہ! اس حج کو دکھاوے اور نمود ونمائش سے پاک کردے۔ [صحيح لغيره۔ جامع الترمذي :327 ، سنن ابن ماجه :2890]

(۲) رزقِ حلال:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَلَا يُقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا))

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک چیز ہی قبول کرتا ہے''

پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو طویل سفر کر کے پراگندہ اور غبار آلود حالت میں (حج وعمرہ کرنے جاتا ہے) اور آسمان کی طرف ہاتھوں کو بلند کر کے دعا کرتا ہے۔ اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اسکا کھانا، پینا اور لباس حرام کمائی سے تھا اور اس کے جسم کی پرورش حرام رزق سے ہوئی تو ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟[صحيح۔ صحيح مسلم: 1014]

(۳) گناہوں سے سچی توبہ کرے اور قرض وغیرہ ہے تو ادا کرے۔

(۴) حج کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق کرے۔

(۵) زبان کی حفاظت اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرے۔

(۶) رش کے مواقع طواف، صفا ومروہ کی سعی، حجر اسود کے قریب دوسرے مسلمانوں کا خیال رکھے۔

(۷) خواتین پردے کا خاص اہتمام کریں۔

سفرِ حج میں خرچ کرنے کی فضیلت:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے میرے عمرے کے متعلق فرمایا: ((إنَّ لک من الأجر علی قَدْر نَصَبِکِ ونَفَقَتِکِ)). تمھیں اجر تمہاری محنت و مشقت اور خرچ کے مطابق ملے گا۔ [صحیح ۔ مستدرك حاكم : 471/1]

رمضان میں عمرہ کا ثواب:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے نے خود تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) حج کر لیا لیکن مجھے ساتھ لے کر نہ گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((یا أمَّ سُلیم ! عمرةٌ في رمضان ؛ تعدلُ حجةً معي)). اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ [صحیح لغیرہ ۔ صحیح ابن حبان :3699]

حجر اسود کا استلام کرنے کی فضیلت:

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا ((و اللّٰہ لَیَبعَثَنَّہُ اللّٰہ یومَ القیامةِ له عینان یبصر بهما ، ولسانٌ ینطق به ، یشهد علی من استلمه بحق)). کہ حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا ہر اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ استلام کیا ہوگا۔ [صحیح۔ جامع الترمذی:961، صحیح ابن خزیمة: 2735، صحیح ابن حبان:3712]

حجاج کے لئے سر منڈوانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع میں) دعا کی: ((اللهم اغفر للمحَلِّقین)). قالوا : یا رسولَ اللّٰہ ! وللمقصِّرین. قال : ((اللهم اغفر للمحلِّقین)).

قالوا : یا رسول اللّٰه ! وللمقصِّرین. قال: ((اللھم اغفر للمحلّقین)). قالوا: یا رسول اللّٰه ! وللمقصِّرین. قال: ((وللمقصِّرین)). اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے پھر کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی، آپ ﷺ نے پھر دعا کی، اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے (پھر تیسری بار بھی) کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے (چوتھی بار) فرمایا اور بال کتروانے والوں کی بھی۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :1728 ، صحیح مسلم :1302]

زم زم پینے کی اہمیت:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ماء زمزم لما شرب له......)). آبِ زمزم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے اسی میں مفید ہے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن الدارقطنی : 289/2، مستدرك حاكم: 473/1]

حج کی اقسام:

حج کی تین اقسام ہیں:

(۱) حج تمتع:۔تمتع کے لغوی معنی فائدہ اٹھانا چونکہ اس حج میں عمرہ کر کے احرام کھول کر اشیاء سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور حج کے لیے دوبارہ ⑧ ذی الحجہ کو احرام باندھا جاتا ہے۔ اس میں قربانی شرط ہے۔

(۲) حج قران:۔قران کا لغوی معنی ملانا ہے کیونکہ اس میں ایک ہی احرام میں حج وعمرہ ہوسکتا ہے ایک ہی سفر میں حج وعمرہ کرنا اور عمرہ کر کے احرام نہ کھولنا بلکہ دس ذی الحجہ کو رمی جمار وغیرہ کے بعد احرام کھولنا۔ اس میں بھی قربانی شرط ہے۔

(۳) حج مفرد صرف حج کا احرام باندھنا۔ اس میں قربانی شرط نہیں مستحب ہے۔

افضل حج:

افضل حج حجِ تمتع ہے۔

حجِ بدل:

کسی دوسرے کی طرف سے کیے گئے حج کو حجِ بدل کہا جاتا ہے۔لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ حجِ بدل کرنے والے نے اپنا فرض حج پہلے کیا ہو۔اور وہ حجِ بدل سے قبل بوقت آغازِ تلبیہ اس کا نام لے گا جس کی طرف سے حج کیا جا رہا ہے۔

1- حج اور عمرے کی ترغیب اور اس شخص کی فضیلت جو حج اور عمرے کی غرض سے گھر سے نکلا اور فوت ہو گیا

611 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سُئل رسول الله ﷺ: أيُّ العملِ أفضلُ؟ قال: ((إيمانٌ باللّهِ ورسولِه)). قيل: ثم ماذا ؟ قال: ((الجهادُ في سبيل الله)). قيل: ثم ماذا؟ قال: ((حجٌّ مبرور)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا بہترین عمل کونسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا، پوچھا گیا پھر کونسا عمل؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پوچھا گیا کہ پھر کونسا عمل؟ فرمایا: حجِ مبرور (جس حج میں اللہ کی کوئی نافرمانی نہ کی جائے اور وہ اللہ کے ہاں مقبول ہو جائے)۔"

[صحیح ۔ صحیح البخاری: 26 ، صحیح مسلم: 83]

612 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: سمعت رسولَ الله ﷺ يقول: ((من حجَّ فلم يَرفُثْ ، ولم يَفسُقْ ؛ رجَع من ذنوبه كيوم ولدتْهُ أمُّه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص (بیت اللہ کا) حج کرے اور (حج کے دوران) فحش کلامی نہ کرے اور نہ ہی کوئی گناہ کرے وہ گناہوں سے اس طرح (پاک وصاف ہو کر) لوٹتا ہے جیسا کہ (اس دن بے گناہ تھا) جس دن وہ پیدا ہوا تھا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 1521، صحیح مسلم: 1350، سنن النسائی: 2627، سنن ابن ماجہ: 2889، جامع الترمذی: 811]

613 صحیح عن أبی هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**العمرةُ إلى العمرةِ كفارةٌ لما بينهما ، والحجُّ المبرورُ ليس له جزاءٌ إلا الجنة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ اپنی درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور حجِ مبرور (مسنون ومقبول حج) کا بدلہ جنت ہی ہے۔'' [صحیح۔ مالك في المؤطا:346/1، صحيح البخارى:1773، صحيح مسلم: 1349، جامع الترمذى : 933، سنن النسائى: 2629، سنن ابن ماجه: 2888]

614 صحیح عن ابن شماسة قال : **حَضَرْنا عَمرَو بنَ العاص وهو في سياقة الموت ؛ فبكى طويلا ، وقال: فلما جعل الله الإسلامَ في قلبي أتيتُ النبيَّ ﷺ فقلت: يا رسول الله! ابسُط يمينك لأبايعَك. فبسطَ يده ، فقبضتُ يَدي. فقال: ((ما لكَ يا عمرو؟!)). قال : أردتُ أن أشترطَ. قال: ((تشترطُ ماذا ؟)). قال: أنْ يُغفر لي. قال: ((أما علمتَ يا عَمرُو ! ان الإسلام يَهدِمُ ما كان قبله، وأن الهجرةَ تَهدِمُ ما كان قبلها ، وأن الحجَّ يهدمُ ما كان قبله ؟ !)).**

سیدنا ابن شماسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ ان کا بالکل آخری وقت تھا، وہ کافی دیر تک روتے رہے اور (اپنے اسلام کے ابتدائی دور کی باتیں بتاتے ہوئے انہوں نے) فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام (کی صداقت وسچائی کو) بٹھا دیا تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! اپنا ہاتھ تو بڑھایئے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو میں نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا میں (اسلام) ایک شرط پر (قبول) کرتا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شرط کیا ہے؟ میں نے کہا میری مغفرت ہو جائے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عمرو! تمہیں یہ معلوم نہیں کہ (قبولِ) اسلام اپنے سے پہلے انسان سے سرزد ہونے والے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت اپنے سے پہلے سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج اپنے سے پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ [صحیح۔صحيح ابن خزيمة :2515، صحيح مسلم :121]

615 صحیح عن الحسين بن علي رضي الله عنهما قال : **جاء رجلٌ إلى النبي ﷺ فقال: إني جَبانٌ ، وإني**

ضعیف. فقال: ((هلُمَّ إلى جهادٍ لا شَوْكَةَ فيه ؛ الحج)).

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی (اے اللہ کے رسول ﷺ!) میں کم ہمت اور کمزور ہوں، (افسوس ہے کہ جہاد میں شرکت نہیں کرسکتا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے جہاد کی طرف آؤ جس میں کانٹا تک نہیں چبھتا اور وہ حج ہے۔

[صحیح ۔ طبرانی فی الأوسط :4299 ، المصنف لعبد الرزاق :7/2]

616 عن عائشة رضي الله عنها قالت: قلت: يا رسول الله ! نرى الجهادَ أفضلَ الأعمال ، أفلا نجاهد ؟ فقال: ((لَكُنَّ أفضلَ الجهادِ ؛ حجٌّ مبرور)) وفي رواية: قلت: يا رسول الله ! هل على النساء من جهاد ؟ قال: ((عليهن جهادٌ لا قتال فيه ؛ الحجُّ والعُمرةُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم (عورتیں) جہاد کو سب سے افضل عمل سمجھتی ہیں تو کیا ہم جہاد میں شریک نہ ہو جایا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا (تمہارے لیے) بہترین جہاد حجِ مبرور ہے۔ایک روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں پر جہاد کرنا لازم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عورتوں پر جہاد ہے لیکن اس میں لڑائی نہیں وہ حج اور عمرہ ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :1520 ، صحیح ابن خزیمة :3074]

617 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال:((جهادُ الكبير والضعيف والمرأة الحج والعمرة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔

[حسن لغیرہ ۔ سنن النسائی :2626]

618 عن ابن عمر [عن أبيه] رضي الله عنهما عن النبي ﷺ في سؤال جبرائيل إياه عن الإسلام فقال: ((الإسلامُ: أن تشهدَ أن لا إله إلا الله ، وأن محمدًا رسول الله ، وأن تقيمَ الصلاةَ ، وتؤتيَ الزكاةَ ، وتحجَّ وتَعتَمر ، وتغتسلَ من الجنابةِ ، وأن تُتِمَّ الوضوء ، وتصومَ رمضانَ)). قال: فإذا فعلتُ ذلك فأنا مسلم ؟

قال: ((نعم)) . قال: صدقتَ.

سیدنا عبداللہ اپنے والد سیدنا عمر سے رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا وہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کیا تھا، پوچھا اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ نماز قائم کرو، اور زکوۃ ادا کرو، اور حج وعمرہ کرو، اور جنابت کا غسل کرو، اور وضو کو اچھے طریقہ سے پورا کرو اور رمضان کے روزے رکھو، پوچھا جب میں (یہ سب اعمال) کرلوں تو میں مسلمان ہوں؟ فرمایا ہاں! جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔

[صحیح ۔ صحیح ابن خزیمة :3065]

619 عن عبداللّٰه يعني ابن مسعود رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**تابعوا بين الحجِّ والعمرةِ ، فإنَّهما يَنفيان الفقرَ والذنوبَ كما يَنفي الكيرُ خَبَثَ الحديدِ والذهبِ والفضةِ ، وليس للحجَّة المبرورةِ ثوابٌ إلا الجنةَ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پے در پے (یکے بعد دیگرے) حج اور عمرے کرتے رہا کرو، کیونکہ یہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کردیتے ہیں جیسے لوہار یا سنار کی بھٹی، لوہے اور سونے چاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے، اور حج مبرور کی جزا تو جنت کے علاوہ اور کچھ ہے ہی نہیں۔

[صحیح ۔ جامع الترمذی :810 ، صحیح ابن خزیمة :2512، صحیح ابن حبان : 3685]

620 عن ابن عمر رضي اللّٰه عنهما عن النبي ﷺ قال : ((**الغازي في سبيلِ اللّٰهِ ، والحاجُّ ، والمعتمرُ؛ وفدُ اللّٰهِ ، دعاهم فأَجابوه، وسأَلوه فأَعطاهم**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والا (مجاہد)، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں۔ اس نے انھیں بلایا تو انھوں نے (اس کی دعوت کی) تعمیل کی۔ انھوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے عطا فرمایا۔'' [حسن ۔ سنن ابن ماجه :2893 ، صحیح ابن حبان :4594]

621 عن ابن عمر رضي اللّٰه عنهما قال : **كنت جالسًا مع النبي ﷺ في مسجد مِنى ، فأَتاه رجلٌ من**

الأنصارِ ورجل من ثَقيف ، فسلما، ثم قالا: يا رسّول اللّٰه !جئنا نسألک . قال: ((إنْ شئتُما أخبرتُكما بما جئتما تسأَلاني عنه فَعَلْتُ ، وإِن شئتما أن أمسِکَ وتسأَلاني فَعلتُ)). فقالا : أخبِرْنا يا رسول اللّٰه! فقال الثقفي للأنصاري : سل. فقال: أخبِرني يا رسول اللّٰه ! فقال: جئتَني تسأَلُني عن مخرجِک من بيتکَ تَؤُمُّ البيتَ الحرامَ وما لکَ فيه ، وعن ركعتيک بعد الطوافِ وما لک فيهما ، وعن طوافِک بين الصفا والمروة وما لک فيه، وعن وقوفِک عَشِيَّةَ عرفةَ وما لک فيه ، وعن رميک الجمار وما لک فيه، وعن نحرک وما لک فيه ، مع الإفاضة)). فقال: والذي بعثک بالحق ! لَعَنْ هذا جئتُ أسألک. قال: ((فإنک إذا خرجتَ من بيتک تَؤُمُّ البيتَ الحرامَ ؛ لا تضعُ ناقتُک خُفًّا ، ولا ترفعه ؛ إلا كتبَ [اللّٰه] لک به حسنةً ، ومحا عنک خطيئةً. وأما ركعتاک بعد الطواف ؛ كعتق رقبة من بني إسماعيل. وأما طوافُکَ بالصفا والمروة ؛ كعتق سبعين رقبة. وأما وقوفُک عشيةَ عرفة ؛ فإن اللّٰه يهبط إلى سماء الدنيا فيباهي بكم الملائكة يقول : عبادي جاؤني شُعثًا من كل فَجّ عميقٍ يَرجون رحمتي ، فلو كانت ذنوبُكم كعدد الرمل، أَو كقَطْرِ المطرِ، أَو كزبدِ البحرِ ؛ لغفرتها ، أفيضوا عبادي! مغفورًا لكم ، ولمن شفعتم له. وأما رميُکَ الجِمارَ ؛ فلکَ بكلِّ حصاةٍ رَمَيْتَها تكفيرُ كبيرةٍ من الموبقات. وأما نحرُک؛ فمدخورٌلک عند ربک. وأما حِلاقُکَ رأْسَکَ ؛ فلک بلكل شعرةٍ حلقتَها حسنةٌ ، وتمحى عنک بها خطيئةٌ . وأما طوافک بالبيت بعد ذلک ؛ فإنک تطوفُ ولا ذنبَ لک يأتي مَلَکٌ حتى يضعَ يديه بين كتفيکَ ، فيقول : اعملْ فيما تَستقبلُ ؛ فقد غُفِرَ لک ما مضى)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں منیٰ کی مسجد میں حاضر تھا کہ دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حاضر خدمت ہوئے اور سلام کے بعد عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کچھ دریافت کرنے آئے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمھیں بتا دوں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے آئے ہو اور اگر تم چاہو کہ میں نہ بتاؤں بلکہ تم خود سوال کرو تو میں اس طرح بھی کرنے کے لیے تیار ہوں۔ انہوں نے عرض کی کہ آپ ﷺ ہی ارشاد فرمادیں، ثقفی شخص نے انصاری کو کہا تم پوچھو، اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ارشاد فرمایئے (کیا دریافت کرنا چاہتا ہوں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم حج کے متعلق دریافت کرنے آئے ہو کہ حج کے ارادہ سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے، اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے کا کیا اجر اور صفا مروہ کے درمیان سعی کا کیا ثواب ہے اور عرفات میں ٹھہرنے اور

شیطان کو کنکریاں مارنے کا اور قربانی کرنے کا اور طواف زیارت کرنے کا کیا ثواب ہے؟ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے یہی سوالات میرے ذہن میں تھے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج کا ارادہ کر کے گھر سے نکلنے کے بعد تمہاری (سواری) اونٹنی جو ایک قدم رکھتی ہے یا اٹھاتی ہے وہ تمہارے اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے، اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا ایک بنو اسماعیل کے غلام کو آزاد کیا ہو، اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ثواب ستر غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور عرفات کے میدان میں وقوف (کا ثواب یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر نزول فرما کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتا ہے کہ میرے بندے دور دور سے پراگندہ بال آئے ہوئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں، یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تب بھی میں نے معاف کر دیئے۔ میرے بندو! جاؤ بخشے بخشائے چلے جاؤ۔ تمہارے بھی گناہ معاف ہیں اور جن کی تم سفارش کرو ان کے بھی گناہ معاف ہیں، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطانوں کو کنکریاں مارنے کا حال یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلہ ایک بڑا گناہ جو ہلاک کر دینے والا ہو معاف ہوتا ہے اور قربانی کا بدلہ اللہ کے ہاں تمہارے لیے ذخیرہ ہے اور (احرام کے کھولنے کے وقت) سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اس کے بعد آدمی جب طواف زیارت کرتا ہے تو ایسے حال میں طواف کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا، اور ایک فرشتہ کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ آئندہ از سر نو اعمال کر تیرے پچھلے سب گناہ تو معاف ہو چکے۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر :13566 ، مسند البزار :1082]

622 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((من خرجَ حاجًا فمات ؛ كُتب له أجر الحاج إلى يوم القيامة ؛ ومن خرج معتمرا فمات كتب له أجر المعتمر إلى يوم القيامة ؛ ومن خرج غازيًا فمات ؛ كتب له أجر الغازي إلى يوم القيامة))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو حج کے لیے نکلا اور راستہ میں وفات پا گیا اس کے لیے قیامت تک حج کا ثواب ملتا رہے گا اور جو عمرہ کرنے کے لیے نکلا اور راستہ میں انتقال کر گیا اس کے لیے (بھی) قیامت تک عمرہ کا ثواب ملتا رہے گا اور جو اللہ کی راہ میں غزوہ (جہاد) کرنے کے لیے نکلا اور راستہ میں ہی وفات پا گیا

اسے قیامت تک مجاہد کا ثواب ملتا رہے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أبي يعلى الموصلي :6357/11]

623 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : **بينا رجل واقفٌ مع رسول الله ﷺ بعرفة ، إذ وقع عن راحلته فأَقعَصَتْهُ ، فقال رسول الله ﷺ : ((اغسلوه بماءٍ وسِدرٍ ، وكفِّنوه بثوبيه ، ولا تُخَمِّروا رأسَه ، ولا تُحَنِّطوه ، فإنه يُبعث يوم القيامة مُلَبِّياً))**.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا اچانک وہ اپنی سواری سے گرتے ہی فوت ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو پانی سے اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور اسی دونوں کپڑوں میں اسے دفنا دو، اور اس کا نہ سر ڈھانپو اور نہ خوشبو لگاؤ، کیونکہ اسے قیامت کے دن (اسی حالت) تلبیہ (لبیک لبیک) کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ [صحیح ۔ صحيح البخاري :1267 ، صحيح مسلم :1206]

2-حج اور عمرے میں (دل کھول کر) خرچ کرنے کی ترغیب

624 عن عائشة رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال لها في عمرتها : **((إنَّ لكِ من الأجر على قَدْر نَصَبِكِ ونَفَقَتِكِ))**.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے میرے عمرے کے متعلق فرمایا: تمہیں اجر تمہاری محنت و مشقت اور خرچ کے مطابق ملے گا۔ [صحیح ۔ مستدرك حاكم : 471/1]

3-رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی ترغیب اور فضیلت

625 عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال : جاء ت أم سُلَيم إلى رسولِ اللّهِ ﷺ فقالت: حَجَّ أبو طلحةَ وابنُهُ وتركاني . فقال: ((يا أمَّ سُليم ! عمرةٌ في رمضان ؛ تعدلُ حجةً معي)).

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اوران کے بیٹے نے خودتو (آپ ﷺ کے ساتھ) حج کرلیا لیکن مجھے ساتھ لے کر نہ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

[صحيح لغيره ـ صحيح ابن حبان :3699]

4-انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کرتے ہوئے حج میں عاجزی وانکساری اور لباس وغیرہ میں سادگی کی ترغیب

626 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : حجَّ النبيُّ ﷺ على رَحْلٍ رَثٍّ ، وقطيفةٍ خَلِقةٍ تساوي أربعةَ دراهم ، أولا تساوي ، ثم قال : ((اللهمَّ حجةً لا رياءَ فيها ولا سُمْعةً)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانی کاٹھی اور ایک ایسے پرانے بوسیدہ کھیس (چادر) پر حج کیا جو صرف چار درہم کی قیمت کا تھا بلکہ شاید چار درہم کا بھی نہ تھا اور آپ ﷺ یہ دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ! اس حج کو دکھاوے اور نمود و نمائش سے پاک کر دے۔ [صحيح لغيره۔ جامع الترمذی :327 ، سنن ابن ماجه :2890]

627 عن قدامة بن عبداللّٰه وهو ابن عَمّار ـ قال : رأيتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يرمي الجمرةَ يومَ النحرِ على ناقةٍ صهباءَ لا ضربَ ، ولا طردَ ، ولا : إليک إليک.

سیدنا قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قربانی والے دن (۱۰ ذی الحجہ کو) رمی جمار کرتے

(کنکریاں مارتے) ہوئے دیکھا آپ ﷺ بھورے رنگ کی اونٹنی پر سوار تھے۔ نہ مار دھاڑ تھی نہ ہٹو بچو تھی۔

[حسن ۔ صحیح ابن خزیمة :2878]

628 عن أبي موسى رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((لقد مربا (الرَّوحاءِ) سبعون نبيًا ، فيهم نبيُّ اللّٰهِ موسى ، حفاةً ، عليهم العباءُ ، يَؤُمّونَ بَيتَ اللّٰهِ العتيق))**.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقام ''روحاء'' پر حج بیت اللہ کے لیے ستر انبیاء علیہم السلام کا پیدل گزر ہوا ہے جو چادر اوڑھے ہوئے تھے، ان میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أبی یعلی الموصلی : 7231،4275]

629 عن ابن عمر رضي الله عنهما : **أن رجلا قال لرسول الله ﷺ : مَنِ الحاجُّ ؟ ...... قال : فأَيُّ الحجِّ أفضلُ ؟ قال : ((العَجُّ والثَّجُّ)). قال : وما السبيلُ ؟ قال: ((الزادُ والراحلةُ))**

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حاجی کیسا ہونا چاہیے؟ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بکھرے ہوئے بالوں والا میلا کچیلا ہو) پھر پوچھا حج کونسا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: جس میں خوب (بلند آواز سے تلبیہ پکارا جائے) اور (قربانی) کا خون خوب بہایا جائے، پوچھا سبیل (استطاعت) سے کیا مراد ہے؟ فرمایا سامان سفر، اور سواری۔ [حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجه :2896]

5-احرام اور بلند آواز سے تلبیہ کہنے کی ترغیب

630 عن ابن مسعود رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**تابعوا بين الحجّ والعمرةِ ، فإنهما يَنفيانِ الفقرَ والذنوب ، كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة، وليس للحجة المبرورةِ ثوابٌ إلا الجنة. وما من مؤمن يَظَلُّ يومَه محرمًا إلا غابتِ الشمسُ بذنوبه**)).

سیدنا عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ پے در پے کیا کرو کیونکہ یہ دونوں مفلسی اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسا آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے، اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں اور جو مؤمن احرام کی حالت میں دن گزارتا ہے تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے۔ [**حسن، صحیح** ـ جامع الترمذی :810 ، سنن النسائی: 2631، صحیح ابن خزیمة :2512]

631 عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن رسولِ الله ﷺ قال : ((**ما من مُلبٍّ يُلَبِّي إلا لَبّى ما عن يمينه وشماله عن حجرٍ أو شجرٍ أو مدرٍ ، حتى تنقطع الأرض من ههنا وههنا ؛ عن يمينه و شماله**)).

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو بھی تلبیہ کہنے والا لبیک پکارتا ہے، اس کے دائیں بائیں دونوں طرف زمین کی انتہا تک ہر پتھر، درخت اور اینٹ (ہر چیز) لبیک پکارتی ہے۔''

[**صحیح** .. جامع الترمذی :828 ، سنن ابن ماجه :2921]

632 عن زيد بن خالد الجُهني رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**جاء ني جبرائيلُ فقالَ : مُرْ أصحابَكَ فليرفعوا أصواتَهم بالتلبيةِ ، فإنها من شِعارِ الحجّ**)).

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد (ﷺ)! اپنے ساتھیوں کو حکم دیجیے کہ تلبیہ بلند آواز سے پکارا کریں کیونکہ یہ حج کے شعار (امتیازی اعمال) میں شامل ہے۔'' [**صحیح لغیره**ـ سنن ابن ماجه:2923، صحیح ابن خزیمة: 2628، صحیح ابن حبان: 947، مستدرك حاكم: 1/450]

633 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال:((**ما أهلَّ مُهِلٌّ قط إلا بُشِّرَ ، ولا كَبَّر مُكَبِّرٌ قط إلا بُشِّرَ))**. **قيل يا رسول الله! بالجنة؟ قال: ((نعم))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی تلبیہ کہنے والا بلند آواز سے تلبیہ پکارتا ہے یا تکبیر کہنے والا بلند آواز سے تکبیر کہتا ہے، تو اس کو بشارت وخوش خبری دی جاتی ہے، کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت کی؟ فرمایا: ہاں! ۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط :7775]

6- طواف اور حجر اسود ورکن یمانی کے استلام کی ترغیب اور فضیلت اور مقام ابراہیم اور دخولِ بیت اللہ کی فضیلت کا بیان

634 عن عبدالله بن عبيد بن عمير ؛ أنه سمع أباه يقول لابن عمر: **ما لي لا أراك تستلم إلا هذين الركنين: الحجر الأسود والركن اليماني ؟ فقال ابن عمر : إن أفعل فقد سمعت رسول الله ﷺ يقول:((إن استلامَهما يَحُطُّ الخطايا)). قال : وسمعته يقول: ((ومن طاف أسبوعًا يُحصيه ، وصلى ركعتين ؛ كانَ كعدلِ رقبة)). قال : وسمعته يقول : ((ما رفع رجل قدمًا ولا وضعها ؛ إلا كتب له عشر حسنات ، وحطّ عنه عشر سيئات ، ورفع له عشر درجات))**.

سیدنا عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ یہ کیا بات ہے میں دیکھا ہوں آپ ہمیشہ انہی دونوں رکنوں کا استلام کرتے ہیں حجر اسود اور رکن یمانی کا؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو (اس میں تعجب کی کون سے بات ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ان دونوں کا استلام خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور (سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما نے) فرمایا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ جو شخص طواف کے سات چکر پورے کرے اور (ہر طواف کے بعد) دو رکعت نماز ادا کرے تو (یہ عمل) ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا، اور یہ (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے بھی سنا کہ (حج کے اعمال وارکان ادا کرتے ہوئے) آدمی

جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے اس کے لیے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ [صحيح لغيره۔ مسند أحمد :3/2، جامع الترمذى :959]

635 حدیث نبوی عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ في الحَجَر : ((**والله لَيبعَثَنَّهُ الله يومَ القيامةِ له عينان يبصر بهما ، ولسانٌ ينطق به ، يشهد على من استلمه بحق**)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ استلام کیا ہوگا۔

[صحيح ـ جامع الترمذى :961 ، صحيح ابن خزيمة : 2735، صحيح ابن حبان :3712]

7- عشرہ ذی الحجہ میں اعمالِ صالحہ کرنے کی ترغیب وفضیلت

636 حدیث نبوی عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما من أيامٍ العملُ الصالحُ فيها أحبُّ إلى الله عزوجل من هذه الأيامِ . يعني أيامَ العشرِ**)). **قالوا: يا رسولَ الله ! ولا الجهادُ في سبيلِ الله؟ قال: ((ولا الجهادُ في سبيلِ الله ؛ إلا رجلٌ خرجَ بنفسه وماله ، ثم لم يرجعُ من ذلكَ بشيءٍ))**.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی دن ایسے نہیں جن میں کیا ہوا عمل اللہ کو ان دنوں (میں کیے ہوئے عمل) سے زیادہ محبوب ہو۔'' یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں! مگر جو شخص اپنی جان اور اپنا مال لے کر (جہاد میں) نکلا، پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ آیا۔''

[صحيح۔ صحيح البخارى :969 ، سنن ابن ماجه :1727]

8- عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کی ترغیب اور یوم عرفہ کی فضیلت

637 عن سفيان الثوري عن الزبير بن عدي عن أنس بن مالك قال: **وقفَ النبيُّ ﷺ (عرفات) وقد كادت الشمسُ أن تؤوبَ ، فقال: ((يا بلال ! أنصِتْ لي الناسَ)). فقام بلال، فقال: أنْصِتُوا لرسولِ اللّٰه ﷺ ، فأنصتَ الناسُ ، فقال : ((معاشرَ الناسِ ! أتاني جبرائيل آنفاً ، فأقرأني من ربي السلامَ ، وقال: إنَّ اللّٰه عزوجل غفرَ لأهلِ عرفاتٍ ، وأهل المَشْعَر ، وضَمِنَ عنهم التبعاتِ)). فقام عمرُ بنُ الخطاب فقال: يا رسول اللّٰه ! هذا لنا خاصة؟ قال: ((هذا لكم، ولمن أتى من بعدِكم إلى يوم القيامة)). فقال عمر بن الخطاب : كثُرَ خيرُ اللّٰه وطابَ)).**

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرفات میں وقوف فرمایا، سورج غروب ہونے کے قریب تھا ارشاد فرمایا: اے بلال! لوگوں کو خاموش کراؤ۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا رسول اللہ ﷺ (کا ارشاد سننے) کے لیے خاموش ہو جاؤ سب لوگ خاموش ہو گئے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام آئے تھے میرے رب کا سلام مجھے کہہ گئے اور فرما گئے کہ اللہ تعالیٰ نے عرفات اور مشعر حرام (مزدلفہ) والوں کی مغفرت کر دی اور ان کی طرف سے حقوق کی ادائیگی کی ضمانت لے لی، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے؟ ارشاد فرمایا تمہارے لیے (بھی) اور قیامت تک جو تمہارے بعد آئیں گے ان سب کے لیے ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بولے اللہ کی مہربانی اور خیر بہت زیادہ ہوگئی اور بہت اچھی ہوگئی۔

[صحيح لغيره۔ ابن المبارك : ، الصحيحة :1624]

638 عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ قال : **((ما من يومٍ أكثرُ يُعتِق اللّٰه فيه عبيدًا من النار مِن يوم عرفة، وإنه ليدنو، ثم يباهي بهم الملائكة فيقول : ما أراد هؤلاء ؟** وفي روايةٍ: **اشهدوا ملائكتي أني قد غفرت لهم)).**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن بندوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ (بندوں کے) قریب ہوتا ہے، پھر اور قریب ہوتا ہے، پھر ان کی وجہ سے

فرشتوں کے سامنے اظہار فخر فرماتا ہے اور کہتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟'' ایک روایت میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ میں نے ان (سب حجاج) کو معاف کر دیا۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح مسلم :1348 ، سنن النسائی: 3003، سنن ابن ماجہ :3014]

9-جمرات کو کنکریاں مارنے کی ترغیب

639 (عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنھما قال قال رسول اللّٰہ ﷺ) :**وإذا رمى الجمار لا يدري أحد ماله حتى يُوفاه يوم القيامة ››**.وفی روایۃٍ: **‹‹ وأما رميُک الجمارَ ؛ فلکَ بکلِّ حصاةٍ رَمَيْتَها تكفيرُ كبيرةٍ من الموبقات ››**.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاجی جمرات کی رمی کرتا ہے (کنکریاں مارتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اجر و انعام اس کو ملنے والا ہے تم اس کا ادراک اور صحیح اندازہ اس وقت تک کر ہی نہیں سکتے جب تک قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو پورا پورا عطا نہ فرما دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تیرا جمرات کو کنکریاں مارنا (ایسا عمل ہے کہ) ہر کنکری کے بدلے ایک ہلاک کر دینے والا (کبیرہ) تیرا گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔

[صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر:13566، مسند البزار :1082]

640 (عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما) قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : **‹‹ إذا رميتَ الجِمارَ ؛ كان لک نورًا يومَ القيامةِ ››**.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا یہ کنکریاں مارنا قیامت کے دن نور کا باعث ہوگا۔ [حسن، صحیح ۔ مسند البزار :1140]

10- منیٰ میں سر منڈوانے کی ترغیب

641 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**اللهم اغفر للمحَلِّقين**)). **قالوا : يا رسولَ اللّٰه! وللمقصِّرين. قال: ((اللهم اغفر للمحلِّقين)). قالوا: يا رسول اللّٰه ! وللمقصِّرين. قال: ((اللهم اغفر للمحلِّقين)). قالوا: يا رسول اللّٰه ! وللمقصِّرين. قال: ((وللمقصِّرين)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (حجۃ الوداع میں) دعا کی: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے پھر کہا، اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی، آپ ﷺ نے پھر دعا کی، اے اللہ! سر منڈانے والوں کی مغفرت فرما، لوگوں نے (پھر تیسری بار بھی) کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بال کتروانے والوں کی بھی۔ آپ ﷺ نے (چوتھی بار) فرمایا اور بال کتروانے والوں کی بھی۔

[صحيح ـ صحيح البخاری :1728 ، صحيح مسلم :1302]

11- آبِ زم زم پینے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

642 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((خير ماءٍ على وجه الأرض ماءُ زَمزم ، فيه طعامُ الطُّعم ، وشفاء السُّقم ، وشرُّ ماءٍ على وجه الأرض ماءٌ بوادي (بَرَهوت) ، بقبة ب(حضر موت) ، كرِجلِ الجراد ، تُصبح تَندفق، وتمسي لا بَلالَ فيها)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین کا بہترین پانی زمزم کا پانی ہے، یہ بھوکے کا کھانا بھی ہے اور بیمار کے لیے دوا بھی، اور روئے زمین کا بدترین پانی ''حضر موت (ایک جگہ کا نام ہے)'' کی وادی ''برہوت'' کے ایک گنبد میں (ایک کنویں کا) ہے، ٹڈی دل کی طرح ایک دم آتا ہے صبح دیکھئے تو فوارے چھوٹ رہے ہیں اور شام ہوتے ہوتے ذرا تری کا نشان تک بھی نہیں۔ [حسن۔ طبرانی فی الکبیر :11167]

643 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((ماء زمزم لما شرب له ......)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آبِ زمزم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے اسی میں مفید ہے۔ [حسن لغیرہ۔ سنن الدارقطنی : 289/2، مستدرك حاكم: 473/1]

12-حج کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے پر وعید اور عورت کے لیے فریضہ حج ادا کرنے کے بعد گھر میں بیٹھے رہنے کا بیان

644 حدیث نبوی عن حذيفة عن النبي ﷺ قال: ((**الإسلام ثمانية أسهم: الإسلام سهمٌ، والصلاة سهمٌ، والزكاةُ سهمٌ، [والصوم سهمٌ]، وحج البيت سهمٌ، والأمرُ بالمعروفِ سهمٌ، والنهي عن المنكر سهمٌ، والجهاد في سبيل الله سهمٌ، وقد خاب من لا سهم له**)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ ① قبولِ اسلام ② نماز ③ زکوٰۃ ④ روزہ ⑤ بیت اللہ کا حج ⑥ نیکی کا حکم دینا ⑦ برائی سے روکنا ⑧ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد۔ اور یقیناً وہ شخص ناکام اور نامراد ہوگیا جس کے لیے (ان میں سے کوئی ایک بھی) حصہ نہ ہوا۔ [حسن لغیرہ۔ مسند البزار: 875]

645 حدیث نبوی عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**يقول الله عزوجل؛ إن عبدًا صَححتُ له جسمه، ووسَّعتُ عليه في المعيشة، تمضي عليه خمسة أعوام لا يَفِدُ إليَّ؛ لمحروم**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ جو بندہ ایسا ہو کہ میں نے اس کو صحت عطا کر رکھی ہو اور اس کی روزی میں وسعت دے رکھی ہو اور اس کے اوپر پانچ سال ایسے گزر جائیں کہ وہ میرے (گھر بیت اللہ الحرام) میں حاضر نہ ہو وہ ضرور محروم ہے۔

[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 3695، بیهقی فی السنن الکبریٰ: 3703]

646 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ **أن النبي ﷺ قال لنسائه عام حجة الوداع: ((هذه، ثم ظهورَ الحُصُر)). قال: وكن كلُّهن يحججن إلا زينبَ بنت جَحشٍ وسَودةَ بنت زمعة، وكانتا تقولان: والله لا تُحَرِّكُنا دابةٌ بعد إذ سمعنا ذلك من النبي ﷺ**. وقال إسحاق في حديثه: ((**قالتا: والله لا تحركنا دابةٌ بعد قولِ رسول الله ﷺ: هذه ثم ظهورَ الحصُر**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا

''بس یہ حج ہو گیا، اس کے بعد اپنے گھروں میں چٹائی کے فرشوں کی ہو رہنا'' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اس کے بعد) سب حج کو جاتی تھیں سوائے زینب بنت جحش اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے یہ دونوں کہا کرتی تھیں اللہ کی قسم! ہماری سواری ہمیں کہیں نہیں لے جاسکتی جب کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن لیا۔

[حسن ، صحيح۔ مسند أحمد : 324/6، مسند أبي يعلى الموصلى :1444، 7154]

13- مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی، بیت المقدس اور مسجدِ قباء میں نماز پڑھنے کی ترغیب

647 عن جَابرٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**صلاةٌ في مسجدي ، أفضل من ألفِ صلاةٍ فيما سواه ؛ إلا المسجدَ الحرام ، وصلاةٌ في المسجد الحرامِ ، أَفضلُ من مئةِ اَلْفِ صلاةٍ فيما سواه**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز دوسری (عام) مساجد میں پڑھی جانے والی نمازوں کے مقابلہ میں ہزار درجہ افضل ہے، علاوہ مسجد حرام کے اور مسجد حرام (بیت اللہ) کی ایک نماز دوسری (عام) مسجدوں میں پڑھی جانے والی نمازوں سے ایک لاکھ درجہ افضل ہے۔

[صحيح۔ مسند أحمد: 334/3، سنن ابن ماجه :1406]

648 عن أبي سعيد رضي الله عنه قال : **دخلتُ على رسول الله ﷺ في بيتِ بعضِ نسائه فقلت : يا رسولَ الله ! أيُّ المسجدين الذي أُسِّسَ على التقوى ؟ فأخذ كفاً من حصى فضرب به الأرض. ثم قال: ((هو مسجدُكم هذا)). لمسجدِ المدينةِ .**

ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک زوجہ کے گھر حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مساجد میں سے وہ کونسی مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریوں سے بھری مٹھی زمین پر مار کر فرمایا وہ تمہاری یہ مسجد ہے یعنی مسجد نبوی ہے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم : 1398، جامع الترمذی : 3099، سنن النسائی :697]

649 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن رسول الله ﷺ قال: ((**لما فرغ سليمانُ بن داودَ**

عليهما السلام من بناءِ بيتِ المقدسِ ، سأل الله عزَّوجلَّ ثلا ثاً : أَن يعطيهُ حكماً يصادف حكمه ، ومُلكاً لا ينبغي لأحدٍ من بعده ، وأنه لا يأتي هذا المسجدَ أحدٌ لا يريد إلا الصلاةَ فيه ؛ إلا خرجَ من ذنوبه كيومِ ولدتهُ أمُّه ››. فقال رسول الله ﷺ: ‹‹ أما ثِنتَينِ فقد أُعطيَهما ، وأرجو أن يكون قد أُعطي الثالثة ››.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب سیدنا سلیمان بن داؤد علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انھوں نے اللہ سے تین چیزیں مانگیں: ایسا فیصلہ جو اللہ کے فیصلے کے مطابق ہو اور ایسی بادشاہت جو ان کے بعد کسی کے شایاں نہ ہو اور جو شخص بھی اس مسجد میں صرف نماز کی نیت سے آئے وہ گناہوں سے اسی طرح پاک صاف ہو جائے جس طرح اس دن (گناہوں سے پاک) تھا جب اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو چیزیں تو انھیں مل چکیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری بھی مل ہی گئی ہے۔'' [صحیح۔ مسند أحمد : 176/2، سنن النسائی:693، سنن ابن ماجه : 1408، صحیح ابن خزیمة: 1334، صحیح ابن حبان : 1633، مستدرك حاكم: 30/1]

650 حدیث عن سهل بن حنيف رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **‹‹ من تَطَهَّر في بيته ، ثم أَتى مسجدَ قباء، فصلى فيه صلاةً ، كان له كأَجر عمرة ››**. وفي رواية **‹‹ أَنَّ رسولَ الله ﷺ كان يأتي مسجدَ قباءَ كلَّ سبتٍ راكباً و ماشياً ، وكان عبدالله يفعله ››.**

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے، پھر مسجد قباء میں آئے اور اس میں ایک نماز پڑھے تو اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ہر ہفتے اہتمام سے مسجد قباء کبھی پیدل تو کبھی سوار ہو کر تشریف لے جاتے اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس طرح کیا کرتے تھے۔ [صحیح ۔ مسند أحمد : 487/3، سنن ابن ماجه : 1412، مستدرك حاكم:12/3]

14- مرتے دم تک مدینہ میں رہنے کی ترغیب مدینہ منورہ، احد پہاڑ اور وادیِ عقیق کی فضیلت

651 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**لا يصبر على لأواءِ المدينةِ وشدَّتها أَحدٌ من أُمَّتي ؛ إلا كنتُ له شفيعاً يومَ القيامةِ أو شهيدًا**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا جو بھی شخص مدینہ میں سختی و بھوک پر اور وہاں کی کسی بھی تکلیف و مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

[صحيح ـ صحيح مسلم: 1378]

652 عن أبي سعيد رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**لا يصبر أحد على لأوائها : إلا كنت له شفيعاً أو شهيدًا يوم القيامة إذا كان مسلماً**)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی مدینہ میں سختی و تکلیف و مشقت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے ایمان کی گواہی دوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔

[صحيح ـ صحيح مسلم: 1374]

653 عن سعد رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ يقول: ((**إني أُحرّم ما بين لا بَتَي المدينةِ أن يُقطعَ عِضاهُهَا، أو يُقتلَ صيدُها**)). وقال: ((**المدينةُ خيرٌلهم لو كانوا يعلمون ، لا يدعُها احدٌ رغبة عنها ؛ إلا أبدل الله فيها من هو خير منه ، ولا يثبتُ أحدٌ على لأوائِها وجَهدِها ؛ إلا كنتُ له شفيعاً أو شهيدًا يوم القيامة**)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کی دونوں جانب جو کنکریلی زمین ہے اس کے درمیانی حصہ کو میں اس لحاظ سے حرام قرار دیتا ہوں کہ اس کے خاردار درخت کاٹے جائیں یا اس میں شکار کیا جائے اور آپ ﷺ نے (یہ بھی ارشاد) فرمایا کہ مدینہ اہلِ ایمان کے قیام کے لیے بہترین جگہ ہے اگر وہ اس کی خوبیوں کو

جائیں (تو یہاں کا قیام نہ چھوڑیں) اور جو شخص یہاں کے قیام کو اس سے بددل (بے رغبت) ہو کر چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر شخص کو یہاں بھیج دے گا اور جو شخص مدینہ منورہ کے قیام کی مشکلات کو برداشت کر کے یہاں قیام کرے گا میں قیامت کے دن اس کا سفارشی یا گواہ بنوں گا۔ [صحيح ۔ صحيح مسلم: 1363]

654 عن أبي أُسَيد الساعدي رضي الله عنه قال : **كنا مع رسولِ اللّٰه ﷺ على قبرِ حمزةَ بنِ عبدِ المطلب، فجعلوا يَجرون النَّمِرة على وجهه ؛ فتنكشفُ قدماه ، ويجرونها على قدميه ؛ فينكشفُ وجهُه، فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((اجعلوها على وجهه ، واجعلوا على قدميه من هذا الشجر)). قال: فرفعَ رسولُ اللّٰه ﷺ رأسَه فإذا أصحابُهُ يبكون ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((إنه يأتي على الناس زمانٌ يخرجون إلى الأرياف، فيصيبون منها مطعماً وملبساً ومركباً ، أو قال : مراكب ، فيكتبون إلى أهليهم : هَلُمَّ إلينا ، فإنكم بأرض حجاز جَدوبة ، والمدينةُ خيرٌ لهم لو كانوا يعلمون)).**

سیدنا ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی قبر پر تھے اور ان کا کفن صرف ایک چھوٹی سی چادر تھی جو بدن پر بھی پوری نہ آتی تھی، جب اس سے ان کے چہرہ کو ڈھانکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور جب پاؤں پر کھینچی جاتی تو چہرہ کھل جاتا، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ چادر کو منہ کی طرف کر دو اور پاؤں پر درخت کے پتے ڈال دو، جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو (دیکھا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو رہے ہیں تو (اس موقع پر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ سرسبز و شاداب زمینوں کی طرف نکلیں گے وہاں جا کر کھانے اور پہننے کو خوب ملے گا، کثرت سے سواریاں ملیں گی، تو اپنے گھر والوں کو لکھیں گے کہ تم حجاز کی قحط زدہ زمین میں پڑے ہو، یہاں آ جاؤ، حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے، کاش وہ جانتے۔

[حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الکبیر: 2940،3986]

655 عن امرأةٍ يتيمةٍ كانت عند رسول اللّٰه ﷺ من ثقيف ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال : **((من استطاعَ منكم أن يموتَ بالمدينةِ فليمتْ ، فإنه من ماتَ بها ؛ كنتُ له شهيداً أو شفيعاً يوم القيامة)).**

قبیلہ ثقیف کی ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ مدینہ

طیبہ میں فوت ہوا سے چاہیے کہ وہیں فوت ہو اس لیے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں فوت ہوگا۔

[حسن، صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر: 823]

656 حدیث نبوی عن أنس رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**اللهم اجعلْ بالمدينةِ ضِعفَيْ ما جعلتَ بمكةَ من البركةِ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! مدینہ میں مکہ سے اپنی دوگنی رحمت کا نزول فرما۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 1885، صحیح مسلم: 1369]

657 حدیث نبوی عن عبدالله ابن عمرو بن العاص عن رسول الله ﷺ قال: أن النبي ﷺ قال: ((**لا تشدُّ الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد : مسجدي هذا، والمسجدِ الحرام، والمسجدِ الأقصى**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کجاوے کس کر سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔ مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔''

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 1197، صحیح مسلم: 3325]

15-اہلِ مدینہ کو خوف زدہ کرنے اور ان کے ساتھ برے سلوک کا ارادہ کرنے پر وعید

658 حدیث نبوی: عن سعد رضي الله عنه قال : سمعت النبي ﷺ يقول : ((**لا يكيدُ أهلَ المدينة أحدٌ ، إلا انماعَ كما يَنْماعُ الملحُ في الماءِ**)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بھی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ مکر کرے گا وہ ایسا پگھلے جیسا پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری : 1877، صحیح مسلم: 1387]

659 حدیث نبوی: عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما : **أن أميرًا من أمراءِ الفتنةِ قدمَ المدينةَ ، وكان قد ذهبَ بَصرُ جابر ، فقيل لجابر : لو تنحيتَ عنه ، فخرج يمشي بين ابنيه ، فانكَبَّ ، فقال : تَعِسَ من أخافَ رسولَ اللهِ** ﷺ . **فقال ابناه أو أحدهُما : يا أبتاه ! وكيف ((أخافَ رسولَ الله)) وقد مات ؟ فقال : سمعتُ رسولَ الله** ﷺ **يقول : ((من أخاف أهل المدينة ، فقد أخاف ما بين جنبيَّ))**.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتنے والے امیروں میں سے ایک امیر مدینہ آیا، اس وقت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نابینا ہو چکے تھے تو کسی نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا: اچھا ہے کہ آپ اس (امیر کے راستہ) سے کہیں ایک طرف چلے جائیں (خواہ مخواہ پریشان نہ کرے) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اپنے دو لڑکوں کے درمیان چل دیئے (راستہ میں) ایک جگہ لڑکھڑائے تو فرمایا: برباد ہو جائے وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کو ڈراتا ہے، ان کے صاحبزادے نے پوچھا ابا جان! نبی کریم ﷺ کا وصال ہو چکا ہے رسول اللہ ﷺ کو کوئی شخص کیسے ڈرا سکتا ہے؟ تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کو ڈراتا ہے وہ اس چیز کو ڈراتا ہے جو میرے پہلو کے درمیان ہے (یعنی میرے دل کو)۔

[صحیح ـ مسند أحمد : 55/4]

660 حدیث نبوی: عن السائب بن خلاد رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((**اللهم من ظلمَ أهلَ المدينةِ**

وأخرفَهم ، فَأَخِفْه ، وعليه لعنةُ اللّٰه والملائكةِ والناسِ أجمعين ، ولا يقبلُ اللّٰه منه صرفاً ولا عَدلاً ››.

سیدنا سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: کہ اے اللہ! جو شخص مدینہ والوں پر ظلم کرے یا ان کو ڈرائے تو اس کو ڈرا اور اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت، نہ تو اس کی فرض عبادت قبول ہوگی ورنہ ہی نفل عبادت۔ [صحیح ۔ سنن النسائی فی الکبریٰ : 4266، طبرانی فی الکبیر: 6637]

جہاد کی ترغیب، اہمیت، فضیلت اور مفہوم

غلبہ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کی جانے والی ہر کوشش جہاد کہلاتی وہ خواہ زبان سے ہو، مال سے ہو، جان سے ہو یا قلم سے ہو۔ جہاد کی متعدد اقسام ہیں ان میں سے ایک قسم قتال فی سبیل اللہ بھی ہے جس کی اہمیت اور فضائل درج ذیل ہیں۔

جہاد کی فضیلت:

دین اسلام کی سربلندی، حفاظت اور غلبہ کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍO تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙO يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙO))

''اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچا لے؟ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔'' [صف: 10 تا 12]

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

((اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَO))

''نکل کھڑے ہو جاؤ ہلکے پھلکے ہوتو بھی اور بھاری بھر کم ہوتو بھی، اور اللہ کی راہ میں اپنی مال و جان سے جہاد کرو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔'' [التوبة: 41]

اسلامی سرحدوں کی حفاظت کی فضیلت:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((رباطُ يومٍ في سبيلِ اللّٰه خيرٌ من الدنيا وما عليها، وموضعُ سَوْطِ أحدِكم من الجنة خيرٌ من الدنيا وما عليها، والرَّوحة يروحها العبدُ في سبيلِ اللّٰه أو الغَدوة خيرٌ من الدنيا وما عليها)). اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن سرحدوں کی حفاظت کرنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور جنت میں تمہارے ایک کی کوڑے (چابک) کی جگہ (جو تمھیں جنت میں ملے گی) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ صبح یا شام اللہ کی راہ میں صرف ایک مرتبہ کا جانا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری 2892، صحیح مسلم: 1881، جامع الترمذی: 1664]

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((ثلاثةٌ لا ترى أعينُهم النارَ: عينٌ حرستْ في سبيلِ اللّٰه، وعينٌ بكتْ من خشيةِ اللّٰه، وعين كفَّتْ عن محارمِ اللّٰه)). تین شخص ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی (جہنم میں نہیں جائیں گے) ① وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں چوکیداری کرتی ہے ② وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف و ڈر سے رو پڑی ③ وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رک گئی۔ [حسن لغیرہ ـ طبرانی فی الکبیر: 1003]

راہِ جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو ساز و سامان سے لیس کیا تو گویا اس نے (بذاتِ خود) جہاد کیا اور جس نے غازی کے اہل و عیال کی نگہداشت بہترین طریقہ پر کی تو گویا اس نے بھی جہاد کیا۔

[صحیح ـ صحیح البخاری: 2843، صحیح مسلم: 1895، سنن أبي داود: 2509، جامع الترمذی: 1628]

مجاہد کا مقام ومرتبہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کے لیے نکلا پھر (راستے میں ہی) فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک حج کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جو شخص عمرہ کرنے کے لیے نکلا پھر فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جو شخص جہاد کے لیے نکلا پھر فوت ہو گیا اللہ س کے لیے قیامت تک جہاد کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أبی یعلی الموصلی : 6357،637]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں سو درجے ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ [صحیح ۔ صحیح البخاری : 2790]

قتال فی سبیل اللہ کی اہمیت:

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دوھنے کی مقدار کے برابر جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے اپنے لیے شہادت مانگی پھر وہ فوت ہو گیا یا قتل کر دیا گیا تو یقیناً اس کے لیے شہید کا ثواب ہو گا اور جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی کر دیا گیا یا کوئی حادثہ (مصیبت) پیش آیا تو قیامت والے دن وہ زخم وغیرہ پہلے سے زیادہ بڑا ہو گا اس کا رنگ زعفران کا ہو گا اور خوشبو کستوری کی ہو گی۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 2541، جامع الترمذی : 1654، سنن ابن ماجه : 2792، صحیح ابن حبان : 4599]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا عرض کی گئی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا عرض کی گئی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور (وہ حج جس میں اللہ کی کوئی نافرمانی نہ ہو)۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 26، صحیح مسلم : 83، جامع الترمذی : 1657]

جہاد کی صف کا مقام:

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں (مسلمان کا) صف میں کھڑا ہونا آدمی کی ساٹھ سال کی عبادت سے اللہ کے نزدیک افضل ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاكم : 68/2]

مجاہد اور نصرتِ الٰہی:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اس دوران ایک آدمی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ① اللہ پر ایمان ② اس کے راستے میں جہاد ③ اور حج مبرور جب آدمی واپس لوٹنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر اس سے آسان یہ عمل ہے کھانا کھلانا، نرم بات کرنا، حسن اخلاق سے پیش آنا جب وہ پھر لوٹنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر اس سے آسان یہ عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے متعلق جو بھی فیصلہ فرمایا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو متہم (گلہ شکوہ) نہ کر۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد : 319/5]

جہاد اور اخلاصِ نیت

سیدنا شداد بن الھاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو گیا پھر اس نے کہا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی دیکھ بھال کے بارہ میں ہدایات دیں اور وصیت فرمائی پھر جب انہوں نے غزوہ کیا اور فتح حاصل کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت حاصل کر کے تقسیم فرمائی اور اس شخص کا بھی حصہ نکالا اور اس کا حصہ صحابہ کے پاس رکھوا دیا کیونکہ وہ ان کے مویشی چرانے کے لیے گیا ہوا تھا پس جب وہ واپس آیا تو صحابہ نے اس کو اس کا حصہ دے دیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا تیرا حصہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے دیا چنانچہ اس نے وہ حصہ لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسے لے آیا اور کہنے لگا کہ یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تیرا حصہ ہے جو میں نے نکالا ہے وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اس لیے اختیار نہیں کی بلکہ میں نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اس لیے کی ہے کہ مجھے اس جگہ تیر لگے اور اس نے

اپنی حلق کی طرف تیر کے ساتھ اشارہ کیا پھر میں مرکر جنت میں داخل ہو جاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے سچ کہا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دکھائے گا پھر وہ (صحابہ) کچھ عرصہ ٹھہرے رہے پھر وہ دشمن کیساتھ لڑنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے (وہ دیہاتی بھی ان میں شامل تھا) پھر اسے نبی کریم ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا اسے اس کی بتائی ہوئی جگہ پر تیر لگا ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ ایک آدمی نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ کہا اور اللہ نے اسے سچ کر دکھایا پھر نبی کریم ﷺ نے اسے اُس کے جبے میں کفن دیا پھر آگے بڑھے اس کی نماز جنازہ پڑھی آپ ﷺ سے نماز میں دیگر (دعاؤں کے علاوہ) اس دعا کا اظہار کیا، اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیرے راستے میں مہاجر بن کر نکلا پھر شہید کر دیا گیا میں اس پر گواہ ہوں۔ [صحيح ـ سنن النسائی : 1952]

شہید اور اخروی سفارش

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شہید (قیامت کے دن) اپنے گھر والوں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔

[صحيح لغيره۔ سنن أبي داؤد : 2522، صحيح ابن حبان : 4641]

شہید کے انعامات

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید کو سات خصلتوں سے نوازا جاتا ہے ① خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی شہید کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے ② اسے ایمان کا لباس پہنا دیا جاتا ہے ③ قبر کے عذاب سے بچا لیا جاتا ہے ④ قیامت کی بڑی ہولناکی سے محفوظ ہوگا ⑤ اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ⑥ اور حور عین میں سے بہتر (۷۲) بیویوں سے اس کی شادی کر دی جائے گی ⑦ اور وہ اپنے رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔

[صحيح ـ مسند أحمد : 131/4]

جہاد سے اعراض کا نقصان

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسے حال میں فوت ہوا کہ نہ اس

نے جہاد کیا اور نہ کبھی اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ نفاق کی ایک شاخ پر مرا۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 1910، سنن أبی داؤد : 2502، سنن النسائی : 3097]

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عام عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے۔ [حسن ۔ طبرانی فی الأوسط : 3851]

شہادت کی اقسام

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ① جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے ② جو اپنے خون (حفاظت جان) کی خاطر قتل کیا گیا وہ شہید ہے ③ جو اپنے دین کی خاطر قتل کیا گیا وہ شہید ہے ④ جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔

[صحیح ۔ سنن أبی داؤد : 4772، جامع الترمذی : 1421، سنن ابن ماجه : 2580]

نوٹ:

قتال فی سبیل اللہ میں شہادت کے علاوہ مندرجہ بالا افراد بھی حکماً شہید ہیں تاکہ امت محمدیہ میں شہداء کی کثرت ہو۔ لیکن ان کے احکام اصل شہید کے احکام سے مختلف ہیں۔

1- اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت پر ترغیب وفضیلت

661 عن سهل بن سعد رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**رباطُ يومٍ في سبيلِ الله خيرٌ من الدنيا وما عليها، وموضعُ سَوْطِ أحدِكم من الجنة خيرٌ من الدنيا وما عليها، والرَّوحة يروحها العبدُ في سبيل الله أو الغَدوة خيرٌ من الدنيا وما عليها**)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن سرحدوں کی حفاظت کرنا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ اور جنت میں تمہارے ایک کی کوڑے (چابک) کی جگہ (جو تمھیں جنت میں ملے گی) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے بہتر ہے۔ صبح یا شام اللہ کی راہ میں صرف ایک مرتبہ کا جانا دنیا اور اس کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔

[**صحيح** ـ صحيح البخارى : 2892، صحيح مسلم : 1881، جامع الترمذى:1664]

662 عن فَضالة بن عُبيد رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**كلُّ ميتٍ يختمُ على عملِه إلا المرابط في سبيلِ الله ؛ فإنه يُنمى له عملُه إلى يومِ القيامةِ ، ويؤمَنُ من فتنةِ القبرِ**)). وَفِيْ رِوايةٍ : ((**المجاهدُ مَنْ جاهدَ نفسَه للّٰه عزوجل**)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مرنے والے کا عمل (اس کے مرتے ہی) ختم ہو جاتا ہے مگر (اسلامی سرحد پر حفاظت کرنے والے) مورچہ بند کا عمل قیامت تک کے لیے بڑھتا رہتا ہے اور وہ

عذابِ قبر سے حفظ وامان میں رہتا ہے۔ایک روایت میں کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) (حقیقی) مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کے لیے اپنے نفس سے جہاد کیا۔

[صحیح ـ سنن أبي داؤد : 2500، جامع الترمذی : 1621، مستدرك حاكم : 79/2، صحیح ابن حبان:4624]

663 عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال: ((رباطُ شهرٍ خيرٌ من صيامِ دهرٍ، ومن ماتَ مرابطًا في سبيل الله أمِنَ مِنَ الفزَعِ الأكبرِ، وغُديَ عليه برِزقه، ورِيحَ من الجنة، ويُجرى عليه أجرُ المرابطِ، حتى يبعثَهُ الله عزوجل)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک ماہ سرحد کی حفاظت زمانہ بھر کے روزوں سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرتے کرتے فوت ہوگیا وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہوگیا۔اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے (اسے) صبح وشام زیادہ اور اچھا رزق ملتا رہے گا اور اسے اسلامی سرحد پر حفاظت کا اجر قیامت کے دن زندہ اُٹھائے جانے تک ملتا رہے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی : ، مجمع الزوائد : 9504، صحیح و ضعیف الجامع للألبانی :3479]

664 عن مجاهد عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنه كانَ في الرباطِ ففزعوا إلى الساحلِ، ثم قيلَ : لا بأسَ، فانصرفَ الناسُ وأبو هريرة واقفٌ، فمرّ به إنسانٌ، فقالَ : ما يوقفُك يا أبا هريرة! فقال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((موقفُ ساعةٍ في سبيلِ الله؛ خيرٌ من قيام ليلةِ القدرِ عند الحجر الأسودِ)).

مجاہد رحمہ اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ میں سرحد کی حفاظت کر رہے تھے کہ لوگ پریشان ہوکر ساحل کی طرف بھاگے پھر کہا گیا کوئی خطرہ وخوف نہیں تو لوگ واپس آگئے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہیں کھڑے رہے ایک شخص کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو اس نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! آپ کیسے کھڑے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھڑے ہونا حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے قیام سے بہتر ہے۔ [صحیح ـ صحیح ابن حبان : 4584، بیهقی فی الشعب : 4286]

666 عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((رباطُ يومٍ في سبيلِ الله؛

خيرٌ من ألفِ يومٍ فيما سواه من المنازل)).

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن جہاد کے لیے اسلامی سرحد کا پہرہ دینا میدان جہاد کے علاوہ عام مقامات پر ایک ہزار عام دنوں کے (ثواب وغیرہ) سے بہتر ہے۔[حسن لغیرہ۔ سنن النسائی:3169، جامع الترمذی :1667، صحیح ابن حبان: 4560، مستدرک حاکم : 68/2]

667 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((تَعس عبدُ الدينارِ ، وعبدُ الدرهمِ ، وعبدُ الخميصة، زاد في روايةٍ : وعبد القطيفة ـ إن أُعطِيَ رضيَ ، وإن لم يُعطَ سَخطَ ، تعس وانتكَسَ ، وإذا شِيكَ فلا انتُقِش. طوبى لعبدٍ آخِذٍ بعنان فرسِه في سبيلِ الله ، أشعثَ رأسُه ، مُغبرةٍ قدماه ، إنْ كان في الحِراسةِ كان في الحراسة ، وإنْ كان في الساقةِ كانَ في الساقةِ ، إن استأذن لم يؤذن له ، وإن شَفَعَ لم يُشفَّعْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: دینار کا بندہ درہم کا بندہ خوبصورت کپڑوں کا بندہ ہلاک ہوگیا اور ایک روایت میں الفاظ زائد ہیں اونی چادر کا بندہ ہلاک ہوگیا اگر اسے دیا جاتا ہے تو خوش رہتا ہے نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔ ہلاک ہوگیا ذلیل وخوار ہوگیا اور جس وقت اس کے پاؤں میں کانٹا لگے نہ نکالا جائے خوش نصیب ہے جو اللہ کے راستے میں پراگندہ بال اور خاک آلودہ قدموں کے ساتھ اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہوتا ہے اگر حفاظت ونگرانی کا وقت ہوتا ہے تو حفاظت ونگرانی میں ہوتا ہے اور اگر وہ لشکر کے سب سے پچھلے حصہ میں ہے تو ادھر ہی ہے (لوگوں میں اس کی اہمیت یہ ہے کہ) اگر وہ اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت نہیں ملتی اگر سفارش کرتا ہے تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی۔ [صحیح ـ صحیح البخاری :2886]

668 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : أن رسول الله ﷺ قال: ((مِنْ خيرِ مَعاش الناس لهم رجلٌ مُمْسِكٌ بعنان فرسه في سبيل الله، يطير على مَتنه ، كلما سمع هَيعة أو فَزْعَة طار عليه يبتغي القتلَ أو الموت مظانَّه ، ورجل في غُنَيْمَةٍ في [رأسِ] شَعَفَةٍ من هذه الشِّعاف، أو بطنِ وادٍ من هذه الأودية ، يقيم الصلاة ، ويؤتي الزكاة، ويعبد ربه حتى يأتيه اليقين ، ليس من الناس إلا في خير)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر زندگی والا وہ شخص ہے

جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر نکلتا ہو جب کبھی وہ (دشمن کی طرف سے) کوئی خوفناک آواز سنے یا پریشان کن خبر سنے تو وہ اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر مرنے یا مارنے کے لیے نکل پڑے اور وہ آدمی جو ان چوٹیوں میں سے ایک چوٹی اور ان وادیوں میں سے ایک وادی میں بکریوں کے ریوڑ میں ہو اور نماز قائم کرے اور زکوۃ ادا کرے موت تک اپنے رب کی عبادت کرے یہ شخص بھی سب سے زیادہ بھلائی والا ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 1889]

2-اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ داری اور نگہبانی کرنے کی ترغیب

669 عن معاوية بن حيدة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((ثلاثةٌ لا ترى أعينُهم النارَ : عينٌ حرستْ في سبيلِ الله ، وعينٌ بَكَتْ من خشيةِ الله ، وعين كفَّتْ عن محارمِ الله)).

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی (جہنم میں نہیں جائیں گے) ① وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں چوکیداری کرتی ہے ② وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف و ڈر سے رو پڑی ③ وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رک گئی۔

[حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الکبیر : 1003]

3-اللہ کے راستے میں خرچ کرنے، غازیوں کو ساز وسامان سے لیس کرنے اور ان کے اہل وعیال کی نگہبانی کرنے کی ترغیب

670 عن خريم بن فاتك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**من أنفق نفقةً في سبيلِ الله كُتِبَتْ له بسبعمائةِ ضعفٍ**)).

سیدنا خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوئی چیز خرچ کرتا ہے اسے سات سو گنا زیادہ کر کے لکھ دیا جاتا ہے (پھر اتنا ہی ثواب ملے گا)۔

[صحيح ـ سنن النسائی : 3180، جامع الترمذی:1625]

671 عن زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**من جَهَّزَ غازياً في سبيلِ الله فقد غزا، ومن خَلَفَ غازياً في أهله بخيرٍ فقد غزا**)).

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو ساز وسامان سے لیس کیا تو گویا اس نے (بذاتِ خود) جہاد کیا اور جس نے غازی کے اہل وعیال کی نگہداشت بہترین طریقہ پر کی تو گویا اس نے بھی جہاد کیا۔

[صحيح ـ صحيح البخاری : 2843، صحيح مسلم : 1895، سنن أبی داؤد : 2509، جامع الترمذی : 1628]

672 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**أفضلُ الصدقاتِ ظِلُّ فسطاطٍ في سبيلِ الله، ومِنْحَةُ خادمٍ في سبيلِ الله، أو طروقةُ فحلٍ في سبيلِ الله**)).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین صدقہ اللہ کے راستے میں خیمہ کا سایہ فراہم کرنا ہے اور اللہ کے راستے میں خادم دینا ہے یا نوجوان اونٹنی دینا ہے۔ [حسن ـ جامع الترمذی : 1627]

4- جہاد کے لیے بغیر ریاء اور شہرت کے گھوڑا پالنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت اور ترغیب کا بیان اور گھوڑے کی پیشانی کے بال کاٹنے کی ممانعت کیونکہ اس میں خیر و برکت ہے

673 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من احتبس فرساً في سبيل الله إيماناً بالله وتصديقاً بوعده ؛ فانّ شِبَعَه ورِيَّه وروثَه وبولَه في ميزانِه يومَ القيامةِ . يعني حسنات)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے گھوڑا پالا تو اس کا پیٹ بھرنا اور پانی سے سیراب ہونا اور اس کی لید اور پیشاب (تک سب کچھ) قیامت کے دن (اعمال کے) میزان میں رکھے جائیں گے یعنی نیکیاں ہوں گی۔

[صحيح ـ صحيح البخاری : 2853، سنن النسائی : 3582]

674 عن رجل من الأنصار رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((الخيلُ ثلاثةٌ : فرسٌ يرتبطُه الرجلُ في سبيلِ الله عزوجل، فثمنه أجرٌ ، وركوبُه أجرٌ ، وعاريتُه أجرٌ ، [وعَلَفُه أجرٌ] . وفرسٌ يغالِقُ عليه الرجلُ ويراهِنُ ، فثمنُه وزرٌ، [وعَلَفُه وزرٌ] ، وركوبُه وزرٌ. وفرسٌ للبِطنةِ ، فعسى أنْ يكونَ سداداً من الفقرِ إنْ شاءَ الله)).

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہیں ① وہ جسے مسلمان شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے پالے تو اس کی قیمت بھی ثواب ہے اور اس پر سواری بھی ثواب کا باعث ہوگی اور اس کو عاریۃً (ضرورت کے لیے کسی کو) دینا بھی ثواب ہے ② وہ گھوڑا جس پر جوئے بازی کی جائے (شرط لگائی جائے) اور جس پر گروی کا معاملہ کیا جائے تو اس کی (جوئے کی) رقم بھی گناہ کا باعث ہے اور اس کی سواری بھی گناہ ہے ③ وہ گھوڑا جو پیٹ بھرنے کے لیے (ذریعہ معاش) ہے تو امید ہے کہ اس سے فقر و فاقہ کی روک تھام ہو جائے گی ان شاء اللہ۔ [صحيح ـ مسند أحمد : 69/4]

675 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**الخيرُ معقودٌ بنواصي الخيلِ إلى يومِ القيامةِ، ومَثَلُ المنُفِقِ عليها كالمتكفِّفِ بالصدقةِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت تک گھوڑے کی پیشانی میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے اس پر خرچ کرنے والے کی مثال کھلے ہاتھ سے خرچ کرنے والے (صدقہ و خیرات کرنے والے) کی طرح ہے۔ [صحیح ۔ مسند أبی یعلی الموصلی: 2641، طبرانی فی الأوسط : 2090]

676 عن جرير رضي الله عنه قال: **رأيتُ رسولَ الله ﷺ يلوي ناصيةَ فرَسٍ باصبَعِه وهو يقولُ : ((الخيلُ معقودٌ في نواصيها الخيرُ إلى يومِ القيامةِ : الأجرُ والغنيمة))**.

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلی سے گھوڑے کی پیشانی کے بال موڑتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ قیامت تک گھوڑے کی پیشانی میں اجر و ثواب اور غنیمت رکھ دی گئی ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 1872، سنن النسائی : 3572]

5-غازی اور سرحد پر حفاظت کرنے والے کے لیے نیک عمل کثرت سے کرنے کی ترغیب خصوصاً روزہ وغیرہ

677 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**من صامَ يوماً في سبيل اللّٰهِ ؛ جعلَ اللّٰهُ بينه وبينَ النارِ خندقاً كما بين السماءِ والأرضِ**)).

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے راستہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلہ کے برابر بنا دے گا۔

[حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الأوسط : 3598]

6-اللہ کے راستے میں صبح وشام آنے جانے کی ترغیب، اللہ کے راستے میں چلنے اور غبار آلود ہونے اور اس میں خوف کرنے (خطرہ مول لینے) کی فضیلت کا بیان

678 عن أنس بن مالك رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((لَغدوةٌ في سبيلِ الله أو روحةٌ ، خيرٌ من الدنيا وما فيها، ولَقابُ قوسِ أحدِكم من الجنةِ ، أو موضع قيد ـ يعني سوطه ـ خيرٌ من الدنيا وما فيها، ولو أن امرأةً من أهلِ الجنةِ اطَّلعت إلى أهلِ الأرض لأضاء ت ما بينهما، ولملأ ته ريحاً ، ولنصيفها على رأسها خيرٌ من الدنيا وما فيها)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں ایک بار صبح وشام جانا اور آنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے ایک کے کوڑے کی مقدار کے برابر ملنے والی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی ایک عورت (حور) زمین پر جھانکے تو زمین اور آسمان کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور اسے خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری : 2796، صحیح مسلم : 1880]

679 عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((الغازي في سبيلِ الله ، والحاجُ إلى بيتِ الله، والمعتمرُ وفدُ الله، دعاهم فأجابوه)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرنے والا یہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا انھوں نے اسے قبول کیا (ان کی دعا قبول ہوگی)۔ [حسن لغیرہ ـ سنن ابن ماجہ : 2893، صحیح ابن حبان : 9594]

680 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من خرجَ حاجاً فماتَ ؛ كتبَ الله له أجرَ الحاجِّ إلى يومِ القيامةِ ، ومن خرجَ معتمرًا فماتَ ، كتبَ الله له أجرَ المعتمرِ إلى يومِ القيامةِ ، ومن خرجَ غازياً فماتَ ، كتبَ الله له أجرَ الغازي إلى يومِ القيامة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کے لیے نکلا پھر (راستے میں ہی) فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک حج کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جو شخص عمرہ کرنے کے لیے نکلا پھر فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے اور جو شخص جہاد کے لیے نکلا پھر فوت ہو گیا اللہ اس کے لیے قیامت تک جہاد کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أبی یعلی الموصلی : 6357، 637]

681 حدیث عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: **عهد إلينا رسول الله ﷺ في: ((خمس من فعلَ واحدةً منهن كان ضامناً على الله عزوجل : من عادَ مريضاً ، أو خرجَ مع جنازةٍ ، أو خرجَ غازياً في سبيلِ الله، أو دخلَ على إمامٍ يريدُ بذلك تعزيرَه وتوقيرَه ، أو قعدَ في بيتِه فَسَلِمَ ، وسلِمَ الناسُ منه)).**

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کا عہد لیا جو شخص ان میں سے ایک بھی کر لے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہو جائے گا ① جس نے مریض کی بیمار پرسی کی ② جنازہ کے ساتھ نکلا ③ اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا ④ امام (حکمران) کے پاس بطور ادب اور اس کی عزت و احترام کرنے آیا ⑤ گھر میں بیٹھا خود بھی (لوگوں کے شر سے) محفوظ ہو گیا اور لوگ بھی اس سے محفوظ ہو گئے۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد : 241/5، مسند البزار : 1649، صحیح ابن حبان: 373]

682 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: **((لا يلجُ النارَ رجلٌ بكى من خشيةِ الله، حتى يعود اللبنُ في الضرعِ ، ولا يجتمعُ غبارٌ في سبيلِ الله ودخانُ جهنمَ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا جب تک دودھ تھنوں میں واپس نہ چلا جائے اور اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی : 1632]

683 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: **((لا يجتمعانِ في النارِ اجتماعاً يضرُّ أحدُهما الآخرَ؛ مسلمٌ قتلَ كافرًا ثم سدّدَ المسلمُ وقاربَ ، ولا يجتمعان في جوفِ عبدٍ ؛ غبارٌ في سبيل الله ودخانُ جهنمَ، ولا يجتمعانِ في قلبِ عبدٍ ؛ الايمانُ والشحُّ)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں دو آدمی اس طرح جمع نہیں ہو سکتے کہ ایک دوسرے کو تکلیف پہنچائے مسلمان جس نے کافر کو قتل کیا ہو پھر مسلمان ٹھیک ٹھیک چلتا رہا اور کسی بندے کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے اور کسی بندے کے دل میں ایمان اور بخیلی جمع نہیں ہو سکتے۔

[حسن ـ سنن النسائی : 3109، مستدرك حاكم : 72/2]

684 عن عمرو بن قيس الكندي قال: **كنا مع أبي الدرداء منصرفين من (الصائفةِ) ، فقال : يا أيها الناس! اجتمِعوا ، سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((من اغبرتْ قد ماه في سبيلِ الله ؛ حرَّمَ الله سائرَ جسدِه على النارِ)).**

سیدنا عمرو بن قیس کندی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب ہم صائفہ جگہ سے واپس آ رہے تھے تو انھوں نے فرمایا لوگو جمع ہو جاؤ (پھر یہ حدیث بیان کی کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے تو اللہ اس کے تمام جسم پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط : 5529]

7-اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہادت مانگنے کی ترغیب

685 حدیث عن سهل بن حنيف رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**من سأَلَ اللّٰه تعالى الشهادةَ بِصدْقٍ ؛ بلَّغه اللّٰهُ منازلَ الشهداءِ ، وإن ماتَ على فراشِه**)).

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے پر پہنچا دیتا ہے اگر چہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔

[صحیح۔سنن أبی داؤد :1520، صحیح مسلم:1909، سنن النسائی :362،جامع الترمذی:1653، سنن ابن ماجه : 2797]

686 حدیث عن معاذ بن جبل رضي الله عنه ؛ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: ((**مَنْ قاتلَ في سبيلِ اللّٰه فُواقَ ناقةٍ ؛ فقدْ وجبتْ له الجنةُ ، ومن سألَ اللّٰه القتلَ من نفسِه صادقاً ثم ماتَ أو قُتِلَ ؛ فانَّ له أجرَ شهيدٍ ، ومَنْ جُرِحَ جرحًا في سبيلِ اللّٰه أو نُكِبَ نَكبةً ؛ فانها تجيء يومَ القيامةِ كأغزر ما كانتْ ، لونُها لونُ الزعفران، وريحها ريحُ المسكِ**)) .

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے اللہ کے راستے میں اونٹنی کا دودھ دوہنے کی مقدار کے برابر جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے اپنے لیے شہادت مانگی پھر وہ فوت ہوگیا یا قتل کر دیا گیا تو یقیناً اس کے لیے شہید کا ثواب ہوگا اور جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی کر دیا گیا یا کوئی حادثہ (مصیبت) پیش آیا تو قیامت والے دن وہ زخم وغیرہ پہلے سے زیادہ بڑا ہوگا اس کا رنگ زعفران کا ہوگا اور خوشبو کستوری کی ہوگی۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 2541، جامع الترمذی : 1654، سنن ابن ماجه : 2792، صحیح ابن حبان : 4599]

8-اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر اندازی کرنے اور اسے سیکھنے کی ترغیب اور اسے سیکھنے کے بعد غفلت کرتے ہوئے چھوڑنے پر وعید

687 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ وهو على المنبر يقول : ((﴿ **وأعِدُّوا لهم ما استطعتُم من قوةٍ ومن رباطِ الخيلِ** ﴾ **: ألا إنَّ القوةَ الرَّمْيُ ، ألا إنّ القوةَ الرَّمْيُ ، ألا إنَّ القوةَ الرَّمْيُ**)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا (تم ان کے لیے اپنی مقدور بھر قوت کے ساتھ تیاری کرو) خبردار قوت تیر اندازی ہے خبردار قوت تیر اندازی خبردار قوت تیر اندازی ہے۔ [صحيح - صحيح مسلم : 1917]

688 عن عطاء بن أبي رباح قال: **رأيتُ جابرَ بنَ عبدالله وجابرَ بن عمير الأنصاري يرميان ، فملَّ أحدُهما فجلسَ ، فقالَ له الآخرُ : كسلتَ ؟ سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: ((كلُّ شيءٍ ليسَ من ذكرِ الله عزوجل فهو لهوٌ أو سهوٌ ، إلا أربعُ خصالٍ : مشيُ الرجل بين الغَرَضين ، وتأديبُه فرسَه ، وملاعبتُه أهلَه، وتعليمُ السباحَة))**.

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ اور جابر بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہم کو تیر اندازی کرتے دیکھا ان میں سے ایک صاحب تھک کر بیٹھ گئے تو اسے دوسرے نے کہا کیا تم سست ہو گئے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اللہ کے ذکر کے سوا جو کچھ ہے وہ سب دل کا بھلاوا اور بھول ہے سوائے چار کاموں کے ① مسلمان کا دو سرحدوں کے درمیان چلنا ② اپنے گھوڑے کو سدھانا و تربیت دینا ③ اپنی بیوی سے ہنسی مذاق کرنا ④ تیر اکی سیکھنا اور سکھانا۔ [صحيح - طبرانی فی الكبير : 8147، 1785]

689 عن عمرو بن عبسة رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: **((من شاب شيبةً في الإسلام، كانتْ له نورًا يوم القيامةِ، ومن رمى بسهمٍ في سبيلِ الله، فبلغ به العدوَّ أولم يبلغْ ؛ كان له كعتقِ**

رقبةٍ، ومن أعتق رقبةً مؤمنةً ؛ كانت فداءه من النار عضوًا بعضو ››.

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا اس کے لیے (یہ بڑھاپا) قیامت کے دن نور ہوگا اور جس نے اللہ کے راستے میں تیر پھینکا وہ دشمن کو لگا یا نہ لگا تو اس کا ثواب گردن آزاد کرنے کے برابر ہے اور جس نے مومن کی گردن آزاد کی تو اس کا ایک ایک عضو اس کے ایک ایک کے بدلے جہنم کی آگ سے آزاد ہو جائے گا۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن النسائی : 3142]

690 عن كعب بن مرة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ‹‹ **مَنْ بلغَ العدوَّ بسهمٍ ؛ رفعَ اللّٰه له درجةً ››. فقال له عبدالرحمن بن النَّحّام: وما الدرجةُ يا رسولَ اللّٰه! قال: ‹‹ أما إنها ليست بعتبة أمِّك! مابين الدرجتين مئةُ عام ››.**

سیدنا کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جس کا تیر دشمن تک پہنچا تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ بلند فرما دیتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبدالرحمٰن بن نحام رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ درجہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی مسافت تیری والدہ کے گھر کی چوکھٹ برابر نہیں بلکہ دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت اور بلندی ہے۔ [صحیح ۔ سنن النسائی : 3144، صحیح ابن حبان : 4597]

691 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ:‹‹ **من عَلِمَ الرمي ثم تركَه ؛ فليس منا...... ››.**

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا (بھلا دیا)۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 1919]

9-اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کی ترغیب اس میں زخمی ہونے کی فضیلت صف بندی اور لڑائی کے وقت کی دعا کا بیان

692 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : سئلَ رسولُ الله ﷺ : أيُّ العملِ أفضلُ ؟ قال: ((إيمانٌ بالله ورسولِه)). قيل: ثم ماذا ؟ قال: ((الجهادُ في سبيلِ الله)). قيل: ثم ماذا ؟ قال : ((حجٌّ مبرورٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا عرض کی گئی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا عرض کی گئی پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور (وہ حج جس میں اللہ کی کوئی نافرمانی نہ ہو)۔

[صحیح - صحیح البخاری : 26، صحیح مسلم : 83، جامع الترمذی : 1657]

693 حدیث نبوی عن ابن عباس رضي الله عنهما: أن رسول الله ﷺ خرجَ عليهم وهم جلوسٌ في مجلسٍ لهم فقال: ((ألا أخبرُكم بخيرِ الناسِ منزلًا ؟)). قالوا: بلى يا رسول الله! قال: ((رجلٌ آخذٌ برأس فرسه في سبيل الله حتى يَموتَ أو يقتلَ. ألا أخبرُكم بالذي يليه ؟)). قلنا: بلى يا رسول الله ! قال امرؤٌ معتزل في شعب يقيم الصلاة، ويؤتي الزكاة ، ويعتزل شرور الناس، ألا أُخبركم بشر الناس؟ قلنا: بلى يا رسول الله ! قال: ((الذي يُسأل بالله ولا يُعطي)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیشک اللہ کے رسول ﷺ ان کے پاس تشریف لائے وہ مجلس لگائے بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین مرتبہ کے حامل لوگ نہ بتاؤں ؟ ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ (یعنی لگام تھام) کر اللہ کے راستے میں لے گیا یہاں تک کہ وہ طبعی موت سے فوت ہو گیا یا شہید کر دیا گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ شخص نہ بتاؤں جو مرتبہ میں اس کے بعد ہے ہم نے کہا ضرور بتلائیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں علیحدہ (ہونے کے باوجود) نماز قائم کرتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور لوگوں کے شر و فتنہ سے دور رہتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا

میں تمہیں سب لوگوں سے برا آدمی کے متعلق نہ بتلاؤں؟ ہم نے کہا ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے۔

[صحیح ـ جامع الترمذی : 1652، سنن النسائی : 2569، صحیح ابن حبان : 603، مالك : 445/2]

694 حدیث عن سبرة بن الفاكه رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول الله ﷺ قال: ((**إن الشيطانَ قعدَ لابنِ آدمَ بطريقِ الاسلامِ ، فقال: تُسلِمُ وتَذَرُ دينَك ودينَ آبائكَ ؟ ! فعصاه . فقعدَ له بطريقِ الهجرةِ ، فقال له: تهاجرُ وتَذَرُ دارَك وأرضَك وسماءَك ؟! فعصاهُ ، فهاجر. فقعدَ له بطريق الجهاد، فقال: تجاهدُ وهو جهد النفسِ والمالِ ،فتقاتلُ فتقتلُ فتُنكحُ المرأةُ ويُقَسَّمُ المالُ ؟ فعصاه ، فجاهد**)). فقال رسول الله ﷺ : ((**فمن فعل ذلك فماتَ ؛ كان حقاً على الله أن يُدخلَه الجنةَ ، وإنْ غرقَ ؛ كان حقاً على الله أن يدخلَه الجنةَ ، وإن وقَصتُه دابةٌ ؛ كان حقاً على الله أَن يدخلَه الجنة**)).

حضرت سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: **بیشک شیطان ابن آدم** کے لیے اسلام کے راستے میں بیٹھ کر کہتا ہے تو مسلمان ہو رہا ہے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ رہا ہے؟ انسان اس کی بات نہیں مانتا اور مسلمان ہو جاتا ہے پھر وہ اس کے ہجرت کے راستے پر بیٹھ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو ہجرت کر رہا ہے اپنا گھر، زمین، آسمان چھوڑ رہا ہے؟ تو وہ اس کی بات نہیں مانتا اور ہجرت کر جاتا ہے پھر وہ اس کے جہاد کے راستے پر بیٹھ جاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو جہاد کرے گا؟ وہ جان و مال کی مشقت ہے تو لڑے گا تو تو قتل کیا جائے گا تیری بیوی آگے نکاح کر لے گی اور تیرا مال تقسیم ہو جائے گا تو وہ اس کی بات نہیں مانتا اور جہاد کرنے چلا جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایسا کیا پھر وہ فوت ہو گیا تو اللہ پر واجب ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے اور اگر ڈوب کر فوت ہوا یا سواری سے گر کر فوت ہو گیا پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

[صحیح ـ سنن النسائی : 3134، صحیح ابن حبان : 4574]

695 حدیث عن فضالة بن عبيد رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**أنا زعيمٌ ـ والزعيم الحميل ـ لمن آمن بي وأسلَمَ وجاهدو فی سبيل الله ببيت في رَبَض الجنةِ، وببيت في وسطِ الجنةِ ، وأنا زعيمٌ لمن اٰمن بي وأَسلمَ وجاهَد في سبيل الله ببيت في ربضِ الجنةِ، وببيتٍ في وسطِ الجنةِ، وببيت في**

أعلی غُرفِ الجنة. فمن فعل ذلک لم یَدَعْ للخیرِ مَطْلَبًا ، ولا من الشّرِّ مهرباً ، یموتُ حیثُ شاءَ أن یموتَ ››.

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا میں ضامن ہوں اس شخص کا جو مجھ پر ایمان لایا، اسلام قبول کیا اور ہجرت کی جنت کے اردگرد اور درمیان میں اس کا گھر ہوگا اور میں ضامن ہوں اس شخص کا جو مجھ پر ایمان لایا، اسلام قبول اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا جنت کے اردگرد، جنت کے درمیان میں اور جنت کے اعلیٰ بالا خانوں میں اس کا گھر ہوگا جس نے ایسا کیا سو اس نے بھلائی کی طلب وخواہش نہیں چھوڑی اور نہ اذیت و تکلیف سے بھاگا تو وہ جہاں چاہے فوت ہو جائے (اس کا ٹھکانہ جنت ہے)۔

[صحیح ۔ سنن النسائی : 3133، صحیح ابن حبان : 4600]

696 عن عمران بن حصین رضي اللہ عنہ ؛ أن رسول اللہ ﷺ قال: ‹‹ مقامُ الرجلِ في الصفِّ في سبیلِ اللّٰہِ أفضلُ عندَ اللّٰہِ من عبادۃ الرجل ستین سنۃً ››.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستے میں (مسلمان کا) صف میں کھڑا ہونا آدمی کی ساٹھ سال کی عبادت سے اللہ کے نزدیک افضل ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاكم : 68/2]

697 عن أبي ہریرۃ قال: قیل: یا رسولَ اللّٰہِ ! ما یعدلُ الجہادَ في سبیل اللّٰہ ؟ قال : ‹‹ لا تستطیعونَہُ››. فأعادوا علیہ مرتین أو ثلاثاً ، کل ذلک یقول: ‹‹ لا تستطیعونَہُ ››. ثم قال: ‹‹ مثلُ المجاہدِ في سبیلِ اللّٰہِ کمثلِ الصائمِ القائمِ القانتِ بآیات اللّٰہِ ، لا یَفْتُرُ من صلاۃٍ ولا صیامٍ حتی یرجعَ المجاہدُ في سبیل اللّٰہ ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کے برابر کونسا عمل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے انہوں نے آپ ﷺ پر دو یا تین بار دہرایا ہر بار آپ ﷺ نے یہی فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مثال اس روزے دار تہجد گزار اور اللہ کی آیات پر ایمان و یقین اور عمل کرنے والے کی ہے جو نماز

روزے سے تھکتا نہیں تا وقتیکہ مجاہد فی سبیل اللہ واپس نہ آ جائے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری : 2787، صحیح مسلم : 1878]

698 عن أبي هريرة رضى الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**إن في الجنةِ مئَةَ درجةٍ ، أعدَّها اللّٰهُ للمجاهدين في سبيلِ اللّٰهِ ، ما بين الدرجتين كما بين السماءِ والأرضِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں سو درجے ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے دو درجوں کے درمیان اتنی مسافت ہے جتنی آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ [صحیح ـ صحیح البخاری : 2790]

699 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال : **بينما أنا عندَ رسولِ اللّٰهِ ﷺ إذ جاء ه رجلٌ فقال: يا رسولَ اللّٰهِ ! أيُّ الأعمالِ أفضلُ ؟ قال : ((إيمانٌ باللّٰه ، وجهادٌ في سبيله ،وحجٌّ مبرورٌ)).فلما ولّى الرجلُ قال : ((وأهونُ عليکَ من ذلکَ إطعامُ الطعامِ ، ولينُ الكلامِ ، وحسنُ الخُلُقِ)). فلما ولّى قال : ((وأهونُ عليکَ من ذلکَ ، لا تَتَّهم اللّٰهَ على شيء قضاهُ عليکَ))**.

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا اس دوران ایک آدمی آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا① اللہ پر ایمان ② اس کے راستے میں جہاد ③ اور حج مبرور جب آدمی واپس لوٹنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر اس سے آسان یہ عمل ہے کھانا کھلانا، نرم بات کرنا، حسن اخلاق سے پیش آنا جب وہ پھر لوٹنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر اس سے آسان یہ عمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے متعلق جو بھی فیصلہ فرمایا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو متہم (گلہ شکوہ) نہ کر۔

[حسن لغیرہ ـ مسند أحمد : 319/5]

700 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**ثلاثة حقّ على اللّٰه عونُهم : المجاهدُ في سبيل اللّٰه، والمكاتَبُ الذي يريدُ الأداءَ ، والناكحُ الذي يريدُ العفافَ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی مدد کرنا

اللہ نے اپنے اوپر لازم کی ہے ① اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا ② مکاتب غلام جو ادائیگی چاہتا ہو ③ جو عفت و پاکدامنی کی غرض سے نکاح کرنا چاہتا ہو۔

[حسن ۔ جامع الترمذی : 1655، صحیح ابن حبان : 4019، مستدرك حاكم : 160/2]

701 عن البراء رضي الله عنه قال : **أتى النبيَّ ﷺ رجلٌ مقنَّعٌ بالحديدِ ، فقال : يا رسولَ الله ! أقاتِلُ أو أُسلم ؟ قال: ((أَسلِمْ ثم قاتلْ)) . فأَسلَم ثم قاتل ، فقُتلَ . فقالَ رسولُ الله ﷺ : ((عملَ قليلاً ، وأُجِرَ كثيرًا)).**

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک (غیر مسلم) آدمی سر پر خود (جنگی ٹوپی) پہنے ہوئے آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جہاد کروں یا اسلام لاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام لا پھر جہاد کر، چنانچہ وہ اسلام لے آیا اور جہاد کیا اور شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے عمل کم کیا اور اجر زیادہ پا گیا۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 2808، صحیح مسلم : 1900]

702 عن معاذ بن جبل رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : **((من جاهدَ في سبيلِ الله كان ضامناً على الله، ومن عادَ مريضًا كان ضامناً على الله، ومن غدا إلى المسجد أو راح كان ضامناً على الله ، ومن دخلَ على إمامٍ يُعَزِّرُه كان ضامناً على الله ، ومن جلسَ في بيته لم يغتبْ إنساناً كان ضامناً على الله)).**

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے وہ اللہ پر ضامن (یعنی اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا) جو کسی مریض کی بیمار پرسی کرے وہ اللہ پر ضامن ہے جو صبح سویرے مسجد جائے اور واپس آئے تو وہ اللہ پر ضامن ہے جو امام (حکمران) کے پاس راہنمائی اور تائید کے لیے جائے وہ اللہ پر ضامن ہے جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ کر کسی کی غیبت نہیں کرتا تو وہ اللہ پر ضامن ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا)۔ [صحیح ۔ صحیح ابن خزیمة : 1494، صحیح ابن حبان : 373]

703 هو عند أبي داود من حديث أبي أمامة ، إلا أن عنده الثالثة: **((ورجلٌ دخلَ بيتَه بسلامٍ ، فهوَ ضامنٌ على الله)).**

اور ابوداؤد میں ابوامامہ کی حدیث سے مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ تیسرا شخص وہ جو اپنے گھر میں سلام کہہ کر داخل ہوا وہ اللہ پر ضامن ہے۔ [صحيح ـ سنن أبي داؤد : 2494]

704 عن عبدالله بن حُبشي الخثعمي رضي الله عنه : أنَّ النبيَّ ﷺ سئلَ : أيُّ الأعمالِ أفضل؟ قال: ((إيمانٌ لا شكَّ فيه ، وجهادٌ لا غلولَ فيه ، وحجة مبرورةٌ)). قيل: فأيُّ الصدقةِ أفضل؟ قال : ((جهدُ المقِلِّ)). قيل: فأيُّ الهجرةِ أفضلُ ؟ قال ((من هجرَ ما حرَّم اللّٰهُ)). قيلَ : فأَيُّ الجهادِ أفضلُ؟ قال : ((من جاهدَ المشركين بنفسِه ومالِه)). قيل: فأَيّ القتلِ أشرفُ ؟ قال: ((من أُهرِيقَ دمُه، وعُقِرَ جوادُه)).

سیدنا عبداللہ بن حبشی خثعمی سے روایت ہے کہ بیشک اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھا گیا کون سے اعمال افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو اور ایسا جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور (یعنی مسنون) آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کمی کے باوجود محنت کر کے خرچ کرنا پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دینا، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے جان و مال کے ساتھ مشرکین کے ساتھ جہاد کرے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سا قتل بہترین ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا خون بہا دیا گیا اور اس کا گھوڑا قتل کر دیا گیا۔ [صحيح ـ صحيح أبي داؤد : 1449، نسائي في الكبرىٰ : 11717]

705 عن معاذ بن أنس رضي الله عنه عنْ النبي ﷺ : أن امرأةً أتَتْه فقالت: يا رسول الله ! انطلق زوجي غازياً، وكنتُ أقتدي بصلاته إذا صلى، وبفعله كله، فأخبرني بعملٍ يُبْلِغُني عملَه حتى يرجع. قال لها: ((أتستطيعين أن تقومي ولا تقعدي ، وتصومي ولا تفطري ، وتَذْكُري اللّٰه تعالى ولا تَفْتُري حتى يرجعَ؟)). قالت: ما أطيق هذا يا رسول الله ! فقال : ((والذي نفسي بيده لو طُوِّقتيه ؛ ما بلغتِ العُشْرَ مِنْ عمله)).

سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا خاوند جہاد کرنے چلا گیا ہے میں ان کی نماز کی اقتدا کرتی تھی جب وہ نماز ادا کرتے تھے اور اس کے تمام اعمال کی میں اقتدا

کیا کرتی تھی سو مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو اس کے عمل کو پہنچ جائے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا کیا تو اس کی طاقت رکھتی ہے کہ قیام کرے اور بیٹھے نہیں اور روزے رکھے اور افطار نہ کرے اور ہر وقت اللہ کا ذکر کرے؟ کہنے لگی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس کی طاقت نہیں رکھتی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تو اس کی طاقت بھی رکھتی ہوتی تو تب بھی تو اس کے عمل کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد : 439/3]

706 عن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ليسَ شيءٌ أحبَّ إلى اللّٰه من قطرتين وأثرين، قَطرِة دموعٍ من خشيةِ اللّٰهِ ، وقطرةِ دمٍ تُهراقُ في سبيلِ اللّٰه ، وأما الأثران ، فأثرٌ في سبيلِ اللّٰه ، وأثرٌ في فريضةٍ من فرائضِ اللّٰه)).

سیدنا ابوامامہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قسم کے قطرے اور دو قسم کے نشان (قدم) بہت زیادہ محبوب ہیں ① وہ قطرہ جو خوف الٰہی سے نکلا ہو، ② خون کا وہ قطرہ جو اللہ کے راستے میں بہایا گیا ہو دو نشان وہ یہ ہیں ① اللہ کے راستے میں اٹھنے والے قدم کے نشان ② اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں نشان (قدم کا اٹھنا)۔ [حسن ۔ جامع الترمذی : 1669]

10- جہاد میں اخلاصِ نیت کی ترغیب اور اجر و غنیمت اور تذکرہ کی خواہش رکھنے والوں کا بیان اور غازیوں کی فضیلت جب وہ غنیمت نہ پائیں

707 عن أبي موسى رضي الله عنه : أن أعرابياً أتى النبيَّ ﷺ فقالَ : يا رسولَ اللّٰه ! الرجلُ يقاتلُ للمغنم ، والرجلُ يقاتلُ ليُذْكرَ ، والرجلُ يقاتلُ ليُرى مكانُه ، فمن في سبيل اللّٰه ؟ فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((من قاتلَ لتكونَ كلمةُ اللّٰه هي العليا ، فهو في سبيل اللّٰه)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے اور ایک آدمی شہرت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے اور ایک آدمی اپنی عظمت و مرتبہ دکھانے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے اللہ کے راستے میں لڑنے والا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے لڑتا ہے صرف وہ اللہ کے راستے میں لڑنے والا ہے۔ [صحیح ۔صحیح البخاری: 2810، صحیح مسلم: 1904،سنن أبی داؤد : 2517، جامع الترمذی: 1646،سنن ابن ماجه : 2738]

708 (عن أبي هريرة رضى الله عنه) : حدثني رسولُ اللّٰه ﷺ قال : ((إن اللّٰه تباركَ وتعالى إذا كانَ يومُ القيامةِ يَنزل إلى العبادِ ليقضيَ بينَهم، وكلُّ أمةٍ جاثيةٌ ، فأولُ من يدعو به رجلٌ جمعَ القرآنَ ، ورجلٌ قُتِلَ في سبيلِ اللّٰهِ ، ورجلٌ كثيرُ المالِ ......)). فذكر الحديث ، إلى أن قال : ((ويؤتى بالذي قُتِلَ في سبيلِ اللّٰهِ ، فيقولُ اللّٰهُ له: فيما ذا قُتلتَ ؟ فيقولُ : أيْ ربِّ ! أُمِرتُ بالجهادِ في سبيلِكَ ، فقاتلتُ حتى قُتلتُ ، فيقولُ اللّٰه له : كذبتَ ، وتقولُ له الملائكةُ : كذبتَ ، ويقولُ اللّٰه له : بل أردتَ أن يقالَ : فلانٌ جريءٌ ، فقد قيلَ ذلكَ)). ثم ضربَ رسولُ اللّٰه ﷺ على ركبتي فقال : ((يا أبا هريرةَ! أُولئكَ الثلاثةُ أولُ خلقِ اللّٰهِ تُسعرُ بهم النارُ يومَ القيامةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ جب قیامت کے دن اپنے بندوں کے حساب و کتاب کے لیے نزول فرمائے گا اور ہر امت گھٹنوں کے بل گری ہوگی پس پہلا وہ شخص جسے وہ بلائے گا

وہ شخص ہوگا جس نے (اپنے سینے میں) قرآن جمع اور محفوظ کیا ہوگا اور وہ شخص جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیا گیا ہوگا اور دولت مند شخص پھر انہوں نے آگے حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا سو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا تو کس بارے میں قتل کیا گیا؟ تو وہ جواب دے گا اے میرے رب! مجھے تیرے راستے میں جہاد کا حکم دیا گیا تھا چنانچہ میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ میں قتل کیا گیا پس اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ بولا ہے اور اس سے فرشتے بھی کہیں گے تو نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلکہ تو نے ارادہ کیا کہ تجھے بہادر کہا جائے تو ایسا کہا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے گھٹنے پر مار کر فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ تین قسم کے (ریا کار) لوگ اللہ کی پہلی مخلوق ہوں گی جن سے قیامت کے روز جہنم بھڑکائی جائے گی۔ [صحيح ـ جامع الترمذی : 2383]

709 عن شداد بن الهاد رضي الله عنه: أنّ رجلا من الأعرابِ جاء إلى النبيِّ ﷺ فآمن به واتّبعَه، ثم قال: أهاجرُ معكَ. فأوصى به النبيُّ ﷺ بعضَ أصحابه، فلما كانت غزاةٌ، غنم النبيُّ ﷺ [شيئاً] فقسمَ، وقسمَ له، فأعطى أصحابَه ما قسمَ له، وكان يرعى ظَهرَهم، فلما جاء دفعوه إليه، فقال: ما هذا؟ قالوا: قَسمٌ قسمَه لك النبيُّ ﷺ. فأخذَه فجاء به إلى النبيِّ ﷺ؛ فقال: ما هذا؟ قال: «قسمتُه لك»، قال: ما على هذا اتّبعتُك، ولكن اتبعتُك على أن أُرمى إلى ههنا ـ وأشارَ إلى حلقِه ـ بسهم فأموت، فأدخلَ الجنةَ. فقال: «إنْ تَصدُق اللهَ يَصدُقْك». فلبثوا قليلا ثم نهضوا في قتالِ العدو، فأُتي به إلى النبيِّ ﷺ يُحملُ، قد أصابَه سهم حيث أشار. فقالَ النبيُّ ﷺ: «أهو هو؟». قال: نعم. قال: «صَدَقَ اللهَ فَصَدقَهُ». ثم كفنه النبيُّ ﷺ في جبّتِه التي عليه، ثم قدّمه فصلى عليه، وكان مما ظهر من صلاتِه: «اللهمَّ! هذا عبدُك خرجَ مهاجرًا في سبيلِك، فقُتِلَ شهيدًا، أنا شهيدٌ على ذلك».

سیدنا شداد بن الهاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ پر ایمان لا کر آپ ﷺ کا متبع ہو گیا پھر اس نے کہا کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہجرت کروں گا آپ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی دیکھ بھال کے بارہ میں ہدایات دیں اور وصیت فرمائی پھر جب انہوں نے غزوہ کیا اور فتح حاصل کی تو نبی کریم ﷺ نے غنیمت حاصل کر کے تقسیم فرمائی اور اس شخص کا بھی حصہ نکالا اور اس کا حصہ صحابہ کے پاس رکھوا دیا کیونکہ وہ ان کے مویشی چرانے کے لیے گیا ہوا تھا پس جب وہ واپس آیا تو صحابہ نے اس کو اس کا حصہ دے دیا تو اس نے کہا یہ کیا ہے؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا تیرا حصہ جو نبی کریم ﷺ نے تجھے دیا چنانچہ اس نے وہ حصہ لیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس اسے لے آیا اور کہنے لگا کہ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تیرا حصہ ہے جو میں نے نکالا ہے وہ کہنے لگا کہ میں نے آپ ﷺ کی اتباع اس لیے اختیار نہیں کی بلکہ میں نے تو آپ ﷺ کی تابعداری اس لیے کی ہے کہ مجھے اس جگہ تیر لگے اور اس نے اپنی حلق کی طرف تیر کے ساتھ اشارہ کیا پھر میں مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے سچ کہا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچا کر دکھائے گا پھر وہ (صحابہ) کچھ عرصہ ٹھہرے رہے پھر وہ دشمن کیساتھ لڑنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے (وہ دیہاتی بھی ان میں شامل تھا) پھر اسے نبی کریم ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا اسے اس کی بتائی ہوئی جگہ پر تیر لگا ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ ایک آدمی نے کہا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے سچ کہا اور اللہ نے اسے سچ کر دکھایا پھر نبی کریم ﷺ نے اسے اُس کے جبے میں کفن دیا پھر آگے بڑھے اس کی نماز جنازہ پڑھی آپ ﷺ سے نماز میں دیگر (دعاؤں کے علاوہ) اس دعا کا اظہار کیا، اے اللہ! یہ تیرا بندہ تیرے راستے میں مہاجر بن کر نکلا پھر شہید کر دیا گیا میں اس پر گواہ ہوں۔ [صحيح ـ سنن النسائی : 1952]

710 حديث عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: ((**ما من غازية أو سَرِيَّةٍ تغزو في سبيلِ اللّٰه فَيَسْلَمون ويصيبون ؛ إلا [كانوا قد] تعجَّلوا ثُلُثَيْ أَجرِهم ، وما من غازيةٍ أو سرية تُخفِق وتصابُ ؛ إلا تمَّ أجرُهم**)). وفي رواية: ((**ما من غازيةٍ أو سريةٍ تغزو في سبيلِ اللّٰه، فيصيبونَ الغنيمةَ؛ إلا تعجّلوا ثلثي أجرِهم من الأخرةِ ، ويبقى لهم الثلثُ ، وإن لم يصيبوا غنيمةً ؛ تم لهم أجرُهم**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو غزوہ یا سریہ والے اللہ تعالیٰ کے رستے میں لڑیں پھر وہ سلامتی اور غنیمت حاصل کر لیں تو انھیں دو تہائی اجر دنیا ہی میں مل گیا اور جو غزوے یا سریہ والے لڑیں اور کامیابی حاصل نہ کر سکیں اور شہید ہو جائیں تو ان کو پورا اجر دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں اس طرح ہے جو غزوہ یا سریہ والے اللہ کے راستے میں لڑیں اور مال غنیمت پالیں تو انہیں آخرت کا اجر دنیا میں ہی دو تہائی فوراً مل جاتا ہے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور اگر وہ غنیمت حاصل نہ کر پائیں تو ان کو پورا اجر دیا جاتا ہے۔

[صحيح ـ صحيح مسلم : 1906، سنن أبي داؤد : 2497، سنن النسائی : 3125، سنن ابن ماجه : 2785]

11-جنگ سے بھاگنے پر وعید

711 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((اجتنبوا السبعَ الموبِقاتِ)). قالوا: يا رسولَ الله! وما هن؟ قال: ((الشركُ باللهِ، والسحرُ، وقتلُ النفسِ التي حرمَ اللهُ إلا بالحقِّ، وأكلُ الربا، وأكلُ مالِ اليتيمِ، والتولّي يومَ الزحفِ، وقذفُ المحصناتِ الغافلاتِ المؤمناتِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی وہ کیا ہیں؟ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا ② جادو کرنا ③ حق کے سوا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو قتل کرنا ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال کھانا ⑥ جنگ کے دن بھاگنا ⑦ مومن پاکدامن بے خبر عورتوں پر تہمت لگانا۔ [صحیح۔صحيح البخاری:2766، صحيح مسلم :89، سنن أبی داؤد: 2874، سنن النسائی:3671،مسند البزار :109]

712 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال: صعد رسول الله ﷺ المنبرَ فقال: ((لا أقسمُ، لا أقسمُ)) ، ثم نزل فقال: ((أبشروا، أبشروا! من صلى الصلوات الخمسَ، واجتنبَ الكبائر؛ دخل من أي أبواب الجنة شاء)). قال المطلب: سمعت رجلاً يسأل عبدالله بن عمرو: أسمعت رسول الله ﷺ يذكُرُهن ؟ قال: نعم: ((عقُوق الوالدين، والشركُ بالله، وقتلُ النفس، وقذفُ المحصنات، وأكلُ مال اليتيم، والفرارُ من الزحفِ، وأكل الربا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قسم کھاتا، میں قسم کھاتا پھر آپ ﷺ منبر سے اتر آئے پھر فرمایا: تم خوش ہو جاؤ، تم خوش ہو جاؤ، جس نے پانچ وقت نمازیں پڑھیں اور کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے مطلب رحمہ اللہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کو پوچھتے ہوئے سنا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ان چیزوں (کبیرہ گناہوں) کا ذکر کرتے ہوئے سنا اس نے کہا ہاں ① والدین کی نافرمانی کرنا ② اللہ کے ساتھ شرک کرنا ③ ناحق کسی جان کو قتل کرنا ④ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ⑤ یتیم کا مال کھانا ⑥ لڑائی کے دن بھاگنا ⑦ سود کھانا۔ [حسن ۔ طبرانی]

713 حدیث عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن جده: **أن رسولَ اللهِ ﷺ كتَبَ إلى أهلِ اليمنِ بكتابٍ فيه الفرائضُ ، والسننُ ، والدياتُ ، فذكر فيه: ((وإن أكبَرَ الكبائرِ عندَ اللّٰه يومَ القيامة: الإشراكُ باللّٰه، وقتلُ النفسِ المؤمنةِ بغير الحقِّ ، والفرارُ في سبيلِ اللّٰه يومَ الزحف، وعقوقُ الوالدين، ورميُ المحصنةِ ، وتعلّمُ السحرِ ، وأكلُ الربا، وأكلُ مالِ اليتيم)) .**

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف ایک مکتوب لکھا جس میں فرائض، سنن دیات رقم تھیں پھر اس میں یہ بھی لکھا تھا بیشک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑے گناہ ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ② مومن جان کو ناحق قتل کرنا ③ اللہ کے راستے میں جہاد سے بھاگنا ④ والدین کی نافرمانی کرنا ⑤ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ⑥ جادو سیکھنا ⑦ سود کھانا ⑧ یتیم کا مال کھانا۔

[صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان : 6555]

12- بحری غزوہ کی ترغیب کیونکہ ایک بحری غزوہ دس بری غزوات سے افضل ہے

714 حدیث عن أنس رضي اللّٰه عنه : **أن رسول اللّٰه ﷺ كان يدخل على أُمّ حَرامٍ بنتِ مِلحان ، فتُطعِمُه ، وكانت أُمُّ حَرامٍ تحت عبادة بن الصامت، فدخل عليها رسول اللّٰه ﷺ فأطعمته ، ثم جلست تفلي رأسه ، فنام رسول اللّٰه ﷺ، ثم استيقظ وهو يضحك . قالت . فقلت: يا رسول اللّٰه ! ما يُضحِكُك ؟ قال: ((ناس من أمتي عُرضوا عليّ غُزاةً في سبيل اللّٰه، يركبون ثَبَجَ هذا البحر، ملوكاً على الأسِرَّةِ ، أو مِثلَ الملوك على الأسِرَّة)) قالت . فقلت: يا رسول اللّٰه ! ادعُ اللّٰه أن يجعلني منهم . فدعا لها ، ثم وضع رأسه فنامَ . ثم استيقظ وهو يضحك . قالت . فقلت: ما يضحكك يا رسول اللّٰه ؟ قال : ((ناس من أمتي عُرضوا عليّ غُزاةً في سبيل اللّٰه كما قال في الأول)) قالت : فقلت: يا رسول اللّٰه! ادعُ اللّٰه أن يجعلني منهم. قال : ((أنت من الأولين)). فركبت أُمُّ حَرام بنتُ ملحان البحر في زمن معاوية ، فصُرِعَتْ**

عن دابتها حين خرجت من البحر فهلكت. رضي الله عنها.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ تھیں) کے پاس جایا کرتے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلاتی تھیں سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں تو ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے جوئیں دیکھنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آ گئی پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے ام حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے مجھ پر پیش کیا گیا وہ دریا کے بیچ میں بادشاہ بنے ہوئے تخت پر براجماں ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بادشاہوں کی طرح تختوں پر جلوہ افروز ہیں فرماتی ہیں میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان مجاہدین میں شامل کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی پھر اپنا سر رکھا اور سو گئے جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے کہتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے مجھ پر پیش کیے گئے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہو گی ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سمندر میں سوار ہو کر گئیں جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر شہید ہو گئیں رضی اللہ عنہا۔ [صحيح - صحيح البخاری : 2688، صحيح مسلم : 1912]

13- مالِ غنیمت میں خیانت کرنے اور خیانت کرنے والے کی خیانت چھپانے پر سخت وعید

715 حدیث نبوی عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضي اللّٰه عنهما قال : ((كان على ثَقَلِ رسولِ اللّٰهِ ﷺ رجلٌ يقالُ له: (كَرْكِرَة) فماتَ ، فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((هو في النارِ)). فذهبوا ينظرون إليه ، فوجدوا عباءةً قد غلَّها.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مالِ غنیمت پر ایک شخص مقرر تھا جسے کَرکِرہ کہا جاتا تھا وہ فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں ہے تو لوگوں نے اس کے سامان کی جانچ پڑتال کی تو انہوں نے ایک چادر پائی جو اس نے (مالِ غنیمت سے) چوری کی تھی۔ [صحیح - صحیح البخاری : 3074]

716 حدیث نبوی عن ابن عباس رضي اللّٰه عنهما قال : حدثني عمر قال : لما كانَ يومُ خيبرَ أقبلَ نَفَرٌ من أصحابِ النبيِّ ﷺ فقالوا: فلانٌ شهيدٌ ، وفلانٌ شهيدٌ ، وفلانٌ شهيدٌ ، حتى مروا على رجلٍ فقالوا: فلانٌ شهيد. فقال رسول اللّٰه ﷺ : ((كلا، إني رأيتُه في النارِ في بُردةٍ غلَّها ، أو في عباءةٍ غلَّها)). ثم قال رسول اللّٰه ﷺ: ((يا ابن الخطابِ ! اذهب فنادِ في الناس : إنه لا يدخلُ الجنةَ إلا المؤمنون)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ جنگ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے فلاں شہید ہو گیا فلاں شہید ہو گیا فلاں شہید ہو گیا حتیٰ کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا فلاں شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں میں نے تو اسے ایک چادر چرانے کی پاداش میں جہنم میں دیکھا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! جاؤ لوگوں میں اعلان کر دو صرف مومن لوگ ہی جنت میں جائیں گے۔ [صحیح - صحیح مسلم : 114، جامع الترمذی : 1574]

717 حدیث نبوی عن ثوبان رضي اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((من جاءَ يومَ القيامةِ بريئًا من ثلاثٍ دخلَ الجنةَ : الكِبْرِ ، والغلولِ ، والدَّينِ)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قیامت کے دن تین چیزوں سے بری ہو کر آیا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا ① تکبر ② چوری اور خیانت ③ قرض۔

[صحیح ـ جامع الترمذی : 1572، نسائی فی الکبریٰ : 8724]

14- شہادت حاصل کرنے کی ترغیب اور شہداء کی فضیلت کا بیان

718 عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**يؤتى بالرجلِ من أهلِ الجنةِ فيقولُ اَللّٰهُ له: يا ابنَ آدمَ! كيف وجدتَ منزلَك؟ فيقولُ : أيْ ربِّ! خيرَ منزلٍ . فيقولُ : سل وتمنَّهْ . فيقولُ : وما أسألُك وأتمنى ؟ أسألُك أنْ تردني إلى الدنيا فأُقتلَ في سبيلِك عشرَ مرارٍ ؛ لما يرى من فضلِ الشهادةِ**)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا اے آدم کے بیٹے! تو نے اپنی منزل کیسی پائی؟ وہ کہے گا اے میرے رب! بہترین منزل ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا مانگ اور آرزو کر وہ کہے گا کیا مانگوں اور کیا آرزو کروں اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے دنیا میں لوٹا دے میں تیرے راستے میں دس مرتبہ شہید کیا جاؤں یہ اس لیے کہ اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی ہوگی۔

[صحیح ـ سنن النسائی : 3160، مستدرک الحاکم : 75/2]

719 عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسولَ الله ﷺ قال : ((والذي نفسُ محمدٍ بيدِه ! لَوَدِدْتُ أن **أغزوَ في سبيلِ اللّٰهِ فأُقتلَ ، ثم أغزوَ فأُقتلَ ، ثم أغزوَ فأُقتلَ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میری خواہش ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور شہید کیا جاؤں پھر میں جہاد کروں اور مارا جاؤں پھر میں جہاد کروں اور شہید کیا جاؤں۔ [صحیح ـ صحیح البخاری : 3123، صحیح مسلم : 1876]

720 حدیث: عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضي اللہ عنھما ؛ أن رسول اللہ ﷺ قال: ((**یُغفر للشھید کلُّ ذنبٍ إلا الدَّین**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوائے قرض کے شہید کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 1886]

721 حدیث: (عن جابر بن عبداللہ رضي اللہ عنھما) قال : لما قتل عبداللہ بن عمرو بن حَرامٍ یوم أحد قال رسول اللہ ﷺ : ((**یا جابر! ألا أخبرک ما قال اللہ لأبیک ؟**)). **قلت: بلی. قال : ((ما کلّم اللہ أحدًا إلا من وراء حجاب ، و کلّم أباک کِفاحًا ، فقال: یا عبداللہ ! تَمَنّ عليّ أُعطک. قال : یا رب! تُحْیِیني فأُقتل فیک ثانیة. قال : إنه سبق مني أنهم إلیها لا یرجعون. قال : یارب ! فأبلِغ مَنْ ورائي. فأنزل اللہ ھذہ الآیة: ﴿ ولا تحسَبَنَّ الذین قُتلوا في سبیلِ اللہ أمواتاً ﴾ الآیة کلها**)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید کیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ عنہ ! کیا میں تجھے وہ نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے فرمایا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس سے بھی کلام فرمایا پردے کے پیچھے سے فرمایا اور تیرے باپ سے آمنے سامنے کلام کیا اور فرمایا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ ! آرزو کر میں تجھے دوں گا اس نے کہا اے میرے رب! مجھے زندہ کردے تا کہ میں ترے راستے میں دوبارہ قتل کر دیا جاؤں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات مجھ سے صادر ہو چکی ہے کہ آئے ہوئے لوگ دوبارہ دنیا میں نہیں جائیں گے پھر اس نے کہا اے میرے رب! میرے پیچھے والوں کو یہ بات پہنچا دو تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ﴿ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الی آخرہ ﴾۔

[حسن، صحیح ۔ جامع الترمذی : 3010، سنن ابن ماجه : 160، مستدرك حاكم : 203/3]

722 حدیث: عن ابن عباس رضي اللہ عنھما قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((**رأیت جعفرَ بن أبي طالب مَلَکاً یطیر في الجنةِ ذا جنا حین، یطیر منها حیث شاء ، مضرجة قوادمه بالدماء**)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرشتے

کی صورت میں دیکھا کہ وہ جنت میں دونوں بازوؤں سے جہاں چاہتے ہیں اڑتے ہیں اور ان کے پہلو خون سے آلودہ ہیں۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 1467]

723 عن جابر رضي الله عنه قال : **قال رجل: يا رسول الله ! أي الجهاد أفضل ؟ قال : ((أن يُعقَر جوادُک، ويُهراق دَمُک)).**

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کونسا جہاد افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تیرے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں اور تیرا خون بہا دیا جائے۔

[صحیح ۔ صحیح ابن حبان : 4260]

724 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : **((ما يجدُ الشهيدُ من مسِّ القتل، إلا كما يجد أحدكم من مسِّ القرصة)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید قتل (کی تکلیف) کا اتنا ہی احساس کرتا ہے جس طرح کہ تمھیں (چیونٹی وغیرہ) کاٹ لے۔

[حسن، صحیح ۔ جامع الترمذی : 1668، سنن ابن ماجه : 2802، صحیح ابن حبان : 4636]

725 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول : **((الشهيد يشفع في سبعين من أهل بيته)).**

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شہید (قیامت کے دن) اپنے گھر والوں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 2522، صحیح ابن حبان : 4641]

726 عن عتبة بن عبدٍ السلمي رضي الله عنه۔ وكان من أصحاب النبي ﷺ ۔ أن رسول الله ﷺ قال: **((القتلى ثلاثة : رجلٌ مومنٌ جاهدَ بنفسِه وماله في سبيل الله ؛ حتى إذا لقِيَ العدوَّ قاتلهم حتى يقتل. فذلک الشهيدُ الممتحَنُ في جنة الله تحت عرشه ، لا يفضلُه النبيون إلا بفضل درجة النبوة. ورجل**

فرِقٌ على نفسه من الذنوب والخطايا، جاهد بنفسه وماله في سبيل اللّٰه ، حتى إذا لقي العدوَّ قاتل حتى يقتل ، فتلک مُمَصْمِصَةٌ محتْ ذنوبه وخطاياه ، إن السيفَ محّاءٌ للخطايا، وأُدخِلَ من أي أبواب الجنة شاء ؛ فان لها ثمانية أبواب ، ولجهنمَ سبعةُ أبوابٍ ، وبعضها أفضل من بعض. ورجل منافقٌ جاهد بنفسه وماله، حتى إذا لقي العدوَّ قاتل في سبيل اللّٰه عزوجل حتى يقتل ، فذلک في النار ؛ إن السيفَ لا يمحو النفاق)).

سیدنا عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقتول کی تین قسمیں ہیں ① مومن شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جان و مال سے جہاد کیا یہاں تک جب اس کا دشمن سے سامنا ہوا تو ان سے لڑا اور مارا گیا یہ آزمودہ کار شہید ہے یہ جنت میں اللہ کے عرش تلے ہوگا نبیوں علیہم السلام کا درجہ صرف اس سے نبوت کے درجہ کی وجہ سے زیادہ ہوگا ② وہ شخص جو اپنے نفس پر اپنے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے خوف زدہ تھا اپنی جان و مال سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا یہاں تک جب دشمن سے آمنا سامنا ہوا وہ لڑا یہاں تک کہ وہ شہید ہوگیا یہ لڑائی اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگئی اس نے اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیا کیونکہ تلوار گناہوں کو مٹا دینے والی ہے تو یہ شخص جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں بعض بعض سے افضل ہیں ③ منافق آدمی جو اپنی جان و مال سے لڑا یہاں تک کہ جب دشمن سے سامنا ہوا اللہ کے راستے میں لڑا اور قتل ہوگیا یہ جہنم میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق نہیں مٹاتی۔

[حسن ۔ مسند أحمد : 185/4، صحیح ابن حبان : 4663، بیهقی فی السنن الکبریٰ : 164/9]

727 عن نعيم بن هَمَّار رضي اللّٰه عنه : أن رجلا سأل رسول اللّٰه ﷺ أيُّ الشهداء أفضلُ ؟ قال: ((الذين إن يُلْقَوْا في الصف لا يَلفِتون وجوههم حتى يُقتلوا ، أُولئک ينطلقون في الغرف العلا من الجنة ، ويضحک إليهم ربهم ، وإذا ضحک ربک إلى عبد في الدنيا فلا حسابَ عليه)).

سیدنا نعیم بن ھمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے شہداء افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جنہیں صف میں کھڑے ہوکر دشمن کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اپنے چہرے نہیں پھیرتے یہاں تک وہ قتل کر دیئے جائیں یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں پھر رہے ہوں گے ان کا رب انہیں دیکھ کر مسکرا رہا ہوگا

جب تیرا رب دنیا میں کسی بندے کو دیکھ کر ہنس پڑے تو اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

[صحیح ـ مسند أحمد : 287/5، مسند أبي يعلى الموصلي : 6855/2]

728 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**أول ثلة يدخلون الجنة : الفقراءُ المهاجرون الذين تُتّقى بهم المكاره، إذا أُمروا سمعوا وأطاعوا، وإن كانت لرجل منهم حاجة إلى السلطان لم تُقضَ له حتى يموت وهي في صدره، وإن الله عزوجل ليدعو يومَ القيامة الجنةَ ، فتأتي بزخرفها وزينتها ، فيقول : أين عبادي الذين قاتلوا في سبيلي ، وقتلوا وأوذوا وجاهدوا في سبيلي ؟ ادخلوا الجنة، فيدخلونها بغير حساب، وتأتي الملائكة فيسجدون، فيقولون : ربنا نحن نسبح بحمدك الليلَ والنهارَ ، ونقدس لك ، مَن هؤلاء الذي آثرتهم علينا ؟ فيقول الرب عزوجل : هؤلاء عبادي الذين قاتلوا في سبيلي ، وأوذوا في سبيلي ، فتدخل عليهم الملائكة من كل باب : ﴿ سلامٌ عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ﴾**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا وہ فقیر مہاجرین کا ہے جن کے سبب نقصانات سے بچا جاتا تھا جب انہیں حکم دیا جاتا تو وہ سنتے اور اطاعت کرتے اگر ان میں سے کسی کو بادشاہ سے ضرورت ہوتی تو اس کی وہ ضرورت پوری نہیں کی جاتی یہاں تک وہ فوت ہو جاتا تو وہ ضرورت ان کے سینے میں ہی رہتی اور اللہ عزوجل قیامت کے روز جنت کو بلائے گا پس وہ اپنی زیب وزینت کے ساتھ آئے گی سو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہاں ہیں میرے وہ بندے جنھوں نے میرے راستے میں لڑائی کی اور شہید کیے گئے اور تکلیف پہنچائے گئے اور میرے راستے میں جہاد کیا؟ اللہ تعالیٰ ان کو فرمائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے فرشتے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم تیری رات، دن تسبیح وتحمید وتقدیس کرتے ہیں یہ کون لوگ ہیں جن کو تو نے ہم پر ترجیح دی ہے؟ تو اللہ عزوجل فرمائے گا یہ وہ میرے بندے ہیں جنھوں نے میرے راستے میں لڑائی کی اور میرے راستے میں تکلیف پہنچائے گئے (ان پر فرشتے ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور کہیں گے تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے اور کیا ہی آخرت کا انجام اچھا ہے)۔ [صحیح ـ الصحیحة : 2559، الأصبهاني في الترغيب والترهيب: 837]

729 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه عن النبي ﷺ : قال: قال رسول الله ﷺ : ((إن للشهيدِ عندَالله سبعَ خصالٍ : أن يُغفر له في أول دُفعة من دمه، ويرى مقعده من الجنة ، ويُحلى حُلَّة الايمان، ويجار من عذاب القبر، ويأمن من الفزع الأكبر، ويوضع على رأسه تاجُ الوقار ؛ الياقوتة منه خير من الدنيا وما فيها، ويزوج اثنتين وسبعين زوجة من الحور العين، ويُشَفَّع في سبعين إنساناً من أقاربه)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید کو سات خصلتوں سے نوازا جاتا ہے ① خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی شہید کی مغفرت کردی جاتی ہے اور وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے ② اسے ایمان کا لباس پہنا دیا جاتا ہے ③ قبر کے عذاب سے بچالیا جاتا ہے ④ قیامت کی بڑی ہولناکی سے محفوظ ہوگا ⑤ اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے ⑥ اور حورعین میں سے بہتر (۷۲) بیویوں سے اس کی شادی کردی جائے گی ⑦ اور وہ اپنے رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کرے گا۔

[صحيح ـ مسند أحمد : 131/4]

730 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ليسَ شيءٌ أحبَّ إلى الله من قطرتين وأثرين؛ قطرةُ دموع من خشية الله، وقطرة دم تُهراق في سبيل الله، وأما الأثران ؛ فأثر في سبيل الله ، وأثر في فريضةٍ من فرائض الله)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قسم کے قطروں اور دو قسم کے نشانات سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ① آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے نکلے ② خون وہ قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بہایا گیا ہو (اور جو دو نشان ہیں) ① جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے پڑے ② اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی میں جو نشان پڑا۔ [حسن ـ جامع الترمذی : 1669]

731 عن راشد بن سعد عن رجل من أصحاب النبي ﷺ : أن رجلا قال :يا رسول الله ! ما بال المؤمنين يُفتنون في قبورهم إلا الشهيد ؟ قال : ((كفى ببارقةِ السيوفِ على رأسه فتنةً)).

راشد بن سعد ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! شہید کے علاوہ

مومنوں کو ان کی قبروں میں کیوں فتنہ و آزمائش میں ڈالا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے سر پر تلواروں کی چمک (قبر کے) فتنہ و آزمائش سے کافی ہے۔ [صحيح ـ سنن النسائي : 2053]

732 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ : **أنه سأل جبرائيل عن هذه الآية : ﴿ وَنفِخَ في الصور فَصَعِقَ من في السموات ومن في الأرض إلا من شاء الله ﴾ ، مَن الذين لم يشأ الله أن يُصعقهم ؟ قال : ((هم شهداء الله)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے اس آیت کے بارہ میں سوال کیا (جب صور پھونکا جائے گا تو آسمان و زمین میں جو بھی ہیں بے ہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا (وہ بے ہوش نہ ہوں گے) وہ کون لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ نہیں چاہے گا کہ وہ بے ہوش ہوں؟ تو جبرائیل نے کہا وہ اللہ کے شہید بندے ہیں۔ [صحيح ـ مستدرك حاكم : 253/2]

15- جہاد یا جہاد کی نیت کیے بغیر فوت ہو جانے پر وعید اور موت کی ان اقسام کا بیان جن میں فوت ہو جانے سے شہداء کے ساتھ الحاق ہو جاتا ہے اور طاعون سے بھاگنے پر وعید

733 عن ابن عمر قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إذا تبايعتم بالعِينة ، وأخذتم أذناب البقر، ورضيتم بالزرع، وتركتم الجهاد ؛ سَلَّط الله عليكم ذلا لا ينزعه حتى ترجعوا إلى دينكم**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم خرید وفروخت میں مشغول ہو جاؤ گے اور بیلوں کی دُمیں تھام لو گے اور کھیتی باڑی میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت ورسوائی مسلط فرما دے گا جو اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ (یعنی جہاد کی طرف)۔

[صحيح لغيره۔ سنن أبي داؤد : 3462]

734 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من مات ولم يَغْزُ ، ولم يحدِّث به نفسه، مات على شعبة من النفاق**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسے حال میں فوت ہوا کہ نہ اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ نفاق کی ایک شاخ پر مرا۔

[صحيح ـ صحيح مسلم : 1910، سنن أبي داؤد : 2502، سنن النسائي : 3097]

735 عن أبي بكر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما ترکَ قومٌ الجهادَ ؛ إلا عمَّهم اللّٰهُ بالعذابِ**)).

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عام عذاب میں گرفتار کر دیتا ہے۔ [حسن ـ طبراني في الأوسط : 3851]

736 عن راشد بن حبيش رضي الله عنه : **أن رسول الله ﷺ دخل على عبادة بن الصامت يعوده**

في مرضه، فقال رسول الله ﷺ : ((أتعلمون من الشهيد من أمتي ؟)). فأَرَمَّ القوم، فقال عبادة: ساندوني فأسندوه، فقال : يا رسول الله ! الصابرُ المحتسبُ. فقال رسول الله ﷺ : ((إن شهداءَ أمتي إذا لقليلٌ ، القتلُ في سبيل الله عزوجل شهادةٌ ، والطاعونُ شهادة ، والغَرَق شهادة، والبَطْنُ شهادة، والنفساء يجرها ولدها بسرره إلى الجنة، [قال : وزاد أبو العوام سادِنُ بيت المقدس:] والحرق، والسل))

سیدنا راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون ہیں؟ لوگ خاموش رہے تو سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھے ٹیک لگواؤ تو انہوں نے ٹیک لگوادی تو انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! جو (لڑائی میں) صبر کرنے والا ثواب طلب کرنے والا ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر تو میری امت کے شہید بہت کم ہونگے ① اللہ کے راستے میں قتل ہونا شہادت ہے ② طاعون کی وباء میں فوت ہوجانا شہادت ہے ③ غرق ہوکر فوت ہوجانا ④ پیٹ کی بیماری میں فوت ہوجانا شہادت ہے ⑤ اور نفاس والی عورت جسے اس کا بیٹا کٹی ہوئی ناف کے ساتھ جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا شہید ہے (ابوالعوام جو بیت المقدس کے خادم ہیں انہوں نے یہ بات زائد بیان کی ہے کہ) جل کر مرنے والا شہید ہے سل (زکام) کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔

[حسن، صحيح ـ مسند أحمد : 489/3]

عن جابر بن عتيك رضي الله عنه : أن رسول الله ﷺ جاء يعود عبدالله بن ثابت، فوجده قد غُلب عليه، فصاح به ، فلم يجبه ، فاسترجع رسول الله ﷺ وقال : ((غُلبنا عليک يا أبا الربيع)). فصاحت النسوة، وبكَيْن ، وجعل ابن عتيک يُسَكِّتُهُنَّ. فقال له النبي ﷺ : ((دعهن، فاذا وجب فلا تبكَيَنَّ باكية)). قالوا: وما الوجوب يا رسول الله! قال : ((إذا مات)). قالت ابنته : والله إني لأرجو أن يكون شهيدًا ، فانک كنت قد قضيت جهازک. فقال النبي ﷺ : ((إن الله قد أوقع أجره على قدر نيته، وما تعدون الشهادة؟)). قالوا: القتل في سبيل الله. فقال النبي ﷺ: ((الشهادةُ سبعٌ سوى القتلِ في سبيل الله! المبطونُ شهيدٌ ، والغَريقُ شهيدٌ، وصاحبُ ذات الْجَنْبِ شهيدٌ، والمطعونُ شهيدٌ،

وصاحبُ الحريقِ شهيدٌ، والذي يموت تحت الهدم شهيدٌ، والمرأةُ تموت بجمعٍ شهيدٌ ››.

سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو دیکھا کہ اس پر موت کا غلبہ ہو چکا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلند آواز سے بلایا لیکن اس نے جواب نہیں دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھا اور فرمایا اے ابوالربیع! ہم تم پر مغلوب ہو گئے تو عورتیں رونے اور چیخنے لگیں انہیں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ چپ کرانے لگے تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں چھوڑ دے (انہیں رونے دو) جب وہ واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی نہیں روئے انہوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز واجب ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ فوت ہو جائے۔ اس کی بیٹی نے کہا اللہ کی قسم! میں تو امید رکھتی تھی کہ آپ شہید ہوں گے بیشک آپ نے تو اس کی مکمل تیاری کر رکھی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب اس کی نیت کے مطابق دے دیا اور تم لوگ کس چیز کو شہادت شمار کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی اللہ کے راستے میں قتل ہو جانے [illegible] فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہونے کے علاوہ سات قسم کے لوگ شہید ہیں ① [illegible] ہے ② ڈوب کر مرنے والا شہید ہے ③ پسلی کی بیماری (نمونیہ وغیرہ) میں مرنے والا شہید ہے ④ [illegible] مرنے والا شہید ہے ⑤ آگ لگ جانے سے مرنے والا شہید ہے ⑥ دیوار گر جانے سے مرنے والا شہید ہے ⑦ زچگی کی وجہ سے مرنے والی عورت شہید ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبي داؤد: 3111، سنن ابن ماجہ: 2803، صحیح [illegible]: 3180]

738 عن عائشة رضي الله عنهما قالت: **سألت رسول الله** ﷺ عن الطاعون؟ فقال: [illegible] **يبعثه الله على من كان قبلكم، فجعله الله رحمةً للمؤمنين، ما من عبد يكون في بلد يكون [illegible]** **لا يخرج صابرًا مُحتسِبًا، يعلم أنه لا يصيبه إلا ما كَتَبَ اللّٰه له، إلا كان له مثلُ أجرِ شهيد ››**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارہ میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پہلے لوگوں پر عذاب تھا جو اللہ تعالیٰ ان پر نازل کیا کرتا تھا پھر اسے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے جو شخص طاعون زدہ شہر میں ہو اور وہ وہاں ٹھہرا رہے صبر کرتے ہوئے ثواب کی نیت سے اسے معلوم ہو کہ اسے جو مصیبت پیش آئی ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دی ہے تو اس کے لیے شہید کے برابر ثواب ہے۔ [صحیح۔صحیح البخاری: 6619]

739 حدیث عن أبي بردة بن قيس أخي أبي موسى قال : قال رسول الله ﷺ : ((**اللهم اجعل فناء أمتي قتلاً في سبيلك ؛ بالطعن والطاعون**)).

سیدنا ابو بردہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری امت کا خاتمہ اپنے راستے میں زخموں سے چور ہو کر قتل ہونے اور طاعون سے فرما دے۔ [صحيح ـ مسند أحمد :238/4، مستدرك حاكم : 93/2]

740 حدیث عن أبي إسحاق السبيعي قال : قال سليمان بن صرَدٍ لخالد بن عُرفطة أو خالد لسليمان : أما سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**من قَتَلَه بَطْنُه لم يُعذَّبْ في قبرِه**)) ؟ **فقال أحد هما لصاحبه: نعم.**

ابو اسحاق السبیعی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ یا خالد نے سلیمان سے کہا کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے نہیں سنا جس شخص کو اس کے پیٹ نے قتل کیا (یعنی پیٹ کی بیماری میں فوت ہو گیا) اسے قبر میں عذاب نہیں ہو گا تو ان میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہاں (میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے)۔

[صحيح ـ جامع الترمذی : 1064]

741 حدیث عن سعيد بن زيد رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((**من قُتل دون ماله فهو شهيد، ومن قتل دون دمه فهو شهيد ، ومن قتل دون دينه فهو شهيد، ومن قتل دون أهله فهو شهيد**)).

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ① جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے ② جو اپنے خون (حفاظت جان) کی خاطر قتل کیا گیا وہ شہید ہے ③ جو اپنے دین کی خاطر قتل کیا گیا وہ شہید ہے ④ جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔

[صحيح ـ سنن أبی داؤد : 4772، جامع الترمذی : 1421، سنن ابن ماجه : 2580]

742 حدیث عن سويد بن مُقرّن رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**من قتل دون مظلمته فهو شهيد**)).

سیدنا سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے حق واجب کی خاطر (ظلم کا دفاع کرتے ہوئے) قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔ [صحيح لغيره۔ سنن النسائی : 4096]

743 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: **جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال : يا رسول الله ! أر أيتَ**

إنْ جاء رجلٌ يريد أخذ مالي ؟ قال : ((فلا تعطه مالک)).قال : أر أيتَ إنْ قاتلني ؟ قال : ((قاتله)). قال: اَرَأيت إن قتلني ؟ قال : ((فأنت شهيد)). قال: أر أيت إن قَتَلتُه ؟ قال : ((هو في االنار)). رواه مسلم والنسائي ، ولفظه : قال : جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله ! أر أيت إن عُدِيَ على مالي ؟ قال : ((فانشد بالله)). قال : فان أبوا عليَّ ؟ قال : ((فانشد بالله)). قال : فان أبوا عليَّ ؟ قال : ((فانشد بالله)). قال: فان أبوا عليَّ؟ قال : ((فقاتل، فان قُتِلتَ ففي الجنة ، وإن قَتَلْتَ ففي النار)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی آدمی آکر میرا مال چھیننا چاہے؟ (تو میں کیا کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنا مال نہ دے اس نے کہا مجھے بتائیے اگر وہ مجھ سے جھگڑا کرے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اس سے لڑ۔ اس نے عرض کی: وہ مجھے قتل کردے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو شہید ہے پھر اس نے کہا اگر میں اسے قتل کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آگ میں ہوگا (یعنی جہنم میں) اسے مسلم اور نسائی نے روایت کیا نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوکر عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتائیے اگر میرے مال پر ظلم کیا جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے للہ تعالیٰ کا واسطہ و قسم دے اس نے کہا اگر وہ نہ مانے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اللہ کا واسطہ و قسم دے اس نے کہا اگر وہ نہ مانے تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر اسے اللہ کا واسطہ دے اس نے کہا پھر بھی اگر وہ انکار کرے یعنی نہ مانے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے لڑائی کر اگر تو قتل کیا گیا تو جنت میں جائے گا اگر تو نے اسے قتل کردیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 140، سنن النسائی : 4083]

تلاوتِ قرآن کی اہمیت، فضیلت اور فوائد

آخری الہامی کتاب کہ جس کے نزول کے بعد سابقہ تمام کتب ساویہ منسوخ ٹھہریں وہ قرآن مجید ہے۔ قرآن ہی کو یہ امتیاز حاصل ہے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اس میں ذرہ برابر بھی تحریف و تغیر نہیں ہوا اور ان شاء اللہ نہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اس بابرکت کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ○))

''ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' [الحجر: 9]

قرآن مجید اپنے اسلوب، فصاحت، بلاغت اور بیان میں ایسی ممتاز حیثیت کا حامل ہے کہ اس کی نظیر قیامت تک پیش نہ کی جا سکے گی۔ قرآن مجید انسان کے روحانی، نفسیاتی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور سماجی و سیاسی ہر شعبۂ زندگی کے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

مقصدِ نزولِ قرآن

قرآن مجید کے مطالعہ سے نزولِ قرآن کے دو بڑے مقاصد سامنے آتے ہیں۔

(۱) ہدایت:

((ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ○))

''اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔''

[سورۃ البقرہ: 2]

(۲) تدبر و تفکر

((كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ○))

”یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں پر غوروفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں۔“ [سورة ص : 29]

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

((بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ۗ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○))

”دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ، یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غوروفکر کریں۔“ [النحل: 44]

قرآن پر عمل پیرا ہونے کی فضیلت

((وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○))

”اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر و برکت والی، سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو تا کہ تم پر رحمت ہو۔“ [الانعام: 155]

((اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِيْلِ ۙ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ يَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۗ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○))

”جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ تو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔“ [الاعراف: 157]

قرآن سے اعراض کی سزا

((وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰىO قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًاO قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰىO))

''اور (ہاں) جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں۔ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے تو نے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول گیا تو آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے۔'' [طٰہٰ: 124 تا126]

فضائل تلاوت قرآن

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((من قرأ حرفًا من كتاب الله فله به حسنة، والحسنةُ بعشر أمثالها ، لا أقول ﴿ ألم ﴾ حرف، ولكن ألف حرف ، ولام حرف، وميم حرف)). جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف، میم ایک حرف ہے۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی : 2910]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وصیت فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے ابو ذر رضی اللہ عنہ!) ((عليك بتقوى الله ؛ فإنه رأس الأمرِ كلِّه)). قلت : يا رسول الله! زدني. قال: ((عليك بتلاوة القرآن، فإنه نور لك في الأرض، وذخرٌ لك في السماء)). تقویٰ کو لازم پکڑ کیونکہ یہ ہر معاملہ کی اصل ہے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کچھ اور وصیت فرما دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاوتِ قرآن اہتمام سے کیا کر کیونکہ یہ تیرے لیے دنیا میں روشنی اور اخروی ذخیرہ کا باعث ہے۔

[حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :362]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن قیامت کے دن آئے گا، قرآن مجید اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا یا اللہ اس کو پہنا تو اس کو کرامت کا تاج پہنا دیا جائے گا، پھر وہ (قرآن) کہے گا اے میرے رب! اور بھی اس کو عنایت فرمائیں تو اس کو اکرام کا پورا جوڑا پہنا دیا جائے گا، پھر وہ (قرآن) درخواست کرے گا یا اللہ! آپ اس شخص سے راضی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس سے رضا کا اظہار فرما دے گا، پھر اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور (جنت کے درجوں پر) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

[حسن ـ جامع الترمذی :2915، مستدرك حاكم : 552/1]

قرآن اور شفاعت

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قرآن اور روزہ قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات کو سونے سے روکا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔''

[صحيح ـ مسند أحمد :174/2، مستدرك حاكم : 554/1]

قرآن سیکھنے سکھانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی فضیلت

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((من قرأ القرآنَ وتعلَّمه وعملَ به ؛ أُلبسَ والداه يومَ القيامةِ تاجاً من نورٍ ، ضوؤه مثلُ ضوءِ الشمسِ ، ويُكسى والداه حُلّتان لا تقوم لهما الدنيا ، فيقولان: بمَ كُسينا هذا؟ فيقال : بأخذِ ولد كما القرآنَ)). جس نے قرآن پڑھا، سیکھا اور اس پر عمل بھی کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی چمک و دمک کی مانند ہوگی اور اس کے والدین کو جنت کا ایسا لباس پہنایا جائے گا کہ تمام دنیا بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ دونوں کہیں گے یہ لباس ہمیں کس وجہ سے پہنایا گیا؟ ان سے کہا جائے گا کہ تمہاری اولاد کے قرآن کو تھامنے (پڑھنے، سیکھنے اور عمل کرنا) کی وجہ سے۔ [حسن لغيره ـ مستدرك حاكم :568/1]

بعض قرآنی سورتوں کے فضائل

سورۃ الفاتحہ کی فضیلت

سیدنا ابوسعید بن معلّی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی، میں (نماز کی وجہ سے) جواب نہ دے سکا جب (نماز سے فارغ ہوکر) حاضر خدمت ہوا تو عرض کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے؟ ﴿اِسۡتَجِيۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاكُمۡ﴾ (اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار کا جواب دو جب بھی وہ تم کو بلائیں) پھر ارشاد فرمایا: میں تمھیں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت بتلاؤں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلنے لگے) جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظیم الشان سورت بتاؤں گا (اب فرمایئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ (سورۃ فاتحہ ہے)'' یہ سبع مثانی (سات آیتیں مکرر) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

[صحيح ـ صحيح البخاري :5006، سنن أبي داؤد: 1458، سنن النسائي : 912]

سورۃ البقرہ کی فضیلت

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس کتاب میں سے دو آیات نازل فرما کر ان سے سورۂ البقرہ کا اختتام فرمایا: جس گھر میں ان دو آیات کی تین راتیں مسلسل تلاوت کی جائے تو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں آتا۔

[صحيح ـ جامع الترمذي :2882، مستدرک حاکم: 260/2]

آیۃ الکرسی کی فضیلت

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ان کے پاس کھجوروں کا ایک گودام تھا جس کی یہ نگرانی کیا کرتے تھے اچانک کھجوریں کم ہونا شروع ہوگئیں۔ انہوں نے ایک رات پہرہ دیا تو انہوں نے نوجوان کی شکل میں ایک جانور دیکھا اس نے انہیں سلام کیا تو اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیتے۔

ہوئے پوچھا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا میں جن ہوں: میں نے کہا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا تو کیا دیکھا کہ اس کا ہاتھ اور اس کے بال کتے کے ہاتھ اور بال جیسے ہیں۔ میں نے کہا کیا جنوں کی تخلیق اسی طرح ہے؟ اس نے کہا تمام جنات جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ شکل وصورت میں (خوفناک) کوئی نہیں۔ تو میں نے پوچھا کہ کھجوریں چرانے پر تجھے کس چیز نے اُبھارا؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ صدقہ وخیرات کو پسند کرتے ہیں تو میں نے بھی چاہا کہ آپ کے غلہ میں سے کچھ حاصل کروں۔ تو میں نے پوچھا ہمیں (انسانوں کو) تم سے کونسی چیز بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا کہ ہم سے بچنے کا ذریعہ آیۃ الکرسی ہے تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا اور صبح اس سارے واقعہ کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس خبیث نے سچ کہا۔ [صحيح ۔ صحيح ابن حبان :784]

سورۃ الکہف کی فضیلت

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سورۂ کہف کو اس طرح پڑھے جیسے نازل کی گئی ہے یہ سورۃ قیامت کے دن اس کے کھڑے ہونے کی جگہ سے مکہ تک اس پڑھنے والے کے لیے نور ہوگی۔ اور جس نے اس سورۃ کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو وہ اس پر مسلط نہ ہو سکے گا اور جس نے وضو کے بعد یہ پڑھا ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ'' تو (یہ دعا) ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر ایک مہر لگا دی جاتی ہے جو قیامت تک توڑی نہ جائے گی۔ [صحيح لغيره۔ مستدرك حاكم :564/1]

سورۃ الملک کی فضیلت

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((**إن سورةً في القرآن ثلاثون آية شَفَعَتْ لرجلٍ حتى غُفرله، وهي : ﴿ تبارك الذي بيده الملك ﴾**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں تیس آیتوں والی ایک ایسی سورت ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت (روزِ قیامت) کرتی ہی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے وہ سورۃ **تبارک الذی** (یعنی سورۃ الملک) ہے۔ [حسن لغيره ۔ سنن أبي داؤد : 1400، جامع الترمذی : 2891، نسائی فی عمل اليوم والليلة : 610، سنن ابن ماجه : 3786، صحيح ابن حبان: 1766، حاكم: /565]

سورہ اخلاص کی فضیلت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرواتے تھے اور ہر قرأت کے اختتام پر سورۂ قل هو الله احد ضرور پڑھتے تھے، یہ لوگ جب واپس لوٹے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے اس سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورۂ اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے اور مجھے اس کا پڑھنا پسند ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تیری اس سورۃ سے محبت تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔'' [صحیح ـ صحیح البخاری :7375، صحیح مسلم : 813]

معوذتین کی فضیلت

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء (جو مکہ اور مدینہ کے راستے میں دو مقام ہیں) کے درمیان چلا جا رہا تھا کہ اچانک سخت آندھی اور اندھیرے نے ہمیں آ گھیرا، رسول اللہ ﷺ نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ذریعے پناہ مانگنا شروع کی (یعنی یہ سورتیں پڑھنے لگے) اور مجھ سے بھی فرمایا کہ اے عقبہ رضی اللہ عنہ! ان دونوں سورتوں کے ذریعہ پناہ پکڑ، جان لو کہ کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونوں (سورتوں) کی مانند کسی چیز کے ذریعہ پناہ نہیں چاہی (کیونکہ آفات اور بلاؤں کے وقت اللہ کی پناہ طلب کرنے کے سلسلے میں یہ دونوں سورتیں سب سے افضل ہیں) اور سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔'' [صحیح لغیرہ ـ سنن أبی داؤد :1463]

13 تلاوتِ قرآن کا بیان

1- نماز اور نماز کے علاوہ تلاوتِ قرآن کی ترغیب اور قرآن سیکھنے وسکھانے کی فضیلت اور سجدہ تلاوت کی ترغیب

744 عن عثمان بن عفان رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((**خيرُكم من تعلَّم القرآن وعَلَّمَه**)).

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔'' [صحیح ۔صحیح البخاری :5027، سنن أبی داؤد : 1452، جامع الترمذی: 2908، سنن ابن ماجه: 211]

745 عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من قرأ حرفًا من كتاب الله فله به حسنة، والحسنةُ بعشر أمثالها ، لا أقول ﴿ ألم ﴾ حرف، ولكن ألف حرف ، ولام حرف، وميم حرف**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف، میم ایک حرف ہے۔ [صحیح ۔ جامع الترمذی : 2910]

746 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**ما اجتمع قومٌ في بيت من بيوت الله يتلون كتابَ الله ، ويتدارسونه بينهم ؛ إلا نَزَلَتْ عليهم السكينةُ ، وغشيتْهم الرحمةُ ، وحفَّتْهم الملائكة، وذكرهم الله فيمن عنده**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور آپس میں اس کا درس و مذاکرہ کرتے ہیں تو ان پر سکینت (راحت وسکون) نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ عزوجل ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں (یعنی فرشتے)۔'' [صحيح ـ صحيح مسلم :2699، سنن أبي داؤد :1455]

747 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال : خرج رسول الله ﷺ **ونحن في الصُّفة فقال : ((أيكم يحب أن يغد وَكل يوم إلى (بطحان) أو إلى (العقيق) فيأتي منه بناقتين كَوماوين ، في غير إثم ، ولا قطع رحم؟)). فقلنا : يا رسول اللّٰه! كلنا يحبُّ ذلک. قال : ((أفلا يغدو أحدكم إلى المسجد فيَعْلَم أو فيقرأ آيتين من كتاب اللّٰه عزوجل ؛ خيرٌله من ناقتين ، وثلاث خير من ثلاث ، وأربع خير من أربع ، ومن أعداد هن من الإبل ؟!)).**

سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم صفہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ بطحان یا عقیق وادی میں جائے اور وہاں سے موٹی تازی خوبصورت اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے اور اس میں کسی گناہ یا قطع رحمی کا مرتکب بھی نہ ہو؟'' ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سب یہ چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارا ہر روز مسجد جا کر کتاب اللہ سے دو آیتیں سیکھ لینا، دو اونٹنیوں کے حصول سے بہتر ہے، اگر تین آیتیں سیکھے تو تین اونٹنیوں سے اور اگر چار آیتیں سیکھے تو چار اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ اسی طرح مزید آیتوں کی تعداد اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہے۔''

[صحيح ـ صحيح مسلم :803، سنن أبي داؤد : 1456]

748 عن عائشة رضي الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : **((الماهرُ بالقرآنِ مع السفرةِ الكرامِ البررةِ ، والذي يقرأُ القرآنَ ويَتَعْتِعُ فيه ، وهو عليه شاقٌ له أجران)).**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک کا ماہر (خوب اچھی طرح پڑھنے والا) ان ملائکہ کے ساتھ ہے جو معزز اور نیک کار ہیں اور جو شخص قرآن شریف کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دِقت اٹھاتا ہے تو اس

کے لیے دوہرا اجر ہے۔ [صحیح ۔صحیح البخاری :4937، صحیح مسلم :798 ، سنن أبی داؤد : 1455، جامع الترمذی: 2904، سنن ابن ماجه: 3779]

749 عن أبي ذر رضي الله عنه قال : **قلت : يا رسول الله ! أوصني. قال : ((عليک بتقوى الله ؛ فإنه رأس الأمرِ كلِّه)). قلت : يا رسول الله ! زدني. قال : ((عليک بتلاوة القرآن، فإنه نور لک في الأرض ، وذخرٌ لک في السماء)).**

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے وصیت فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تقویٰ کو لازم پکڑ کیونکہ یہ ہر معاملہ کی اصل ہے میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کچھ اور وصیت فرما دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تلاوتِ قرآن اہتمام سے کیا کر کیونکہ یہ تیرے لیے دنیا میں روشنی اور اخروی ذخیرہ کا باعث ہے۔ [حسن لغیرہ۔ صحیح ابن حبان :362]

750 عن جابر رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : **((القرآنُ شافعٌ مشفَّع ، وما حِلٌ مصدَّق ، من جعله أمامَه قاده إلى الجنة ، ومن جعله خلف ظهره ساقه إلى النار)).**

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک ایسا شفیع (سفارشی) ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی ہے اور ایسا جھگڑالو ہے کہ جس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا ہے، جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے (اس پر عمل کرے) اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو پسِ پشت ڈال دے تو قرآن اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔

[صحیح ۔صحیح ابن حبان :124]

751 عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه ؛ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول : **((اقروا القرآن ؛ فإنه يأتي يوم القيامة شفيعاً لأصحابه)) الحديث.**

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کرے گا۔ [صحیح ۔صحیح مسلم : 804]

752 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : **((يجيء صاحبُ القرآن يومَ القيامةِ ،**

فيقولُ القرآنُ : يا ربِّ حَلِّه ، فَيُلْبَسُ تاج الكرامة ، ثم يقول : يا رب زده، فيُلْبس حلة الكرامة ، ثم يقول : يا رب ارض عنه ، فيرضى عنه ، فيقال له : اقرأ ، وارق ، ويزاد بكل آية حسنة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن قیامت کے دن آئے گا، قرآن مجید اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا یا اللہ اس کو پہنا تو اس کو کرامت کا تاج پہنا دیا جائے گا، پھر وہ (قرآن) کہے گا اے میرے رب! اور بھی اس کو عنایت فرمائیں تو اس کو اکرام کا پورا جوڑا پہنا دیا جائے گا، پھر وہ (قرآن) درخواست کرے گا یا اللہ! آپ اس شخص سے راضی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس سے رضا کا اظہار فرما دے گا، پھر اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور (جنت کے درجوں پر) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے ایک نیکی کا اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

[حسن ـ جامع الترمذی :2915، مستدرك حاكم : 552/1]

753 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((لا حسد إلا في اثنتين : رجلٌ علمه الله القرآن، فهو يتلوه آناء الليل وآناء النهار ، فسمعه جارله فقال : ليتني أُوتيت مثل ما أُوتي فلان ؛ فعملت مثل ما يعمل. ورجل آتاه الله مالًا ، فهو يُهلكه في الحق ، فقال رجل : ليتني أُوتيتُ مثلَ ما أُوتي فلان ؛ فعملت مثل ما يعمل)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ① وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا کیا (حفظ کی توفیق دی) وہ اس قرآن کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں قیام کرتا ہے اس کے پڑوسی نے قرآن سن کر خواہش کی کاش مجھے بھی قرآن حفظ ہوتا اور میں بھی اس کی طرح دن رات اس کی تلاوت کرتا ② وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اسے جائز جگہ پر خرچ کرتا ہے ایک شخص نے کہا کاش میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اسے اس کی طرح نیکی کے کاموں میں خرچ کرتا۔ [صحیح ـ صحیح البخاری :5026]

754 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((الصيام والقرآن يشفعان للعبد ، يقول الصيام : ربِّ اني منعته الطعامَ والشرابَ بالنهار ؛ فشفعني فيه ، ويقول القرآن : رب منعتُه النوم بالليل ؛ فشفعني فيه ، فَيُشَفَّعان)).

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! قرآن اور روزہ قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے اللہ! میں نے اسے کھانے اور شہوت سے روکا لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا اے اللہ! میں نے اسے رات کو سونے سے روکا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔''

[صحيح ـ مسند أحمد :174/2، مستدرك حاكم : 554/1]

755 عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إن لله أهلين من الناس**)). **قالوا: من هم يا رسول الله ؟ قال :** ((**أهل القرآن هم أهل الله وخاصته**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے کچھ افراد اللہ والے ہوتے ہیں۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قرآن والے، وہی اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔''

[صحيح ـ نسائی فی الکبریٰ :8031، سنن ابن ماجه: 215، مستدرك حاكم : 556/1]

756 عن عمران بن حصين رضي الله عنه ؛ أنه مر على قارىء يقرأ ، ثم سأل ، فاسترجع ثم قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**من قرأ القرآن فليسأل الله به ؛ فإنه سيجيء أقوام يقرؤن القرآن ، يسألون به الناس**)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو قرآن مجید پڑھ رہا تھا اس نے پڑھنے کے بعد لوگوں سے کچھ سوال کیا سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے کہا ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن'' پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے جو قرآن مجید پڑھے وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔ [صحيح لغيره۔ جامع الترمذی :2917]

757 عن بُريدة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من قرأ القرآنَ وتعلَّمه وعملَ به ؛ أُلبسَ والداه يومَ القيامةِ تاجاً من نورٍ ، ضوؤه مثلُ ضوءِ الشمسِ ، ويُكسى والداه حُلّتان لا تقوم لهما الدنيا ،**

فيقولان: بِمَ كُسينا هذا؟ فيقال : بأخذِ ولد كما القرآنَ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن پڑھا، سیکھا اور اس پر عمل بھی کیا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی چمک ودمک کی مانند ہوگی اور اس کے والدین کو جنت کا ایسا لباس پہنایا جائے گا کہ تمام دنیا بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ دونوں کہیں گے یہ لباس ہمیں کس وجہ سے پہنایا گیا؟ ان سے کہا جائے گا کہ تمہاری اولاد کے قرآن کو تھامنے (پڑھنے، سیکھنے اور عمل کرنا) کی وجہ سے۔

[حسن لغيره ۔ مستدرك حاكم :568/1]

758 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : من قرأ القرآن لم يُرَدَّ إلى أرذل العمر ، وذلك قوله : ﴿ثم رددناه أسفل سافلين إلا الذين آمنوا﴾ ، قال : [إلا] الذين قرأوا القرآن.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس نے قرآن مجید پڑھا وہ عمر کے ذلیل اور نکمے حصے (سخت بڑھاپے) میں نہیں پھینکا جائے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''پھر پھینک دیا ہم نے اس کو نیچے سے نیچے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے'' فرمایا یہ وہ ہیں جو قرآن مجید پڑھتے تھے۔ [صحيح ۔ مستدرك حاكم :529/2]

759 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((من قرأ عشر آيات في ليلةٍ ؛ لم يُكتب من الغافلين)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس آیتوں کی تلاوت رات میں کرے وہ (اس رات) غافلین میں سے شمار نہیں ہوگا۔ [صحيح لغيره۔ مستدرك حاكم :555/1]

760 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إذا قرأ ابنُ آدم السجدة فسجد ؛ اعتزل الشيطان يبكي يقول : يا ويله ، وفي رواية : يا ويلي . أُمِرَ ابنُ آدم بالسجودِ فسجد ، فله الجنة ، وأُمِرْتُ بالسجود فأبيتُ ، فلي النار)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی سجدہ (کی آیت) پڑھتا ہے پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا وہاں سے ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے میری بدنصیبی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ (وہ کہتا ہے)

ہائے، میں کس قدر بدنصیب ہوں، آدم کے بیٹے کو سجدہ کا حکم ہوا تو اس نے سجدہ کر دیا اور جنت کا حقدار بن گیا اور (اس سے پہلے) مجھے سجدہ کا حکم ہوا تھا اور میں انکار کر بیٹھا اور جہنمی قرار پایا۔ [صحیح۔صحیح مسلم :81، سنن ابن ماجه : 1052]

761 عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال : يا رسول الله ! إني رأيتُ في هذه الليلة فيما يرى النائمُ كأني أصلي خلفَ شجرةٍ ، فرأيت كأني قرأت سجدة ، فرأيتُ الشجرةَ كأنها تسجد بسجودي ،فسمعتها وهي ساجدة وهي تقول : ((اللهم اكتب لي بها عندك أجرًا، واجعلها لي عندك ذخرًا ، وضع عني بها وزرًا ، واقبلها مني كما تقبَّلت من عبدك داود)). قال ابن عباس : فرأيت رسول الله ﷺ قرأ السجدة ، فسمعتُه وهو ساجدٌ يقول مثلَ ما قال الرجلُ عن كلام الشجرة.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آج رات خواب دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، میں نے دیکھا گویا کہ میں نے سجدہ کی آیت پڑھی میرے سجدہ کرنے کی وجہ سے درخت نے بھی گویا سجدہ کیا اور درخت بھی سجدہ کی حالت میں یہ دعا کر رہا تھا ((اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاقْبَلْهَا مِنِّی كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ))" اے اللہ! اس سجدہ کی وجہ سے اپنے پاس میرے لیے اجر لکھ دے اور اس کو اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ بنا دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہوں کو معاف کر دے اور اس سجدہ کو میری طرف سے ایسا قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام کی طرف سے قبول کیا تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کی حالت میں وہی دعا پڑھی جو اس شخص نے درخت کی دعا بتلائی تھی۔" [حسن لغيره ـ جامع الترمذی :579، سنن ابن ماجه : 1053، صحيح ابن حبان : 2768]

2- قرآن دُہرانے اور عمدہ آواز سے تلاوت کرنے کی ترغیب

762 عن ابن عمر رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**إنما مثل صاحب القرآن كمثل الإبل المُعَقَّلَة؛ إن عاهد عليها أمسكها ، وإن أطلقها ذهبت**)). وَفي رواية: ((**وإذا قامَ صاحبُ القرآنِ فقرأه بالليل والنهار ذكره ، وإذا لم يقم به نسيه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن والے (یعنی حافظ قرآن) کی مثال رسی سے بندھے ہوئے اونٹوں کی سی ہے اگر ان پر نگاہ رکھے گا تو حفاظت کر سکے گا اور اگر انہیں کھول دیا تو بھاگ جائیں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر حافظ قرآن رات اور دن کی گھڑیوں میں قرآن کریم کے ساتھ قیام کرے تو یہ قرآن اُسے یاد رہے گا اور اگر اُس نے قیام نہ کیا تو بھول جائے گا۔ [صحيح ـ صحيح البخاري :5031، صحيح مسلم : 789]

763 عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**زيّنوا القرآن بأصواتكم**)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو۔''

[صحيح ـ سنن أبي داؤد :1468، سنن أبي داؤد: 1015، سنن ابن ماجه : 1342]

764 عن جابر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إن من أحسن الناس صوتاً بالقرآن ؛ الذي إذا سمعتموه يقرأ حسبتموه يخشى الله**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قرآن کی تلاوت میں اچھی آواز والا وہ ہے جس کی تلاوت سن کر تم یہ گمان کرو کہ وہ اللہ کا خوف رکھتا ہے۔'' [صحيح لغيره۔ سنن ابن ماجه :1339]

765 عن ابن أبي مُلَيْكَةَ قال : قال عبيد الله بن أبي يزيد : **مرَّبنا أبو لبابة ، فاتَّبَعْناه حتى دخل بيته ، فدخلنا عليه ، فإذا رجل رثُّ الهيئة يقول : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((ليس منا من لم يَتَغَنَّ بالقرآن)). قال : فقلت لابن أبي مليكة : يا أبا محمد ! أر أيت إن لم يكن حسن الصوت ؟ قال : يُحَسِّنه ما استطاع.**

عبیداللہ بن ابی یزید نے بیان کیا کہ سیدنا ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، ہم ان کے پیچھے ہو لیے، حتیٰ کہ وہ اپنے

گھر میں داخل ہو گئے تو ہم بھی اندر گئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک بہت ہی سادہ حالت والا ایک آدمی کہہ رہا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔“ (راویٔ حدیث عبدالجبار نے) کہا: میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا: اگر وہ خوش آواز نہ ہو تو؟ انہوں نے کہا: جہاں تک ممکن ہو آواز کو عمدہ بنائے۔ [صحیح ۔ سنن أبی داؤد :1471]

3- سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور اس کی تلاوت کی ترغیب

766 عن أبي سعيد بن المُعلى رضي الله عنه قال: كنت أصلي بالمسجد، فدعاني رسول الله ﷺ، فلم أجبه، ثم أتيته ، فقلتُ : يا رسول الله! إني كنت أصلي . فقال : ((ألم يقل الله تعالى: ﴿استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم ﴾ ؟)) ، ثُمَّ قَالَ: لأ عِلمنك سورةً هي أعظم سورةٍ في القران قبل أن تخرج من المسجد فأخذ بيدى، فَلَمَّا أردنا ان نخرج قلت يا رسول الله! انك قلت : ((لأ عَلِّمَنَّكَ أعظم سورةٍ في القرآن)). قال: ((﴿ الحمد لله رب العالمين ﴾ ، هي السبع المثاني ، والقرآن العظيم الذي أوتيته)).

سیدنا ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی، میں (نماز کی وجہ سے) جواب نہ دے سکا جب (نماز سے فارغ ہو کر) حاضر خدمت ہوا تو عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! میں نماز پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں ہے؟ ﴿اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ﴾ (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار کا جواب دو جب بھی وہ تم کو بلائیں) پھر ارشاد فرمایا: میں تمھیں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت بتلاؤں گا۔ پھر آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا (اور چلنے لگے) جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا میں تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظیم الشان سورت بتاؤں گا (اب فرمایئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (سورۃ فاتحہ ہے)“ یہ سبع مثانی (سات آیتیں مکرر) اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری :5006، سنن أبی داؤد: 1458، سنن النسائی : 912]

767 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول: ((قالَ اللّٰه تعالى : قَسمتُ الصلاةَ بيني وبين عبدي نصفين، ولعبدي ما سألَ ، وفي رواية: فنصفُها لي ونصفُها لعبدي. فإذا قال العبد: ﴿الحمدُ للّٰه رب العالمين﴾ ، قال اللّٰه : حمدني عبدي . فإذا قال : ﴿ الرحمن الرحيم ﴾ ، قال : أثنى عليَّ عبدي. فإذا قال : ﴿ مالک يوم الدين ﴾ ، قال : مَجَّدَني عبدي. وإذا قال : ﴿ إياک نعبد وإياک نستعين ﴾ ، قال : هذا بيني وبين عبدي، ولعبدي ما سأل . فإذا قال : ﴿ اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غيرِ المغضوب عليهم ولا الضالين ﴾ ، قال: هذا لعبدي. ولعبدي ما سأَل)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے اور اپنے بندے کو وہ دونگا جو مانگے گا، جب بندہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (جواب میں) فرماتا ہے ''حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ'' (میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے) جب بندہ ''اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے ''اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ'' (میرے بندے نے میری ثنا بیان کی) جب بندہ ''مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ'' پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے ''مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ'' (میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی) جب بندہ پڑھتا ہے ''اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''یہ میرے اور بندے کے درمیان ہے جو میرا بندہ مانگے گا دیا جائے گا'' جب بندہ پڑھتا ہے ''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا اُسے دیا گیا۔''

[صحیح۔ صحیح مسلم :395]

768 عن واثلة بن الأسقع؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((أعطيتُ مكانَ التوراةِ السبعَ ، وأَعطيتُ مكان الزبور المئين ، وأُعطيت مكانَ الإنجيل المثاني ، وفضلت بالمفصَّل)).

سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تورات کے بدلہ میں سبع طوال ملی (بقرہ سے سورہ توبہ تک) ہیں اور زبور کے بدلہ میں ''مئین'' (وہ سورتیں جن میں سو سے زیادہ آیات ہیں) اور انجیل کے بدلہ

میں مثانی (سورۃ الفاتحہ) اور مفصل سورتوں کے ساتھ مجھے فضیلت دی گئی ہے (یعنی سورۃ الحجرات سے لے کر سورۃ الناس تک)۔ [حسن ۔ مسند احمد: 107/4]

4- سورۃ بقرہ اور آلِ عمران کی تلاوت کی فضیلت اور سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی ترغیب اور اس آدمی کے بیان میں جو آلِ عمران کی آخری آیات پڑھ کر اس پر غور و فکر نہ کرے

769 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**لا تجعلوا بيوتكم مقابرَ ، إن الشيطانَ يَفِرُّ من البيت الذي تُقرأ فيه سورة ﴿ البقرة ﴾**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یاد رکھو) شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :780، سنن النسائی: 965، جامع الترمذی :2877]

770 عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**اقرؤوا القرآن ؛ فإنه يأتي يوم القيامة شفيعًا لأصحابه ، اقرؤوا الزهراوين : ﴿ البقرة ﴾ و سورة ﴿ آل عمران ﴾ ؛ فإنهما يأتيان يوم القيامة كأنهما غمامتان أو غيايتان ، أو كأنهما فِرقانِ من طيرٍ صواف ، تُحاجّان عن أصحابهما. اقرؤوا سورة ﴿البقرة﴾ ، فإن أخذها بركة ، وتركها حسرة ، ولا تستطيعها البَطَلَة))**. قال معاوية بن سلام : بلغني أن البطلة : السحرة.

سیدنا حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا قرآن مجید پڑھو، یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارشی بن کر آئے گا۔ (خاص طور پر) دو روشن (سورتیں) پڑھو سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران، قیامت کے دن یہ دونوں سورتیں اس طرح آئیں گی جیسے دو بدلیاں یا جیسے قطار باندھے پرندوں کے دو غول

ہوں، یہ دونوں اپنے پڑھنے والے کی حمایت کر رہی ہوں گی (اور خاص اہتمام سے) سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو اس کا حاصل کرنا (یعنی اسے پڑھنا یاد کرنا اور سمجھنا)، برکات کا سبب ہے اور اس کا چھوڑ دینا حسرت و محرومی ہے اور اس سورت پر باطل غلبہ نہیں پا سکتا معاویہ بن سلام کہتے ہیں باطل سے مراد جادوگر ہیں۔ [صحیح ـ صحیح مسلم :804]

771 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لكلِّ شيءٍ سنامٌ ، إن سنامَ القرآنِ سورةُ ﴿البقرة......﴾ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن مجید کی کوہان سورۂ بقرہ ہے۔ [حسن لغیرہ ـ جامع الترمذی :2878]

772 عن النعمان بن بشيرٍ رضي الله عنهما عن النبي ﷺ قال : ((إن اللّٰهَ كتبَ كتاباً قبل أن يخلق السمواتِ والأرض بألفي عام، أنزل منه آيتين ، ختم بهما سورة ﴿ البقرة ﴾ ، لا يُقرآن في دارٍ ثلاث ليال فيقربها شيطان)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اور اس کتاب میں سے دو آیات نازل فرما کر ان سے سورۃ البقرہ کا اختتام فرمایا: جس گھر میں ان دو آیات کی تین راتیں مسلسل تلاوت کی جائے تو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں آتا۔

[صحیح ـ جامع الترمذی :2882، مستدرک حاکم: 260/2]

773 عن عُبيد بن عُمير ؛ أنه قال لعائشة رضي الله عنها : أخبرينا بأعجب شيء رأيتيه من رسول اللّٰه ﷺ؟ قال : فسكتَتْ ، ثم قالت: لما كانت ليلة من الليالي قال : ((يا عائشة ! ذَريني أتعبد الليلة لربي)). قلت: واللّٰه إني أحب قربك ، وأحب ما يسرك. قالت: فقام فتطهر ، ثم قام يصلي، قالت: فلم يزل يبكي حتى بَلَّ حِجره. قالت : وكان جالسًا فلم يزل يبكي ﷺ حتى بلَّ لحيته . قالت : ثم بكى حتى بلَّ الأرض . فجاء بلال يؤذنه بالصلاة، فلما رآه يبكي، قال: يا رسول اللّٰه ! تبكي وقد غفر اللّٰه لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر ؟ قال. ((أفلا أكون عبدًا شكورًا ؟ لقد أُنزلتُ عليَّ الليلةَ آيةٌ ؛ ويل لمن قرأها ولم يتفكر فيها : ﴿ إن في خلق السموات والأرض ﴾ الآية كلها)).

سیدنا عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی جو سب سے عجیب بات دیکھی ہو وہ بتایئے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہیں پھر ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ایک رات فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے چھوڑو، آج کی رات میں اپنے رب کی عبادت کروں، میں نے کہا (اللہ کے رسول ﷺ!) مجھے آپ ﷺ کے پاس رہنا بھی پسند ہے اور جس میں آپ ﷺ خوش ہوں میں اس پر بھی خوش ہوں، چنانچہ آپ ﷺ اٹھے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے مسلسل رونا شروع کیا، یہاں تک کہ اپنی گود (آنسوؤں سے) تر کرلی، کہتی ہیں آپ ﷺ (نماز میں) بیٹھے ہوئے روتے رہے یہاں تک کہ اپنی داڑھی تر کرلی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ زمین بھی آنسوؤں سے تر ہوگئی، اتنے میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو (فجر کی) نماز کے لیے بلانے آگئے انہوں نے جب آپ ﷺ کو روتے دیکھا تو عرض کی اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ کے تو اللہ نے تمام اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) ایک شکر گزار بندہ نہ بنوں، آج ہی کی رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے برا ہے اس کے لیے جو اسے پڑھے اور اس پر غور وفکر نہ کرے، (وہ آیت یہ ہے) ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ اخیر آیت تک (سورۃ آل عمران کی آیت ۱۹۰ سے شروع ہوتی ہے) جس نے اس کو پڑھا اور اس میں غور وفکر نہ کیا تو اس کے لیے ہلاکت ہے۔

[حسن - صحیح ابن حبان: 619، 311]

5- آیۃ الکرسی پڑھنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت

774 عن [ابن] أُبي بن كعب ؛ أن أباه أخبره : أنه كان لهم جَرِينٌ فيه تمرٌ ، وكان مما يتعاهده فيجدهُ ينقصُ، فحرسَه ذات ليلةٍ. فإذا هو بدابةٍ كهيئة الغلامِ المحتلمِ ؛ قال : فسلمَ فرد عليه السلامَ ، فقلت: ما أنت، جنٌّ أم إنسٌ؟ قال : جن. فقلت: ناولني يَدَكَ ، فإذا يد كلبٍ وشعر كلبٍ ، فقلت: هذا خلق الجن؟ فقال: لَقَدْ عَلِمَتِ الجنُّ أن ما فيهم من هوَ أشدُّ مني . قلت: ما يحملك على ما صنعتَ ؟ فقال : بلغني أنك تحبُّ الصدقةَ ، فأحببتُ أن أُصيبَ من طعامك. فقلت: ما الذي يُحرِزُنا منكم؟ قال : هذه الآية: آية الكرسيِّ . قال : فتركتُه ، وغدا أبيٌّ إلى رسول اللهِ ﷺ ، فأخبره ، فقال: «صَدَقَ الخبيثُ».

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ان کے پاس کھجوروں کا ایک گودام تھا جس کی یہ نگرانی کیا کرتے تھے اچانک کھجوریں کم ہونا شروع ہوگئیں۔ انہوں نے ایک رات پہرہ دیا تو انہوں نے نوجوان کی شکل میں ایک جانور دیکھا اس نے انہیں سلام کیا تو اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیتے ہوئے پوچھا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا میں جن ہوں: میں نے کہا مجھے اپنا ہاتھ پکڑا تو کیا دیکھا کہ اس کا ہاتھ اور اس کے بال کتے کے ہاتھ اور بال جیسے ہیں۔ میں نے کہا کیا جنوں کی تخلیق اسی طرح ہے؟ اس نے کہا تمام جنات جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ شکل وصورت میں (خوفناک) کوئی نہیں۔ تو میں نے پوچھا کہ کھجوریں چرانے پر تجھے کس چیز نے اُبھارا؟ اس نے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ صدقہ وخیرات کو پسند کرتے ہیں تو میں نے بھی چاہا کہ آپ کے غلہ میں سے کچھ حاصل کروں۔ تو میں نے پوچھا ہمیں (انسانوں کو) تم سے کونسی چیز بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا کہ ہم سے بچنے کا ذریعہ آیۃ الکرسی ہے تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا اور صبح اس سارے واقعہ کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس خبیث نے سچ کہا۔ [صحيح ـ صحيح ابن حبان: 784]

775 عن أُبيّ بن كعبٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : «يا أبا المنذر ! أتدري أيّ آية من كتاب الله معك أعظم؟». قال : قلت: اللّٰه ورسوله أعلم. قال: «يا أبا المنذر! أتدري أيّ آية من كتاب الله معك أعظم؟». قلت: ﴿ اللّٰه لا إله إلا هو الحيُّ القيوم ﴾ . قال: فضرب في صدري ؛ وقال: «

[واللّٰہ] لِیَھْنَکَ العلمُ أبا المنذر!»۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ مجھ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اے ابوالمنذر رضی اللہ عنہ! (یہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی کونسی آیت سب سے عظیم ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے زیادہ جاننے والے ہیں (کہ وہ کونسی آیت ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) پوچھا کہ اے ابوالمنذر رضی اللہ عنہ! تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک کتاب اللہ کی کونسی آیت سب سے عظیم ہے؟ میں نے کہا کہ ﴿اَللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ (یعنی پوری آیت آلکرسی) سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا: ابوالمنذر! اللہ کرے تمہارا علم خوشگوار ہو۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم :810، سنن أبی داؤد: 1460، مسند أحمد : 142/5]

6- سورۂ کہف کی تلاوت کی ترغیب اور سورہ کہف کی ابتدائی یا آخری دس آیات پڑھنے کی ترغیب

776 عن أبي الدرداء رضي الله عنه ؛ أن نبي الله ﷺ قال : ((**من حفظَ عشرَ آياتٍ من أولِ سورةِ ﴿الكهف﴾ ؛ عُصِمَ من (فِتْنَةِ) الدجال**)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سورۂ کہف کی دس آیتیں یاد کرے تو وہ دجال کے شر و فتنہ سے بچایا جائے گا۔ [صحیح ـ صحیح مسلم:809، سنن أبی داؤد:4323، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 951]

777 عن أبي سعيدٍ الخدريّ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**من قرأ ﴿الكهف﴾ كما أنزلت كانت له نورًا يوم القيامة من مقامه إلى مكة ، ومن قرأ عشر آياتٍ من آخرِها ثم خرج الدجال ؛ لم يسلط عليه، ومن توضأ ثم قال : ((سبحانک اللهم وبحمدک ، لا إله إلا أنت، أَستغفرُک و أتوبُ إليک)). كتب في رَقٍ ، ثم طُبِعَ بطابعٍ فلم يكسر إلى يوم القيامة**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سورۂ کہف کو اس طرح پڑھے جیسے نازل کی گئی ہے یہ سورۃ قیامت کے دن اس کے کھڑے ہونے کی جگہ سے مکہ تک اس پڑھنے والے کے لیے نور ہوگی۔ اور جس نے اس سورۃ کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو وہ اس پر مسلط نہ ہو سکے گا اور جس نے وضو کے بعد یہ پڑھا ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ'' تو (یہ دعا) ایک کاغذ پر لکھ کر اس پر ایک مہر لگادی جاتی ہے جو قیامت تک توڑی نہ جائے گی۔ [صحیح لغیرہ۔ مستدرك حاكم :564/1]

7- سورہ ملک پڑھنے کی فضیلت

778 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**إن سورةً في القرآن ثلاثون آية شَفَعَتْ لرجلٍ حتى غُفرله ، وهي : ﴿ تبارك الذي بيده الملك ﴾**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں تیس آیتوں والی ایک ایسی سورت ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت (روزِ قیامت) کرتی ہی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے وہ سورۃ **تبارک الذی** (یعنی سورۃ الملک) ہے۔ [حسن لغیرہ ۔ سنن أبی داؤد : 1400، جامع الترمذی : 2891، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : 610، سنن ابن ماجه : 3786، صحیح ابن حبان: 1766، حاکم: /565]

779 (عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال:) ((**من قرأ ﴿ تباركَ الذي بيدِهِ الملكُ ﴾ كلَّ ليلةٍ ؛ منَعَهُ اللّٰه عزَّوجل بها من عذابِ القبرِ**)). **وكنا في عهد رسول اللّٰه ﷺ نسميها : (المانعة) ، وإنها في كتابِ اللّٰهِ عزوجلِ سورةٌ من قرأبها في كلِّ ليلةٍ ، فقد أكثر وأطاب .**

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے ہررات سورۃ الملک کی تلاوت کی تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ فرمائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دورِ میں اسے (المانعہ، روکنے والی) کہا کرتے تھے اور یہ کتاب اللہ کی ایک ایسی سورۃ ہے جس نے ہررات اس کی تلاوت کی اس نے بہت ثواب حاصل کیا اور خوب اچھا کام کیا۔ [حسن ۔مستدرك حاکم : 809/2، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : 716]

8- سورۃ تکویر (اذا الشمس کورت) پڑھنے کی ترغیب

780 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((من سَرَّه أن ينظرَ إلىٰ يومِ القيامةِ كأنه رأيُ العين ؛ فليقرأ: ﴿إذا الشمس كورت﴾ و ﴿إذا السماء انفطرت﴾ و ﴿إذا السماء انشقت﴾)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے یہ شوق ہو کہ قیامت کے دن کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھے تو وہ سورۃ (اذا الشمس کورت)، اور سورۃ (اذا السماء انفطرت) اور سورۃ (اذا السماء انشقت) پڑھے۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 3333]

9- سورہ اخلاص (قل هو الله احد) پڑھنے کی ترغیب

781 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : أقبلتُ مع رسول الله ﷺ ، فسمع رجلاً يقرأ : ﴿ قل هو الله احد. الله الصمد. لم يلد ولم يولد. ولم يكن له كُفُوًا احد ﴾ ، فقال رسول الله ﷺ : ((وجبت)). فسألته: ماذا يا رسول الله ؟ فقال: ((الجنة)). فقال أبو هريرة : فأردت أن أذهب إلى الرجل، فأبشره ، ثم فَرِقْتُ أن يفوتني الغداء مع رسول الله ﷺ ، ثم ذهبت إلى الرجل فوجدته قد ذهب.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آرہا تھا آپ ﷺ نے ایک شخص کو سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی، میں نے پوچھا کیا واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے چاہا اس شخص کے پاس جا کر اس کو یہ خوشخبری دوں لیکن میں ڈرا کہ اگر میں چلا گیا تو آپ ﷺ کے ساتھ کھانا نہ کھا سکوں گا (یہ بڑی سعادت کی بات ہے)، پھر میں اس شخص کے پاس گیا تو دیکھا کہ وہ جا چکا تھا۔

[صحيح۔ مالك في المؤطا :495، جامع الترمذی : 2897، مستدرك حاكم :1/566، نسائی فی عمل اليوم والليلة : 702]

782 عن أبى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ:((احشُدوا ؛ فإني سأقرأ عليكم ثُلث القرآن)). فَحَشَدَ من حشد. ثم خرج النبي ﷺ فقرأ: ﴿ قل هو الله أحد﴾ ، ثم دخل. فقال بعضنا

لبعض: إني أُرى هذا خبر، جاء ه من السماء، فذلک الذي أدخله. ثم خرج نبي الله ﷺ فقال: ((إني قلت لكم: سأَقرأ عليكم ثُلثَ القرآن، ألا إنها تعدل ثلث القرآن)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب جمع ہو جاؤ میں تم لوگوں کو تہائی قرآن سناؤں گا لوگ جمع ہو گئے پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور قل هو الله احد کی تلاوت فرمائی، پھر (اپنے حجرہ میں) داخل ہو گئے ہم آپس میں بات کرنے لگے کہ ہمارا یہ خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ پر کوئی وحی آنے والی ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ تشریف لے گئے، پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: میں نے تم سے کہا تھا کہ میں تم لوگوں کو تہائی قرآن سناؤں گا خبردار! یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔ [صحیح ۔صحیح مسلم :812، جامع الترمذی : 2900]

783 عن عائشة رضي الله عنها : أن النبي ﷺ بَعَثَ رَجلاً على سَرِيَّةٍ ، وكان يقرأ لأصحابه في صلاتهم، فيختم بـ ﴿ قل هو الله أحد ﴾ ، فلما رجعوا، ذكروا ذلک للنبي ﷺ . فقال : ((سلوه لأي شيء يصنع ذلک؟)). فسألوه؟ فقال: لأنها صفة الرحمن، وأنا أحب أن أقرأ بها. فقال النبي ﷺ : ((أخبروه أن الله يحبه)).وفي روايةٍ : حبُّکَ اياها أدخلک الجنة.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کرواتے تھے اور ہر قرأت کے اختتام پر سورۂ قل هو الله احد ضرور پڑھتے تھے، یہ لوگ جب واپس لوٹے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پوچھو کہ یہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے اس سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سورۂ اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے اور مجھے اس کا پڑھنا پسند ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے محبت ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تیری اس سورۃ سے محبت تجھے جنت میں داخل کر دیا ہے۔" [صحیح ۔ صحیح البخاری :7375، صحیح مسلم : 813]

10-معوذتین (سورہ فلق و ناس) پڑھنے کی ترغیب

784 حدیث: عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ: بینما أنا أسیر مع رسول اللهﷺ بین (الجحفة) و (الأبواء)، إذ غَشِیَتْنا ریحٌ وظلمة شدیدة ، فجعل رسول اللہ ﷺ یتعوذ ب ﴿ أعوذ برب الفلق﴾ و﴿ أعوذ برب الناس﴾ ویقول: ((یا عقبة ! تعوذ بهما ، فما تَعَوّذ مُتعوِّذٌ بمثلها)). قال: وسمعته یؤمنا بهما في الصلاة.

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جحفہ اور ابواء (جو مکہ اور مدینہ کے راستے میں دو مقام ہیں) کے درمیان چلا جارہا تھا کہ اچانک سخت آندھی اور اندھیرے نے ہمیں آگھیرا، رسول اللہ ﷺ نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ذریعے پناہ مانگنا شروع کی (یعنی یہ سورتیں پڑھنے لگے) اور مجھ سے بھی فرمایا کہ اے عقبہ رضی اللہ عنہ! ان دونوں سورتوں کے ذریعہ پناہ پکڑ، جان لو کہ کسی پناہ چاہنے والے نے ان دونوں (سورتوں) کی مانند کسی چیز کے ذریعہ پناہ نہیں چاہی (کیونکہ آفات اور بلاؤں کے وقت اللہ کی پناہ طلب کرنے کے سلسلے میں یہ دونوں سورتیں سب سے افضل ہیں) اور سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے تو ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔" [صحیح لغیرہ ۔ سنن أبی داؤد :1463]

785 حدیث: (عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال) قلت: یا رسول الله! أقرِئني آیاً من سورة ﴿ هود ﴾ ، و آیاً من سورة ﴿ یوسف﴾ ، فقال النبي ﷺ : ((یا عقبة بن عامر! إنک لن تقرأ سورةً أحبَّ إلی الله، ولا أبلغ عنده من أن تقرأ ﴿ قل أعوذ برب الفلق﴾، فإن استطعت أن لا تفوتک في الصلاة فافعل)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے سورۃ ہود، سورۃ یوسف کی آیات پڑھا دیجئے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ رضی اللہ عنہ! تم اللہ کے نزدیک قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ پسندیدہ کوئی سورت ہرگز نہیں پڑھ سکتے، اگر تم سے ہو سکے کہ کسی نماز میں یہ تم سے نہ چھوٹنے پائے تو اس کو ہر نماز میں پڑھا کرو۔"

[صحیح ۔ مستدرك حاکم : 540/2، صحیح ابن حبان : 1839]

786 حدیث: عن جابر بن عبداللہ رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((اقرأ یا جابر !)). فقلت: وما

أقرأ بأبي أنت وأمي ؟ قال : ((﴿ قل أعوذ برب الفلق ﴾ و ﴿ قل أعوذ برب الناس ﴾)). فقرأتهما. فقال: ((اقرأ بهما، ولن تقرأ بمثلها)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر رضی اللہ عنہ! پڑھو، میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! کیا پڑھوں؟ ارشاد فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس، میں نے یہ دونوں سورتیں پڑھیں، ارشاد فرمایا: ان دونوں سورتوں کو پڑھتے رہنا اس لیے کہ تم ان جیسی سورتیں نہیں پڑھ سکتے (یعنی افضیلت میں ان دونوں سورتوں کی طرح کوئی سورت نہیں)۔"

[حسن، صحیح ـ سنن النسائی :5441، صحیح ابن حبان : 796]

ذکر کی فضیلت، اہمیت اور فوائد

ذکرِ الٰہی افضل ترین اعمال اور بہترین عبادات میں سے ایک ہے۔ ذکر کی اہمیت کو قرآن مجید میں اس طرح اُجاگر کیا گیا۔

((وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ))

یعنی ''اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔'' [العنکبوت: 45]

ذکر ایک ایسا عمل ہے کہ جس سے انسان اللہ کی معیت اور قرب کو پاتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((إن الله عزوجل يقول : أنا مع عبدي إذا هو ذكرني، وتحركت بي شفتاه)). اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔

[صحيح لغيره۔ سنن ابن ماجه : 3792، صحيح ابن حبان: 812]

ذکر کی اقسام

ذکر کی دو اقسام ہیں۔

(۱) عام ذکر:-

اس سے مراد تمام عبادات ہیں جیسے نماز، حج، تلاوتِ قرآن، دعا اور تسبیحات۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ذکر:

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ کو راضی اور اس کے قریب کرنے والا ہر لفظ ذکر ہے چاہے علم کا حصول ہو، امر بالمعروف یا نہی عن المنکر ہو۔

(۲) خاص ذکر:

اس مراد وہ خاص دعائیں یا اذکار ہیں جن کے الفاظ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں جن کے اوقات وتعداد

متعین ہیں مثلاً فرض نماز کے بعد، صبح و شام کے مسنون اذکار وغیرہ۔ ذکر کی اس قسم میں ثابت شدہ اوقات، تعداد اور کیفیت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ذکر کے فضائل

(۱) ذکر بہترین عمل:

مالک بن یخامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جدائی کے وقت آخری گفتگو جو میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی وہ یہ تھی، میں نے دریافت کیا کہ سب اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ کے نزدیک کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حال میں تجھے موت آئے کہ اللہ کے ذکر سے تیری زبان تر ہو۔

[حسن، صحیح ـ طبرانی فی الکبیر : 208، مسند البزار : 3059، صحیح ابن حبان: 818]

(۲) ذکر بہترین سرمایہ:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ﴾ جو لوگ سونا و چاندی جمع کرتے ہیں اور ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے تو اس وقت ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں تھے (یہ آیت سن کر) بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ سونے و چاندی کے بارے میں تو یہ آیت نازل ہوگئی (اور ہمیں ان چیزوں کا حکم اور ان کی مذمت معلوم ہوئی) کاش ہمیں یہ معلوم ہو جائے (کہ سونے اور چاندی کے علاوہ) اور کونسا مال بہتر ہے تاکہ ہم اسے جمع کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے بہترین (مال) اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور مؤمنہ بیوی جو اپنے شوہر کے ایمان کی (راہ میں) مددگار رہو۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی : 3094، سنن ابن ماجه : 1856]

(۳) ذکر میں زندگی:

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ اور ایک روایت

میں ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 6407، صحیح مسلم: 779]

(۴) رحمت کا نزول:

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((**لا يقعد قومٌ يذكرون اللّٰه ؛ إلا حفَّتهم الملا ئكةُ ، وغَشِيَتْهم الرحمةُ ، ونزلتْ عليهم السكينةُ ، وذكرهم اللّٰهُ فيمن عنده**)). جو لوگ بھی اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2700، جامع الترمذی: 2945، سنن ابن ماجہ: 225]

(۵) جہنم سے بچانے والا ذکر:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((**إني لأعلمُ كلمةً لا يقولها عبدٌ حقًا من قلبه فيموت على ذلك ؛ إلا حُرم على النار : لا إله إلا اللّٰه**)). میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جو کوئی بندہ اس کو سچے دل سے کہتا ہے پھر اسی پر مرتا ہے تو اس پر جہنم کی آگ حرام کردی جاتی ہے، وہ کلمہ "**لا اله الا اللّٰه**" ہے۔ [صحیح ۔ مستدرك حاكم : 72/1]

(۶) گناہوں کا کفارہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ** پڑھے اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2691، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 826، جامع الترمذی: 3466]

اللہ کا ذکر ایک ایسا عمل ہے کہ جس سے دلوں کو سکون وراحت نصیب ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

((اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝))

"جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر

سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔'' [الرعد: 28]

یہی وجہ ہے کہ انسان سب سے زیادہ لذت اور سکون اللہ کے ذکر ہی میں پاتا ہے۔ اللہ کا ذکر کرنے والا ان سات خوش نصیبوں میں سے ایک ہے جنہیں قیامت کے دن عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب ہو۔

14

ذکر کا بیان

1- کثرت سے آہستہ اور بلند آواز سے ذکر کرنے اور اس پر ہمیشگی کرنے کی ترغیب اور کثرت سے اللہ کا ذکر نہ کرنے پر وعید

787 عن أبي هريرة رضي [illegible] عنه [illegible] يقول [illegible] عند ظن عبدي بي، وأنا معه إذا ذكرني، فإن ذكرني في نفسه [illegible] في نفسي، وإن ذكرني في مَلَإٍ ذكرته في مَلَإٍ خيرٍ منهم، وإن تقرب إِلَيَّ شِبْرًا تقربت إليه ذراعاً، وإن تقرب إِلَيَّ ذراعًا تقربتُ إليه باعًا وإن أتاني يمشي أتيته هرولة)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے [illegible] میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے جماعت میں (یعنی ظاہری طور پر) یاد کرتا ہے تو میں اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں [illegible] کی جماعت سے بہتر ہے اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں [illegible] ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو [illegible]

[صحيح - صحيح البخاري: [illegible] 405 [illegible] صحيح مسلم [illegible] جامع [illegible] سنن ابن ماجه: 3822]

788 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن [illegible] إن الله عز وجل يقول: أنا مع عبدي إذا هو ذكرني، وتحركت بي شفتاه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر کے ساتھ حرکت کرتے ہیں۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ : 3792، صحیح ابن حبان: 812]

789 عن عبداللّٰه بن بُسرٍ رضي اللّٰه عنه : أن رجلا قال : **يا رسول اللّٰه ! إن شرائع الإسلام قد كثرت عليَّ : فأخبرني بشيء أتشبث به .قال: ((لا يزال لسانک رطباً من ذكر اللّٰه)).**

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کی اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام میں نیک اعمال بہت زیادہ ہیں (میں ان سب کو کما حقہ ادا نہیں کرسکتا) مجھے ایک بات بتا دیجئے جسے میں مضبوطی سے پکڑلوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔''

[صحیح ۔ جامع الترمذی : 3375، سنن ابن ماجہ: 3793، صحیح ابن حبان:811، مستدرك حاكم : 495/1]

790 عن مالك بن يُخامِر ؛ أن معاذ بن جبلٍ رضي اللّٰه عنه قال لهم: **إن آخر كلامٍ فارقتُ عليه رسول اللّٰه ﷺ أن قلتُ : أيُّ الأعمال أحبُّ إلى اللّٰه ؟ قال : ((أن تموت ولسانک رَطْبٌ من ذكر اللّٰه)).**

مالک بن یخامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جدائی کے وقت آخری گفتگو جو میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی وہ یہ تھی، میں نے دریافت کیا کہ سب اعمال میں محبوب ترین عمل اللہ کے نزدیک کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس حال میں تجھے موت آئے کہ اللہ کے ذکر سے تیری زبان تر ہو۔

[حسن، صحيح ۔ طبراني في الكبير : 208، مسند البزار : 3059، صحيح ابن حبان: 818]

791 عن أبي الدرداء رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : **((ألا أنبِّئكم بخير أعمالكم، وأزكاها عند مليككم، وأرفعها في درجاتكم، وخيرٍ لكم من إنفاق الذهب والورق، وخيرٍ لكم من أن تَلْقَوْا عدوَّكم ؛ فتضربوا أعناقهم ، ويضربوا أعناقكم ؟)). قالوا : بلى. قال: ((ذكر اللّٰه)). قال معاذ بن جبل : ما شيءٌ أنجى من عذاب اللّٰه من ذكر اللّٰه.**

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر، تمہارے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کو سب سے زیادہ پسند، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا

اور تمہارے لیے سونا اور چاندی (اللہ کی راہ میں) دینے سے بہتر اور اس بات سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرو اور ان کی گردنیں کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ اللہ کا ذکر ہے۔'' سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی کوئی ایسا عمل نہیں کرسکتا جو اللہ کے عذاب سے نجات دینے میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر مؤثر ہو۔

[صحيح ـ مسند أحمد : 446/6، سنن ابن ماجه : 3790، جامع الترمذی: 3377، مستدرك حاكم : 496/1]

792 عن ابن عباسٍ رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : **((من عجز منكم عن الليل أن يكابده ، وبخل بالمال أن ينفقه ، وجَبُنَ عن العدو أن يجاهده ؛ فليكثر ذكر الله))**.

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سے عاجز ہو راتوں کو محنت کرنے (قیام اللیل) سے اور بخل کی وجہ سے مال بھی نہ خرچ کرتا ہو (یعنی نفلی صدقات میں) اور بزدلی کی وجہ سے جہاد میں بھی شرکت نہ کرسکتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔

[صحيح لغيره۔ طبراني في الكبير : 11121، مسند البزار: 4904، بيهقى فى الشعب : 508]

793 عن الحارث الأشعريِّ رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : **((إن الله أوحى إلى يحيى بن زكريا بخمس كلمات أن يعمل بهن ، ويأمرَ بني إسرائيل أن يعملوا بهن. فكأنه أبطأ بهن، فأتاه عيسى فقال : إن الله أمرك بخمس كلمات أن تعمل بهن، وتأمر بني إسرائيل أن يعملوا بهن، فإما أن تُخبرهم ، وإما أن أُخبرهم. فقال : يا أخي ! لا تفعل ، فإني أخاف إن سَبَقْتَني بهن أن يخسف بي أو أُعَذَّب. قال : فجمع بني إسرائيل ببيت المقدس حتى امتلأ المسجد ، وقعدوا على الشرفات ، ثم خطبهم فقال : إن الله أوحى إليَّ بخمس كلمات أن أعمل بهن ، وآمُرَ بني إسرائيل أن يعملوا بهن:**

① **أَوَّلُهن [أن] لا تشركوا بالله شيئًا ، فإن مَثَلَ من أشرك بالله كمثلِ رجلٍ اشترى عبدًا من خالص ماله بذهب أو ورق، ثم أسكنه دارًا فقال : اعملْ وارفع إليَّ. فجعل يعمل ويرفع إلى غير سيده ! فأيكم يرضى أن يكون عبدهُ كذلك ؛ فإن الله خلقكم ورزقكم ، فلا تشركوا به شيئًا.**

② **وإذا قمتم إلى الصلاة فلا تلتفتوا ، فإن الله يُقبل بوجهه إلى وجه عبده مالم يلتفت.**

③ وآمُرُکم بالصیام ، ومثل ذلک کمثل رجل في عصابة معه صُرَّةٌ من مسک ، کلھم یحب أن یجد ریحھا، وإن الصیام أطیب عند اللّٰه من ریحِ المسک.

④ وآمُرُکم بالصدقة ، ومثل ذلک کمثل رجل أسره العدو، فأوثقوا یَدَہ إلی عنقه ، وقربوه لیضربوا عنقه ، فجعل یقول : ھل لکم أن أفديَ نفسي منکم ، وجعل یعطي القلیل والکثیر حتی فدی نفسه.

⑤ وآمُرُکم بذکر اللّٰه کثیرًا ، ومثل ذلک کمثل رجل طلبه العدو سِراعًا في أثره ، حتی أتی حصنًا حصینًا ، فأحرز نفسه فیه ، وکذلک العبد لا ینجو من الشیطان إلا بذکر اللّٰه))۔

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو حکم دیا کہ پانچ باتوں پر خود (بھی) عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس پر عمل کرنے کا حکم دیں اور قریب تھا کہ حکم کے اجراء میں کچھ دیر لگتی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے سیدنا یحییٰ علیہ السلام سے کہا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس بات کا حکم دیا ہے کہ بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم کریں آپ ان کو حکم کرتے ہیں یا میں کروں؟ سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے (جواب میں) فرمایا اگر آپ اس میں مجھ سے بڑھ (سبقت لے) گئے (میں اپنے رب کے حکم کو پورا کرنے میں پیچھے رہا) تو مجھے ڈر ہے کہ زمین میں نہ دھنسا دیا جاؤں یا مجھ کو (دوسری قسم کا) عذاب نہ ہو جائے پھر لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا وہ (رش کی وجہ سے لوگوں سے) بھر گیا اور (نیچے جگہ نہ ملنے کی وجہ سے بہت سے لوگ) دیوار کے بالائی حصوں پر جا بیٹھے پھر سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے انہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے کا حکم فرمایا ہے اور اس بات کا بھی حکم فرمایا ہے کہ تم کو ان پانچ باتوں پر عمل کرنے کو کہوں ① ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت ایسی کرو کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی جس نے اپنے خالص (کھرے) مال سونے یا چاندی سے کوئی غلام خریدا پھر اس غلام سے یہ کہا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام (مزدوری) ہے۔ مزدوری کر اور مجھ کو کما کر دے تو وہ مزدوری کرے (لیکن) کمائی اپنے آقا کے علاوہ کسی دوسرے کو دے دے تو (بتلاؤ) تم میں سے کسی شخص کو یہ پسند ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو (ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے اپنی اطاعت کا حکم فرمایا اور یہ انسان اسی کے ساتھ دوسرے کو شریک بنا لے یہ اللہ کو کب پسند ہوگا) ② اور دوسری بات جس کا اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم فرمایا وہ نماز ہے لہٰذا نماز میں ادھر اُدھر التفات اور توجہ نہ کیا کرو اس لیے کہ

اللہ تعالیٰ بندے کی طرف نماز میں اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جب تک وہ اپنی توجہ اللہ تعالیٰ سے کسی کی طرف نہ پھیر لے ③ اور تیسری بات جس کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہ روزہ ہے اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی جماعت کے ساتھ ہو اور اس کے پاس ایک مشک (خوشبو) کی تھیلی ہو تو تم میں سے ہر ایک کو اس کی خوشبو اچھی لگتی ہے (ایسے ہی) بلاشبہ روزہ دار کے منہ کی سانس اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ پسند ہے ④ اور چوتھی بات جس کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہ صدقہ ہے اور اس صدقہ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کو دشمنوں نے قید کر کے اس کے ہاتھ گردن سے باندھ دیئے ہوں اور اس قیدی کو آگے لے کر آئے تاکہ اس کی گردن اڑا دیں تو وہ قیدی یہ کہے کہ میں اپنی جان چھڑانے کے لیے ہر تھوڑی اور زیادہ چیز دینے کو تیار ہوں پھر سب دے کر اپنی جان چھڑا لے (ایسا ہی صدقہ تمام آفات و مصائب سے آدمی کو بچا لیتا ہے) ⑤ اور پانچویں بات جس کا میں تم کو حکم کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اللہ کا ذکر کیا کرو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا پیچھا کرنے کے لیے نہایت تیزی سے دشمن نکلا ہو۔ یہاں تک کہ (بھاگتے بھاگتے) ایک مضبوط قلعہ آئے اور وہ اس میں گھس کر ان سے اپنی جان بچا لے۔ اسی طرح انسان شیطان سے خود کو اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور طریقہ سے نہیں بچا سکتا۔ [صحیح۔ جامع الترمذی:2863، صحیح ابن خزیمۃ:1895، صحیح ابن حبان:6200، مستدرك حاكم : 1/236]

794 عن ثوبان رضي الله عنه قال: لما نزلت ﴿ والذين يكنزون الذهب والفضة ﴾ قال : كنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره ، فقال بعض أصحابه : أنزلت في الذهب والفضة ، لو علمنا أي المال خيرٌ فنتخذه؟ فقال : ((أفضله لسان ذاكر ، وقلب شاكر ، وزوجة مؤمنة تعينه على إيمانه)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ﴾ جو لوگ سونا و چاندی جمع کرتے ہیں اور ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے تو اس وقت ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے (یہ آیت سن کر) بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ سونے و چاندی کے بارے میں تو یہ آیت نازل ہو گئی (اور ہمیں ان چیزوں کا حکم اور ان کی مذمت معلوم ہو گئی) کاش ہمیں یہ معلوم ہو جائے (کہ سونے اور چاندی کے علاوہ) اور کونسا مال بہتر ہے تاکہ ہم اسے جمع کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے بہترین (مال) اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور مومنہ بیوی جو اپنے شوہر کے ایمان کی (راہ میں) مددگار ہو۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی : 3094، سنن ابن ماجه : 1856]

795 عن أبي موسى رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ : ((**مثل الذي يذكر ربّه والذي لا يذكر ربّه ؛ مثل الحي والميت**)). وفي روايةٍ : ((**مثل البيت الذي يذكر الله فيه**)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی طرح ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 6407، صحیح مسلم: 779]

796 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : **كان رسول الله ﷺ يسير في طريق مكة ، فمر على جبل يقال له: (جمدان) ، فقال : ((سيروا، هذا جُمْدان ، سبق المُفَرِّدُوْنَ)). قالوا: وما المفردون يا رسول الله؟ قال : ((الذاكرون الله كثيرًا [والذاكرات]))**.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کا گزر ایک پہاڑ پر ہوا جسے ''جمدان'' کہا جاتا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چلو یہ جمدان پہاڑ ہے مفرد لوگ بہت آگے بڑھ گئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مفرد لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 2676، جامع الترمذی: 3596]

2- ذکر الٰہی کی مجالس میں حاضر ہونے اور ذکر الٰہی پر جمع ہونے کی ترغیب

797 عن سهل بن الحنظلية قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما جلس قوم مجلسًا يذكرون الله عزوجل فيه فيقومون؛ حتى يقال لهم : قوموا قد غفر الله لكم، وبُدِّلَتْ سيئاتُكم حسناتٍ**)).

سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں (مسنون اذکار وغیرہ کے لیے مثلاً فرض نماز کے بعد) اور جب وہ ذکر کر کے اُٹھتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے اُٹھو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھیں معاف فرما کر تمہاری خطاؤں کو نیکیوں میں تبدیل فرما دیا۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 6039]

798 عن عمرو بن عبسة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ : يقول : ((**عن يمينِ الرحمنِ ۔ وكلتا يديه يمين۔ رجالٌ ليسوا بأنبياءَ ولا شهداءَ ، يغشى بياضُ وجوههم نظرَ الناظرين، يغبِطُهم النبيون والشهداءُ بمقعدِهم وقربهم من الله عزوجل**)). **قيل : يا رسول الله ! من هم؟ قال:** ((**هم جُمَّاعٌ من نوازع القبائل ، يجتمعون على ذكر الله ،......**)).

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا (روزِ قیامت) اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب (اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہی ہیں) کچھ لوگ ہوں گے جو نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء ان کے چہروں کی چمک دیکھنے والوں کی نظروں کو روشنی سے ڈھانپ لے گی اور ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے مقام و مرتبہ اور قرب دیکھ کر انبیاءِ کرام علیہم السلام اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ (خوش نصیب) کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ذکر پر جمع ہوتے تھے۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی، مجمع الزوائد : 78/10]

799 عن أبي هريرة وأبي سعيدٍ رضي الله عنهما ؛ أنهما شهدا على رسول الله ﷺ ؛ أنه قال : ((**لا يقعد قومٌ يذكرون الله ! إلا حفَّتْهم الملائكةُ ، وغَشِيَتْهم الرحمةُ ، ونزلتْ عليهم السكينةُ ، وذكرهم اللهُ فيمن عنده**)).

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ بھی اللہ کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔ [صحیح - صحیح مسلم : 2700، جامع الترمذی: 2945، سنن ابن ماجه: 225]

3-ایسی مجلس میں بیٹھنے پر وعید جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے

800 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال . ((**ما جلس قوم مجلسًا لم يذكروا الله فيه ، ولم يصلوا على نبيهم ؛ إلا كان عليهم تِرَةً ؛ فإن شاء عذبهم ، وإن شاء غفرلهم**)). وفي رواية : ((**من قعد مقعدًا لم يذكر الله فيه ؛ كان عليه من الله تِرَةٌ ، ومن اضطجع مضجعًا لا يذكر الله فيه ؛ كانت عليه من الله ترة. وما مشى أحد ممشى لم يذكر الله فيه ؛ إلا كان عليه من الله ترة**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوا اور نہ ہی انہوں نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو یہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت و افسوس ہوگی اب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ (ان کی غلطی پر) انہیں عذاب دے، یا درگزر فرمادے۔ اور ایک روایت میں ہے جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا تو یہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت نقصان کا باعث ہوگی۔ اور جو کوئی کسی جگہ لیٹا اور اس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا، تو یہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت نقصان کا باعث ہوگی۔

[صحیح،حسن،صحیح لغیرہ. سنن أبي داؤد:4856، جامع الترمذی:3380، مسند أحمد:432/2، صحیح ابن حبان: 589]

801 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما قعد قوم مقعدًا لا يذكرون الله عزوجل ويصلون على النبي ﷺ ؛ إلا كان عليهم حسرة يوم القيامة ، وإن دخلوا الجنة للثواب**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں انہوں نے

نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نہ ہی (اپنے) نبی ﷺ پر درود بھیجا تو یہ مجلس ان کے لیے باعث حسرت وافسوس ہوگی اگر چہ وہ (اپنی نیکیوں کے) ثواب کی وجہ سے جنت داخل ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

[صحيح ـ مسند أحمد : 463/2، صحيح ابن حبان: 590، مستدرك حاكم: 550/1]

4- مجلس کے کفارہ کی دعا کی ترغیب

802، حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**من جلس مجلسًا كَثُرَ فيه لَغَطُه ؛ فقال قبل أن يقوم من مجلسه ذلک : (سبحانک اللهم وبحمدک ،أشهد أن لا إله إلا أنت ، أستغفرک وأتوب إليک) ؛ إلا غفر الله له ما كان في مجلسه ذلک**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں بے کار باتیں بہت ہوئی ہوں پھر وہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے ''**سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَيْکَ**'' تو اس مجلس میں اس سے جو غلطیاں ہوگئی ہوں گی معاف کردی جائیں گی۔

[صحيح ـ سنن أبي داؤد : 4859، جامع الترمذي : 3433، نسائي في عمل اليوم والليلة : 397، صحيح ابن حبان: 593، مستدرك حاكم: 536/1]

5-لا الہ الا اللّٰہ کے ذکر کی ترغیب وفضیلت

803 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قلت: يا رسول الله! من أسعدُ الناسِ بشفاعَتك يوم القيامة؟ قال رسول الله ﷺ : ((لقد ظننتُ يا أبا هريرة ! أن لا يسألني عن هذا الحديث أحد أول منك؛ لما رأيت من حرصك على الحديث ، أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال : لا إله إلا الله خالصًا من قلبه أو نفسه)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا (حق دار) قیامت کے دن کون شخص ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے احادیث پر تمہاری حرص دیکھ کر یہی گمان تھا کہ اس بات کو تم سے پہلے کوئی دوسرا نہ پوچھے گا، (ارشاد فرمایا) سب سے زیادہ سعادت منداور نفع اٹھانے والا میری شفاعت کے ساتھ وہ شخص ہوگا جو دل کے خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللّٰہ کہے۔

[صحيح ۔ صحيح البخاری : 99]

804 عن جابر رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال:((أفضلُ الذكرِ لا إله إلا الله ، وأفضلُ الدعاءِ الحمدُ لله)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سب سے افضل ذکر (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) ہے، اور سب سے افضل دعا (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) ہے۔'' [حسن ۔ سنن ابن ماجه : 3800، نسائی فی عمل اليوم والليلة: 831، صحيح ابن حبان: 543، مستدرك حاكم: 498/1]

805 عن عمر رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((إني لأعلمُ كلمةً لا يقولها عبدٌ حقًّا من قلبه فيموت على ذلك ؛ إلا حُرم على النار : لا إله إلا الله)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں ایسا کلمہ جانتا ہوں جو کوئی بندہ اس کو سچے دل سے کہتا ہے پھر اسی پر مرتا ہے تو اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی جاتی ہے، وہ کلمہ ''لا الہ الا اللّٰہ'' ہے۔

[صحيح ۔ مستدرك حاكم : 72/1]

806 صحيح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أكثروا من شهادة أن لا إله إلا الله ، قبل أن يحال بينكم وبينها)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **لا اله الا اللّٰه** کا اقرار کثرت سے کرتے رہا کرو اس سے پہلے کہ تم اس کو (موت یا بیماری کی وجہ سے) نہ پڑھ سکو۔ [حسن ـ مسند أبي يعلى الموصلي : 6147]

807 صحيح عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((ان الله يستخلص رجلا من أمتي على رؤوس الخلائق يومَ القيامةِ ، فينشُرُ عليه تسعةً وتسعين سِجلاً ، كلُّ سِجلٍّ مثلُ مَدِّ البصرِ ، ثم يقول : أتنكر مِنْ هذا شيئًا ؟ أظلمك كَتَبَتي الحافظون ؟ فيقول : لا يا رب! فيقول : أفَلَك عذر؟ فيقول : لا يارب! فيقول الله تعالى : بلى إن لك عندنا حسنةً ، فإنه لا ظلم عليك اليوم ، فتخرج بطاقة فيها (أشهد أن لا إله إلا الله ، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله) ، فيقول: احْضُرْ وَزْنَك . فيقول : يا رب ! ما هذه البطاقة مع هذه السجِلاتِ ؟ فقال : فإنك لا تُظلمُ ، فتوضع السَّجلاتُ في كِفَّةٍ ، والبطاقةُ في كِفَّةٍ ، فطاشَتِ السجلاتُ ، وثَقُلَتِ البطاقةُ ، فلا يثقُلُ مع اسمِ اللهِ شيءٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو تمام مخلوق کے سامنے بلا کر اور اس کے سامنے ننانوے دفتر اعمال کے کھول دیئے جائیں گے، ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ حدِ نگاہ پھیلا ہوا ہوگا، اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کر سکتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ (کہ کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ لیا ہو) وہ عرض کرے گا نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا) پھر ارشاد ہوگا کہ تیرے پاس (ان بداعمالیوں کا کوئی) عذر ہے؟ تو وہ عرض کرے گا کہ کوئی عذر نہیں اے میرے رب! اللہ ارشاد فرمائے گا اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہے، پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں ''اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' لکھا ہوا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس کا (اعمال کے ترازو میں) وزن کروا لے، وہ عرض کرے گا کہ اتنے دفتروں کے مقابلے میں یہ پرزہ کیا کام دے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج

تجھ پر ظلم نہیں ہوگا، پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور دوسری جانب وہ پرزہ ہوگا تو گناہوں کے دفتروں والا پلڑا ہلکا ہو جائے گا اور توحید ورسالت کے اقرار والے کاغذ کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ پس بات یہ ہے کہ اللہ کے نام سے کوئی چیز وزنی نہیں۔

[صحیح ۔ جامع الترمذی : 2639، سنن ابن ماجه : 4300، صحیح ابن حبان: 225، مستدرك حاكم : 1/6]

6-لا اله الا اللّٰه وحده لا شریک له پڑھنے کی ترغیب

808 حدیث عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده ؛ أن النبي ﷺ قال : ((خیرُ الدعاءِ الدعاءُ یومِ عرفةَ ، وخیرُ ما قلتُ أنا والنبیُّونَ من قبلي : لا إله إلا اللّٰه ، وحدَه لا شریکَ لهُ ، لَه الملکُ ، وله الحمدُ ، وهو علی کلِّ شيءٍ قدیرٌ)).

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی ہے اور سب سے بہتر جو میں نے اور انبیاء علیہم السلام نے کہا وہ یہ ہے ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ'' اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور تمام تعریف صرف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔

[حسن لغیرہ ۔ جامع الترمذی : 3585]

7-سبحان اللّٰه ، الحمد للّٰه، لا اله الا اللّٰه ، اللّٰه اکبر کو مختلف طریقوں سے پڑھنے کی ترغیب

809 حدیث عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال : قال النبي ﷺ : ((**كَلمتانِ خَفيفَتانِ على اللسانِ ، ثَقيلتانِ في الميزانِ، حَبيبتانِ إلى الرَّحمنِ : سبحانَ اللّٰهِ وبحمدِه ، سبحانَ اللّٰهِ العظيمِ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دوکلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، (اعمال کے) میزان میں بھاری ہیں، رحمان کو پیارے ہیں (وہ یہ ہیں) (**سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ العَظِيمِ**)'' میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں، پاک ہے اللہ عظمتوں والا۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری:6406، صحیح مسلم: 2694، جامع الترمذی: 3467، نسائی فی عمل الیوم و اللیلۃ : 830، سنن ابن ماجہ : 3806]

810 حدیث عن أبي ذرّ رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**ألا أخبرك بأَحبِّ الكلامِ إلى اللّٰه ؟**)). **قلتُ: يا رسول اللّٰه ! أخبرني بأحبِّ الكلامِ إلى اللّٰهِ ؟ فقال: ((إن أحبَّ الكلامِ إلى اللّٰه ؛ سبحانَ اللّٰهِ وبحمده))**. وفي روايةٍ: ((**سبحان ربي وبحمده**)). وفي رواية لمسلم: أن رسول اللّٰه ﷺ سئل : أيُّ الكلام أفضلُ ؟ قال: ((**ما اصطفى اللّٰهُ لملائكتِه أو لعباده ؛ سبحانَ اللّٰه وبحمدِه**)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلام نہ بتلاؤں؟ جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتایئے وہ کلام جو اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے، ارشادفرمایا اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام ''**سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ**'' ہے۔اور ایک روایت ہے کہ وہ **سبحان ربی وبحمدہ** ہے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے افضل کلام کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کلام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں اور بندوں کے لیے منتخب کیا وہ **سبحان اللّٰه وبحمده** ہے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2731، نسائی فی عمل الیوم و اللیلۃ: 424، جامع الترمذی: 3593]

811 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من هالهُ الليلُ أن يكابِدَهُ ، أو بخِل بالمالِ أن يُنفقَه ، أو جَبُنَ عن العدوِّ أن يقاتلَه ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ (سبحانَ اللّٰهِ وبحمدِهِ) ؛ فإنها أحبُّ إلى اللّٰه من جَبَلِ ذَهَبٍ ينفقه في سبيل اللّٰهِ عزَّ وجلَّ**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کی مشقت جھیلنے (قیام اللیل) سے ڈرتا ہو یا بخل کی وجہ سے مال خرچ کرنا دشوار ہو یا بزدلی کی وجہ سے جہاد کی ہمت نہ پڑتی ہو تو اس کو چاہیے کہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' کثرت سے پڑھا کرے اللہ کے نزدیک یہ کلام پہاڑ کے بقدر سونا خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر : 7795، 7800]

812 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال: ((**ومن قال: (سبحان اللّٰه وبحمده) ؛ في يوم مئة مرة ؛ غُفِرت له ذنوبهُ وإن كانت مثل زَبَدِ البحر**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2691، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 826، جامع الترمذی: 3466]

813 عن مصعب بن سعدٍ قال : حدثني أبي قال : **كنا عند رسول اللّٰه ﷺ فقال : ((أيعجِزُ أحدُكم أن يكسِبَ كلّ يومٍ ألفَ حَسَنةٍ ؟)). فسألهُ سائلٌ مِنْ جُلسائه : كيفَ يكسِبُ أحدُنا ألفَ حَسنةٍ ؟ قال : ((يسبّحُ مئة تسبيحة ؛ فتكتبُ له ألفُ حسنةٍ ، أو تُحطُّ عنه ألفُ خطيئةٍ))**.

سیدنا مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کما لے، مجلس میں سے ایک شخص نے دریافت کیا ہم میں سے روزانہ ایک ہزار نیکیاں کوئی کیسے کمائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی یا (یہ فرمایا) اس سے ایک ہزار گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 2698، جامع الترمذی: 3463]

814 عن سمرة بن جندبٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أحبُّ الكلامِ إلى اللهِ أربعٌ : (سبحان اللّٰهِ ، والحمدُ للّٰه، ولا إله إلا اللّٰه ، واللّٰهُ أكبرُ) ، لا يَضُرُّكَ بأيِّهِنَّ بَدَأْتَ)). وفي روايةٍ : ((وهُنَّ مِنَ القرآن)).

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب چار کلمے ہیں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' ان میں سے جس کو تو چاہے پہلے پڑھے اور جس کو چاہے بعد میں (کوئی خاص ترتیب نہیں)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ قرآن سے ہیں۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 2137، سنن ابن ماجہ: 3811، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 845]

815 عن ابن مسعودٍ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((لَقيتُ إبراهيمَ ليلة أُسريَ بي ، فقالَ: يا محمدُ ! أقْرِىءْ أُمَّتَكَ مني السلامَ ، وأخبرهم أنَّ الجنَّة طيِّبةُ التُّربةِ ، عَذْبَةُ الماءِ ، وأنَّها قِيعَانٌ ، وأنَّ غِرَاسَها : (سبحانَ اللّٰه ، والحمدُ للّٰهِ ، ولا إله إلا اللّٰهُ ، واللّٰهُ أكبَرُ)). وفي روايةٍ : ((ولا حولَ ولا قُوَّةَ إلا باللّٰهِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شب معراج میں جب میری ملاقات سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا اپنی امت کو میرا سلام کہہ دینا اور کہنا کہ جنت کی مٹی نہایت عمدہ پاکیزہ ہے اور بہترین پانی ہے لیکن وہ بالکل چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے (درخت) ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' ہیں (جتنے دل چاہے درخت لگا لے)۔ اور ایک روایت میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا اضافہ بھی ہے۔ [حسن لغیرہ ـ جامع الترمذی : 3462]

816 عن أم هانيءٍ رضي اللّٰه عنها قالت: مَرَّبي رسولُ اللّٰهِ ﷺ ذاتَ يَومٍ ، فَقُلْتُ : يا رسولَ اللّٰهِ ! قد كَبِرْتُ وضَعُفْتُ ـ أو كما قالت ـ فَمُرْني بِعَمَلٍ أعْملُه وأنا جالِسَةٌ . قال: ((سَبِّحي اللّٰه مئةَ تَسبيحةٍ ؛ فَإنَّهَا تعدِلُ لَكِ مئة رقبةٍ تعتِقينها مِنْ وَلَدِ اسماعيل، واحمدي اللّٰه مئةَ تَحميدةٍ ؛ فإنها تَعْدِلُ لَكِ مئةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمةٍ تحملينَ عَلَيْها في سبيل اللّٰهِ ، وكَبِّري اللّٰه مئةَ تكبيرةٍ ؛ فَإنَّها تَعدِلُ لَكِ مئةَ بَدَنَةٍ

مُقلَّدةٍ مُتقبَّلةٍ ، وهَلِّلي اللّٰه مئة تهليلةٍ ۔ قال ابنُ خَلَف : أحسبه قال : تَملأُ ما بينَ السَّماءِ والأرضِ ، وَلا يُرفع يَومئذٍ لأحدٍ عَمَلٌ : إلا أن يأْتي بِمِثلِ ما أتيت ››.

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو عرب (اولاد اسماعیل کے) غلام آزاد کئے اور الحمد للہ سو مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا کہ تم نے سو گھوڑے مع سامان وغیرہ جہاد میں سواری کے لیے دے دیئے، اور اللہ اکبر سو مرتبہ پڑھا کرو، یہ ایسا ہے گویا کہ تم نے سو اونٹ قربانی میں ذبح کئے ہوں اور وہ قبول ہو گئے ہوں اور ''لا الٰہ الاّ اللّٰہ'' سو مرتبہ پڑھا کرو اس کا ثواب تو تمام آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اور اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں ہے مگر یہ کہ وہ بھی وہی کرے جو تم نے کیا۔

[حسن ۔ مسند أحمد : 344/6، بیہقی فی الشعب: 844، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 844]

817 عن أبي ذرٍّ رضي اللّٰه عنه : إنَّ ناسا مِنْ أصحابِ النبيِّ ﷺ قالوا للنبي ﷺ : يا رسول اللّٰه ! ذَهبَ أهلُ الدُّثور بالأجورِ ، يُصلُّونَ كما نُصلي ، ويَصُومون كما نصومُ ، ويتصدَّقونَ بِفُضولِ أموالِهم . قال: ‹‹أوليس قد جَعَلَ اللّٰهُ لكم ما تصدَّقون به ؛ إنَّ بِكُلِّ تسبيحةٍ صدقةً ، وكلِّ تكبيرةٍ صدقةً ، وكلِّ تحميدةٍ صدقةً ، وأمرٍ بالمعروف صدقةً ، ونهيٍ عن منكرٍ صدقةً ، وفي بُضعِ أحدكم صَدَقةً ››. قالوا: يا رسولَ اللّٰه! أيأتي أحدُنا شهوتَه ويكونُ لهُ فيها أجرٌ ؟ قال : ‹‹ أرأيتُم لو وَضعَها في حَرامٍ ، أكانَ عليه وِزرٌ؟ فكذلك إذا وضعَها في الحلالِ كانَ لَه أجرٌ ››.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! سارا اجر و ثواب تو مالدار لے گئے یہ ایسے ہی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور ویسے روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن اپنے زائد مال سے صدقہ کرتے ہیں (جو ہم نہیں کر سکتے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے تمہارے لیے بھی صدقہ کی صورت بنائی ہے، ہر سبحان اللہ کے بدلے صدقہ کا ثواب ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور بیوی سے صحبت کرنا بھی صدقہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم

میں سے (کوئی بیوی سے ہمبستری کر کے) اپنی شہوت کو پورا کرے تو اس میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ اپنی شہوت حرام ذریعے سے پوری کرتا تو اس کو گناہ ہوتا اسی طرح جب حلال سے اس نے اپنی شہوت کو پورا کیا تو اس کے لیے اجر ہے۔ [صحیح ۔ صحیح مسلم : 1006، سنن ابن ماجه: 927]

818 عن أبي سلمى راعي رسول الله ﷺ قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : ((**بَخٍ بَخٍ لخمْسٍ ما أثقلَهنَّ في الميزانِ : (لا إله إلا الله ، وسبحانَ الله ، والحمدُ لله ، والله أكبرُ) ، والوَلَدُ الصَّالح يُتوفّى للمَرءِ المسلمِ ؛ فيَحتسِبُهُ**)).

سیدنا ابو سلمٰی رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ ﷺ کے جانور چرایا کرتے تھے) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا بہت خوب، بہت خوب! پانچ اشیاء ہیں، اعمال کے ترازو میں کتنا ہی ان کا وزن بھاری ہے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' اور مسلمان کا وہ نیک بچہ جو انتقال کر جائے اور وہ ثواب کی امید رکھے (یہ بھی اعمال کے ترازو میں انتہائی بھاری ہوگا۔)

[صحیح ۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 167، صحیح ابن حبان: 833، مستدرك حاكم: 511/1]

819 عن عائشة رضي الله عنها ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**خُلِق كُلُّ إنسان من بني آدَمَ على ستّينَ وثلاثِمئةِ مفصل ، فمن كبَّر الله ، وحَمدَ الله ، وهلَّلَ الله ، وسبَّح الله ، واستغفر الله ، وَعَزَلَ حجرًا عَنْ طَريقِ المسلمين ، أو شوْكَةً أو عظمًا عن طريق المسلمينَ ، وأمَرَ بمعروف أوْ نَهى عن منكرٍ ؛ عَدَدَ تلك السِّتّينَ والثلاثِمئةِ [السُّلامى] ، فإنَّه يُمسِي يَوْمئذٍ وقد زَحزحَ نفسه عنِ النَّارِ**)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ بنائے گئے ہیں۔ جو شخص ان کے برابر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰه ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ'' پڑھے اور مسلمانوں کے راستہ سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی ہٹا دے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو وہ اس دن اس حال میں شام کرے گا کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے دور کر دیا ہوگا۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 1007، نسائی فی عمل الیوم واللیلة : 837]

820 عَنِ ابن أبي أوْفى قال : قال أعرابيٌّ : يا رسولَ الله ! إنّي قد عالَجْتُ القرآن فَلَمْ أَستَطِعْهُ ،

فعلّمني شيئًا يُجزىءُ مِنَ القرآنِ ؟ قال : ((قُلْ : (سبحانَ اللّٰه ، والحمدُ للّٰه ، ولا إله إلا اللّٰه ، واللّٰهُ أكبرُ)). فقالها ، وأمْسَكَهَا باصْبَعِه ، فقالَ : يا رسولَ اللّٰه ! هذا لِربّي ، فما لي ؟ قال : ((تقولُ : اللهم اغفِرلي ، وارْحَمْني ، وعافِني ، وارْزُقْني ، ـ وأحْسبُهُ قال: ـ واهْدني)). ومضى الأعرابيُّ ، فقالَ رسولُ اللّٰه ﷺ : ((ذهبَ الأعرابيُّ وقد مَلأَ يَدَيْه خيرًا)). وفي روايةٍ : ((ولا حولَ ولا قوّةَ إلا باللّٰهِ)).

سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے قرآن (کے سیکھنے) میں مشقت اٹھائی پھر بھی میں نہ سیکھ سکا مجھے ایسی کوئی چیز سکھا دیں جو قرآن کے برابر ثواب دلائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ پڑھو ''سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر'' تو اس دیہاتی نے یہ کلمات اپنی انگلیوں پر شمار کیے پھر اس دیہاتی نے عرض کی یہ کلمات تو میرے پروردگار کے ذکر کے لیے ہیں میرے لیے وہ کونسے کلمات ہیں (جن کے ذریعہ میں اپنے لیے دعا مانگوں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھا کر ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ'' (اے میرے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور (مال حلال سے) مجھے روزی دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے ہدایت دے۔ پھر وہ دیہاتی چلا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے دونوں ہاتھ خیر و بھلائی سے بھر کر گیا ہے۔ ایک روایت میں اس کے ساتھ لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلا بِاللّٰہ کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔

[حسن ـ ابن أبي الدنيا : ، بيهقي في الشعب: 618، بيهقي في السنن: 381/2]

821 عن سعد بن أبي وقاص رضي اللّٰه عنه قال : جاءَ أعرابيّ إلى النبيّ ﷺ فقال : عَلِّمْني كَلامًا أقولُه ؟ قال: ((قُلْ : (لا إلهَ إلا اللّٰه وحدهَ لا شريكَ لهُ ، اللّٰهُ أكبرُ كبيرًا ، والحمدُ للّٰه كثيرًا ، وسبحانَ اللّٰه ربِّ العالمينَ ، ولا حولَ ولا قوّةَ إلا باللّٰه العزيزِ الحكيمِ). قال: هؤلاءِ لِربّي ، فما لي ؟ قال : ((قُلْ : (اللهمّ اغْفِرْلي ، وارحَمْني ، واهْدِني ، وارْزُقْني))). وفي روايةٍ : (وعافني) وفي روايةٍ : (فإن هؤلاء تجمع لك دنياك وآخرتك) .

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کی مجھے کوئی ایسا ذکر بتلا دیجیے جس کو میں اپنا ورد بنالوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پڑھ لیا کرو ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ''(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ بہت ہی بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے اور پاکی ہے اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے جو غالب حکمت والا ہے) اس دیہاتی نے عرض کی یہ کلمات تو میرے رب کے ذکر کے لیے ہیں، میرے لیے وہ کونسے کلمات ہیں جن کے ذریعہ میں اپنے لیے دعا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح مانگو ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ ''(اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی دے، مجھے عافیت بخش)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ارشاد فرمایا: یہ کلمات تیرے لیے دنیا اور آخرت (کی بھلائی) کو جمع کر دیں گے۔ [صحيح ۔ صحيح مسلم: 2696]

822 عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : جاء رجلٌ بَدَوِيٌّ إلى رسولِ الله ﷺ فقال : يا رسولَ اللّٰه! علِّمْني خَيْرًا ؟ قال : ((قُل: (سبحانَ اللّٰه ، والحمدُ للّٰه ، ولا إله إلا اللّٰه ، واللّٰهُ أكبر . قال : وَعَقَدَ بيده أرْبعًا ؛ ثم رتَّبَ فَقال : (سبحانَ اللّٰه ، والحمدُ للّٰه ، ولا إله إلا اللّٰه ، واللّٰه أكبرُ) ، ثُم رجَعَ ، فلَمّا رآه رسولُ اللّٰه ﷺ تَبَسَّمَ ، وقال : ((تَفكَّرَ البائِسُ)). فقال: يا رسولَ اللّٰه ! (سبحانَ اللّٰه ، والحمدُ للّٰه ، ولا إله إلا اللّٰهُ ، واللّٰهُ أكبرُ) ، هذا كلُّهُ للّٰه ، فما لي ؟ فقالَ رسولُ اللّٰه ﷺ : ((إذا قُلتَ : (سبحانَ اللّٰه) ؛ قال اللّٰه : صَدَقْتَ . وإذا قلتَ : (الحمدُ للّٰهِ) ؛ قال اللّٰه : صَدَقْتَ . وإذا قُلْتَ : (لا إله إلا اللّٰهُ) ؛ قال اللّٰهُ : صدَقتَ. وإذا قُلتَ : (اللّٰهُ أكبرُ) ؛ قال اللّٰهُ : صَدقتَ . فتقولُ : (اللهمَّ اغفرْلي) ، فيقولُ اللّٰهُ : قد فَعَلتُ. فتقولُ : (اللهمَّ ارحمْنِي) ؛ فيقولُ اللّٰه : قد فَعَلتُ. وتقولُ : (اللهمَّ ارْزُقْني) ؛ فيقولُ اللّٰه : قد فَعَلتُ)). قال : فَعَقَدَ الأعرابيُّ سَبْعًا في يديْهِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی بھلائی و خیر (کے کلمات) سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! کہہ سبحان اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا إِلٰـہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اس دیہاتی نے چار مرتبہ ان کلمات کو انگلیوں پر شمار کر کے ترتیب سے پڑھا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: فاقہ کش نے غور و فکر کرلیا۔ اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ''سُبْحَانَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ''

یہ سب کچھ تو اللہ کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو نے کہا ''سبحان اللّٰه'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور جب تو نے ''الحمد للّٰه'' کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور جب تو نے ''لا اله الا اللّٰه'' کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور جب تو نے ''اللّٰه اکبر'' کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا پھر تو کہتا ہے ''اللهم اغفرلی'' (اے اللہ! مجھے معاف فرما) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً میں نے معاف کر دیا۔ پھر تو کہتا ہے ''اللهم ارحمنی'' (اے اللہ! مجھ پر رحم فرما) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً میں نے رحم فرما دیا اور تو کہے گا ''اللهم ارْزُقنی'' (اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یقیناً تیری یہ دعا بھی قبول کر لی تو اس دیہاتی نے اپنے ہاتھ پر ان سات کلمات کو شمار کیا (اور چلا گیا)۔ [ابن أبی الدنیا: ، بیہقی فی الشعب : 619]

823 عن أبي أمامةَ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ما أنعم اللّٰهُ عزَّوجلَّ على عبدٍ نعمةً ، فحمِدَ اللّٰه عزَّوجلَّ عليها ؛ إلا كانَ ذلكَ أفْضَلَ مِنْ تِلْكَ النِعمةِ** ......)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نعمت سے نوازا اور اس نے اس نعمت پر اللہ شکر ادا کرتے ہوئے الحمد للّٰه پڑھا تو یہ کلمہ شکر و حمد اس نعمت سے بھی زیادہ اس کے لیے بہتر ہوگا۔ [**حسن لغیرہ** ۔ طبرانی فی الکبیر : 7794]

8-سبحان اللّٰہ، الحمد للّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر پڑھنے کی ترغیب

824 عن جُويرِيةَ رضي الله عنها : أنَّ النبيَّ ﷺ خَرجَ مِنْ عندِها ، ثم رَجعَ بعدَ أن أضْحى وهيَ جالِسَةٌ ، فقالَ : ((ما زِلتِ على الحالِ الَّتي فارَقْتُكِ عليها ؟)). قالَتْ : نَعَمْ . قال النبيُّ ﷺ : ((لقد قُلْتُ بَعْدَكِ أربعَ كلماتٍ ثلاثَ مرَّاتٍ ، لو وُزِنَتْ بما قُلْتِ منذُ اليوم لَوَزَنَتْهُنَّ : (سبحانَ اللّٰهِ وبحمدهِ ، عَدَدَ خَلْقِهِ ، وَرِضَا نَفْسِه ، وَزِنَةَ عَرْشِه ، وَمِداد كَلِماتِه)).

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت ان کے پاس سے نماز کے لیے تشریف لے گئے اور یہ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی (تسبیح میں مشغول تھیں) کہ نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز کے بعد تشریف لائے، نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا تم اسی حال پر ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا؟ عرض کی جی ہاں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کلمے تین مرتبہ پڑھے اگر ان کو اس سب کے مقابلے میں لایا جائے جو تم نے صبح سے پڑھا ہے تو وہ کلمات غالب ہو جائیں گے وہ کلمے ہیں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ'' (اللہ کی تسبیح کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کے عدد کے برابر اور اس کی مرضی اور خوشنودی کے برابر اور بقدر وزن اس کے عرش کے اور اس کے کلمات کی مقدار کے موافق)۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 2726، سنن أبی داؤد: 1503، سنن ابن ماجه : 3808، جامع الترمذی : 3555]

825 عن مصعب بن سعد عن أبيه : أَنَّ أعرابيا قال للنبي ﷺ : عَلِّمْني دُعاءً لَعَلَّ اللّٰهَ أنْ ينفعني بِه ؟ قال: ((قُلْ : اللهُمَّ لَكَ الحمدُ كلُّه ، وإليكَ يرجِعُ الأَمرُ كُلُّه)).

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی مجھے کوئی دعا سکھا دیں تا کہ اللہ مجھے اس سے نفع دے، ارشاد فرمایا یہ دعا پڑھا کرو ''اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ'' (اے اللہ سب تعریفیں آپ ہی کے لیے ہیں اور سب امور آپ ہی کی طرف لوٹتے ہیں)۔ [حسن ـ بیهقی فی الشعب : 4399]

9- لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنے کی ترغیب

826 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((ألا أعلِّمُكَ . أو ألا أدُلُّكَ على. كَلِمَةٍ مِنْ تحتِ العَرْشِ مِنْ كَنزِ الجنَّةِ ؟ تَقولُ : (لا حَولَ ولا قوَّةَ إلا باللّٰه) ، فيقولُ اللّٰه : أسلَم عَبْدِي وَاستَسْلَمَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے عرش الٰہی کے نیچے جنت کے خزانے میں سے ایک کلمہ نہ سکھاؤں؟ تو یہ کہہ: (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰه) ''نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق کے ساتھ۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ فرمانبردار اور تابعدار ہوا۔

[صحيح ـ مستدرك حاكم : 517/1]

827 عن أبي أيوبَ الأنصاري رضي اللّٰه عنه : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ ليلةَ أُسرِيَ به مَرَّ على إبراهيم عليه السلامُ ، فقال : مَنْ مَعَكَ يا جبرائيل ؟ قال : هذا محمدٌ. فقال له إبراهيمُ عليه السلام : يا محمدُ ! مُرْ أمَّتَكَ فَلْيُكْثِرُوا مِن غِراسِ الجنَّة ، فإنَّ تُربتَها طيبَةٌ وأرضَها واسعةٌ. قال : ما غِراسُ الجنَّةِ ؟ قال : لا حولَ ولا قوَّةَ إلا باللّٰه .

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ معراج کی رات سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے دریافت فرمایا: اے جبرئیل! یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی یہ محمد ﷺ ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے محمد ﷺ! اپنی امت کو کہو کہ وہ جنت کے درخت زیادہ سے زیادہ لگائیں، اس لیے کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے اور اس کی زمین بہت وسیع ہے، پوچھا جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔''

[صحيح لغيره ـ مسند أحمد : 418/5، صحيح ابن حبان : 818]

10- صبح وشام کے مخصوص اذکار کے علاوہ دیگر دن اور رات کے اذکار کی ترغیب

828 حدیث عن أبي مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال النبيُّ ﷺ : ((مَنْ قَرأ بالآيتينِ مِنْ آخرِ سورةِ ﴿ البقرة ﴾ في لَيْلةٍ كَفتاهُ)).

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے، یہ اس کو (اجر وثواب اور بھلائی کے لحاظ سے) کافی ہو جاتی ہیں۔''

[**صحیح** ۔ صحیح البخاری : 5009، صحیح مسلم: 807، سنن أبی داؤد: 1397، سنن ابن ماجه : 1369]

829 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ قَرأَ عَشْرَ آياتٍ في لَيْلَةٍ ؛ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الغافلينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی رات دس آیتوں کو پڑھ لے وہ غافلوں میں شمار نہ ہوگا۔ [**صحیح لغیرہ**۔ صحیح ابن خزیمة : 1144، مستدرك حاكم: 555/1]

830 حدیث عن أبي سعيدٍ رضي الله عنه قال : قال النبي ﷺ : ((أيعجزُ أحدُكم أن يَقرأ ثُلثَ القرآنِ في ليلةٍ؟)). فَشقَّ ذلك عليهم ، وقالوا : أيُّنا يُطيقُ ذلك يا رسولَ اللهِ ؟ فقال: (((اللهُ الواحدُ الصَّمَدُ) ثُلُثُ القرآنِ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں قرآن کا تہائی (1/3 حصہ) تلاوت کرے؟ یہ چیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گراں گزری تو انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے اس عمل کی طاقت بھلا کس میں ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (سورۃ اخلاص یعنی) قل هو الله احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

[**صحیح** ۔ صحیح البخاری : 5015، صحیح مسلم: 811، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 679]

831 حدیث عن عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال : مَنْ قَرأ ﴿ تبارَكَ الذي بِيَدِهِ المُلْكُ ﴾ كلَّ لَيْلَةٍ ؛

منَعه اللّٰه عزَّوجَل بِها مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَكُنَّا في عهد رسول اللّٰه ﷺ نسميهاالمانعة وانها في كتاب اللّٰه عزوجل سورةٌ مَنْ قَرأبها في ليلةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وأَطاب.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے ہررات سورۃ الملک (سونے سے پہلے) پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے عذابِ قبر سے بچالے گا اور ہم عہدِ رسالت میں اِسے (عذابِ قبر سے) روکنے والی (سورت) کہا کرتے تھے اور یہ کتاب اللہ کی ایسی سورت ہے کہ جس نے اسے رات کو پڑھا اس نے خوب اچھا کیا اور خوب ثواب حاصل کیا۔

[حسن۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : 711، مستدرک حاکم : 2/498]

832 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((مَنْ قال : (لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريكَ لهُ، لهُ الملكُ ، وله الحمدُ ، وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ) ؛ في يومٍ مِئَةَ مرَّةٍ ؛ كانت له عِدلَ عَشرِ رقَابٍ ، وكُتِبتْ له مِئةُ حسنةٍ ، ومُحيَتْ عنه مِئَةُ سيِّئةٍ ، وكانتْ له حِرْزًا من الشيطانِ يومه ذلك حتى يُمسيَ ، ولَمْ يأتِ أحدٌ بأفضَلَ مَما جاءَ به ؛ إلا أحدٌ عملَ أكثرَ مِنْ ذلكَ)). وفي روايةٍ: ((ومن قال : (سبحانَ اللّٰهِ وبحمدِه) ، في يومٍ مِئَةَ مرَّةٍ ؛ حُطَّت خطاياه ولو كانتْ مِثلَ زَبَدِ البحرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دن میں سومرتبہ یہ کلمہ پڑھا (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) تو اس کے لیے 10 غلام آزاد کرنے کا اجر ہوگا، اور اس کی 100 نیکیاں لکھی جائیں گی، اور 100 غلطیاں مٹادی جائیں گی اور شام تک اس کے لیے شیطان سے تحفظ ہوگا، اور کوئی دوسرا آدمی اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا علاوہ اس شخص کے جس نے اس سے بڑھ کر عمل (مسنون ذکر و اذکار) کیا ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ایک دن میں 100 مرتبہ پڑھا اس کے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔[صحیح ۔صحیح البخاری: 3293، صحیح مسلم:2691، جامع الترمذی: 3468، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : 826]

833 عن عبداللّٰه بن عمرو رضي اللّٰه عنهما قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((مَنْ قال : (لا إلهَ إلا اللّٰهُ وحدَه لا شريكَ لهُ ، لهُ الملكُ ، وله الحمدُ ، وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ) ؛ مِئَتَي مَرَّةٍ في يومٍ ؛ لَمْ يَسْبِقه

أحدٌ كانَ قبْلَهُ ، وَلَم يُدرِ كهُ أحدٌ بعدهُ ، إلا مَنْ عَمِلَ بأَفضلَ مِنْ عَمَلِه)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دن میں دوسومرتبہ یہ کلمہ پڑھا (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) تو اس سے کوئی پہلے والا اجر وثواب میں اس سے آگے نہ بڑھ سکے گا اور نہ ہی بعد والا اس کے اجر وثواب کو پاسکے گا۔ اس شخص کے علاوہ جس نے اس سے بھی بڑھ کر (مسنون ذکر واذکار) کیا ہو۔ [حسن ـ مسند أحمد : 185/2]

11- فرض نماز کے بعد قرآنی آیات اور اذکار کی ترغیب

834 (عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: قال أبو ذر: يا رسولَ الله ﷺ ! ذهب أصحاب الدُّثور بالأجور ، يُصَلُّون كما نُصلِّي ، ويَصومون كما نصومُ ، ولهم فُضول أموال يتصدقون بها ، وليس لنا مالٌ نتصدَّقُ به. فقال رسولُ الله ﷺ : ((يا أبا ذرٍّ ! ألا أعلمك كلمات تُدرك بها من سبقك ، ولا يلحقك من خلفك ، إلا من أخذ بمثل عملك؟)). قال : بلى يا رسول الله ! قال : ((تُكبِّر اللّٰه دُبُر كلِّ صلاة ثلاثاً و ثلاثين ، وتحمدُه ثلاثاً وثلاثين ، وتُسبِّحه ثلاثاً وثلاثين ، وتختِمُها ب(لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له ، له الملك ، وله الحمدُ ، وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ) ؛ غُفِرت ذنوبه ولو كانت مثل زبد البحر)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! مال دار لوگ اجر وثواب لے گئے وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور ان کے پاس زائد مال ہے جس سے وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے مال نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ ! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جن کے ساتھ تم ان لوگوں سے مل جاؤ جو (اجر وثواب میں) تم سے آگے ہیں اور بعد والے تیرے اجر وثواب کو نہ پاسکیں اس شخص کے علاوہ جس نے تیری طرح عمل کیا ہو؟ انہوں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (ضرور بتائیے)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ہر فرض نماز کے بعد 33 مرتبہ اللہ اکبر، 33 مرتبہ الحمدللہ، 33 مرتبہ سبحان اللہ اور ایک مرتبہ (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ له الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

[صحيح ـ سنن أبي داؤد : 1505، صحيح البخاري : 6329، صحيح مسلم: 595]

835 عن عبدالله بن عمروٍ رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((خصلتان لا يُحصيهما عبدٌ إلا دخل الجنَّة ، وهما يسيرٌ ، ومن يعملُ بهما قليلٌ ، يسبِّح الله أحدكم دبُر كلِّ صلاةٍ عشرًا ، ويحمدُه عشرًا ، ويكبِّره عشرًا ، فتلك مئةٌ وخمسون باللِّسانِ ، وألفٌ وخمسُمئة في الميزانِ ، وإذا أوى إلى فراشه يُسبح ثلاثاً وثلاثين ، ويحمدُ ثلاثاً وثلاثين ، ويكبِّرُ أربعًا وثلاثين . فتِلْك مئة باللسان ، وألفٌ في الميزان۔ قال رسول الله ﷺ : وأيُّكُم يعمل في يومه وليله ألفيْن وخمسمئة سيِّئةً ؟)). قال عبدالله : رأيت رسولَ الله ﷺ يَعقِدُ هُنَّ بيده . قال : قيل: يا رسولَ الله ! كيف لا يُحصيهما ؟ قال : ((يأتي أحدكم الشيطانُ وهو في صلاته فيقولُ له ، اذْكر كذا ، اذْكر كذا ، ويأتيه عند منامه فيُنَوِّمُهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو عمل ایسے ہیں اگر کوئی مسلمان بندہ ان کی پابندی کر لے، تو جنت میں داخل ہوگا اور وہ بہت آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ (ایک یہ ہے کہ) ہر نماز کے بعد دس بار ''سبحان اللّٰه'' دس بار ''الحمد للّٰه'' اور دس بار ''اللّٰه اكبر'' کہے تو زبان کی ادائیگی کے اعتبار سے ایک سو پچاس بار ہے (مجموعی طور پر پانچوں نمازوں کے بعد) اور ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے اور جب سونے لگے تو چونتیس بار ''اللّٰه اكبر'' تینتیس بار ''الحمد للّٰه'' اور تینتیس بار ''سبحان اللّٰه'' کہے۔ زبانی طور پر تو یہ ایک سو بار ہے مگر میزان میں یہ تسبیحات ایک ہزار ہوں گی۔'' یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ انہیں اپنے ہاتھ سے شمار کرتے تھے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہے کہ یہ عمل آسان ہے مگر کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سوتے وقت کے پاس شیطان آ جاتا ہے اور پہلے اس سے کہ وہ یہ تسبیحات پوری کر لے، وہ اسے سلا دیتا ہے اور (اسی طرح) نماز میں شیطان آ جاتا ہے اور اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے تو وہ انہیں پڑھے بغیر ہی اٹھ جاتا ہے۔'' [صحيح ـ سنن أبي داؤد : 5065، جامع الترمذی : 3410، سنن ابن ماجه: 926، صحيح ابن حبان : 2015]

836 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**مَنْ قرأ آية الكُرسي دُبُرَ كلِّ صلاةٍ؛ لم يمنعه من دخول الجنة إلا أن يموت**)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کے جنت میں داخل ہونے کے درمیان صرف موت حائل ہے۔

[صحيح ـ نسائى فى عمل اليوم والليلة: 100، طبرانى: 7532]

837 عن معاذ بن جبلٍ رضي الله عنه: **أنَّ رسولَ الله ﷺ أخذ بيده يومًا ثم قال: ((يا معاذ! والله إنّي لأحبك)). فقال له معاذٌ: بأبي أنت وأمي يا رسولَ الله! وأنا والله أُحِبُّك. قال: ((أوصيك يا معاذُ ألا تَدَعنَّ دُبُر كلِّ صلاةٍ أن تقول: اللهم أعنِّي على ذكرك و شكرك، وحسن عبادتك)). وأوصى بذلك معاذٌ الصنابحيّ، وأوصى به الصنابحيُّ أبا عبدِ الرحمن، وأوصى به عبدُ الرحمنِ عُقْبَةَ بنِ مُسْلِم.**

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ”اے معاذ! قسم اللہ کی! مجھے تم سے محبت ہے۔“ پھر فرمایا: ”اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا ہرگز ترک نہ کرنا [اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ] ”اے اللہ اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور بہترین انداز میں اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔“ چنانچہ معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت (اپنے شاگرد) صنابحی کو کی اور پھر صنابحی نے یہ وصیت (اپنے شاگرد) ابوعبدالرحمٰن کو کی اور عبدالرحمٰن نے یہ وصیت عقبہ بن مسلم کو کی۔ [صحيح ـ سنن أبى داؤد: 1522، نسائى فى عمل اليوم والليلة: 109، صحيح ابن خزيمة: 751، صحيح ابن حبان: 2020، مستدرك حاكم: 273/1]

12- برا خواب دیکھنے پر دعا پڑھنے اور کیفیت بدلنے کی ترغیب

838 عَن جابرٍ رضي الله عنه عنْ رسول الله ﷺ ؛ أنَّه قال : ((**إذا رأى أحدكم الرُّؤيا يكرهها ؛ فليبصق عن يساره ثلاثًا ، وليستعذ بالله من الشيطانِ ثلاثاً ، وليتحوَّل عن مكانه الذي كان عليهِ**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے۔ اور تین بار، شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے، اور اپنی کروٹ بدل لے۔'' [صحیح ـ صحيح مسلم :2262، سنن أبي داؤد:5022، نسائی فی عمل اليوم والليلة:911، سنن ابن ماجه: 3908]

839 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه ؛ أنه سمع النبيَّ ﷺ يقول : ((**إذا رأى أحدُكم الرؤيا يحبُّها ، فإنَّما هي من الله ؛ فلْيحمد الله عليها ، وليُحدِّث بما رأى ، وإذا رأى غيرَ ذلك مما يَكْرهُ ، فإنَّما هي من الشيطان ؛ فلْيسْتعذ بالله من شرِّها ، ولا يذكرها لأحد ، فإنها لا تضرُّه**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہ یقیناً اللہ کی طرف سے ہے اس پر اللہ کی تعریف کرے اور یہ خواب بیان کرے اور اگر برا خواب دیکھے تو یہ شیطان کی طرف سے ہے اس پر تین مرتبہ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا) پڑھے اور اس خواب کا ذکر کسی سے نہ کرے تو یہ برا خواب نقصان نہ دے گا۔ [صحیح ـ جامع الترمذی : 3453]

13-رات کو نیند نہ آنے یا گھبراہٹ ہونے کے وقت دعا کی ترغیب

840 صحيح لغيره عَن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه ؛ أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : ((**إذا فزع أحدكم في النوم فليقل : (أعوذ بكلمات اللّٰه التامّات من غضبه وعِقابه ، وشرِّ عباده ، ومنْ همزاتِ الشياطين وأنْ يَحْضُرون) ؛ فإنّها لن تَضُرَّه**)).

عمرو بن شعیب اپنے والد (شعیب) اور وہ اپنے دادا (سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتے ہوئے گھبرا جائے (ڈر جائے) تو یہ کلمات پڑھے۔ ''**اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ**'' (میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کی برائی سے، شیطان کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ شیطان میرے پاس آئیں) تو اس کو کوئی تکلیف یا نقصان نہیں ہوگا۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 3893، جامع الترمذی: 3527، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 756]

14- گھر سے مسجد یا کسی اور مقصد کی غرض سے نکلنے کی اور گھر میں داخل ہونے پر دعا کی ترغیب

841 عن أنس رضی اللّٰه عنه : أنَّ رسول اللّٰه ﷺ قال: ((**إذا خرجَ الرجلُ من بيته فقال : (بسم اللّٰه ، توكَّلت على اللّٰه ، لا حول ولا قُوَّة إلا باللّٰه)؟ يقال له حينئذٍ : هُديتَ ، وكُفيتَ ، ووُقيتَ ، فيتنحّى له الشيطانُ . فيقولُ له شيطانٌ آخرُ : كيفَ لکَ برجلٍ هُدِيَ وكُفِيَ ووُقِيَ ؟**)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب بندہ اپنے گھر سے نکلے اور یہ کلمات کہہ لے [بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ] ''اللہ کے نام سے، میں اللہ عزوجل پر بھروسا کرتا ہوں۔ کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔'' تو اس وقت اسے یہ کہا جاتا ہے تجھے ہدایت دی گئی، تیری کفایت کی گئی اور تجھے بچالیا گیا (ہر بلا سے)۔ چنانچہ شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تیرا داؤ ایسے آدمی پر کیونکر چلے جسے ہدایت دی گئی، اس کی کفایت کر دی گئی اور اسے بچالیا گیا۔''

[صحیح ۔ سنن أبی داؤد :5095، جامع الترمذی :3426، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 89، صحیح ابن حبان : 822]

842 عن حيوة بن شُرَيح قال : **لَقيت عُقبة بن مُسلم ، فقلتُ له : بَلَغني أنَّکَ حَدَّثت عن عبداللّٰه بن عمرو بن العاصِ : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ كان يقولُ إذا دخل المسجد : ((أعوذ باللّٰه العظيم ، وبوَجْهِهِ الكريمِ ، وسُلطانِهِ القديم ، من الشيطان الرجيم)). قال : أَقَط ؟ قلت : نعم. قال: ((فإذا قال ذلک ؛ قال الشيطان: حُفِظَ منّي سائرَ اليومِ)).**

جناب حیوہ بن شریح کہتے ہیں کہ میں عقبہ بن مسلم سے ملا اور ان سے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی سند سے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوتے تو کہا کرتے تھے: [أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ] ''میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو انتہائی عظمت والا ہے، میں اس کے انتہائی محترم چہرے کی پناہ لیتا ہوں اور اس کی سلطان قدیم کی

پناہ لیتا ہوں۔'' کہا بس اتنا ہی؟ میں نے کہا: ہاں ...... کہا کہ انسان جب یہ کہہ لیتا ہے تو ابلیس کہتا ہے کہ آج سارے دن کے لیے یہ مجھ سے محفوظ ہو گیا۔ [صحیح ۔ سنن أبی داؤد : 466]

843 حدیث نبوی عن جابرٍ رضي الله عنه؛ أنّه سمع النبيَّ ﷺ يقولُ: ((إذا دَخَل الرجلُ بيتَه فذكر الله عندَ دُخوله، وعند طعامه ؛ قال الشيطانُ : لا مَبيتَ لكم ولا عشاء ، وإذا دخل فَلَمْ يذكر الله عندَ دُخوله ؛ قال الشيطانُ : أَدْركتم المبيتَ ، وإذا لَمْ يذْكرِ الله عندَ طعامه ؛ قال الشيطانُ : أدركتم المبيت والعَشاء)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے اس گھر میں (اے شیطانو!) نہ تمہارا ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے اور جب اللہ کا نام لیے بغیر گھر میں داخل ہوتا ہے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے تم نے اس گھر میں رات اپنا ٹھکانہ کر لیا اور اللہ کا نام لیے بغیر جب کھانا کھاتا ہے تو شیطان کہتا ہے تم نے (اے شیطانو!) رات کا ٹھکانہ بھی پا لیا اور کھانا بھی۔''

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2018، سنن أبی داؤد : 3765، سنن ابن ماجه : 3887]

844 حدیث نبوی عن أنس بن مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((يا بُنيَّ إذا دخلت أهلك فسلِّم، فتكون بركة عليك وعلى أهل بيتك)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کیا کرو تو اس سے تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت ہو گی۔

[حسن لغیرہ ۔ جامع الترمذی : 2998]

845 حدیث نبوی عن أبي أمامة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((ثلا ثة كلُّهُم ضامِنٌ على الله عزَّوجلَّ : رجُل خرج غازياً في سبيل الله عزَّوجلَّ ، فهو ضامنٌ على الله حتَّى يتوفَّاه فيُدخله الجنَّة بما نال مِنْ أجْرٍ أو غنيمةٍ ، ورجلٌ راحَ إلى المسْجد ، فهو ضامنٌ على الله حتى يتوفَّاه فيُدْخله الجنَّة أو يَرُدَّهُ بما نال من أَجْرٍ أو غنيمةٍ ، ورجلٌ دخل بيْته بسلامٍ ، فهُوَ ضامِنٌ على الله عزَّوجلَّ)).

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین (قسم کے) آدمیوں کا اللہ عزوجل ضامن ہے: ① جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلا تو اللہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ (اگر) اس کی وفات

ہو جائے تو اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اجر وثواب اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا، ② وہ آدمی جو مسجد کی طرف گیا تو اللہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ (اگر) اس کی وفات ہو جائے تو اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اجر وثواب اور غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا اور ③ وہ آدمی جو سلام کے ساتھ اپنے گھر میں داخل ہوا تو اللہ عزوجل اس کا ضامن ہے (یعنی حفاظت فرمانے والا ہے)۔ [صحیح ـ سنن أبی داؤد : 2494]

15- نماز اور نماز کے علاوہ وسوسے پیدا ہونے پر دعا کی ترغیب

846 عن عائشة رضي الله عنها ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((إن أحدكم يأتيه الشيطانُ فيقولُ : من خلقک؟ فيقولُ : اللّٰه . فيقول : مَنْ خلق اللّٰه ؟ فإذا وجَدَ ذلک أحدكم فلْيَقل : آمنتُ باللّٰه ورسولِه؛ فإنَّ ذلک يُذْهِبُ عَنه)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آتا ہے اور (دل ہی دل میں) پوچھتا ہے: تجھے کس نے پیدا کیا؟ آدمی کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے، اس پر وہ کہتا ہے: اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب یہ کیفیت محسوس کرو تو کہو "آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" (میں اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہوں) اس سے وہ کیفیت ختم ہو جائے گی۔ [صحیح ـ مسند أحمد : 257/6، مسند أبي يعلىٰ الموصلي: 4704]

847 عن الحارث الأشعري وفيه : ((وآمُرُكم بذكرِ اللّٰه كثيراً ، ومَثَلُ ذلک كمثل رجلٍ طلبه العَدوُّ سِراعاً في أثره ، حتى أتى حِصْنًا حصينًا فأحْرَزَ نفسَه فيه ، وكذلک العبدُ لا يَنْجو من الشيطان إلا بذكر اللّٰه)).

سیدنا حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا تھا) میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ تم اللہ کا ذکر کیا کرو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا پیچھا کرنے کے لیے نہایت تیزی سے دشمن نکلا ہو۔ یہاں تک کہ (بھاگتے بھاگتے) ایک مضبوط قلعہ آئے اور وہ اس میں گھس کر ان سے اپنی جان بچا لے۔

اسی طرح انسان شیطان سے خود کو اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور طریقہ سے نہیں بچا سکتا۔

[صحيح ـ جامع الترمذى : 3763، صحيح ابن خزيمة: 1895، صحيح ابن حبان: 6200]

848 عن عثمان بن العاص رضي الله عنه ؛ أنه أتى النبيَّ ﷺ فقال : **يا رسولَ الله ! إنَّ الشيطانَ قد حال بيني وبين صلا تي وقراء تي ، يُلبِّسُها عليَّ . فقال رسولُ الله** ﷺ : ((**ذاك شيطان يقال له** : **(خِنْزَب)، فإذا أحسستَه فتعوَّذْ بالله منه ، واتفُلْ عن يسارِك ثلا ثا**)). **قال : ففعلتُ ذلك ، فأذهَبَه اللّهُ عني.**

سیدنا عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! شیطان میرے اور میری نماز وقر أت کے درمیان حائل ہو کر مجھے بھلا دیتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک شیطان ہے جسے خنزب کہتے ہیں، جب تم ایسا محسوس کرو تو اللہ سے پناہ مانگو (یعنی اعوذ باللّٰہ پڑھو) اور اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دو سیدنا عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری وہ کیفیت دور کر دی۔ [صحيح ـ صحيح مسلم : 2203]

16-استغفار کی ترغیب

849 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ((قال الله : يا ابن آدم! إنَّک ما دعوتني ورجوتني غفرت لک على ما كان فيک ولا أُبالي ، يا ابن آدم ! لو بلغت ذنوبک عَنان السماء ثمَّ اسْتغفرتني غفرت لک ولا أُبالي ، يا ابن آدم ! إنک لو أتيتني بقراب الأرض خطايا ثم لقيتني لا تشرک بي شيئًا ؛ لأتيتک بقرابها مغفرةً)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے گناہوں کی معافی مانگتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا میں تجھے بخشوں گا، تو نے جو بھی برا کام کیا ہوگا مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی (یعنی تو چاہے کتنا ہی بڑا گناہ گار ہو تجھے بخشا میرے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے) اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی، اے ابن آدم! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے ساتھ گناہوں سے بھری ہوئی زمین ہو تو میں تیرے پاس بخشش و مغفرت اس بھری ہوئی زمین کے برابر لے کر آؤں گا بشرط یہ کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی : 3540]

850 عن أبي سعيدٍ الخدريَّ رضي الله عنه عن النبيَّ ﷺ قال : ((قال إبليسُ : وعَزِّتک لا أبرح أُغوي عبادک ما دامت أرواحهم في أجسادهم. فقال: وعِزَّتي وجلالي لا أزال أغفرلهم ما استغفروني)).

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس (شیطان) نے (اللہ تعالیٰ) سے کہا (تھا) مجھے تیری عزت وجلال کی قسم! تیرے بندوں کے جسموں میں جب تک جان ہے میں انہیں مسلسل بھٹکاتا رہوں گا اس پر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: مجھے بھی اپنی عزت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا ہی رہوں گا۔" [حسن لغیرہ ۔ مسند أحمد : 76/3، مستدرك حاكم: 261/4]

851 عن عبدالله بن بسرٍ رضي الله عنه قال : سمعت النبي ﷺ يقول : ((طوبى لمن وُجد في

صحيفته استغفارٌ كثير)).

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا گیا۔ [صحیح - سنن ابن ماجه : 3818، بیهقی فی الشعب: 647]

852 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله ﷺ قال : ((إنَّ العبدَ إذا أخطأ خطيئةً نَكَتَتْ في قلبه نُكْتَةٌ، فإن عاد زيد فيها حتى تعلوَ قلبه ، فذلك الران الذي ذكر اللّٰه تعالى: ﴿ كلا بَلْ رانَ على قلوبِهم ما كانوا يكسبون ﴾)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نقطہ لگ جاتا ہے (پھر اگر وہ گناہ چھوڑ کر استغفار کر لے تو وہ دھل جاتا ہے) اگر دوبارہ وہ گناہ کرے تو وہ نقطہ بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ (گناہوں سے) پورے دل پر پھیل جاتا ہے یہی وہ (گناہوں کا) زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَاكَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ ''یعنی ان کے دلوں پر ان کے بُرے اعمال کا زنگ چھا گیا ہے۔'' [حسن - جامع الترمذی : 3334، نسائی فی عمل الیوم واللیلة: 418، سنن ابن ماجه: 4244، صحیح ابن حبان : 926، مستدرك حاكم : 2/517]

853 عن عليّ رضي اللّٰه عنه قال : كنتُ رجلا إذا سمِعتُ مِنْ رسولِ اللّٰه ﷺ حديثًا نَفَعَني اللّٰهُ منه بما شاء أن ينفعني ، وإذا حدَّثني أحدٌ مِنْ أصحابِه استَحْلَفته ، فإذا حلف لي صدَّقْته ، قال : وحدَّثني أبوبكر ـ وصَدَق ـ أنه قال : سمِعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول : ((ما مِنْ عبدٍ يُذْنبُ ذنبًا فيُحسنُ الطهورَ ، ثم يقومُ فيصلِّي ركْعتين ، ثم يَسْتَغْفِرُ اللّٰه ؛ إلا غفرله ، ثمَّ قرأ هذه الآية : ﴿ والَّذين إذا فَعَلُوا فاحِشةً أو ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ﴾ إلى آخر الآية)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں ایسا شخص تھا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس سے جو چاہتا فائدہ عنایت فرماتا۔ اور جب کوئی اور صحابی حدیث بیان کرتا، تو میں اس سے قسم لیتا تھا اور جب وہ قسم اٹھاتا تو میں اس کی تصدیق کر دیتا۔ فرماتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے سچ کہا، انہوں نے بیان

کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''کوئی بندہ ایسا نہیں جو کوئی گناہ کر بیٹھے پھر اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور اللہ سے استغفار کرے، مگر اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ ''متقی وہ لوگ ہیں جو اگر کبھی کوئی بے حیائی کا کام کریں یا اپنی جانوں پر کوئی ظلم کر بیٹھیں، تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ بخش دے (اللہ ہی گناہ بخشنے والا ہے)۔ اور یہ لوگ جانتے بوجھتے اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔'' [صحیح ـ سنن أبی داؤد : 1521، جامع الترمذی: 406، سنن ابن ماجہ: 1395، صحیح ابن حبان : 622، نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ: 417]

854 عن بلال بنِ يَسار بن زَيدٍ قال : حدَّثني أبي عن جدِّي ؛ أنه سمعَ النبيَّ ﷺ يقول : ((مَنْ قال : (أستغفرُ اللّٰه الذي لا إله إلا هو الحيُّ القيُّومُ وأتوبُ إليه) ؛ غُفِرَلَهُ وإنْ كان فَرَّ مِنَ الزَّحفِ)). وفي روايةٍ : ((يقولها ثلاثاً)).

سیدنا زید رضی اللہ عنہ (مولیٰ نبی ﷺ) نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص یوں کہتا ہے [اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ] ''میں معافی مانگتا ہوں اللہ سے، وہ ذات کہ اس کے علاوہ اور کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ ہے اور نگرانی کرنے والا ہے۔ اور میں اسی کی طرف توبہ اور رجوع کرتا ہوں۔'' تو اس کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ جہاد سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔''

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 1517، جامع الترمذی: 3577]

دعا کی اہمیت، فضیلت، آداب، شروط اور قبولیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں محتاج بنا کر پیدا کیا ہے انسان چاہے کتنی ہی عزت اور دولت حاصل کر لے حقیقت اس کی یہی ہے کہ وہ محتاج ہی رہتا ہے اور انسان کے پاس کسی بھی مشکل سے نمٹنے کے لیے بہت سے راستے موجود ہیں لیکن بسا اوقات ایسا لمحہ بھی آتا ہے کہ انسان خود کو سب کچھ ہونے کے باوجود بے بس، لاچار اور محتاج پاتا ہے۔

اس عالم میں انسان کو یہ بات بھی یاد رہے کہ اس کی اس پریشانی، غم والم میں بھی ایک امید کی ایسی کرن موجود ہے جو اس کی ضروریات کی تکمیل اس کی فریاد رسی اور اس کی محتاجگی کو دور کرنے کے لئے ہمہ وقت ہر لمحہ ہر گھڑی تیار ہے اور وہ ذات اللہ مالک ارض وسماء ہے اور وہ ایسی ذات ہے جو اپنے بندے پر بہت رحیم وکریم ہے کہ اس کی طرف اٹھنے والا ہاتھ کبھی بھی خالی نہیں لوٹتا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا))

"بے شک تمہارا رب بہت حیاوالا اور کرم والا ہے جب اس کا بندہ اس کی طرف (دعا کے لیے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔" [ابو داؤد: 1488، ترمذی: 3505]

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام واکرام یہ ہے کہ یہ دعا صرف ضروریات کی تکمیل کا نام نہیں بلکہ خالق کائنات نے اسے عبادت کا درجہ بخشا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((اَلدُّعَاءُ هُوَ العِبَادَةُ)) "دعا عبادت ہے۔"

لیکن یہ بات یاد رہے کہ دعا قبولیت کے درجہ تک تب پہنچ پاتی ہے جب اس کی شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔

دعا کرنے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے جو دروازے پر دستک دے رہا ہے اور مسلسل دستک دینے سے بالآخر دروازہ کھل ہی جاتا ہے۔

عدم قبولیت کے اسباب:

وہ اسباب کہ جن کی وجہ سے دعا قبولیت کے درجہ کو نہیں پہنچ پاتی۔ ان میں سب سے پہلے حرام کھانے والا ہے

جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا کہ جو طویل سفر طے کر کے آتا ہے اس کے بال پراگندہ ہیں جسم غبار آلود ہے وہ آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! اے میرے رب! لیکن اس کا کھانا حرام کا ہے اس کا پینا حرام کا ہے اس کا لباس حرام کا ہے اسے غذا بھی حرام دی جاتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول کی جائے۔[صحیح۔ مسلم: 1015]

دوسرا شخص جس کی دعا قبول نہیں ہوتی وہ قطع تعلقی اور گناہ کی دعا کرنے والا ہے۔[صحیح۔ مسلم: 2735]

امر بالمعروف اور نھی عن المنکر نہ کرنے والے کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔[صحیح جامع الصغیر: 707]

زانی اور ٹیکس وصول کرنے والے کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔[ایضاً: 2971، الصحیحہ: 1073]

دعا کا لفظی اور اصطلاحی معنیٰ:

لفظِ دعا باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے مصدر ہے اسکا لفظی معنی بالعموم پکارنا ہے۔

اصطلاح میں دعا وسوال اس طلب کو کہتے ہیں جس سے سائل کو نفع حاصل ہو اور تکلیف دور ہو۔

دعا کے آداب اور شرائط

(۱) اخلاصِ نیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((فَادْعُوا اللہَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ○))

''تم اللہ تعالیٰ کو پکارو اس کے لیے دین کو خالص کر کے۔''[غافر: ١٤]

دوسرے مقام پر فرمایا:

((وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللہَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ۬ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ؕ○))

''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔''[البینہ: 5]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ)) [بخاری: 1]

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

(۲) حرام سے اجتناب:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ○))

''اللہ تعالیٰ صرف (حرام کاموں سے) پرہیز کرنے والوں کا ہی عمل قبول کرتا ہے۔'' [المائدہ: 27]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ إِلَّا طَیِّبًا))

''اے لوگو! بے شک اللہ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو ہی قبول کرتا ہے۔'' [مسلم: 1015]

(۳) دعا سے پہلے حمد وثنا اور درود پڑھنا:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا نماز شروع کی اور نماز کے بعد دعا کرنے لگا کہ اے اللہ مجھے بخش دے اے اللہ مجھ پر رحم فرما رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَجِلْتَ اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَا حْمَدِاللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهُ))

''اے نمازی تو نے جلد بازی سے کام لیا۔ جب تم نماز پڑھو پھر دعا کے لیے بیٹھو تو اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر دعا کرو۔'' [نسائی: 44/3]

(۴) خشوع وخضوع عاجزی اور انکساری کے ساتھ دعا کرنا:

رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ط اِنَّهٗ لَایُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ○))

''اپنے رب کو عاجزی اور پوشیدگی سے پکارو۔'' [اعراف: 55]

(۵) اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا:

جیسا کہ بخاری وغیرہ کی طویل حدیث میں ہے کہ تین آدمی غار کے اندر پھنس گئے، پھر انہوں نے اپنے اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے غار سے چھٹکارہ عطا فرمایا۔

[صحیح۔ بخاری:2215]

(٦) دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا:

نبی ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمہارا رب بہت حیا والا کرم والا ہے جب بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسکو حیا آتی ہے کہ وہ اپنے بندہ کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔'' [سنن أبی ابوداؤد: 1488]

یاد رہے کہ بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کرنا بھی درست ہے۔

(۷) اسمائے حسنیٰ کو وسیلہ بنا کر دعا کرنا:

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خود اس کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا

((وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ))

''اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں تم اسے ان کے ساتھ پکارو۔'' [اعراف: 180]

(۸) افضل وقت افضل جگہ اور افضل حالت میں دعا کرنا:

افضل وقت مثلاً سحری کا وقت اذان اور نماز کا درمیان وقت اور فرض نماز کے بعد کا وقت افضل جگہ مثلاً مسجد جمرات رمی اور مکہ شہر وغیرہ اور افضل حالت مثلاً جب انسان کا دل اللہ کی جانب بہت راغب ہو یا جب اس پر عذاب الٰہی اور خشیت الٰہی کا خوف طاری ہو۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

(۱) رمضان المبارک کا مہینہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماہ رمضان کے ہر دن ہر رات میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی دعا ہے جسے قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔'' [مسند البزار: 962]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین بندے ایسے ہیں جن کی دعارد نہیں ہوتی ان میں سے ایک روزہ دار ہے۔''[جامع الترمذی : 3598]

(۲)عرفہ کا دن (نو ذوالحجہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے۔''[جامع الترمذی: 3585]

(۳)رات کا آخری حصہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ ہر رات کے پچھلے پہر آسمان دنیا پر اترتا ہے پھر فرماتا ہے: ((من یدعونی فاستجیب له من سالنی فاعطیه)) '' کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کی مراد پوری کروں۔''

(۴)اذان اور اقامت کے درمیان:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((الدعاء لا یرد بین الأذان و الاقامة))''اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔''[جامع الترمذی: 157]

(۵)دورانِ سجدہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:((اقرب ما یکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء)) ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے تم کثرت سے دعا کیا کرو۔''

[سنن أبی ابوداؤد: 875]

(٦)فرض نمازوں کے بعد:

آپ ﷺ سے پوچھا گیا کون سی دعا سب سے زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ((جوف الیل الاخر و دبر الصلوة المکتوبات)) ''رات کے پچھلے پہر کو مانگے جانے والی اور فرض نمازوں کے بعد مانگے جانے والی۔''[جامع الترمذی: 3499]

(۷) کفار سے جنگ کے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں ایک اذان کے بعد دوسری جنگ کے دوران۔''

[سنن أبی ابو داؤد: 2540]

(۸) زم زم کا پانی پیتے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((ماء زم زم لما شرب له)) ''جس مقصد کے لیے زم زم پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔'' [سنن ابن ماجہ: 2484]

(۹) بروز جمعہ ایک خاص گھڑی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بندہ اس میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔'' [صحیح البخاری: 935]

(۱۰) نزول بارش کے وقت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دعا کی قبولیت تلاش کرو لڑائی کے وقت اقامت صلاۃ کے وقت اور نزول بارش کے وقت۔'' [السلسلة الصحيحة: 1469]

15

دعا کا بیان

1- کثرت سے دعا کرنے کی ترغیب اور دعا کی فضیلت کا بیان

855 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه عن النبي ﷺ فيما يروي عن ربّه عزوجل ؛ أنه قال: ((يا عبادي ! إنّي حَرَّمْتُ الظلمَ على نَفْسي وَجَعلتُه بينَكُم مُحَرَّمًا، فلا تظالموا يا عبادي ! كلُّكم ضالٌّ إلا من هَدَيته ، فاسْتهدُوني أهدكم ، يا عبادي ! كُلُّكم جائعٌ إلا مَن أطعمْتُه ، فاسْتَطْعموني أُطعِمْكُم. يا عبادي ! كُلُّكُم عارٍ إلا من كسوته ، فاسْتكْسُوني أَكْسُكُم . يا عبادي ! إنّكم تُخطِئون بالليل والنهارِ ، وأنا أغفر الذنوب جميعًا ، فاسْتَغفِروني أغفرلكم. يا عبادي ! إنكم لن تبلُغوا ضرِّي فتَضُرُّوني ، ولن تبلُغوا نَفْعي فَتَنْفَعوني. يا عبادي ! لو أنَّ أوَّلكم وآخِرَكم ، وإنسكم وجِنَّكم ، كانوا على أتقى قَلْبِ رجلٍ واحدٍ منكم ما زادَ ذلک في مُلكي شيئًا ، يا عبادي ! لَوْ أنَّ أوَّلَكم وآخِركُم ، وإنسَكم وجِنكم ، كانوا على أفْجرِ قلبِ رجلٍ واحدٍ منكم ؛ ما نقصَ ذلک من ملكي شيئًا . يا عبادي ! لو أنَّ أوَّلكم وآخِركم ، وإنسَكم وجِنَّكم قاموا في صعيدٍ واحدٍ فسألوني ، فأَعْطيْتُ كلَّ إنسانٍ منهم مسألته ، ما نَقَصَ ذٰلکَ ممّا عِندي إلا كما يَنْقُصُ المِخْيَطُ إذا أُدخِلَ البحرَ. يا عبادي ! إنَّما هي أعمالُكم أُحصيها لكم ، ثم أُوَفِّيكم إيّاها ، فَمَنْ وجد خيرًا فليحمد الله عزَّوجل ، ومن وجَدَ غيرَ ذلک فلا يلومَنَّ إلا نفْسَه)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تم پر بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم

سب گمراہ ہو البتہ وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں پس تم مجھ (ہی) سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو البتہ جس کو میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ (ہی) سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو البتہ جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ (ہی) سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں تم مجھ (ہی) سے معافی طلب کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے اور تم مجھے فائدہ پہنچانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، پچھلے جن اور انسان تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار انسان کی طرح پاکباز ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے کسی سب سے زیادہ فاسق و فاجر انسان کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے انسان اور جن ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور وہ مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میری بادشاہت میں میں اتنی کمی بھی نہیں آتی جس طرح کہ سوئی کو جب سمندر میں ڈبویا جائے تو سمندر میں جس قدر کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو (یہ) تمہارے ہی اعمال ہیں، میں انہیں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ [صحیح ـ صحیح مسلم : 2577]

856 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللهِ ﷺ : ((إنَّ اللّٰهَ يقولُ : أنا عندَ ظَنِّ عبدي بي ، وأنا معه إذا دعاني)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب (بھی) وہ مجھ سے دعا کرتا ہے (پکارتا ہے)۔

[صحیح ـ صحیح البخاری :7405، صحیح مسلم:2675، جامع الترمذی:2388، سنن ابن ماجه : 3822]

857 عن النعمانِ بن بشيرٍ رضي الله عنهما عن النبيِّ ﷺ قال : ((الدعاءُ هو العبادةُ)). ثم قرأ :

((﴿وقال ربُّكُمُ ادْعوني أَسْتَجِب لكم إنَّ الذين يَسْتَكبِرونَ عن عِبادَتي سَيَدخلونَ جَهَنَّمَ داخِرينَ﴾)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دعا عبادت ہی ہے۔'' پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وقال ربُّكُمُ ادْعوني أَسْتَجِب لكم﴾ ''اور تمہارے رب نے فرمایا: تم مجھے پکارو، میں تمہاری پکار قبول کروں گا۔'' [صحیح ـ سنن أبي داؤد : 1479، جامع الترمذی :3372، سنن ابن ماجه : 3828، صحیح ابن حبان : 887، مستدرك حاكم : 491/1]

858 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أن رسول الله ﷺ قال : ((مَنْ سَرَّه أن يَسْتَجيبَ اللّٰهُ له عندَ الشدائدِ [والكرَبِ] ؛ فَلْيُكْثِر مِنَ الدعاءِ في الرَّخاءِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ مصائب کے وقت اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ وہ فراخی کی حالت میں بھی اللہ سے کثرت کے ساتھ دعا کرے۔

[صحیح ـ جامع الترمذی : 3382، مستدرك حاكم : 544/1]

859 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((لَيْسَ شَيءٌ أكرم على الله من الدعاءِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز عزت والی نہیں۔''

[حسن ـ جامع الترمذی : 3370، سنن ابن ماجه : 3892، صحیح ابن حبان : 867، مستدرك حاكم : 490/1]

860 عن أبي سعيدٍ الخدري رضي الله عنه ؛ أن النبي ﷺ قال : ((ما مِنْ مُسلم يَدعو بدعوةٍ لَيس فيها إثمٌ، ولا قطيعةُ رحِمٍ ؛ إلا أعطاه الله بها إحدى ثلاثٍ : إمَّا أنْ يُعَجِّل له دَعْوَته ، وإمّا أن يدَّخرها له في الآخرةِ ، وإمَّا أنْ يصرفَ عنه مِنَ السوءِ مِثلَها)). قالوا إذًا نُكثِرُ : قال : ((اللّٰهُ أَكْثَرُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے کہ جس میں نافرمانی اور قطعِ رحمی نہ ہو تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا کرتا ہے ① یا تو (دنیا میں) اس کی دُعا کو جلد قبولیت عطا کرتا ہے ② آخرت میں اس کے لیے اس دعا کو ذخیرہ فرماتا ہے ③ اس سے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرماتا

ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعائیں کریں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (کا فضل) بہت وسیع ہے (اللہ اس سے بھی زیادہ عطا فرمانے والا ہے)۔''

[حسن، صحیح ۔ مسند أحمد : 18/3، مسند البزار: 3144، مستدرك حاكم: 493/1]

861 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : وقال رسول الله ﷺ : ((إنَّ الدعاءَ ينفع ممّا نَزَلَ ومما لم ينزِلُ ، فَعليكم عباد الله بالدعاءِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دعا اس مصیبت کو بھی دور کرتی ہے جو اتر چکی ہے اور اس مصیبت کو بھی ٹال دیتی ہے جو ابھی نہیں آئی ۔اے اللہ کے بندو! تم دعا کرتے رہو۔

[حسن لغيره ۔ جامع الترمذی : 3548، مستدرك حاكم: 498/1]

862 عن سلمان رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((إنَّ الله حَيِيٌّ كريمٌ ، يَسْتَحي إذا رَفع الرجلُ إليه يدَيه أن يردَّهما صِفْرًا خائبتين)).

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''تمہارا پروردگار حیادار اور سخی ہے۔وہ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ (دعا کے لیے) اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی، ناکام لوٹا دے۔ [صحیح ۔ سنن أبی داؤد: 1488، جامع الترمذی: 3556، سنن ابن ماجه: 3865، صحیح ابن حبان: 873، مستدرك حاكم: 497/1]

863 عن عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ نَزَلَتْ به فاقةٌ فأنزلها بالناسِ ؛ لم تُسَدَّ فاقته ، ومَنْ نزلت به فاقةٌ فأنزلها بالله ؛ فيوشك الله له برزق عاجلٍ أو آجلٍ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر فاقہ آئے اور وہ لوگوں کے سامنے اپنا فاقہ بیان کرتا پھرے تو اس کا فاقہ دور نہیں ہوگا اور جس پر فاقہ آئے اور وہ اللہ کے سامنے دستِ سوال پھیلائے تو قریب ہے کہ اللہ اس کو فوری روزی دے یا کچھ دیر سے دے۔

[صحیح ۔ سنن أبی داؤد : 1645، جامع الترمذی : 2327، مستدرك حاكم: 408/1]

864 عن ثوبان رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((لا يرد القَدَرَ إلا الدعاءُ ، ولا يزيد في

العمرِ إلا البرُّ ››.

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ نیک عمل سے ہی ہوسکتا ہے۔ [حسن ـ صحيح ابن حبان : 872، مستدرك حاكم: 493/1]

2- دُعا کی ابتدا میں پڑھے جانے والے مسنون کلمات کی ترغیب اور اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم کا بیان

865 عن عبدِ اللّٰه بن بُرَيْدَة عن أبيه : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ سمعَ رجلاً يقول : اللهمَّ إني أسألُكَ بأنّي أَشْهدُ أنَّكَ أنتَ اللّٰه لا إلٰهَ إلا أنتَ ، الاحدُ الصمدُ ، الذي لَمْ يلد ، ولم يُولد ، ولم يكن له كفوًا أحد ؛ فقال : ‹‹ لقد سألت اللّٰه بالاسمِ الأعْظَمِ ، الّذي إذا سُئِل به أعْطى ، وإذا دُعِي به أجاب ››.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: (اَللّٰهُمَّ ! إنِّيْ أَسْأَلُكَ بِأَنِّيْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ، الْأَحَدُ الصَّمَدُ ، الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ) ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ تو اللہ ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا ہے، اور نہ ہی اسے کسی نے جنم دیا، نہ اس کا کوئی ہم سر ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے اللہ سے اس کے عظیم ترین نام (اسمِ اعظم) کے ذریعے سے سوال کیا ہے کہ جس کے ذریعے سے جب (بھی) اس سے مانگا جائے تو وہ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے اس سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے۔'' [صحيح ـ سنن أبي داؤد: 1493، جامع الترمذي: 3475، سنن ابن ماجه: 3857، صحيح ابن حبان: 888، مستدرك حاكم: 504/1]

866 عن أسماءَ بنتِ يزيدَ رضي اللّٰه عنهما ؛ أن النبيَّ ﷺ قال : ‹‹ اسمُ اللّٰه الأَعْظم في هاتين الآيتين: ﴿وإلٰهكم إله واحِدٌ لا إله إلا هوَ الرحمنُ الرَّحيم﴾ ، وفاتحة سورة ﴿ آل عمران﴾ : ﴿ اللّٰه لا إله إلا هو الحي القَيُّوم ﴾ ››.

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کا عظیم ترین نام (اسمِ اعظم) ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَاِلٰھُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾ ''تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والا ہے۔'' اور سورۂ آلِ عمران کے شروع میں یعنی ﴿الٓمّٓ. اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾۔ [حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد :1496، جامع الترمذی:3478، سنن ابن ماجه: 3855]

867 عن فَضالة بن عبيد رضي الله عنه قال : بَيْنَما رسولُ الله ﷺ قاعدٌ إذ دَخَل رَجلٌ فصلَّى فقال : (اللهمَّ اغفرْلي وارْحَمْني) ، فقال رسول الله ﷺ : ((عَجِلْتَ أيُّها المُصَلِّي ! إذا صَلَّيْتَ فقعدتَ فَاحمدِ اللّٰه بما هو أهْلُه ، وصَلِّ عليَّ ، ثمَّ ادْعُه)). قال : ثم صلى رجل آخر بعد ذلک ، فحمد اللّٰه ، وصلى على النبي ﷺ : فقال له النبي ﷺ: (أيها المصلّي ! ادع تُجَبْ) .

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا اور نماز پڑھی، (نماز کے بعد دعا میں) یہ کہا۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تو نے جلدی کی چاہیے تھا کہ تو (اطمینان سے) نماز کے بعد بیٹھتا پھر اللہ کے شایانِ شان تعریف کرتا اور مجھ پر درود پڑھتا، پھر دُعا کرتا، سیدنا فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھی، اس نے (پہلے) اللہ کی تعریف کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! اب دعا کر قبول ہوگی۔ [صحیح۔ مسند أحمد:18/6، سنن أبی داؤد:1481، جامع الترمذی:3476، صحیح ابن خزیمة :710، صحیح ابن حبان:1960]

868 عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((دَعوةُ ذي النونِ إذ دعاهُ وهو في بَطنِ الحوتِ : ﴿ لا إله إلا أنت سُبحانَک إنّي كُنْتُ مِنَ الظّالمين ﴾ ؛ فإنَّه لَمْ يَدْعُ بها رجلٌ مسلمٌ في شَيْءٍ قَطُّ : إلا اسْتجابَ اللّٰه له)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی۔ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ'' (اے اللہ!) آپ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں آپ کی ذات پاک ہے بیشک میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں کوئی بھی مسلمان کسی بھی ضرورت

میں اس کے ذریعہ سے دعا کرے تو اللہ اس کی دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔

[صحیح ـ جامع الترمذی : 3505، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 656، مستدرك حاكم: 383/2]

3- سجدہ میں، فرض نمازوں کے بعد اور رات کے آخری حصہ میں دُعا کی ترغیب

869 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنّ رسولَ الله ﷺ قال : ((**أقربُ ما يكون العبدُ مِنْ ربه عزَّوجل وهو ساجدٌ ، فأكثِروا الدُّعاءَ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے لہٰذا (سجدہ میں) دعا خوب کیا کرو۔

[صحیح ـ صحیح مسلم : 482، سنن أبی داؤد: 875، سنن النسائی : 1137]

870 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((**ينزلُ ربُّنَا كلَّ ليلة إلى سَماء الدُّنيا حينَ يَبْقى ثُلُثُ اللّيلِ الآخر ، فيقولُ : مَنْ يدْعوني فأَستَجيبَ له ؟ مَنْ يَسْأَلُني فأُعْطِيَهُ ؟ مَنْ يَسْتَغْفرني فأغفرَ له ؟**)). وفي رواية لمسلم : ((**إذا مضى شطرُ الليلِ أو ثلثاه ، ينزِلُ الله تبارک وتعالى إلى السَّماء الدُّنيا فيقول : هل مِنْ سائلٍ فيُعطى ؟ هل مِنْ داعٍ فيُستجاب له ؟ هل مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَله ؟ حتى ينفجرَ الصبح**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رات کا آخری تہائی (1/3) حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر تشریف لا کر فرماتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی مجھ سے مغفرت مانگنے والا میں اُسے معاف کروں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب رات کا آدھا یا دو تہائی (2/3) حصہ گزر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر تشریف لا کر صبح ہونے تک فرماتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا اُسے عطا کیا جائے؟ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی مغفرت طلب

کرنے والا اُسے بخش دیا جائے۔

[صحیح ۔ مالك في المؤطا : 214/1، صحیح البخاری : 7494، صحیح مسلم: 758، جامع الترمذی : 3498]

871 عن أبي أُمامَة رضي الله عنه قال : قيل : **يا رسولَ الله ! أيُّ الدُّعاءِ أَسْمَعُ ؟ قال : ((جَوْفِ الليلِ الأخيرِ، ودُبُرِ الصَّلواتِ المكتوباتِ))**.

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! ''کونسی دُعا سب زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد۔''

[صحیح لغیرہ۔جامع الترمذی : 3499]

4- قبولیتِ دُعا کو موخر سمجھنے اور یہ کہنے پر وعید کہ میں نے دُعا مانگی لیکن قبول نہ ہوئی

872 (عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ): **((لا يزالُ يُستجابُ للعبد مالم يدْعُ بإثم أو قطيعةِ رَحِمٍ ؛ مالم يَسْتَعْجل))**. **قيلَ : يا رسولَ الله ! ما الاستعجال ؟ قالَ : ((يقولُ : قَدْ دَعَوْتُ ، وقد دَعَوْتُ ؛ فلمْ أَرَ يُستَجَبُ لي ، فيَسْتَحْسِرُ عند ذلک ، ويَدَعُ الدُّعاءَ))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرنے لگے اور جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے۔ عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جلد بازی انسان کا یہ کہنا ہے کہ میں نے بہت دُعا کی لیکن لگتا نہیں کہ میری دعا قبول ہوگی اور وہ نا اُمید ہو کر دعا کرنا ہی چھوڑ دے۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 2735، جامع الترمذی : 3387]

5- دُعا کے وقت نمازی کے آسمان کی طرف نظر اُٹھانے اور غفلت کے ساتھ دُعا کرنے پر وعید

873 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال : ((**لينتَهِيَنَّ أقوامٌ عن رفْعِهِم أبصارَهم عند الدُّعاء في الصلاةِ إلى السماء ، أوْ لَتُخطفَنَّ أبصارُهم**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آ جائیں ورنہ انہیں اچانک اندھا کر دیا جائے گا۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 429، سنن نسائی: 1276]

874 عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما ؛ أن رسول الله ﷺ قال : ((...... **إذا سألتم عزوجل يا أيها الناس ! فاسألوه وأنتم موقنون بالإجابة ، فإن الله لا يستجيب لعبدٍ دعاه عن ظهر قلبٍ غافلٍ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جب تم اللہ تعالیٰ سے (کسی چیز کا) سوال کیا کرو تو قبولیت کے پورے یقین کے ساتھ سوال کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل (اور بے پرواہ) دل سے دعا کرے۔ [حسن لغیرہ ۔ مسند أحمد : 177/2]

6- اپنے لیے اپنی اولاد، نوکر اور اپنے مال کے لیے بددُعا کی ممانعت

875 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**ثلاثُ دَعَواتٍ لا شَكَّ في إجابَتِهِنَّ : دعوةُ المظلومِ ، ودعوةُ المسافِرِ ، ودعوةُ الوالد على وَلَدِه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک و شبہ نہیں ① مظلوم کی دعا ② مسافر کی دعا ③ والد کی بددعا اپنی اولاد کے حق میں ۔ [حسن لغیرہ ۔ جامع الترمذی : 3448]

7- نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنے کی ترغیب اور آپ ﷺ کا نام سن کر درود نہ پڑھنے پر وعید

876 عن أبي بُرْدة بن نيارٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**من صلّى عليَّ مِنْ أمتي صلاةً مخلصًا مِنْ قلبه ؛ صلَّى الله عليه بها عشر صلوات ، ورفعه بها عشر درجاتٍ ، وكتب له بها عشر حسناتٍ ، ومحا عنه (بها) عشر سيِّئات**)).

سیدنا ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میرے اُمتی نے خلوصِ دل سے مجھ پر درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتوں کو نازل فرماتا ہے، اور اس کے دس درجے بلند کر دیتا اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس برائیاں مٹا دے گا۔ [حسن، صحیح ۔ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ : 64، السنن الکبریٰ للنسائی: 9892، طبرانی فی الکبیر: 195، مسند البزار : 3160]

877 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ؛ أنه سمع النبي ﷺ يقول : ((**إذا سمعتم المؤذِّن ؛ فقولوا مثل ما يقولُ ، ثم صلُّوا عليَّ ؛ فإنَّه مَنْ صلَّى عليَّ صلاةً ؛ صلَّى الله عليه عشرًا ، ثم سلوا لي الوسيلة ، فإنها منزلةٌ في الجنة لا تنبغي إلا لعبدٍ من عبادِ الله ، وأرجو أن أكونَ أنا هو ، فَمَنْ سألَ الله لي الوسيلة حلَّت عليه الشفاعةُ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جیسے وہ کہے تم بھی اسی طرح کہو پھر مجھ پر درود پڑھو، یقیناً جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے، پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک منزل (مرتبہ) کا نام ہے جو اللہ کے کسی ایک بندے کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ (خوش نصیب) میں ہی ہوں۔ جس شخص نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کی وہ (روزِ قیامت) میری شفاعت کا حق دار ہو گیا۔

[صحیح ۔ صحیح مسلم : 384، سنن أبی داؤد : 527، جامع الترمذی: 3614]

878 (عن أبی طلحة الانصاری رضی اللّٰہ عنہ) أنَّ رسولَ اللّٰہ ﷺ جاءَ ذات یوم والسرور یُری فی وجُھہ ، فقالوا : یا رسولَ اللّٰہ ! إنَّا لنری السرورَ فی وجُھِکَ ؟ فقال : ((إنَّہ أتانی الملک فقال : یا محمَّد ! أما یُرضیک أنَّ ربَّک عزَّوجل یقول : إنَّہ لا یصلِّی علیک أحدٌ من أمَّتک ؛ إلا صلَّیت علیہ عشرا ، ولا یُسلِّم علیک أحدٌ من أمَّتِکَ ؛ إلا سلَّمت علیہ عشرًا ؟ قال : بلی)).

سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوب چمک رہا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! (کیا وجہ ہے کہ) ہم آپ ﷺ کے چہرہ پر اتنی بشاشت دیکھ رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ کی طرف) فرشتہ میرے پاس پیغام لے کر آیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! کیا آپ ﷺ اس پر راضی وخوش نہیں؟ آپ ﷺ کے پروردگار نے فرمایا ہے: کہ یقیناً آپ ﷺ کا جو بھی امتی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر ایک مرتبہ سلام پڑھے گا میں اس پر دس مرتبہ سلامتی اتاروں گا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں (میں اس پر راضی وخوش ہوں)۔

[حسن، صحیح ۔ مسند أحمد : 29/4، صحیح ابن حبان: 915، نسائی فی عمل الیوم و اللیلة:60]

879 عن أنسٍ رضی اللّٰہ عنہ قال : قال رسولُ اللّٰہ ﷺ : ((أکثِرو الصَّلاة علیَّ یوم الجمعة ؛ فإنہ أتانی جبریلُ آنِفاً عن ربہ عزوجل فقال : ما علی الأرض من مسلم یُصلِّی علیک مرَّة واحدةً ؛ إلا صلَّیت أنا وملائکتی علیہ عشرًا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعة المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو (کیونکہ) ابھی ابھی سیدنا جبریل علیہ السلام میرے پاس اپنے رب کا پیغام لے کر آئے ہیں کہ زمین پر رہنے والا کوئی بھی مسلمان اگر آپ ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو میرے فرشتے دس مرتبہ اس کے لیے رحمت کی دعا کریں گے اور میں دس مرتبہ اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا۔ [حسن لغیرہ ۔ طبرانی فی الکبیر : 589]

880 عن أبی ھریرة رضی اللّٰہ عنہ عن رسول اللّٰہ ﷺ قال : ((ما مِنْ أحدٍ یُسَلِّم علیَّ ؛ إلا ردَّ اللّٰہ إلیَّ روحی حتی أرُدَّ علیہ السلامَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو لوٹاتے ہیں اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

[صحيح ـ مسند أحمد : 527/2، سنن أبی داؤد : 2041]

881 عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : « **إن أَوْلى الناسِ بي يوم القيامةِ أكثرُهم عليَّ صلاةً** ».

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلا شک روزِ قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔

[حسن لغيره ـ جامع الترمذی : 484، صحيح ابن حبان : 908]

882 عن عامر بن ربيعة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله ﷺ يخطب ويقول : « **مَنْ صَلَّى عليَّ صلاةً؛ لم تَزَل الملائكةُ تُصَلِّي عليه ما صلى عليَّ ، فليقل عبدٌ من ذلك ، أو ليكثر** ».

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران خطبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے اب بندے کی مرضی درود زیادہ پڑھے یا کم۔ [حسن لغيره ـ مسند أحمد : 445/3، سنن ابن ماجه: 907]

883 عن أُبيّ بن كعبٍ رضي الله عنه قال : **كان رسول الله ﷺ إذا ذهبَ رُبعُ الليلِ قامَ فقال : « يا أيُّها الناسُ ! اذْكُروا الله ، جاء تِ الراجِفَةُ ، تَتبَعُها الرادفة ، جاء الموتُ بما فيه ، جاء الموت بما فيه ». قال أبيُّ بن كعبٍ : فقلتُ : يا رسول الله ! إني أُكثر الصلاة [عليكَ] ، فكم أَجعل لك من صلاتي ؟ قال: «ما شِئْتَ ». قال . قلتُ : الربع ؟ قال : « ما شئت ، وإن زدت فهو خيرٌ لك ». قلت : النصفَ ؟ قال: « ما شِئت ، وإن زدت فهو خيرٌ لك».قال: قلتُ : ثُلُثَيْن ؟ قال :« ما شئت ، وإن زدت فهو خيرٌ لك». قال : أجْعل لك صلاتي كلَّها . قال : « إذًا تُكفى همك ، ويغفرلك ذنبك »**. وفي رواية : **قال رجل: يا رسول الله ! أر أيتَ إنْ جعلتُ صلا تي كلها عليك ؟ قال : « إذاً يكفيكَ الله تبارك وتعالى ما أهمك من دنياك و آخرتك ».**

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ارشاد فرماتے اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو راجفہ (کانپنے گی زمین پہلے صور پر) آ گئی اور رادفہ (زلزلہ اور دوسرا صور) آ رہی ہے، اس کو بھی دو مرتبہ فرماتے موت آ گئی اپنی ہولنا کیوں کے ساتھ، موت آ گئی اپنی ہولنا کیوں کے ساتھ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ ﷺ پر درود پڑھتا ہوں فرمایئے درود کی مقدار کیا رکھوں (یعنی دیگر اذکار اور وظیفوں کے مقابلہ میں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس قدر تو چاہے عرض کی ایک چوتھائی (1/4)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی نصف آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تو چاہے اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ عرض کی دو تہائی (2/3) آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے اگر زیادہ کرے تو یہ تیرے لیے بہتر ہوگا عرض کی میں سارا کا سارا وقت آپ ﷺ کے درود کے لیے وقف کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح کرنے سے تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ [حسن، صحیح ـ مسند أحمد: 136/5، جامع الترمذی: 2457، مستدرك حاكم: 421/2]

884 عن أوس بن أوسٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((مِنْ أفضل أيامكم يومُ الجمعه، فيه خُلِقَ آدم، وفيه قُبض، وفيه النفخةُ، وفيه الصعقةُ، فأكثروا عليَّ من الصلاة فيه؛ فإنَّ صلا تكم معروضة عليَّ)). قالوا: يا رسول الله! وكيف تُعرض صلا تنا عليك وقد أَرَمْتَ؟ يعني: بليت. فقال: ((إنَّ الله عزَّوجل حرَّم على الأرض أن تأكل أجسادَ الأنبياء)).

سیدنا اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ایام میں سے افضل ترین جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی دن میں نفخہ (پہلا صور) اور اسی میں بے ہوشی ہوگی لہٰذا اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارا درود آپ ﷺ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ ﷺ تو (قبر میں) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔

[صحيح ـ مسند أحمد: 4/8، سنن أبي داؤد: 1047، سنن ابن ماجه: 1085، صحيح ابن حبان: 907، مستدرك حاكم: 278/1]

885 عن أبي هريرة رضي الله عنه : أنَّ رسولَ الله ﷺ صَعِدَ المنبر فقال : ((آمين، آمين ، آمين)).
قيل: يا رسول الله ! إنَّك صعدت المنبر فقلت : (آمين، آمين، آمين)؟ فقال : ((إنّ جبريلَ عليه السلام أتاني فقال : مَنْ أدْرک شهر رمضان ، فلم يُغفر له ، فدخل النارَ ؛ فأبْعده الله ، قُلْ : (آمين) ، فقلتُ : (آمين) ، ومن أدْرک أبويه أو أحدَهما ، فلم يبرَّهما ، فمات ، فدخل النار ؛ فأبعده الله ، قل : (آمين) . فقلت : (آمين) ، ومن ذُكرت عنده ، فلم يصلِّ عليک ، فمات ، فدخل النار ؛ فأبْعده الله ، قل : (آمين). فقلت: (آمين))).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا: آمین، آمین، آمین، ۔عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ ! (کیا وجہ ہے کہ) آپ ﷺ منبر پر چڑھے اور تین مرتبہ آمین کہا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے اور مجھ سے کہا کہ آپ ﷺ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا یعنی (اے اللہ قبول فرما) پھر جبریل علیہ السلام کہنے لگے کہ جس نے اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا اور اسی حال میں فوت ہو گیا تو وہ جہنم میں داخل ہوا اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردے اور کہا آپ ﷺ آمین کہیے تو میں آمین کہا پھر کہنے لگے کہ جس شخص کے پاس آپ ﷺ کا نام لیا گیا اور اس نے آپ ﷺ پر درود نہ پڑھا اور اسی حالت میں فوت ہو کر جہنم میں داخل ہو گیا تو اللہ اسے ہلاک کردے اور کہا آپ ﷺ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا۔

[حسن، صحيح ـ صحيح ابن خزيمة : 1888، صحيح ابن حبان : 2387]

886 عن حسين بن علي رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((من ذُكِرْت عنده فخَطِىءَ الصلاة عليَّ ، خُطِّیء طريق الجنَّة)).

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ جنت کے راستے سے بھٹک گیا۔ [صحيح لغيره۔ طبرانی فی الکبیر : 2887]

887 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه قال : خرجت ذاتَ يوم فأتيتُ رسولَ الله ﷺ قال : ((ألا أخبرُكم

بأبخلِ الناس؟ ! ››. قالوا : بلى يا رسول الله ! قال : ‹‹ من ذُكرت عنده فلم يُصل عليّ ، فذلك أبخلُ الناس ››.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تم کو لوگوں میں سے سب سے زیادہ بخیل آدمی نہ بتلاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔ [صحيح لغيره۔ ابن أبی عاصم كتاب الصلاة ، مسند أحمد : 201/1، مسند أبی يعلى الموصلی: 312]

تجارت، اہمیت، فضیلت واحکام

خرید وفروخت انسانی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ زندگی میں انسان مسلسل کچھ نہ کچھ خریدتا اور بیچتا رہتا ہے اور کوئی نہ کوئی ایسی سرگرمی ضرور اختیار کرتا ہے کہ جس سے اس کا گذر اوقات ہو سکے اور اسے کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ کسب معاش اور تجارتی لین دین کے متعلق اسلام نے ایک انتہائی منصفانہ اور معتدل قانون بیان کیا ہے اس اسلامی اصولِ تجارت کا علم بالخصوص تاجروں اور بالعموم عوام الناس کو حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

اور اگر تجارت اسلامی حدود کے دائرہ میں کی جائے تو یہ عمل بھی عبادت بن جاتا ہے اور اس سلسلہ میں اتنا خیال ضرور رہے کہ کسب معاش اور تجارتی معاملات انسان کو اس کے فرائض سے غافل نہ کر دیں۔

حصولِ رزق حلال کے لیے جدوجہد اور محنت کرنے کا حکم:

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی رسیوں سے لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر سر پر لاد کر لائے اور بیچے اور اس طرح وہ اپنے چہرے کو (دنیا میں بھیک کی ذلت سے اور آخرت میں داغدار چہرے کی رسوائی سے) بچالے یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ لوگوں سے بھیک مانگے، وہ دیں یا نہ دیں۔

[صحیح ۔ صحیح البخاری : 1471]

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (جب) اس کی تندرستی اور جسمانی طاقت کو دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کاش یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا؟ (یعنی اس کی یہ چستی اور تندرستی جہاد میں کام آتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے کمانے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے ماں باپ کے لیے کمانے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ خود اپنے لیے کمانے نکلا ہے تا کہ پاک دامن اور باعزت رہ سکے (اور کسی کے سامنے اسے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے) تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے، (ہاں) اگر یہ شخص فخر اور دکھلاوے اور شان وشوکت کی خاطر کمانے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط : 6835، والصغیر : 940]

کسبِ معاش اور اسلامی تعلیمات

(۱) اسلام نے طلبِ رزق میں میانہ روی اور خوش اسلوبی سمیت حصولِ رزقِ حلال کی ترغیب دی:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! تونگری اور خوشحالی بہت زیادہ ساز و سامان کا نام نہیں ہے اصل تونگری و خوشحالی تو دل کی تونگری و خوشحالی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کو اتنی ہی روزی دیتا ہے جتنی اس کے لیے (پہلے سے) لکھ دی گئی ہے اس لیے تم اسے خوش اسلوبی سے حاصل کرو جو حلال ہو اسے لے لو اور جو حرام ہو اسے چھوڑ دو۔ [صحيح لغيره- مسند أبي يعلى الموصلي: 6583/11]

(۲) حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی ترغیب:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اگر تیرے اندر ہوں تو پھر دنیا کی کوئی چیز نہ ہونے کا تجھے غم نہیں: ① امانت کی حفاظت ② سچ بولنا ③ اچھے اخلاق و عادات ④ رزقِ حلال۔

[صحيح- مسند أحمد: 177/2]

قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ کے ذریعہ مال کمایا اور اس مال سے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یا صدقہ خیرات کیا یا اس مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو یہ تمام کا تمام (خرچ کیا ہوا مال) جمع کر کے جہنم میں اس شخص کے ساتھ ہی پھینک دیا جائے گا۔

[حسن لغيره: ابو داؤد في المراسيل:117]

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ وجودِ انسانی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی پرورش حرام کے مال سے کی گئی۔ [حسن لغيره: مسند أبي يعلى الموصلي:84/1، بيهقي في الشعب:5753]

(۳) تقویٰ اختیار کرتے ہوئے مشتبہ چیزوں سے اجتناب کرنا:

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات خوب یاد کر رکھی ہے کہ جس میں شبہ ہو اس کو چھوڑ کر وہ چیزیں اختیار کرو جس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

[صحيح: جامع الترمذي: 2518، صحيح ابن حبان720]

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: گناہ کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے دل میں کسی چیز کا کھٹکا پیدا ہو جائے تو اسے چھوڑ دو، پھر اس شخص نے پوچھا: ایمان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہیں اپنی برائیاں بری لگنے لگیں اور اپنی نیکیوں سے خوشی ہونے لگے تو تم مؤمن (کامل) ہو گئے۔ [صحیح: مسند أحمد:251/5]

(۴) خرید و فروخت میں نرم مزاجی کی فضیلت:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت نرمی کرتا ہے، خریدتے وقت نرمی کرتا ہے اور جب (کسی سے اپنی چیز کا) تقاضا کرتا ہے تو نرمی کرتا ہے۔''

[صحیح۔ صحیح البخاری:2076، سنن ابن ماجه:2203]

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (لوگوں کے ساتھ) نرمی کرو (اللہ کی طرف سے) تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔ [صحیح۔ مسند أحمد:248/1]

(۵) فروخت شدہ چیز واپس لے لینا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا سودا واپس کرلیا، اللہ اس کی غلطیاں معاف فرما دے گا۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد:3460، سنن ابن ماجه:2199، صحیح ابن حبان:5007، مستدرك حاکم:45/2]

(۶) ناپ و تول پورا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی۔) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں: ① جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) اعلانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں ② جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو ان کو قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے ③ جب وہ اپنے

مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے، اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔ ④ جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد کو توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے ⑤ جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی (خانہ جنگی) ڈال دیتا ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ:4019، بیہقی فی الشعب:3314]

(۷) ملاوٹ کی ممانعت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر (بازار میں) ایک غلے کے ڈھیر پر ہوا آپ ﷺ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو انگلیاں تر ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے غلے کے مالک سے کہا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بارش کی وجہ سے نمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے (نمی والے غلے کو) اوپر کیوں نہ کیا تا کہ خریدار دیکھ سکیں؟ جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:102، سنن ابن ماجہ:2224، جامع الترمذی:1315]

(۸) ذخیرہ اندوزی کی ممانعت:

سیدنا معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:1605، سنن أبی داؤد:3447]

(۹) کاروبار میں سچ بولنے کی ترغیب:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء علیہم السلام، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ [صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:1209]

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی ایک بکری لے کر آیا، میں نے اس سے کہا: اسے تین درہم میں بیچو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم؟ نہیں، اور پھر تھوڑی ہی دیر میں اس نے وہ بیچ ڈالی، میں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت بیچ ڈالی۔ [حسن۔ صحیح ابن حبان: 4889]

(۱۰) حرمتِ سود:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے، سود دینے والے، سودی لین دین لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب (اصل گناہ میں) برابر ہیں۔

[صحیح۔ صحیح مسلم:1598]

(۱۱) دوسروں پر ظلم و زیادتی کا گناہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت بھر زمین پر قبضہ کیا تو سات زمینوں کا طوق بنا کر قیامت والے دن اسے پہنایا جائے گا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:2453، صحیح مسلم: 1612]

(۱۲) مزدوری وقت پر ادا کرنا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی اس کی مزدوری ادا کر دیا کرو۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 2443]

رزقِ حلال اور چند اہم نکات

(۱) رزاق صرف ایک اللہ کی ذات ہے: اللہ تعالیٰ کا فرمان:

((وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ))

''زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں وہی ان کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی، سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے۔''

[هود: 6]

((اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ))

''اللہ تعالیٰ تو خود ہی سب کا روزی رساں توانائی والا اور زور آور ہے۔'' [الذاریات: 58]

(۲) تمام خزانے اللہ تعالیٰ کی ملکیت:

((وَ اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ))

''اور جتنی بھی چیزیں ہیں ان سب کے خزانے ہمارے پاس ہیں، اور ہم ہر چیز کو اس کے مقررہ اندازے سے اتارتے ہیں'' [الحجر: 21]

(۳) صرف رزقِ حلال:

((یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُلُوۡا مِنۡ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ وَ اشۡکُرُوۡا لِلّٰهِ اِنۡ کُنۡتُمۡ اِیَّاهُ تَعۡبُدُوۡنَ))

''اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ، پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔'' [البقرہ: 172]

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے پاؤں اپنی (محاسبہ کی) جگہ سے سرک نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہ کرلی جائے ① اس کی پوری زندگی کے بارے میں کہ کن کاموں اور مشغلوں میں اس کو ختم کیا؟ ② خاص طور پر اس کی جوانی کے بارہ میں کہ کن مشغلوں میں اس کو لگایا؟ ③ مال ودولت کے بارہ میں کہ کہاں سے اور کن طریقوں اور راستوں سے اس کو کمایا تھا؟ اور مال کن کاموں اور راہوں میں صرف کیا؟ ④ جو کچھ اس کے علم میں تھا اس پر کتنا عمل کیا؟'' [حسن لغیرہ: بیہقی فی الشعب: 1875]

حرام کمائی کی مختلف صورتیں:

① چوری ② ڈاکہ زنی ③ جوا ④ سود ⑤ ناپ وتول میں کمی ⑥ دھوکہ ⑦ رشوت ⑧ حرام چیزوں کا کاروبار ⑨ خیانت کرنا ⑩ ملاوٹ وغیرہ۔

حرام کمائی کے اسباب:

① خشیتِ الٰہی کا ختم ہو جانا ② راتوں رات امیر بننے کی حرص ③ حرام خوری کے انجام سے ناواقفیت ④ طمع لالچ ⑤ آخرت سے بے فکری وغیرہ۔

1- تجارت اور دیگر ذرائع سے کمانے کی ترغیب

888 عن المقدامِ بْنِ معدِيكرب رضي الله عنه عن النبيِّ ﷺ قالَ : ((**ما أكل أحدٌ طعاماً قطُّ خيرًا مِنْ أنْ يأكلَ مِنْ عمَلِ يده ، وإنَّ نبيَّ الله داودَ كانَ يأكلُ مِنْ عَملِ يده**)).

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے گئے کھانے سے بہتر کھانا کبھی کسی نے نہیں کھایا اور اللہ کے پیغمبر داود علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کمائی کر کے کھایا کرتے تھے۔

[صحیح ـ صحیح البخاری : 2072، سنن ابن ماجہ : 2138]

889 عن الزبير بن العوام رضي الله عنه قال : قال رسول ﷺ : ((**لَأنْ يأخذَ أحدُكم أحبُله فيأتيَ بُحزمةٍ مِنْ حطبٍ على ظهرِه فيبيعَها فيكُفَّ بها وَجْهَهُ ؛ خيرٌ له مِنْ أنْ يسأَلَ الناسَ أعطوهُ أم منعوهُ**)).

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی رسیوں سے لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر سر پر لاد کر لائے اور بیچے اور اس طرح وہ اپنے چہرے کو (دنیا میں بھیک کی ذلت سے اور آخرت میں داغدار چہرے کی رسوائی سے) بچالے یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ لوگوں سے بھیک مانگے، وہ دیں یا نہ دیں۔

[[illegible] البخاری : 1471 [illegible]]

890 عن ابن عمر رضي [illegible] قال: ((عمل الرجلِ بيدِه ، وكلُّ بيعٍ مبرورٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی زیادہ پاک اور اچھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں اللہ کی کوئی نافرمانی (خیانت دھوکہ وغیرہ) نہ ہو۔ [صحیح ۔ طبرانی فی الکبیر : 4411، والأوسط : 7918]

891 عن كعب بن عُجرة رضي الله عنه قال : مرَّ على النبيِّ رجلٌ ، فرأى أصحابُ رسول الله ﷺ مِنْ جَلَده ونشاطِه ، فقالوا : يا رسولَ الله ! لوْ كانَ هذا في سبيلِ الله ؟ فقال رسولُ الله ﷺ : ((إنْ كانَ خرج يَسْعى على وَلَدِه صغارًا فهو في سبيل الله ، وإنْ كان خرج يسْعى على أبوينِ شَيْخَينِ كبيرَيْنِ فهو في سبيلِ الله ، وإنْ كان خَرج يَسْعى على نفْسِه يَعفُّها فهو في سبيلِ الله ، وإنْ كان خرجَ يَسْعى رياء ومُفاخَرةً فهو في سبيلِ الشيطانِ)).

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامنے سے گزرا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (جب) اس کی تندرستی اور جسمانی طاقت کو دیکھا تو کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ! کاش یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا؟ (یعنی اس کی یہ چستی اور تندرستی جہاد میں کام آتی) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے کمانے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے ماں باپ کے لیے کمانے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ خود اپنے لیے کمانے نکلا ہے تاکہ پاک دامن اور باعزت رہ سکے (اور کسی کے سامنے اسے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے) تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے، (ہاں) اگر یہ شخص فخر اور دکھلاوے اور شان وشوکت کی خاطر کمانے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط : 6835، والصغیر : 940]

2- حصولِ رزق کے لیے صبح سویرے نکلنے کی ترغیب

892 عن صخرِ بنِ وَداعةَ الغامديّ الصحابيّ رضي اللّٰه عنه ؛ أنّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((اَللّٰهمَّ بارِكْ لِأُمَّتي في بُكورِها))۔ وكان إذا بعَث سَرِيَّةً أو جيشاً بعَثَهم مِنْ أوَّلِ النهارِ. وكان صخرٌ تاجِرًا ، فكان يَبْعَثُ تجارتَهُ مِنْ أوّلِ النهارِ ؛ فأثرى وكَثُرَ مالُه.

سیدنا صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دُعا کی: اے اللہ! میری اُمت کے لیے ان کی صبح میں برکت ڈال دے۔ چنانچہ آپ ﷺ کو کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو دن کے پہلے پہر میں روانہ فرماتے۔ سیدنا صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر صحابی تھے اور وہ اپنے کارندوں کو دن کے پہلے پہر روانہ کیا کرتے، چنانچہ وہ مال دار ہو گئے اور اُن کے مال میں خوب اضافہ ہوا۔

[صحیح لغیرہ۔ سنن أبی داؤد : 2606، جامع الترمذی : 1212، سنن ابن ماجه : 2236، صحیح ابن حبان : 2735]

3- بازاروں اور غفلت کی جگہوں میں اللہ کے ذکر کی ترغیب

893 عن عمر بن الخطاب رضي اللّٰه عنه ؛ أنّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((مَنْ دخَلَ السوقَ فقال : (لا إله إلا اللّٰه وحدَه لا شريكَ لهُ ، لهُ المُلكُ ، ولهُ الحمدُ ، يُحيي ويُميتُ ، وهو حيٌّ لا يموتُ ، بيدِه الخيرُ ، وهو على كلِّ شيءٍ قديرٌ) ؛ كتَبَ اللّٰه له ألفَ ألفِ حسنةٍ ، ومحا عنه ألفَ ألفِ سيِّئةٍ ، ورفع له ألفَ ألفِ درجةٍ))۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی: ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ'' (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں (ہر جگہ) اسی کی بادشاہت ہے اور ہر تعریف اسی کو لائق ہے، وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے وہ زندہ ہے کبھی فوت نہ ہوگا ہر بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے

دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا اور (اس کے نامۂ اعمال میں سے) اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دے گا اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دے گا۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 3428]

4-طلبِ رزق میں میانہ روی اور خوش اُسلوبی سے کام لینے کی ترغیب اور لالچ و مال کی محبت پر وعید

894 عن عبدِاللّٰه بن سرجس رضي اللّٰه عنه ؛ أنَّ النبيَّ ﷺ قال : ((**السَّمْتُ الحسَنُ ، والتُّؤَدَةُ ، والاقْتصادُ ؛ جزْءٌ مِنْ أَربعةٍ وعشرين جُزْءًا مِنَ النُّبوَّةِ**)).

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھی چال ڈھال نرم مزاجی اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ [حسن، صحیح۔ جامع الترمذی: 2010]

895 عن ابن مسعودٍ رضي اللّٰه عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((**ليسَ مِنْ عمَلٍ يُقرِّبُ مِنَ الجنَّةِ إلا قد أمَرتُكم به ، ولا مِنْ عَملٍ يقرِّبُ إلى النارِ إلا وقد نهَيتُكم عنه ، فلا يَسْتَبْطِئَنَّ أحدٌ منكم رزقه ؛ فإنَّ جبريلَ ألْقى في رُوعي : أنَّ أحَدًا منكم لنْ يخرُجَ مِنَ الدنيا حتَّى يَسْتَكْمِلَ رزْقَهُ ، فاتَّقوا اللّٰه أيُّهَا الناسُ ! وأجْمِلوا في الطلَبِ ، فإنِ اسْتَبْطَأَ أحدٌ منكم رزقَه فلا يطْلُبْهُ بمعصيةِ اللّٰه ؛ فإنَّ اللّٰه لا يُنالُ فضلُه بمعْصِيَته**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (لوگو!) جنت نزدیک کرنے والا کوئی ایک عمل بھی ایسا نہیں کہ میں نے تمھیں اس کا حکم نہ دیا ہو، اور کوئی ایک عمل بھی ایسا نہیں جو جہنم کے نزدیک کرنے والا ہو اور میں نے تمھیں اس سے منع نہ کیا ہو اور روزی کے دیر سے ملنے میں تم میں سے کوئی پریشان نہ ہو کیونکہ جبریل علیہ السلام نے میرے دل میں (اللہ کی طرف سے) یہ بات ڈالی ہے کہ تم میں سے کوئی ایک آدمی بھی دنیا سے اس وقت تک نہیں جائے گا جب تک کہ اپنی روزی پوری نہ کر لے۔ اے لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور کمائی کے بارے میں خوش اسلوبی سے کام لو اور اگر تم میں سے کسی کو روزی کے حاصل ہونے میں دیر معلوم ہوتی ہو تو وہ اسے اللہ کی نافرمانی کے راستوں سے حاصل نہ

کرنے لگے کیونکہ اللہ کا فضل کبھی بھی اس کی نافرمانی کے ذریعہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

[حسن لغیرہ۔ مستدرك حاكم: 4/2]

896 عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((**يا أيُّها الناسُ ! إنَّ الغنى ليسَ عن كَثْرَةِ العَرَضِ، ولكنَّ الغِنى غِنى النفسِ ، وإنَّ الله عزوجل يُؤتي عبدَه ما كتبَ له مِنَ الرزقِ ، فأجْمِلوا في الطلبِ ، خُذوا ماحَلَّ ، ودعوا ما حُرِّمَ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! تونگری اور خوشحالی بہت زیادہ ساز وسامان کا نام نہیں ہے اصل تونگری وخوشحالی تو دل کی تونگری وخوشحالی ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بندے کو اتنی ہی روزی دیتا ہے جتنی اس کے لیے (پہلے سے) لکھ دی گئی ہے اس لیے تم اسے خوش اسلوبی سے حاصل کرو جو حلال ہوا سے لے لو اور جو حرام ہوا سے چھوڑ دو۔ [صحیح لغیرہ۔ مسند أبی یعلی الموصلی: 6583/11]

897 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**إنَّ الرزقَ لَيطْلُبُ العبدَ كما يطلُبه أجَلُه**)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزی بندے کو ایسے تلاش کرتی ہے جس طرح اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے۔ [صحیح لغیرہ۔ صحیح ابن حبان: 3228، مسند البزار:1254]

898 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**لو فرَّأحدُكم مِنْ رزِقه ؛ أدْركَه كما يدْرِكُه الموتُ**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی تم میں سے اپنے حصہ کی روزی سے بھاگنا چاہے تب بھی وہ روزی اس کو مل کر رہے گی جیسے موت آ کر رہتی ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:4441، والصغیر:612]

899 عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((**ما طلَعتْ شمسٌ قَطُّ إلا بُعِثَ بجَنْبَتَيها مَلَكانِ يناديان ، يُسمِعان أهْلَ الأرضِ إلا الثقلين : يا أيُّها الناسُ ! هَلُمُّوا إلى ربِّكم ، فإنَّ ما قلَّ**

وكفى ، خيرٌ ممَّا كثُرَ وألْهى ، ولا آبَتْ شمسٌ قطُّ إلا بُعِثَ بَجنْبَتَيْها مَلَكان يُناديانِ ، يُسمِعان أَهلَ الأرضِ إلا الثقلينِ : اللهُمَّ أعْطِ مُنفِقاً خَلَفًا ، وأَعْطِ مُمْسِكاً تَلَفًا ››.

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے اعلان کرتے ہیں جس کو جنوں اور انسانوں کے سوا باقی سب (مخلوق) سنتے ہیں۔ (فرشتے کہتے ہیں) اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو تھوڑی چیز جو کفایت کر سکے اس زیادہ مقدار والی چیز سے بہت بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دے۔ اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتے دعا کرتے ہیں جس کو جن و انس کے سوا سب سنتے ہیں۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے (صدقہ کرنے والے) کو اس (صدقہ) کا بہترین نعم البدل عطا فرما اور بخل کرنے والے (کنجوس) کے مال کو برباد کر دے۔

[صحيح۔ مسند أحمد: 197/5، صحيح ابن حبان: 3319، مستدرك حاكم: 445/2]

900 عن أنسٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ‹‹ مَنْ كانتِ الدنيا هِمَّته وسَدَمَه ، ولها شَخَصٌ ، وإيَّاها ينوِي ؛ جَعل اللّٰه الفقرَ بينَ عينَيْهِ ، وشتَّتَ عليه ضَيْعَتَهُ ، ولَمْ يأْتِه منها إلا ما كُتِبَ لَهُ منها ، ومَنْ كانتِ الآخرةُ هِمَّتَه وسدَمه ، ولها شخص ، وإياها ينوي ؛ جعل اللّٰه عزوجل الغنى في قلبه ، وجمع عليه ضَيعَته وأَتَتْهُ الدنيا وهي صاغرة ››.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا مطمعِ نظر اور مقصد حیات حصول دنیا ہی ہو اور اس دنیا کا کوئی مخصوص نشانہ (ہدف) ہو اور اس کی تمام تر توجہ اسی مخصوص نشانے پر مرکوز ہو (یعنی آخرت کی بالکل بھی فکر نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر فقر و تنگدستی کو مسلّط کر کے اس کے معاملات کو پراگندہ اور منتشر کر دیتا ہے اور دنیا بھی اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لیے لکھی جا چکی ہے اور جس کا مطمعِ نظر اور مقصد (حیات) آخرت (کی کامیابی) ہو اور (اخروی اعمال میں سے بھی) اس کا کوئی مخصوص ہدف ہو اور اس کی تمام تر توجہ اسی مخصوص ہدف و نشانے پر ہمہ تن مرکوز ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنیٰ اور تونگری پیدا فرما کر اس کے معاملات و حالات کو سمیٹ دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل و رسوا ہو کر چلی آتی ہے۔ [صحيح لغيره۔ طبراني في الأوسط: 8882، صحيح ابن حبان: 67]

901 عن كعب بن مالكٍ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ‹‹ ما ذِئْبان جائِعانِ أُرسِلا في غنمٍ

بأفسدَ لَها مِنْ حرصِ المرءِ على المالِ والشرف لدينه ››.

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں اتنی تباہی نہیں مچا سکتے جتنی آدمی کی مال اور جاہ کی ہوس اس کے دین کے لیے تباہ کن ہے۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:2376، صحیح ابن حبان: 3218]

902 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسولَ الله ﷺ قال : ‹‹ **قَلْبُ الشيخ شاب على حُبِّ اثْنَتَيْنِ : حبِّ العيشِ . أو قال : طولِ الحياةِ . وحُبِّ المالِ** ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے ① لمبی زندگی کی محبت ② اور مال کی (زیادتی کی) محبت میں۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 1046، صحیح مسلم، جامع الترمذی:2338]

903 حدیث عن أبي هريرة رضي الله عنه ؛ أنّ رسولَ الله ﷺ كانَ يقولُ : ‹‹ **اللّٰهمَّ إنّي أعوذُبکَ مِنْ عِلْمٍ لا ينفَعُ ، ومِنْ قَلْبٍ لا يخشَع ، ومِنْ نفْسٍ لا تشْبَع ، ومِنْ دُعاءٍ لا يُسمَع** ››.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، ایسے دل سے جو (تجھ سے) ڈرے نہ، ایسے نفس سے جو بھرے نہ اور ایسی دُعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

[صحیح لغیرہ: صحیح مسلم:2722، سنن النسائی: 5551، جامع الترمذی: 3482]

904 حدیث عن أنسٍ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ‹‹ **لَوْ كانَ لابْنِ آدمَ واديانِ مِنْ مالٍ لا بْتَغى إليْهِما ثالِثًا ، ولا يَمْلأُ جَوْفَ ابنِ آدَمَ إلا الترابُ ، ويتوبُ اللّٰه على مَنْ تابَ** ››.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال، دولت کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری (وادی) کی بھی تمنا کرے گا آدم کے بیٹے کے پیٹ کو (قبر کی) مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ فرماتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے (اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے)۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:6431، صحیح مسلم:1048]

5-رزقِ حلال طلب کرنے اور کھانے کی ترغیب اور حرام کمانے، کھانے اور حرام کے کپڑے پہننے کی وعید

905 عن عبداللّٰه بن عمرو رضي اللّٰه عنهما ؛ أنَّ رسول اللّٰه ﷺ قال : ((أربعٌ إذا كُنَّ فيكَ فلا عليكَ ما فاتَكَ مِنَ الدنيا : حِفظُ أمانَةٍ ، وصِدقُ حديثٍ ، وحُسنُ خليقَةٍ ، وعِفَّةٌ في طُعمَةٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں اگر تیرے اندر ہوں تو پھر دنیا کی کوئی چیز نہ ہونے کا تجھے غم نہیں: ① امانت کی حفاظت ② سچ بولنا ③ اچھے اخلاق وعادات ④ رزقِ حلال۔

[صحيح۔ مسند أحمد: 177/2]

906 عن القاسم بن مخيمرة قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((من اكتسب مالاً من مأثمٍ ، فوصل به رحمه ، أو تصدق به ، أو أنفقه في سبيل اللّٰه ؛ جُمع ذلك كله جميعًا ، فقُذِفَ به في جهنم)).

قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے گناہ کے ذریعہ مال کمایا اور اس مال سے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کیا یا صدقہ خیرات کیا یا اس مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو یہ تمام کا تمام (خرچ کیا ہوا مال) جمع کر کے جہنم میں اس شخص کے ساتھ ہی پھینک دیا جائے گا۔ [حسن لغيره: ابو داؤد فی المراسيل:117]

907 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه ؛ أن رسول اللّٰه ﷺ قال : ((يأتي على الناسِ زَمانٌ لا يُبالي المرءُ ما أخذَ ؛ أمِنَ الحَلالِ أمْ مِنَ الحرام)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس کی پرواہ ہی نہ ہوگی کہ وہ حلال طریقے سے کما رہا ہے یا حرام طریقے سے۔[حسن : صحيح البخاری:2059]

908 عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال : سُئلَ رسولُ اللّٰه ﷺ عنْ أكْثَرِ ما يُدْخِلُ الناسَ النارَ ؟ قال : ((الفَمُ والفَرْجُ)). وسُئِلَ عن أكْثَرِ ما يُدْخِلُ الناسَ الجنَّةَ؟ قال : ((تقْوى اللّٰه ، وحسْنُ الخُلُقِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کس وجہ سے سب سے زیادہ لوگ جہنم میں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (دو چیزوں کے سبب) ① زبان (کا غلط استعمال) ② شرم گاہ (کا غلط استعمال) پھر عرض کی گئی کس وجہ سے لوگ سب سے زیادہ جنت میں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (دو وجہ سے) ① تقویٰ ② اچھا اخلاق و کردار۔" [حسن : جامع الترمذی:2004]

909 حدیث عن معاذٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((ما تزالُ قدَمَا عبدٍ يومَ القيامَةِ حتى يُسأَلَ عنْ أربعٍ: عن عُمُرِه فيمَ أفْناهُ ؟ وعن شبابِه فيمَ أبْلاهُ ؟ وعن مالِه مِنْ أينَ اكْتسبَه ، وفيمَ أنْفَقه ؟ وعن عِلْمه ماذا عمِلَ فيه؟)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے پاؤں اپنی جگہ سے سرک نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہ کر لی جائے ① اس کی پوری زندگی کے بارے میں کہ کن کاموں اور مشغلوں میں اس کو ختم کیا؟ ② خاص طور پر اس کی جوانی کے بارہ میں کہ کن مشغلوں میں اس کو لگایا؟ ③ مال و دولت کے بارہ میں کہ کہاں سے اور کن طریقوں اور راستوں سے اس کو کمایا تھا؟ اور مال کن کاموں اور راستوں میں صرف کیا؟ ④ جو کچھ اس کے علم میں تھا اس پر کتنا عمل کیا؟"۔[حسن لغیرہ: بیہقی في الشعب: 1875]

910 حدیث عن أبي بكرٍ الصديقِ رضي الله عنه عنِ النبيِّ ﷺ قال : ((لا يدخُل الجنَّةَ جَسدٌ غُذِّيَ بحرامٍ))

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ وجود انسانی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی پرورش حرام کے مال سے کی گئی۔ [حسن لغیرہ: مسند أبي يعلى الموصلي:84/1، بيهقي في الشعب:5759]

6- تقویٰ اختیار کرنے، مشکوک اور دل میں کھٹکنے والی باتوں سے بچنے کی ترغیب

911 عن النعمانِ بنِ بَشيرٍ رضي الله عنهما قال : سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقول: ((الحلالُ بَيِّنٌ ، والحرامُ بَيِّنٌ ، وبينهما مشْتَبَهاتٌ ، لا يعْلَمُهُنَّ كثيرٌ مِنَ الناسِ ، فَمَنِ اتّقى الشبهاتِ اسْتَبْرَأَ لِدينه وعِرْضِه ، ومَنْ وقَع في الشبُهاتِ وقَعَ في الحرامِ ، كالراعي يرعى حولَ الحِمى ؛ يوشِكُ أنْ يَرْتَع فيه ، ألا وإنَّ لِكلِّ مَلِكٍ حِمى ، ألاوإنّ حمى اللهِ محارِمُه ألا وإنَّ في الجَسدِ مُضْغةً إذا صَلَحتْ صلَحَ الجَسَدُ كلُّه ، وإذا فَسدتْ فَسَدَ الجَسدُ كُلُّه ، ألا وهيَ القلبُ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو حلال ہے وہ بھی واضح اور روشن ہے اور جو حرام ہے وہ بھی واضح اور روشن ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ہیں جو مشتبہ ہیں، ان (مشتبہ چیزوں کے حکم) کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، لہٰذا جو شخص شبہ والی چیزوں سے بھی (از راہ احتیاط) پرہیز کرے وہ اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لے گا اور بے داغ رہے گا، اور جو شخص شبہ والی چیزوں میں پڑے گا وہ حرام کے حدود میں جا گرے گا اس چرواہے کی طرح جو اپنے جانور محفوظ سرکاری علاقے کے آس پاس بالکل قریب میں چراتا ہے تو اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ جانور اس محفوظ سرکاری علاقے میں داخل ہو کر چرنے لگیں۔ (جو قابل سزا جرم ہے) اور معلوم ہونا چاہیے کہ ہر بادشاہ کا ایک حمی (محفوظ) علاقہ ہوتا ہے (جس کے حدود میں بغیر اجازت داخلہ جرم سمجھا جاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ کا وہ حمی (محفوظ علاقہ) اس کے محارم یعنی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں (آدمی کو چاہیے کہ اس کے قریب بھی نہ جائے یعنی مشتبہ چیزوں سے بھی پرہیز کرے) اور خبردار! انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ اگر وہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور اگر اس کا حال خراب ہو تو سارے جسم کا حال بھی خراب ہوتا ہے (یعنی اس کے اعمال و احوال خراب ہو جاتے ہیں) آگاہ رہو! گوشت کا وہ ٹکڑا دل ہے۔ [صحيح: صحيح البخاری:52، صحيح مسلم:1599، جامع الترمذی:1205]

912 عن أبي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال : قلت : يا رسولَ اللهِ ! أخْبِرْني ما يَحلُّ لي ويحرُمُ عليَّ؟ قال: ((البِرُّ ما سَكَنَتْ إليه النفسُ ، واطْمَأنَّ إليه القلْبُ ، والإثْم ما لَمْ تَسْكُنْ إليه النفسُ ، ولَمْ يَطْمئنَّ إليه القَلْبُ ، وإنْ أفتاكَ المُفْتونَ)).

سیدنا اُبوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتلایئے کہ میرے لیے حلال کیا ہے اور مجھ پر حرام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہے جسے کر کے نفس کو سکون اور دل کو اطمینان حاصل ہو اور گناہ وہ ہے جسے کر کے نفس بے قرار ہو اور دل مطمئن نہ ہو اگر چہ فتویٰ دینے والے جو مرضی فتویٰ دیتے رہیں۔

[صحیح: مسند أحمد4/194]

913 عن الحسن بن علي رضي اللّٰه عنهما قال : حفظت من رسول اللّٰه ﷺ : ((دَعْ ما يُرِيبُكَ إلى مالا يَرِيبُكَ)).

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات خوب یاد کر رکھی ہے کہ جس میں شبہ ہو اس کو چھوڑ کر وہ چیزیں اختیار کرو جس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ [صحیح: جامع الترمذی: 2518، صحیح ابن حبان: 720]

914 عن أبي أُمامَة رضي اللّٰه عنه قال: سأل رجلٌ النبيَّ ﷺ: ما الإِثْمُ؟ قال ((إذا حَاكَ في نفسكَ شيءٌ فَدَعْهُ)) قال: فما الإيمانُ ؟ قال : ((إذا ساءَ تْكَ سيِّئتُكَ، وسَرَّتْكَ حَسَنتُكَ ؛ فأنتَ مُؤمِنٌ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: گناہ کسے کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے دل میں کسی چیز کا کھٹکا پیدا ہو جائے تو اسے چھوڑ دو، پھر اس شخص نے پوچھا: ایمان کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہیں اپنی برائیاں بری لگنے لگیں اور اپنی نیکیوں سے خوشی ہونے لگے تو تم مؤمن (کامل) ہو گئے۔ [صحیح: مسند أحمد:5/251]

915 عن حُذَيْفَةَ بنِ اليَمان رضي اللّٰه عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((فضلُ العِلْم خيرٌ مِنْ فَضْلِ العِبَادةِ، وخيرُ دينكم الوَرَعُ)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور تمہارے دین کی سب سے اچھی چیز تقویٰ اور پرہیز گاری ہے۔

[حسن لغیرہ: طبرانی فی الأوسط:3960، مسند البزار:139]

916 عن واثِلَة عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنهما قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((كُنْ وَرِعاً تكنْ أعبدَ

النا سِ، وکنْ قنعاً تکنْ أشْکرَ الناسِ ، وأحِبَّ لِلناسِ ما تحِبُّ لنفسِکَ تکنْ مُؤْمِنًا ، وأحْسِنْ مُجاوَرَةَ مَنْ جاوَرَک تکُنْ مُسْلِمًا ، وأقِلَّ الضحِک ؛ فإنَّ کثْرةَ الضَحِکِ تمیتُ القلْبَ ››.

سیدنا واثلہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پرہیزگار بن جا تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا، اور قناعت اختیار کر تو سب سے بڑا شکرگزار بن جائے گا، اور دوسروں کے لیے بھی وہی پسند کر جو تو اپنے لیے کرتا ہے تو (حقیقی) مؤمن بن جائے گا، اور اپنے ہمسائے سے حسنِ سلوک کیا کر تو (سچا) مسلمان بن جائے گا، اور کم سے کم ہنسا کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے انسان کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ:4217، بیہقی فی الزھد الکبیر:822]

7- خرید و فروخت میں نرم مزاجی، لین دین میں نرمی اور تقاضا کرنے اور ادا کرنے میں خوش اسلوبی کی ترغیب

917 عن جابرِ بنِ عبداللّٰه رضي اللّٰه عنهما ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ‹‹ رحمَ اللّٰه عبدًا سَمْحًا إذا باعَ، سَمْحًا إذا اشْتَرى ، سَمْحًا إذا اقتَضى ››.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت نرمی کرتا ہے، خریدتے وقت نرمی کرتا ہے اور جب (کسی سے اپنی چیز کا) تقاضا کرتا ہے تو نرمی کرتا ہے۔''

[صحیح۔ صحیح البخاری:2076، سنن ابن ماجہ:2203]

918 عن عبدِاللّٰه بن مسعودٍ رضي اللّٰه عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ‹‹ ألا أخبِرُکُمْ بِمَنْ یَحرُمُ علی النارِ ، أو بِمَنْ تحرُمُ علیه النارُ ؟ علی کلِّ قریبٍ هیِّنٍ سهْلٍ ››.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمھیں وہ شخص نہ بتلاؤں جو دوزخ پر

حرام ہے یا دوزخ اس پر حرام ہے؟ (پھر خود ہی جواب دیا) (جہنم) ہر اس شخص پر حرام ہے جو لوگوں سے ملنے جلنے میں نزدیک ہو (جس کے مزاج میں) سہولت ہو اور نرمی ہو۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:2488، صحیح ابن حبان:470]

919 حدیث عن ابنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((**اسْمَح ؛ يُسْمَحُ لَكَ**)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (لوگوں کے ساتھ) نرمی کرو (اللہ کی طرف سے) تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔ [صحیح۔ مسند أحمد:248/1]

920 حدیث عن أبي رافع مولى رسول الله ﷺ قال: **استسلف رسولُ الله ﷺ بَكْرًا ، فجاءَتْه إبلٌ مِنَ الصدَقَةِ.** قال أبو رافع: **فأمَرَني رسولُ الله ﷺ أنْ أقْضِيَ الرجل بكرة. فقلتُ: لا أجِدُ في الإبلِ إلا جَملا خِيارًا رُباعِيًّا ، فقال رسولُ الله ﷺ: ((أَعْطِه إيَّاه ؛ فإنَّ خيارَ الناسِ أحسَنُهم قَضاءً)).**

سیدنا ابورافع (جو کہ رسول اللہ ﷺ کے غلام ہیں) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی سے ایک اُونٹ اُدھار لیا، جب صدقے کے اُونٹ آئے تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اُس کا اُونٹ اُسے لوٹا دوں میں نے عرض کی ان صدقے کے اُونٹوں میں کوئی بھی اُونٹ اس کے اُونٹ جیسا نہیں ہے بلکہ اس سے کئی درجے بہتر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُسے یہی بہتر اُونٹ دے دے یقیناً لوگوں میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو خوش اُسلوبی سے قرض واپس کرنے والا ہو۔ [صحیح۔ مالك فی المؤطا:680/2، صحیح مسلم:1606، سنن أبی داود:3346، جامع الترمذی: 1318 سنن ابن ماجہ:2285]

921 حدیث عن عبدالله بن [أبي] ربيعة رضي الله عنه: أنَّ النبيَّ ﷺ **اسْتَسْلَفَ منه حينَ غزا حُنيْنًا ثلا ثين أو أربعين ألْفًا ، فَقضَاها إيَّاهُ ؛ ثمَّ قال له النبيُّ ﷺ: ((بارَكَ اللهُ لكَ في أهْلِكَ ومالِكَ ، إنَّما جزاءُ السَّلَفِ الوفاءُ والحمدُ)).**

سیدنا عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے غزوۂ حنین کے موقع پر تیس ہزار یا چالیس ہزار قرض لیا۔ جب نبی ﷺ (غزوہ سے واپس) تشریف لائے تو انھیں قرض ادا کر دیا، پھر نبی ﷺ نے اُن سے فرمایا: ''اے

عبداللہ رضی اللہ عنہ! اللہ تیرے گھر بار میں اور تیرے مال میں برکت عطا فرمائے۔ ادھار کا بدلہ (قرض کی) ادائیگی اور شکریہ ادا کرنا ہے۔'' [صحیح۔ سنن ابن ماجہ:2424]

8- فروخت شدہ چیز خریدار کے کہنے پر واپس کرنے کی ترغیب

922 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((**مَنْ أقالَ مسلِمًا بيُعتَهُ ؛ أقالَه اللّٰه عَثْرتَهُ يومَ القِيامَةِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا سودا واپس کرلیا، اللہ اس کی غلطیاں معاف فرمادے گا۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد:3460، سنن ابن ماجہ:2199، صحیح ابن حبان:5007، مستدرک حاکم:2/45]

9- ناپ وتول میں کمی پر وعید

923 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : أَقْبَلَ علينا رسولُ اللّٰه ﷺ فقال : ((يا معشرَ المهاجرينَ ! خمسٌ خِصالٍ إذا ابْتُليتُم بهِنَّ ، وأعوذُ باللّٰه أنْ تُدرِكوهُنَّ : لَمْ تظْهرِ الفاحِشةُ في قومٍ قط حتى يُعْلِنوا بها ؛ إلا فَشا فيهِمُ الطاعونُ والأوْجاعُ التي لَمْ تكنْ مضَتْ في أسْلافِهِمُ الَّذين مَضَوْا ، ولَمْ يَنقصوا المِكْيالَ والميزانَ ؛ إلا أُخِذوا بالسنينَ وَشِدَّةِ المؤْنَةِ وجَوْرِ السلطانِ عليهِم ، ولَمْ يَمنعوا زكاةَ أموالِهِم ؛ إلا مُنِعُوا القَطْرَ مِنَ السماء ، ولوْ لا البهائم لَمْ يُمطَروا ، ولَمْ يَنْقُضوا عهدَ اللّٰه وعهدَ رسولِه ؛ إلا سلَّطَ اللّٰه عليهِمُ عدوّاً مِنْ غيرِهم ، فأَخَذوا بعْضَ ما في أيْديهِمْ ، وما لَمْ تحكمْ أئمَّتُهم بكتابِ اللّٰه ، ويتَخَيَّروا فيما أنْزلَ اللّٰه ؛ إلا جعَلَ اللّٰه بأْسَهُم بينَهُمْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے مہاجرین کی جماعت! پانچ چیزیں ایسی ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو گئے (تو ان کی سزا ضرور ملے گی۔) اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ (بری چیزیں) تم تک پہنچیں: ① جب بھی کسی قوم میں بے حیائی (بدکاری وغیرہ) اعلانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں ② جب بھی وہ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو ان کو قحط سالی، روزگار کی تنگی اور بادشاہ کے ظلم کے ذریعے سے سزا دی جاتی ہے ③ جب وہ اپنے مالوں کی زکاۃ دینا بند کرتے ہیں تو ان سے آسمان کی بارش روک لی جاتی ہے، اگر جانور نہ ہوں تو انہیں کبھی بارش نہ ملے۔ ④ جب وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عہد کو توڑتے ہیں تو ان پر دوسری قوموں میں سے دشمن مسلط کر دیے جاتے ہیں، وہ ان سے وہ کچھ چھین لیتے ہیں جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے ⑤ جب بھی ان کے امام (سردار اور لیڈر) اللہ کے قانون کے مطابق فیصلے نہیں کرتے اور جو اللہ نے اتارا ہے اسے اختیار نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان میں آپس کی لڑائی (خانہ جنگی) ڈال دیتا ہے۔ [صحيح لغيره- سنن ابن ماجه:4019، بيهقي في الشعب:3314]

10-دھوکہ دینے پر وعید اور تجارت وغیرہ میں خیر خواہی کی ترغیب

924 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : **أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ مَرَّ على صبْرةِ طَعامٍ ، فأدْخَل يده فيها ، فنالَتْ أصابِعُه بَلَـلًا ، فقال : ((ما هذا يا صاحِبَ الطَّعامِ ؟!)). قال : أصابَتْهُ السماءُ يا رسولَ اللّٰه ! قال : ((أفلا جَعَلْتَهُ فوقَ الطعامِ حتّى يراهُ الناسُ ، مَنْ غَشَّنا فليسَ مِنّا)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر (بازار میں) ایک غلے کے ڈھیر پر ہوا آپ ﷺ نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو انگلیاں تر ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے غلے کے مالک سے کہا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! بارش کی وجہ سے نمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے (نمی والے غلے کو) اوپر کیوں نہ کیا تا کہ خریدار دیکھ سکیں؟ جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:102، سنن ابن ماجه:2224، جامع الترمذی:1315]

925 (عن أبي هريرة رضي الله عنه) قال رسول الله ﷺ : **((ألا وإن رجلاً ممن كانَ قبلكم جَلَبَ خمرا إلى قرية فشابها بالماء فأضعف أضعافًا ، فاشترى قرداً ، فركب البَحر، حتى إذا لجج فيه ألهم الله القردَ صُرَّةَ الدنانيرِ فأخذها ، فصعد الدَّقَل ، ففتح الصرة وصاحبها ينظر إليه ، فأخذ ديناراً فرمى به البحر ، وديناراً في السفينة حتى قسمها نصفين)).**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کہیں دوسرے مقام پر شراب بیچنے کے لیے گیا اور شراب میں اُس نے پانی ملا کر اسے کئی گنا کرلیا، شراب بیچنے کے بعد اس نے ایک بندر خریدا اور کشتی میں سوار ہو کر چل دیا، جب سمندر کے درمیان میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں اس کے پیسوں کی تھیلی کے بارے میں یہ بات ڈالی کہ وہ اسے اٹھا کر کشتی کے بادبان کے بانس کے اوپر چڑھ جائے چنانچہ بندر اپنے مالک کے پیسوں کی تھیلی لے کر کشتی کے بادبان کے بانس کے اوپر چڑھا اور وہاں اس نے وہ تھیلی کھولی، یہ شخص اسے (حسرت سے) دیکھ رہا تھا، بندر نے اس میں سے ایک اشرفی نکالی اور سمندر میں پھینک دی اور ایک نکالی کشتی میں ڈال دی، اسی طرح اس نے پوری رقم آدھی آدھی کردی۔ (پانی کی کمائی پانی میں چلی گئی اور اسکی شراب کی قیمت اسے مل گئی)۔

[صحیح لغیرہ۔ بیهقی فی الشعب: 5307]

926 عن أبي سباع قال : اشتريتُ ناقةً من دارِ واثلة بن الأسقع ، فلما خرجتُ بها أدركني [وهو] يجر إزاره، فقال : [يا عبداللّٰه !] اشتريتَ ؟ قلت : نعم. قال : بَيّنَ لک ما فيها ؟ قلت : وما فيها ؟ إنها لسمينةٌ ظاهرةُ الصحةِ. قال : أردتَ بها سفرًا ، أو أردت بها لحمًا ؟ قلتُ : أردت بها الحجَّ . قال : فإن بخفها نقبًا. فقال صاحبها : ما أردت أي هذا. أصلحک اللّٰه. تفسدُ عليّ ؟! قال: إنّي سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول : ((لا يحل لأحدٍ يبيع شيئًا إلا بيّنَ ما فيه ، ولا يحلُّ لمن عَلِمَ ذلک إلا بيّنَه)).

ابوسباع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک اونٹنی خریدی، جب میں اسے لے کر باہر نکل آیا تو سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے اپنی لنگی سمیٹتے ہوئے میرے پاس آئے اور پوچھا: تم نے یہ خرید لی؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا: اس نے تمہیں اس کا کچھ عیب بتلایا؟ میں نے کہا اس میں کیا عیب ہے؟ دیکھنے میں یہ موٹی تازی اور خوب تندرست ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: تم اس پر سفر کرنا چاہتے ہو یا اس کا گوشت کھانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میرا ارادہ اس پر حج کرنے کا ہے، فرمایا (تو پھر اس کو واپس کردو)، یہ سواری کے قابل نہیں (جب) اونٹنی کے اصل مالک (کے سامنے یہ سارا ماجرا آیا تو اس) نے (سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: اللہ آپ کا بھلا کرے آپ کیا چاہتے ہیں کہ میرا کام بگاڑ دیں؟ سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی شخص کے لیے کسی ایسی چیز کا بیچنا جائز نہیں ہے جس کے اندر موجود عیب کو واضح بیان نہ کردیا جائے اور جسے وہ عیب معلوم ہو اس کے اوپر لازم ہے کہ وہ اسے بیان کردے۔ [حسن لغیرہ۔ مستدرك حاكم:10/2، بيهقي في الشعب:5295]

926 عن تميمٍ الداري رضي اللّٰه عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((إنَّ الدينَ النصيحةُ)). قلنا : لِمَنْ يا رسولَ اللّٰه ؟ قال : ((للّٰهِ ، ولِكتَابِه ، ولِرَسولِه ، ولأَئمَّةِ المسْلمينَ ، وعامَّتِهِمْ)).

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ کس کے لیے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول ﷺ کے لیے، مسلمانوں کے اماموں اور حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:55، سنن أبي داؤد:4944]

927 عن أنسٍ بن مالكٌ عن النبي ﷺ قال: ((**لا يَبلغُ العبدُ حقيقةَ الإيمانِ حتّى يُحِبَّ لِلناسِ ما يحبُّ لِنفْسِه**)).

سیدنا اُنس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک کہ لوگوں کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ [صحيح۔ صحيح ابن حبان:235]

11-ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

928 عن معمر بن أبي معمر۔ وقيل ابن عبدالله بن نضلة۔ رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَنِ احْتَكَر فهو خاطِئٌ**)).

سیدنا معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:1605، سنن أبی داؤد:3447]

12- تاجروں کو سچ بولنے کی ترغیب جھوٹ کی مذمت اور قسم کھانے کی ممانعت خواہ وہ سچے ہی کیوں نہ ہوں

929 عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((التاجرُ الصدوقُ الأمينُ مع النبيين والصدّيقين والشهداء)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء علیہم السلام، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ [صحيح لغيره۔ جامع الترمذی:1209]

930 عن عبدالرحمن بن شبل رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((إنَّ التُّجَّارَ هُمُ الفُجَّارُ)). قالوا: يا رسولَ الله ! أليسَ قد أحَلَّ الله البيْعَ ؟ قال : ((بلى ؛ ولكنَّهُم يحْلِفونَ فيأْثَمونَ ، ويحدِّثون فيكْذبونَ)).

سیدنا عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یقیناً تاجر گناہ گار ہیں۔عرض کی گئی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا تجارت کو اللہ نے حلال قرار نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں (تجارت تو حلال ہے) لیکن یہ تاجر لوگ (جھوٹی) قسم اُٹھا کر گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنی گفتگو میں (اکثر) جھوٹ بولتے ہیں۔ [صحيح۔ مسند أحمد:444/4، مستدرك حاكم: 6/2]

931 عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه عن النبيِ ﷺ قال : ((ثلاثَةٌ لا ينظُرُ الله إليهِمْ يومَ القِيامَةِ ، ولا يزكِّيهِمْ ، ولهم عذابٌ أليمٌ)). قال : فقرأها رسولُ الله ﷺ ثلاثَ مرَّات ، فقلتُ : خابوا وخَسِروا ، ومَنْ هُمْ يا رسولَ الله؟ قال : ((المسبِلُ ، والمنَّانُ ، والمنفِقُ سِلعَتَهُ بالحلفِ الكاذِبِ)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین قسم کے افراد سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ (نرمی سے) کلام نہیں فرمائے گا، نہ ان کی طرف (نظرِ رحمت سے) دیکھے گا، نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔'' آپ ﷺ نے اپنی بات تین بار دوہرائی۔ میں نے عرض کی: وہ کون لوگ ہیں، اے اللہ کے

رسول ﷺ! وہ بہت گھاٹے اور خسارے میں پڑے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "① کپڑا لٹکانے والا (مرد جو ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکائے) ② احسان کر کے جتلانے والا ③ جو جھوٹی قسم اُٹھا کر اپنا مال بیچے۔"

[صحیح۔ صحیح مسلم:106، سنن ابی داؤد:4087، جامع الترمذی:1211، سنن ابن ماجہ: 2208]

932 عن أبي هريرة رضی اللّٰه عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((**أربعةٌ يُبغِضُهم اللّٰه : البيَّاعُ الحلافُ ، والفقيرُ المُختالُ ، والشيخُ الزاني ، والإمامُ الجائرُ**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے آدمی وہ ہیں جن کو اللہ مبغوض اور ناپسند رکھتا ہے، ① وہ تاجر جو بہت قسمیں کھانے والا ہو ② وہ فقیر جو تکبر کرنے والا ہو ③ وہ بوڑھا جو زنا کرے ④ وہ حاکم جو ظالم ہو۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان:5532]

933 عن أبي سعيدٍ رضي اللّٰه عنه قال : **مرَّ أعرابيٌّ بِشَاةٍ ، فقلتُ : تبيعُها بثلاثةِ دَرَاهِمَ ؟ فقال : لا واللّٰه . ثمَّ باعَها . فذكرتُ ذلك لِرَسولِ اللّٰه** ﷺ ، **فقال : ((باعَ آخِرَتَه بدُنياهُ))**.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی ایک بکری لے کر آیا، میں نے اس سے کہا: اسے تین درہم میں بیچو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم؟ نہیں، اور پھر تھوڑی ہی دیر میں اس نے وہ بیچ ڈالی، میں نے اس بات کا ذکر رسولِ اللہ ﷺ سے کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت بیچ ڈالی۔ [حسن۔ صحیح ابن حبان: 4889]

13- کم سن غلام کو اس کی ماں سے علیحدہ بیچنے اور الگ کرنے پر وعید

934 عن أبي أيوبَ رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول : ((مَنْ فرَّق بينَ والدةٍ وولَدِها ؛ فرَّق اللّٰه وبينه وبينَ أحِبَّتِه يومَ القِيامَةِ)).

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص (غلاموں کو بیچتے وقت) ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی کرے گا (یعنی غلام بیٹا کسی کو اور غلام ماں کسی کو بیچ ڈالے) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عزیزوں کے درمیان جدائی کرا دے گا۔ [حسن۔ جامع الترمذی:1283]

14- قرض سے بچنے کی ترغیب اور قرض لینے والے اور نکاح کرنے والے کیلئے قرض وحق مہر کی ادائیگی کی ترغیب اور میت کا قرض جلدی ادا کرنے کی ترغیب

935 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه ؛ أنَّهُ سمعَ النبيَّ ﷺ يقول : ((لا تُخيفوا أنفُسكم بعدَ أمْنِها)). قالوا: وما ذاكَ يا رسولَ الله ؟ قال : ((الدَّيْن)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: امن کے حالات میسر ہوتے ہوئے اپنی جانوں کو خوف میں نہ ڈالو، لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ (خوف) قرضہ ہے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:154/4، مسند أبی یعلی الموصلی:1739، مستدرك حاكم:26/2، بیهقی فی الشعب:5552]

936 عن ثوبانَ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((مَنْ فارَقَ الروحُ الجسدَ وهو بريءٌ مِنْ ثلاثٍ ، دخَلَ الجنَّةَ : الغلولُ ، والدَّيْنُ ، والكِبْرُ)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی روح جسم سے اس حال میں جدا ہوئی کہ وہ تین

چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ① خیانت ② قرض ③ تکبر۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:1572، سنن ابن ماجہ: ، صحیح ابن حبان: ، مستدرك حاکم: 26/2]

937 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((**مَنْ أخذَ أموالَ الناسِ يريدُ أداء ها ؛ أدّى اللّٰه عنه ، ومَنْ أَخذ أموالَ الناسِ يريدُ إتلافَها ؛ أتْلَفَهُ اللّٰه**)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں کا مال (بطورِ قرض) واپس کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ اس کی طرف سے ادا کر دیتا ہے (یعنی قرض واپس کرنے کی توفیق دے دیتا ہے) جو شخص لوگوں کا مال اسے ضائع کرنے کے ارادے سے لیتا ہے، اللہ اسے تباہ کر دے گا۔''

[صحیح۔ صحیح البخاری:2387، سنن ابن ماجہ:2411]

938 عن صهيب الخير رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((**أيُّما رجلٍ تداينَ دينًا وهو مُجمِعٌ أنْ لا يوفيه إيَّاه ؛ لَقِيَ اللّٰه سارِقًا**)).

سیدنا صہیب الخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرضہ واپس نہ کرنے کے ارادے سے لیا تو وہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک چور کی حیثیت سے پیش ہوگا۔

[حسن لغیرہ۔ سنن ابن ماجہ: 2410، بیہقی فی الشعب:5548]

939 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((**مَنْ ماتَ وعليه دينارٌ أو دِرهَمٌ قُضِيَ مِنْ حسناتِه ، ليسَ ثَمَّ دينارٌ ولا دِرْهَمٌ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے ذمے ایک دینار یا ایک درہم قرض تھا، وہ اس کی نیکیوں سے ادا کیا جائے گا، وہاں (آخرت میں) دینار ہوں گے نہ درہم (بلکہ نیکیوں سے قرض کی ادائیگی ہوگی)۔'' [حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجہ:2414]

940 عن محمد بن عبدالله بن جحش رضي الله عنه قال : **كان رسولُ اللّٰه ﷺ قاعداً حيثُ توضَعُ الجنائزُ، فرفَع رأسَه قِبَلَ السماءِ ، ثُمَّ خفضَ بصرَهُ ، فوضَع يده على جبْهَتِه فقال** : ((سبحانَ اللّٰه ! سبحان

اللّٰه ما أُنزل مِنَ التشْديدِ !)). قال : فَفَرَقْنا وسكتْنا ، حتَّى إذا كانَ الغَدُ ؛ سألتُ رسولَ اللّٰه ﷺ فقلنا. ما التشديدُ الذي نَزَل ؟ قال : ((في الدَّيْنِ ، والذي بيَدِه لو قُتِلَ رجلٌ في سبيلِ اللّٰه ثُمَّ عاشَ ، ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ عاش، ثم قُتِلَ وعليه دَيْنٌ ما دَخَل الجنَّةَ حتى يُقْضى دَيْنُه)).

سیدنا محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ جہاں جنازے لا کر رکھے جاتے تھے، وہاں تھے کہ اچانک ﷺ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی، پھر اپنی نظر جھکا لی، اور اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھ کر (انتہائی تعجب کے عالم میں) فرمایا کہ سبحان اللہ سبحان اللہ! کس قدر سختی نازل ہوئی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم سمجھ گئے (کہ کوئی خاص بات پیش آئی ہے) اور ہم خاموش ہو گئے، (یہاں تک کہ ایک دن پورا گزار کر) جب دوسرا دن ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ کیا سختی ہے جو نازل ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرض کے بارے میں وہ سختی نازل ہوئی ہے، قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کرتے ہوئے) مارا جائے اور پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے اور پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں مارا جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔"

[حسن۔ مستدرك حاكم:25/2]

941 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((مَنْ تَزوَّجَ امْرأَةً على صَداقٍ، وهو ينوي أنْ لا يُؤَدِّيَه إليها؛ فهو زانٍ، ومن ادَّانَ دينًا وهو ينوي أنْ لا يُؤَدِّيَه إلى صاحِبه. أحسِبُه قال: فهو سارِقٌ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (ایک مقرر) حق مہر پر کسی عورت سے اس ارادے سے نکاح کیا کہ وہ حق مہر ادا نہیں کرے گا تو وہ (حقیقت میں) زانی ہوگا اور جس نے قرض واپس نہ کرنے کے ارادے سے لیا وہ چور ہوگا۔ [صحيح لغيره۔ مسند البزار:1430]

942 عن عبداللّٰه بن عمر رضي اللّٰه عنهما عن النبي ﷺ قال : ((مَنْ حالَتْ شفاعتُه دونَ حَد مِنْ حدود اللّٰه ؛ فقد ضادَّ اللّٰه في أمره ، ومَنْ ماتَ وعليه دَيْنٌ فليسَ ثَمَّ دينارٌ ولا درهمٌ ، ولكنَّها الحسناتُ والسيِّئاتُ ، ومَنْ خاصَم في باطلٍ وهو يعلمُ ؛ لَمْ يزَلْ في سَخَط اللّٰه حتى يَنزِعَ ومَنْ قالَ في مؤْمِنٍ ما ليسَ

فيه حُبِسَ في رَدغَةِ الخَبالِ ، حتَّى يأْتيَ بالمخرَجِ مِمَّا قالَ ››.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کی سفارش اللہ کی کسی حد کی تنفیذ میں آڑے آئی، تحقیق اس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ مقروض تھا تو روزِ قیامت قرض کی ادائیگی کے لیے وہاں دینار اور درہم نہ ہوں گے بلکہ حق دار کو اس کی نیکیاں دی جائیں گی اگر نیکیاں نہ ہوئیں تو حق دار کے گناہ اس کی کمر پر لاد دیئے جائیں گے (اور قرض کی ادائیگی اس طرح ہوگی) اور جس نے جان بوجھ کر باطل (کی حمایت) میں جھگڑا کیا تو وہ اللہ کی ناراضی میں رہے گا حتیٰ کہ اس سے باز آجائے اور جس نے کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی تو اللہ اسے جہنمیوں کی پیپ میں ڈالے گا (وہ اسی کا مستحق رہے گا) حتیٰ کہ اپنی بات سے باز آجائے۔ [صحيح۔ مستدرك حاكم:27/2، سنن أبي داؤد: 3597]

15۔ گنجائش کے باوجود قرض کے ادائیگی میں تاخیر کرنے پر وعید اور قرض خواہ کو راضی کرنے کی ترغیب

943 حسن صحيح عن خولة بنت قيس ، امرأة حمزة بن عبدالمطلب رضي الله عنها قالت : قال رسول الله ﷺ : ‹‹ ما قدَّسَ اللّهُ أمةً لا يأخذ ضعيفُها الحقَّ من قويِّها غير مُتَعْتَعٍ ››.

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتا جس میں کمزور کو طاقت ور سے اپنا حق بغیر مشقت کے نہیں ملتا۔ [صحيح لغيره۔ طبراني فی الكبير:591]

16- مقروض، غمگین اور پریشان حال اور قیدی کے لیے دُعائیں پڑھنے کی ترغیب

944 عن علي رضي الله عنه : أنَّ مكاتبًا جاءَه فقال : إنِّي قد عجزت عن مكاتَبتي فأعِنِّي . قال : ألا أُعلِّمك كلماتٍ علَّمنيهنَّ رسولُ الله ﷺ لو كان عليك مثلُ جَبلِ (صبير) دَينًا أدَّاه الله عنك ؟ قلُ : ((اللهُمَّ اكْفِني بِحَلالِكَ عَنْ حَرامِكَ ، وأغْنِني بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِواكَ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مکاتب غلام آیا (مکاتب وہ غلام کہلاتا ہے جس کا مالک سے یہ معاملہ طے ہو جائے کہ میں اتنی رقم دے دوں تو میں آزاد ہوں) اور کہا کہ میں اپنی مکاتبت کی (یعنی اس معاملہ کی طے شدہ) رقم ادا کرنے سے عاجز ہو چکا ہوں، آپ میری مدد فرمایئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے وہ دعا نہ سکھا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی ہے؟ اگر تمہارے اوپر کوہ صبیر (بہت بڑا پہاڑ جو یمن میں ہے) کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ادا کر دے گا، یوں کہا کرو'' اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ ، وَأَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ '' اے اللہ! مجھے اپنی حلال کی ہوئی چیزیں اتنی دے کہ میں تیری حرام کی ہوئی چیزوں سے بے نیاز ہو جاؤں! اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ بنا۔'' [حسن۔ جامع الترمذی:3563، مستدرك حاكم:1973]

945 عن أنسِ بنِ مالكٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ لمعاذٍ : ((ألا أُعلِّمُك دعاءً تدْعو به لو كانَ عليك مثلُ جبلِ أُحُدٍ دينًا لأدَّاهُ الله عنك ؟ قلْ يا معاذُ : ((اللهمَّ مالِكَ المُلْكِ تُؤْتِي المُلْكَ مَنْ تَشاءُ ، وتَنْزِعُ المُلْكَ مِمَّنْ تَشاءُ ، وتُعِزُّ مَنْ تَشاءُ ، وتُذِلُّ مَنْ تشاءُ ، بِيدِكَ الخَيْرُ إنَّكَ على كلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، رَحمنَ الدنيا والآخِرة ورحيمَهما ، تُعطِيهما مَنْ تشاءُ ، وتَمْنَعُ منهما مَنْ تشاء، ارْحَمْني رَحْمةً تُغنيني بها عنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی دعا نہ سکھا دوں کہ تم اسے مانگا کرو تو اگر تمہارے ذمہ احد پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ اسے بھی ادا کرا دے گا؟ (پھر آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا) معاذ تم یہ دُعا کیا کرو:'' اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْيا

وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا تُعْطِيهِمَا مَنْ تَشَآءُ ، وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ "(اے اللہ! سلطنت کے مالک تو سلطنت (اور اختیارات) دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور سلطنت (و اختیارات) چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے، اور تو ہی عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ہر خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، اے دنیا و آخرت کے رحمٰن اور ان دونوں کے رحیم، تو دنیا و آخرت جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ان دونوں کو (یا ان میں سے جونسی چیز کو چاہتا ہے) روک لیتا ہے، مجھ پر اس قدر رحم فرما کہ میں تیرے سوا ہر کسی کے رحم و کرم سے بے نیاز ہو جاؤں۔ [حسن۔ طبراني في الصغير:202/1]

946 عن ابن مسعود رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ الله ﷺ قال : ((ما أصابَ أحداً قطُّ همٌّ ولا حَزَنٌ فقال: (اللهمَّ إنِّي عبدُك ، وابنُ عبدِك ، وابنُ أمتِك ، ناصيتي بيدك ، ماضٍ فيَّ حُكمُك ، عدلٌ فيَّ قضاؤك ، أسألك بكلِّ اسمٍ هوَ لك سمَّيتَ به نفسَك ، أوْ أنزلتَهُ في كتابِك ، أو علَّمْتَهُ أحداً مِنْ خلقِك ، أوِ استَأْثرتَ به في علمِ الغيبِ عندَك ، أنْ تجعلَ القرآنَ ربيعَ قلْبي ، ونور صدْري ، وجَلاء حُزْني ، وذهابَ همِّي). إلَّا أذهبَ الله عزَّوجلَّ همَّهُ ، وأبدَلَهُ مكانَ حُزنِه فرَحًا)). قالوا : يا رسولَ الله ! ينبغي لنا أنْ نتعلَّم هؤلاء الكلِماتِ ؟ قال : ((أجلْ ! ينبغي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أنْ يَتعلَّمهُنَّ)).

سیدنا عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو کوئی غم و فکر لاحق ہو اور وہ یہ کلمات کہے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ، وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ ، أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِي ، وَنُوْرَ صَدْرِي، وَجَلَاءَ حُزْنِي، وَذَهَابَ هَمِّي "(اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کی اولاد ہوں، اور تیری بندی کی اولاد ہوں، میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے، میرے بارے میں تیرا حکم نافذ اور جاری ہے، اور میرے بارے میں تیرا جو بھی فیصلہ ہو برحق اور انصاف پر مبنی ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس نام سے جو تیرا نام ہو، تو نے خود وہ نام رکھا ہو، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہو، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ بتایا ہو، یا تو نے اس کو اپنے پاس علم غیب

میں محفوظ کر رکھا ہو تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میرے سینے کا نور بنا دے اور اسے میرے رنج وغم کا مداوا کر دے اور اسے میرے فکروں کا دور کرنے والا بنا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم وفکر کو ختم کر کے اس کی جگہ اسے خوشی بدلہ میں دے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم ان کلمات کو یاد کر لیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں بلکہ ہر وہ شخص انہیں یاد کرے جس نے انہیں سنا ہو۔

[صحیح۔ مسند أحمد: 391/1، مسند أبي يعلى الموصلي:5397، صحيح ابن حبان:972، مستدرك حاكم:509/1]

947 عن أبي بكرة رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((**كلماتُ المكْروبِ : (اللّهمَّ رحمتَكَ أرجو ، فلا تَكِلْني إلى نفسي طرْفَةَ عيْنٍ ، واصلِحْ لي شأني كلَّه**)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غم زدہ شخص کے لیے یہ کلمات ہیں: ''**اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِى طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِى شَأْنِىْ كُلَّهٗ**'' (اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالہ نہ کرنا، اور میرے سارے معاملات کو درست فرما)۔

[حسن۔ صحيح ابن حبان:970]

17- قرض دار، پریشان حال اور مصیبت زدہ کے لیے یہ کلمات پڑھنے کی ترغیب

948 عن أسماءَ بنتِ عُميسٍ رضي الله عنها قالتْ : قال لي رسولُ الله ﷺ: ((ألا أعلِّمُكِ كلماتٍ تقولينَهُنَّ عند الكربِ أوفي كرْبٍ ؟ (اللّٰهُ، اللّٰهُ ربي ، لا أشرِكُ به شيئًا))).

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو تم پریشانی کی صورت میں پڑھا کرو...... یعنی [اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّی لَا اُشْرِکُ بِهٖ شَيْئًا] '' اللہ ہی، اللہ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بناتی (بناتا)۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 1525، النسائی عمل الیوم و اللیلة:649، سنن ابن ماجه:3882]

949 عنِ ابنِ عبّاسٍ رضي الله عنهما : أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ كان يقول عندَ الكرْبِ: ((لا إله إلا اللّٰه العظيمُ الحليمُ ، لا إله إلا اللّٰه ربُّ العرشِ العظيمِ ، لا إله إلا اللّٰه ربُّ السمواتِ والأرض وربُّ العرشِ الكريمُ)).

سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غم اور پریشانی کے وقت یہ پڑھتے تھے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ربُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ ''۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:6345، صحیح مسلم:2730]

950 عن سعد بن أبي وقاصٍ رضي الله عنه قال : قال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((دعوةُ ذي النون إذْ دَعا وهو في بطنِ الحوتِ : (لا إله إلا أنتَ سبحانك إنّي كنتُ مِنَ الظالمينَ) ؛ فإنَّه لَمْ يَدْعُ بها رجلٌ مسلمٌ في شيْءٍ قطُّ ؛ إلا اسْتَجابَ اللّٰه لَهُ)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدنا یونس علیہ السلام کی دُعا جب کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ جب کوئی مسلمان کسی بارے میں اللہ سے ان کلمات کے ساتھ دُعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دُعا کو قبول کرے گا۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:3505، النسائی فی عمل الیوم و اللیلة: 656، مستدرك حاكم:1/505]

18- جھوٹی قسم کھانے پر وعید

951 عن أبي موسى رضي الله عنه قال : اختَصَم رجلانِ إلى النبيِّ ﷺ في أرضٍ أحدُهما مِنْ حَضرمَوْتَ ، قال : فجَعلَ يمينَ أحَدِهمَا ، فضجَّ الآخَرُ وقال : إذاً يَذْهَبُ بأرضي. قال : ((إنْ هُو اقْتَطعها بيمينِه ظُلْمًا ؛ كانَ مِمَّن لا ينظُر الله إليهِ يومَ القِيامَةِ، ولا يزكّيهِ ، ولهُ عذابٌ أليمٌ)). قال وورِعَ الآخرُ فردَّها .

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس زمین کا جھگڑا لائے ان میں سے ایک حضر موت کا رہنے والا تھا۔ آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو قسم اٹھانے کے لئے کہا تو دوسرا چلایا کہ یہ تو میری زمین (ناجائز) طریقہ سے لے جائے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ تیری زمین ناحق جھوٹی قسم اٹھا کر لے جائیگا تو یہ ان لوگوں میں سے ہو جائیگا جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ اسے پاک کرے گا اور اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ دوسرا ناجائز قبضہ سے باز آ گیا اور اسے اس کی زمین واپس کر دی۔

[صحیح۔ مسند أحمد:394/4، مسند أبی یعلی الموصلی:5057]

952 عن عبدالله بن أنيس رضي الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ : ((مِنْ أكبرِ الكبائرِ ؛ الإشراكُ باللّه ، وعقوقُ الوالدَيْنِ ، واليمينُ الغَموسُ ، والَّذي نفسي بِيَدِه لا يَحْلِفُ رجلٌ على مثلِ جَناحِ بعوضَةٍ ؛ إلَّا كانتْ نُكْتَةً في قلْبِه يومَ القِيامَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص مچھر کے پَر کے برابر کسی چیز پر قسم کھاتا ہے تو اس کے دل پر قیامت کے روز اس کا سیاہ نکتہ ہوگا۔

[حسن، صحیح۔ جامع الترمذی:3020، صحیح ابن حبان:5537، بیھقی فی الشعب:4843]

953 عن الحارث بن البَرْصَاءِ رضي الله عنه قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ في الحج بين الجمرتين وهو

يقول: ((مَنِ اقْتَطع مالَ أخيهِ بيمينٍ فاجرَةٍ؛ فلْيَتبوَّأْ مقْعَدَه مِنَ النارِ. لِيُبلغ شاهدُكم غائِبَكُمْ. مرتين أو ثلاثًا)).
سیدنا حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر دو جمروں کے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اپنے بھائی کا مال جھوٹی قسم کے ذریعہ ہتھیا لیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، تم میں جو حاضر ہو یہ پیغام غائب تک پہنچادے، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار فرمائی۔
[صحيح۔ مسند أحمد:295/4، مستدرك حاكم:7803، صحيح ابن حبان:5165]

954 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ليسَ مِمَّا عُصِيَ الله به هو أعْجَلُ عِقابًا مِنَ البَغْي ، وما مِنْ شَيْءٍ أُطِيعَ اللهُ فيه أسْرَعُ ثوابًا مِنَ الصلَةِ ، واليمينُ الفاجِرَةُ تَدعُ الدِيارَ بلاقع)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانیوں میں سے کسی نافرمانی پر اتنی جلدی عذاب نہیں فرماتا جتنی جلدی سرکشی پر فرماتا ہے۔ اور اپنی فرمانبرداریوں میں اتنی جلدی کسی فرمانبرداری پر ثواب عطا نہیں کرتا جتنی جلدی صلہ رحمی پر ثواب عطا کرتا ہے اور جھوٹی قسم گھروں کو اجاڑ دیتی ہے۔
[حسن لغيره۔ بيهقى فى الشعب:4842]

955 عن أبي هريرة رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((مَنْ لقي الله لا يشرك به شيئًا ، وأدى زكاة ماله طيبة بها نفسه محتسبًا ، وسمعَ وأطاع ؛ فله الجنة. أو دخَلَ الجنةَ. وخمس ليسَ لهُن كفارةٌ : الشركُ بالله ، وقَتلُ النفسِ بغير حقٍّ ، وبَهتُ مؤمنٍ ، والفرار مِنَ الزَّحفِ ، ويمينٌ صابرة يقْتَطعُ بها مالاً بغير حَقٍّ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے (یعنی اسے موت آئے) کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا اور دل کی خوشی اور ثواب کی نیت سے زکوٰۃ ادا کرتا رہا، (امراء) کی بات سنی اور اطاعت کرتا رہا تو اس کے لیے جنت ہے یا وہ جنت میں داخل ہوگا اور پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں ① شرک ② ناحق قتل ③ مومن پر بہتان ④ جنگ سے بھاگنا ⑤ جھوٹی قسم جس کے ذریعے ناحق مال حاصل کرنا۔ [حسن لغيره۔ مسند أحمد:362/2]

19- سود کی ممانعت

956 عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : ((**اجْتَنِبوا السبْعَ الموبِقَاتِ**)). **قالوا : يا رسول الله ! وما هُنّ ؟ قال : ((الشركُ بالله ، والسحرُ ، وقتلُ النَّفسِ التي حرَّمَ الله إلا بالْحقِ ، وأكلُ الربا ، وأكلُ مال اليَتيمِ ، والتَوَلِّي يومَ الزحْفِ ، وقذْفُ المحصنَاتِ الغافلاتِ المؤمِنات))**.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سات مہلک کاموں سے بچو۔'' پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ① ''اللہ کا شریک ٹھہرانا ② جادو کرنا ③ جس جان کو اللہ نے محترم بنایا ہے اسے قتل کر ڈالنا مگر یہ کہ حق کے ساتھ ہو ④ سود کھانا ⑤ یتیم کا مال ہڑپ کر جانا ⑥ جہاد کے دن (کافروں کا سامنا کرنے سے) پشت پھیر کر چلے جانا ⑦ پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

[صحيح۔ صحيح البخاری:2766، صحيح مسلم:89، سنن أبی داؤد:2874]

957 عن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما قال: **لَعنَ رسولُ الله ﷺ اَكِلَ الربا ،وموكِلَهُ ، وكاتِبَهُ ، وشاهِدَيْهِ ، وقال : ((همْ سواءٌ))**.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود لینے والے، سود دینے والے، سودی لین دین لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب (اصل گناہ میں) برابر ہیں۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:1598]

958 عن عبدالله ـ يعني ابن مسعود ـ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : **((الربا ثلاثٌ وسبعونَ باباً ؛ أيْسَرُها مثلُ أنْ ينكحَ الرجلُ أُمَّه))**.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر (73) دروازے ہیں اور ان میں جو سب سے ادنیٰ درجہ ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔

[صحيح لغيره۔ مستدرك حاكم:2/37، بيهقی فی الشعب:5519]

959 عن عبداللہ بن حنظلة ـ غسيل الملائكة ـ رضي اللہ عنهما قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((درهمُ رِبًا يأكله الرجلُ وهو يعلَمُ ؛ أشدُّ مِنْ ستَّةٍ وثلا ثينَ زَنْيَةً)).

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ (جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم یہ جاننے کے باوجود کھانا کہ یہ سود ہے، (36) چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔

[صحیح۔ مسند احمد:225/5]

960 عنِ ابنِ عبَّاسٍ رضي اللہ عنهما قال : نهى رسولُ اللہ ﷺ أنْ تُشْتَرى الثمَرةُ حتى تُطْعَمَ . وقال: ((إذا ظهر الزنا والربا في قريَةٍ ؛ فقد أحَلُّوا بأنفُسِهِمْ عذابَ اللہ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے خریدنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب زنا اور سود کسی علاقہ میں عام ہو جائے تو یقیناً اس علاقہ والوں نے اپنے اوپر اللہ کے عذاب کو (خود ہی) اتروا لیا۔ [حسن لغيره۔ مستدرك حاكم:37/2]

961 عن ابن مسعود رضي اللہ عنه عن النبي ﷺ قال: ((بين يَدَي الساعةِ يظهرُ الربا والزنا والخمرُ)).

سیدنا عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب سود، زنا اور شراب (یہ تین گناہ) عام ہو جائیں گے۔ [صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:7695]

962 و عن عوف بن مالك رضي اللہ عنه قال : قال رسول اللہ ﷺ : ((إياك والذنوبَ التي لا تغفَرُ ؛ الغُلولُ، فمن غَل شيئًا ؛ أتى به يوم القيامة ، وأكُلُ الربا ، فمن أكل الربا ؛ بُعِثَ يوم القيامة مجنونًا يَتَخَبَّطُ، ثم قرأ : ﴿ الذين يأكلون الربا لا يقومون إلا كما يقومُ الذي يتخبطُه الشيطان من المس ﴾)).

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان گناہوں سے بچو جو بخشے نہ جائیں گے خیانت کرنا جس نے کسی چیز کی خیانت کی وہ اسے قیامت کے روز لائے گا اور سود کھانا جس نے سود کھایا وہ قیامت کے روز دیوانہ اٹھایا جائے گا اور حیران و پریشان پھرے گا پھر یہ آیت پڑھی (جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے

(قبروں سے) مگر جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا جسے شیطان نے چھونے سے حیران وپریشان کر دیا ہو)۔

[حسن لغيره۔ طبرانى فى الكبير:110]

963 حديث عن عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عن النبي ﷺ قال : ((**ما أحَدٌ أكثَرَ مِنَ الربا ؛ إلا كان عاقبةُ أمْرِهِ إلى قلَّةٍ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو جائے لیکن اس کا آخری انجام قلت اور کمی ہے۔ [صحيح۔ سنن ابن ماجه:2279، مستدرك حاكم:37/2]

20- زمین وغیرہ غصب کرنے پر وعید

964 صحیح بخاری عن عائشةَ رضي الله عنها ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال : ((مَنْ ظَلم قِيْدَ شبرٍ مِنَ الأرْضِ ؛ طُوِّقَه مِنْ سَبعِ أرَضِين)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت بھر زمین پر قبضہ کیا تو سات زمینوں کا طوق بنا کر قیامت والے دن اسے پہنایا جائے گا۔ [صحیح۔ صحیح البخاری:2453، صحیح مسلم:1612]

965 صحیح عن يعلى بن مرة رضي اللّٰه عنه قال : سمعت النبي ﷺ يقول : ((أيُّما رجلٍ ظَلَم شِبْراً مِنَ الأرضِ ؛ كَلَّفَهُ اللّٰه عزّوجلّ أنْ يحفِرَهُ حتى يبلُغَ به سبْعَ أرَضين ، ثم يُطَوِّقه يومَ القيامَةِ حتى يُقْضى بينَ الناسِ)).

سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی کی بالشت بھر بھی زمین از راہ ظلم لے گا اسے اللہ تعالیٰ اس بات پر مجبور کرے گا کہ وہ اس کو ساتویں زمین تک کھودے پھر وہ زمین اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی اور وہ قیامت تک اسی حال میں رہے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔ [صحیح۔ مسند أحمد:173/4، صحیح ابن حبان:5142]

966 صحیح عن أبي مالكٍ الأشعري رضي اللّٰه عن النبي ﷺ قال : ((أعْظَمُ الغُلولِ عندَ اللّٰه عزّوجل ذِراعٌ مِنَ الأرضِ ، تجدون الرجلين جارَيْنِ في الأرضِ أو في الدارِ ، فيقتطعُ أحدُهما مِنْ حَظِّ صاحِبه ذِراعًا ، إذا اقْتَطَعَه ؛ طُوِّقَه مِنْ سبعِ أرَضِين)).

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں سب سے بڑی خیانت ایک ہاتھ ایسی زمین ہے کہ تم دیکھو دو شخص کسی زمین کے حصہ میں یا گھر میں شریک ہوں اور اُن میں سے ایک دوسرے کے حصے پر ناحق قبضہ کر لے تو اُسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔
[حسن، صحیح۔ مسند أحمد:2901، طبرانی فی الکبیر:3463]

21- دکھلاوے اور فخر کے طور پر ضرورت سے زائد مکان تعمیر کرنے پر وعید

967 عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : بينما نحن عندَ رسولِ اللّٰه ﷺ ذاتَ يوم إذْ طلعَ علينا رجلٌ شديدُ بيَاضِ الثيابِ ، شديدُ سوادِ الشَّعْرِ ، لا يُرى عليه أثَرُ السَفرِ ، ولا يَعرِفُه منَّا أحدٌ ، حتَّى جَلَس إلى النبيِّ ﷺ ، فأسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إلى رُكْبَتيهِ ، ووَضَع كَفَّيهِ على فخِذَيْهِ ، وقال : يا محمَّد ! أخبِرْني عن الإسْلام؟ فقال رسولُ اللّٰه ﷺ : ((الإسلامُ أنْ تَشْهدَ أن لا إله إلا اللّٰه ، وأنَّ محمدا رسولُ اللّٰه ، وتقيم الصلاةَ ، وتؤتي الزكاةَ ، وتصومَ رمضانَ ، وتحجَّ البيتَ إن اسْتَطَعْتَ إليه سبيلاً)). قال : صدقْتَ ، فعجبْنَا له يسْألُه ويُصَدِّقُه. قال : فأَخْبِرْني عن الإيمانِ ؟ قال : ((أنْ تؤمِنَ باللّٰه وملائِكتِه وكتُبه ورسُله واليومِ الآخرِ ، وتُؤمنَ بالقَدرِ خيرِه وشرِّه)). قال صدَقْتَ قالَ : فأخْبِرْني عنِ الإحْسانِ ؟ قال : ((أنْ تعبُدَ اللّٰه كأنَّك تراهُ، فإنْ لَمْ تكن تراه ، فإنَّه يراك)). قال : فأخْبِرنْي عنِ الساعةِ ؟ قال : ((ما المسْؤولُ عنها بأعْلَمَ مِنَ السائِلِ)). قال : فأخبرْني عن أَماراتِها ؟ قال : ((أنْ تَلِدَ الأَمَةُ ربَّتَها ، وأنْ ترى الحفاةَ العُراةَالعالَةَ رِعاءَ الشاءِ يتطاوَلونَ في البنيانِ)). قال : ثم انْطَلق ، فلَبِثْتُ مَلِيّاً .ثم قال: ((يا عمرُ ! أتدْري مَنِ السائلُ ؟)). قلتُ : اللّٰه ورسولُه أعْلَمُ . قال : ((فإنَّه جبريلُ أتاكُم يعلِّمُكُم دينَكُم)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اچانک ایک شخص سامنے سے نمودار ہوا، جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے، اور اس شخص پر سفر کا کوئی اثر بھی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ (اور یہ بات بھی تھی کہ) ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا نہ تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر دو زانوں ہو کر اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ آپ ﷺ کی رانوں پر رکھ دیئے اور کہا اے محمد ﷺ! مجھے بتلایئے کہ ''اسلام'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام'' یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں'' اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، اور ماہ رمضان کے روزے رکھو، اور اگر حج بیت اللہ کی تم استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو، اس نے آپ ﷺ کا یہ جواب سن کر کہا، آپ نے سچ فرمایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور پھر خود تصدیق بھی کرتا

جا تا ہے۔اس کے بعد اس شخص نے عرض کی اب مجھے بتلائیے کہ ''ایمان'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخر یعنی قیامت کے دن پر ایمان لاؤ اور ہر خیر و شر کی تقدیر پر بھی (یہ سن کر بھی) اس نے کہا، آپ ﷺ نے سچ کہا، اس کے بعد اس شخص نے عرض کی: مجھے بتلائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت و بندگی تم اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، اور اگر تم نہیں دیکھ رہے تو وہ تمھیں دیکھ رہا ہے، پھر اس شخص نے عرض کی مجھے قیامت کے متعلق بتلائیے (کہ وہ کب واقع ہوگی) آپ ﷺ نے فرمایا جس سے یہ سوال کیا جا رہا ہے وہ اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، پھر اس نے عرض کی تو مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتلائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لونڈی اپنی مالکہ اور آقا کو جنے گی، اور تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہے اور جو بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے اور پھر فخر کریں گے۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے وہ شخص چلا گیا، پھر مجھے کچھ وقت گزر گیا، تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ سوال کرنے والا کون شخص تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی زیادہ جاننے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے تمہاری اس مجلس میں اس لیے آئے تھے کہ تم لوگوں کو تمہارا دین سکھائیں۔ [صحيح۔ صحيح البخاری: ، صحيح مسلم:8]

22-مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے پر وعید اور مزدوری جلد ادا کرنے کا حکم

968 عنِ ابْنِ عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : ((**أعْطوا الأَجيرَ أجرَه قبلَ أنْ يجِفَّ عرَقُه**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ہی اس کی مزدوری ادا کر دیا کرو۔ [صحيح لغيره۔ سنن ابن ماجه: 2443]

23- غلاموں کو اللہ تعالیٰ اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرنے کی ترغیب

969 عن أبی موسی الأشعری رضی اللّٰہ عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ((ثلاثَةٌ لهم أجْرانِ: رجلٌ مِنْ أهلِ الكتابِ آمنَ بنبيّه وآمَنَ بمحمدٍ ﷺ ، والعبدُ الْمَمْلُوكُ إذا أدَّى حقَّ اللّٰه وَحَقَّ مواليه ، ورجل كانَتْ له أَمَةٌ ، فأَدَّبها فأحْسَن تأديبَها ، وعلّمها فأحسَنَ تعْليمَها ، ثُمَّ اَعْتَقَها فتزوَّجها ؛ فلَهُ أجْرانِ)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص وہ ہیں جن کے لیے دُگنا اجر ہے ① وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو، وہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور (پھر) محمد ﷺ پر ایمان لایا ② وہ غلام جو اللہ کے بھی اور اپنے آقا کے بھی حقوق ادا کرے ③ وہ شخص جس کی کوئی لونڈی ہو وہ اس کو خوب تعلیم دے اور آداب سکھائے اور پھر آزاد کر کے اس سے شادی کر لے۔[صحیح۔ صحیح البخاری:97، صحیح مسلم:154]

24-غلام کے اپنے آقا سے بھاگنے پر وعید

970 عن فضالةَ بنِ عبيدٍ رضي الله عنه عَنْ رسولِ الله ﷺ قال : ((ثلاثَةٌ لا تَسأَلْ عنهم : رجلٌ فارقَ الجماعَةَ وعَصى امامَه [ومات عاصياً] وعبدٌ أبقَ مِنْ سيِّدِه فماتَ، وامْرأَةٌ غاب عنها زوجها وقد كفاها مَؤُونَةَ الدنيا فخَانَتْهُ بَعْده. وثلاثَةٌ لا تَسأَلْ عَنهم : رجلٌ نازَعَ اللهَ رِداءَه ؛ فإنَّ رداءَه الكِبْرُ ، وإزارَهُ العزُّ ، ورجلٌ في شكٍّ مِنْ أمْرِ اللهِ، والقانِطُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص وہ ہیں جن کے متعلق مت پوچھو کہ (کتنی سخت ان کے لیے سزا ہوگی) ① وہ شخص جو مسلمانوں کی اجتماعیت سے الگ ہوگیا ہو (بغاوت پر اتر آئے) اور اپنے امام (حاکم) کی نافرمانی کرے اور اسی حالت میں اسے موت آ جائے، ② وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا اور اس حال میں اگر مر گیا (تو نافرمان ہو کر مرا)، ③ وہ عورت جس کا خاوند ضرورت کا سامان (خرچہ وغیرہ) دے کر کہیں (سفر وغیرہ پر) گیا اور اس کے پیچھے سے یہ خیانت کرے اور تین شخص (اور بھی) ہیں کہ جن کے (وبال اور سزا کے متعلق) مت پوچھو (کتنی سخت ہوگی) ① وہ جو اللہ کی چادر چھینے (یعنی تکبر اختیار کرے) اس لیے کہ اللہ کی چادر بڑائی ہے، اور اس کا ازار عزت ہے، ② وہ شخص جو اللہ کے کاموں (قدرت وغیرہ کے بارے) میں شک میں ہو، ③ وہ جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 454، مستدرك حاكم: 119/1]

971 عن أبي أمامة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((ثلاثَةٌ لا تجاوِزُ صلاتُهم آذانَهم : العبدُ الآبِقُ ؛ حتَّى يرجِعَ ، وامرأةٌ باتَتْ وزوجها عليها ساخِطٌ ، وإمامُ قومٍ وهم له كارِهونَ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی ① بھاگا ہوا غلام جب تک وہ واپس نہ آ جائے ② وہ عورت جس پر اس کا خاوند ناراض ہو ③ کسی قوم کا امام جسے وہ ناپسند کرتے ہوں (اور یہ ناپسندیدگی شرعی ہو)۔[حسن۔ جامع الترمذی:360]

25-غلام آزاد کرنے کی ترغیب اور آزاد کو غلام بنانے یا فروخت کرنے پر وعید

972 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((أيّما رجلٍ أعتقَ امرأً مسلماً ؛ استَنقَذ اللّهُ بكلِّ عضوٍ منهُ عُضواً منه مِنَ النارِ)). قال سعيدُ بنُ مرجانَة : فانطلقْتُ به إلى عليِّ بْنِ الحسين ، فعَمد عليُّ بْنُ الحسينِ إلى عبدٍ له قد أعطاهُ به عبدُ اللّهِ بْنُ جعفر فيه عشرةَ آلافِ درهمٍ . أوْ ألف دينارٍ . فأعْتَقَه .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کردے اللہ تعالیٰ (اس آزاد کرنے والے شخص کے) جسم کے ایک ایک عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد کردے گا، سعید بن مرجانہ کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث سن کر سیدنا علی بن حسین (امام زین العابدین رحمہ اللہ) کو سنانے گیا اس کو سن کر وہ اپنے ایک غلام کے پاس گئے جس کی قیمت ان کو عبداللہ بن جعفر دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے (کہ وہ اتنی قیمت میں یہ غلام انہیں فروخت کردیں لیکن انہوں نے اسے فروخت نہیں کیا بلکہ) اس کو آزاد کردیا۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 2517، صحیح مسلم:1509]

973 عن مالك بن الحارث رضي الله عنه ؛ أنه سمع النبي ﷺ يقول : ((من ضم يتيماً بين أبوين مسلمَيْن إلى طعامه وشرابه حتى يستغني عنه ؛ وجبت له الجنة ...... ومن أعتقَ امرأً مسلماً ؛ كان فكاكه من لنار، يُجزىءُ بكل عضوٍ منه عضواً منه)).

سیدنا مالک بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ ﷺ فرما رہے تھے جس شخص نے مسلمان والدین کا یتیم بچہ اپنے کھانے پینے میں اپنے ساتھ ملا لیا حتیٰ کہ وہ (بچہ) اس سے بے پرواہ ہوگیا، اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو وہ جہنم کی آگ سے آزاد ہوجائے گا کفایت کرے گا اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو۔ [صحیح لغیرہ: مسند أحمد:29/5]

974 عن البراء بن عازبٍ رضي الله عنه قال : جاء أعرابيٌّ إلى رسول الله ﷺ فقال : يا رسولَ اللّه ! علِّمني عمَلاً يُدخِلني الجنَّةَ. قال: ((إنْ كنتَ أقْصَرْتَ الخُطبَة لقد أعْرَضْتَ المسْألَةَ ،أَعْتِقِ النَّسمَةَ ، وفُكَّ الرقَبةَ)). قال : أليْسَتا واحِدَةً ؟ قال : ((لا ، عِتْقُ النّسمه أنْ تَفرَّدَ بعتقِها ، وفكُّ الرَّقَبةِ أَنْ تُعطي

في ثَمنِها ، والمنُحَةُ الوكوف ، والفَيْءُ على ذي الرحِمِ القاطعِ ، فإنْ لَمْ تُطِقْ ذلِکَ فأطْعِمِ الجائعَ وَاسْقِ الظمْآنَ ، وأْمُرْ بالمعروفِ ، وانْهَ عنِ المنكرِ ، فإنْ لَمْ تُطِقْ ذلک ؛فكُفَّ لِسانَکَ الا عَنْ خَيْرٍ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مختصر لفظوں میں بڑی بات پوچھی ہے غلام کو آزاد کرو اور غلام کی گردن چھڑاو، اس نے عرض کی) کیا دونوں باتیں ایک نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا نہیں ، بلکہ پہلی بات کا مطلب یہ ہے کہ تم خود اکیلے تنہا پورے غلام کو آزاد کردو اور دوسری بات کا مطلب یہ ہے کہ (تم پورا غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو) اس کی آزادی میں کچھ قیمت دے کر (مدد کردو) اور دودھ والی اونٹنی یا بکری کسی کو دے دو اور وہ رشتہ دار جو تم سے تعلق توڑے تم اس پر احسان کرو (ہدیہ وغیرہ دو) اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ اور بھلائیوں کا حکم کرو اور برائیوں سے روکو۔ اگر اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتے تو اپنی زبان کو روکے رکھو، خیر کی بات کے سوا کچھ زبان سے نہ نکالو۔

[صحیح۔ مسند أحمد:299/4، صحیح ابن حبان:375، بیهقی فی الشعب: 4335]

975 عن أبي سعيدٍ الخدريِّ رضي الله عنه ؛ أنَّه سمعَ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((**خمس مَنْ عمِلَهُنَّ في يومٍ كَتَبهُ اللّٰه مِنْ أهلِ الجنَّة: مَنْ عاد مريضاً ، وشهدَ جنازةً، وصامَ يوماً، وراحَ إلى الجمعَةِ، وأَعْتَق رَقَبةً**)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ عمل وہ ہیں جوان کو کسی ایک دن میں کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اہلِ جنت میں لکھ دے گا۔ ① جو بیمار کی عیادت کرے ② جنازہ میں شرکت کرے ③ ایک دن روزہ رکھے ④ جمعہ (پڑھنے) جائے ⑤ غلام کو آزاد کرے۔ [صحیح۔ صحیح ابن حبان: 2760]

نکاح کی مشروعیت، ترغیب واحکام

اسلامی نظامِ معاشرت میں نکاح کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ نکاحِ اہل ایمان کی عفت وعصمت کی حفاظت بدنظری کا علاج اورنسل انسانی کی بقاوافزائش کا ذریعہ ہے۔ نکاح ایک ایسا بابرکت عمل ہے کہ جوانبیاء ورسل علیہم السلام کی سنت مطہرہ بھی ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

((وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ))

''ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا، کسی رسول سے نہیں ہوسکتا کہ کوئی نشانی بغیر اللہ کی اجازت کے لے آئے، ہر مقررہ وعدے کی ایک تحریر ہے۔'' [الرعد: 38]

انسان کی جنسی اور فطری خواہشات کی تکمیل وتسکین کے ساتھ ساتھ نکاح فریقین اوران کے اہل کی باہمی محبت والفت کا ذریعہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ))

''ہم نے دومحبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی (بہترین اور) چیز نہیں دیکھی۔''

[صحیح۔ السلسلة الصحیحة: 624، مستدرك حاكم: 160/2، سنن ابن ماجه: 2518]

نکاح کی فضیلت:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((إذا تَزوَّجَ العبدُ ؛ فقدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ ، فلْيَتَّقِ اللّٰه في النصفِ الباقي)). جس شخص نے نکاح کیا تو اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا اب اُسے چاہیے کہ بقیہ آدھے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ [حسن لغيره۔ بيهقي في الشعب:5478]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((ثلاثةٌ حقٌ على الله عونُهم: المجاهدُ في سبيلِ الله ، والمكاتبُ الذي يريدُ الأداءَ ، والناكِحُ الذي يريدُ العَفافَ)). تین قسم کے لوگوں کی مدد اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ ① اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ② وہ غلام جس کو اس کے مالک نے کچھ رقم ادا کر کے آزاد کرنے کا کہہ دیا ہو اور وہ غلام ان پیسوں کو ادا کرنا چاہتا ہے (تا کہ آزاد ہو سکے) ③ وہ شخص جو نکاح کر کے پاکدامنی اختیار کرنا چاہتا ہو۔ [حسن۔ جامع الترمذی: 1655، صحیح ابن حبان: 4019، مستدرك حاكم:217/2]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((یا معشَرَ الشبابِ! مَنِ استَطاعَ منكُم الباءَةَ فليَتزوَّجْ ؛ فإنَّه أغضُّ للبَصَرِ وأحْصَنُ لِلفرْجِ، ومَنْ لمْ يَسْتَطِعْ فعليهِ بالصوم ؛ فإنَّه له وِجاءٌ)) اے نوجوانو کے گروہ! تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح نظر کو بہت نیچا کرنے والا ہے اور شرم گاہ کی بہت حفاظت کرتا ہے اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ یہ اس کی شہوت کو قطع کر دینے والا ہے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5066، صحیح مسلم:1400، سنن أبی داؤد:2046، جامع الترمذی:1081]

نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان سنت ہے۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلنِّكَاحُ سُنَّتِيْ فَمَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ))

''نکاح میری سنت ہے لہٰذا جس نے میری سنت پر عمل نہ کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں''

[صحیح الجامع الصغیر: 6807]

نکاح سے انسان بدکاری، فحاشی، جنسی آلودگی اور شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے اور ایک کامیاب ازدواجی زندگی صرف اسی وقت ممکن ہے کہ جب اپنے زندگی کے ہمسفر کا انتخاب درست ہو یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آزاد مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کے مقابلہ میں مؤمن غلام اور لونڈیوں کے ساتھ نکاح کی ترغیب دی۔

((وَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ))

''اور شرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو، ایمان والی لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے، گو تمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں، ایمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے، گو مشرک تمہیں اچھا لگے۔ یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے، وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرمارہا ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔'' [البقرة: 221]

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت سے نکاح ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کی وجہ سے کیا جاتا ہے ① خوبصورتی ② مال ③ اخلاق ④ دین لیکن تو دین دار اور بااخلاق عورت سے ہی شادی کرنا تیرا دائیں ہاتھ خاک آلود ہو (یہ جملہ ترغیب کے لیے ہے)۔

[حسن۔ مسند أحمد:80/3، صحيح ابن حبان: 4026، مسند البزار:1403]

نیک بیوی بہترین سرمایہ:

اس دنیا کو سامان و سرمایہ قرار دے کر نیک اور صالحہ بیوی کو انسان کے لیے زندگی کا بہترین سرمایہ قرار دیا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انسان کی خوش بختی و سعادت سے ہیں ① نیک عورت ② کشادہ گھر ③ نیک ہمسایہ ④ عمدہ سواری۔ اور چار چیزیں انسان کی بدبختی سے ہیں ① برا ہمسایہ ② بدمزاج و بری عورت ③ بری سواری ④ تنگ گھر۔ [صحيح۔ صحيح ابن حبان:4021]

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿والذين يكنزون الذهب والفضة﴾ جو لوگ سونا و چاندی جمع کرتے ہیں (اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے انہیں قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا) نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ اس آیت میں سونا و چاندی کی زکوٰۃ نہ دینے پر وعید نازل کی گئی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ سب سے بہتر مال کونسا ہے تو ہم اُسے ذخیرہ کریں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر مال ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایسی ایمان والی بیوی جو شوہر کے ایمان (کے تقاضوں کی تکمیل) میں

مددگار ہو۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 1856، جامع الترمذی: 3094]

نکاح جہاں فریقین کی باہمی الفت ومحبت کا ذریعہ اور برائی کی راہ میں رکاوٹ ہے وہاں اس مقدس بندھن سے پیدا ہونے والی اولاد انسان کے لیے نفع بخش سرمایہ اور رسول اللہ ﷺ کی امت میں اضافے کا باعث ہے۔

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک ایسی عورت پائی ہے جو حسب، منصب اور مالی لحاظ سے بہت اونچی ہے لیکن اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ ﷺ نے اُسے منع کر دیا وہ دوبارہ آیا آپ ﷺ نے پھر یہی کہا جب وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: شادی ایسی عورت سے کرو جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو اس لیے کہ تمہاری کثرت کے سبب میں (روزِ قیامت) دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2050، سنن النسائی، مستدرك حاكم: 162/2]

نکاح کا حکم:

نکاح کے متعلق اہل علم کی مختلف آراء ہیں:

(۱) فرض:- ہر اس مسلمان پر نکاح کرنا فرض ہے جو جسمانی اور مالی طاقت رکھتا ہو اور اسے زنا و بدکاری میں مبتلا ہونے کا خوف ہو۔

(۲) حرام:- جس شخص میں نکاح کی طاقت نہ ہو تو ایسے شخص کے لیے نکاح حرام ہے۔

(۳) مستحب:- وہ شخص جسے مالی وجسمانی طاقت کے باوجود زنا اور بدکاری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو اس کے لیے نکاح کرنا مستحب ہے۔

بہترین شوہر کا انتخاب:

اسلام نے جس طرح مرد کے لئے تعلیم دی کہ وہ عقد نکاح کے لیے بہترین اور نیک وصالحہ خاتون کا انتخاب کرے اسی طرح عورت کے ولی پر بھی لازم ہے کہ اپنی بیٹی یا بہن کے نکاح کے لیے نیک، صالح، متقی و پرہیزگار اور باکردار شخص کا انتخاب کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے (اپنی بیٹی یا بہن کا) نکاح کر دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہو گا۔

[حسن۔ ارواء الغلیل: 1866، جامع الترمذی: 1084]

دورِ نبوت کا مثالی واقعہ:

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ابتدائے اسلام میں مسلمان ہونے والی انتہائی باکردار اور نیک و صالحہ خاتون تھیں۔ ان کے خاوند نے اسلام قبول نہ کیا بلکہ ملک شام کی طرف روانہ ہو گئے اور پھر وہیں ان کی وفات ہوئی۔ ابوطلحہ (رضی اللہ عنہ) جو کہ ابھی کافر تھے انہوں نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا مگر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ جواب دیا ”اللہ کی قسم! اے ابوطلحہ! تمہارے جیسے شخص کا پیغامِ نکاح رد نہیں کیا جا سکتا لیکن تم ایک کافر شخص ہو جبکہ میں مسلمان ہوں۔ میرے لیے تمہارے ساتھ شادی کرنا حلال نہیں۔ البتہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہارا قبولِ اسلام ہی میرا حق مہر ہو گا اس کے علاوہ میں تم سے کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرتی۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور ان کا نکاح ام سلیم رضی اللہ عنہا سے ہوا اور ان کا حق مہر یہی قبول اسلام تھا۔

[صحیح۔ سنن النسائی: 3341]

حق مہر کا بیان:

حق مہر کی ادائیگی شوہر پر واجب ہے یہی وجہ ہے کہ مہر کی عدم ادائیگی پر رسول اللہ ﷺ نے سخت وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ کم یا زیادہ حق مہر پر نکاح کیا جبکہ اس کے دل میں حق مہر ادا کرنے کا ارادہ نہیں تھا تو اس نے بیوی کے ساتھ دھوکے بازی سے کام لیا اور اگر حق مہر ادا کرنے سے پہلے ہی اس کی موت واقع ہو گئی تو روزِ قیامت وہ اللہ کے روبرو ایک زانی کی حیثیت سے پیش ہو گا۔

[صحیح۔ طبرانی فی الأوسط: 1851، والصغیر:111]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً))

”عورتوں کو ان کا مہر راضی وخوشی ادا کرو“ [النساء: 4]

حق مہر سے مراد وہ تحفہ ہے جو بوقتِ شادی خاوند اپنی بیوی کو نقدی، سونا و چاندی اور دیگر مال و متاع کی شکل میں دیتا ہے خاوند کی طرف سے مہر کی ادائیگی میں تاخیر اور بیوی کی طرف سے معاف کرنا بھی جائز ہے۔

حق مہر کی مقدار؟

قرآن وسنت میں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں کہ جو حق مہر کی مقدار کی تعیین کرے۔

جس حدیث میں کم از کم حق مہر کی مقدار دس درہم ہے وہ ضعیف ہے۔[نیل الأوطار: 250/4]

حق مہر کی زیادہ مقدار کی بھی کوئی حد نہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَآتَيْتُم إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا منه شَيْئًا))

''اور تم ان عورتوں میں سے کسی کو خزانہ بھی (بطور) مہر دیا ہو تو اس سے (طلاق کے وقت) کچھ نہ لو۔''

[النساء: 20]

افضل مہر:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((خَيْرُ الصَّدَاقِ أَيْسَرُهُ))

''بہترین مہر وہ جسے ادا کرنا انتہائی آسان ہو۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 1859، أرواء الغلیل: 1924]

نکاح کی شروط:

(۱) ولی کی اجازت۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيّ ''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں۔''

[صحیح۔ سنن أبی داؤد: 1836، جامع الترمذی: 1101]

نوٹ:۔ (۱) عورت کسی عورت کی ولی نہیں بن سکتی۔ [حسن۔ سنن ابن ماجه: 1527]

(۲) اگر کوئی شخص حالتِ احرام میں تو وہ کسی دوسرے کا نکاح میں ولی نہیں بن سکتا۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1409]

(۲) نکاح کے لئے لڑکی کی رضامندی بھی ضروری ہے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 5136، صحیح مسلم:1419]

(۳) دو عادل گواہوں کی موجودگی بھی ضروری ہے۔[صحیح۔ ارواء الغلیل: 1860، دار قطنی: 225/3]

خفیہ نکاح ممنوع:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَعْلِنُوا النِّكَاحَ))

''نکاح کا اعلان کرو۔''[حسن- آداب الزفاف ص 183]

بیویوں کی تعداد:

اسلام میں بیک وقت زیادہ سے زیادہ چار عورتوں سے نکاح جائز ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا))

''اور عورتوں کو ان کا مہر راضی وخوشی ادا کرو، ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو اسے شوق سے خوش ہو کر کھالو۔''[النساء: 4]

سیدنا قیس بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مسلمان ہوا تو میرے پاس آٹھ بیویاں تھیں میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا))

''ان میں سے چار کو اختیار (پسند) کر لے۔''

[حسن، صحیح۔ سنن ابن ماجه: 1588، سنن أبی داؤد:1939]

اسلام اور بیویوں میں عدل وانصاف:

ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں اسلام نے ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف کرنے کی ترغیب دی اور عدل نہ کرنے پر سخت وعید بیان کی گئی۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں (روزِ قیامت) نور کے ممبروں پر رحمٰن کی دائیں جانب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ

دائیں ہی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جو ان کی ماتحتی میں ہیں ان میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔

[صحيح- صحيح مسلم: 1827]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل وانصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو فالج زدہ ہوگا۔

[صحيح- جامع الترمذى:1141، مستدرك حاكم:186/2، سنن أبى داؤد:2133]

شوہر کے حقوق

(۱) حق زوجیت کی ادائیگی اور عدم موجودگی میں اپنی عزت کی حفاظت:

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اس کو چاہیے کہ فوراً حاضر ہو خواہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔

[صحيح- جامع الترمذى:1160، صحيح ابن حبان:4153]

(۲) شوہر کی اطاعت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عورت پانچوں نمازیں ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جائے۔[حسن- مسند أحمد: 191/1، صحيح ابن حبان: 4163]

(۳) خاوند کی خدمت:

سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ (تعظیمی) کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے معاذ!) یہ کیا؟ عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں شام گیا تو میں نے وہاں لوگوں کو اپنے سرداروں اور اپنے پیشواؤں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اس لیے میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دوبارہ) اس طرح ہرگز نہ کرنا؟ اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو (تعظیمی) سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عورت اپنے

رب کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 1853، صحیح ابن حبان:4171]

(۴) شوہر کی اجازت کے بغیر اس کا مال خرچ نہ کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کھانا بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو ہمارا عمدہ وافضل مال ہے۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 670، سنن ابن ماجہ: 2295]

(۵) شوہر کی شکر گذاری کرے اور ناشکری سے اجتناب کرے:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے نیاز نہیں ہو سکتی (ہر ضرورت میں اسے خاوند کی مدد درکار ہے)۔ [صحیح۔ سنن النسائی: 249، مستدرك حاكم:190/2]

(۶) شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کسی کو شوہر کے گھر میں اس کی مرضی واجازت کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے۔[صحیح۔ صحیح البخاری: 5195، صحیح مسلم: 1026]

(۷) شوہر کی اجازت سے نفلی روزے رکھے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

[صحیح۔ صحیح البخاری: 5195، صحیح مسلم: 1026]

بیوی کے حقوق

(۱) حق زوجیت کی ادائیگی فطری خواہشات کی تکمیل مرد کی طرح عورت کا بھی حق ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ دن کو روزہ رکھتے اور رات قیام میں گذار دیتے جس کی وجہ سے اپنی بیوی کا حق صحیح معنی میں ادا نہ کرے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا))

''تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔'' [صحیح۔ صحیح البخاری : 1975]

اس لیے مرد کو چاہیے حالت حیض و نفاس اور روزے کی حالت کے سوا اپنی بیوی کے فطری حقوق کو ادا کرے۔

(۲) حق مہر کی ادائیگی:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((و آتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً))

''عورتوں کو ان کا مہر راضی وخوشی ادا کرو'' [النساء: 4]

(۳) رہائش کا بندوبست

((اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۭ ○))

''تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا ہو لے انہیں خرچ دیتے رہا کرو پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی۔''

[طلاق: 6]

(۴) بیوی و اولاد کے اخراجات کا بندوبست:

((لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۧ))

''کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کی رزق کی تنگی کی گئی ہو اسے

چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اسی میں سے (اپنی حسب حیثیت) دے، کسی شخص کو اللہ تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی طاقت اسے دے رکھی ہے، اللہ تنگی کے بعد آسانی وفراخت بھی کر دے گا۔'' [طلاق: 7]

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب خود پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر ہرگز نہ مارا اور نہ ہی اسے برا بھلا کہا اور نہ (بغرض اصلاح) اس سے جدائی کر مگر گھر ہی میں (بستر الگ کر لے)۔

[صحيح۔ سنن أبي داؤد: 2142، صحيح ابن حبان:4163]

(۵) حسن سلوک:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو، اور میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے بڑھ کر بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

[صحيح۔ صحيح ابن حبان: 4177]

(٦) عدل وانصاف:

ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں خاوند پر عدل وانصاف کرنا بھی ضروری ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل و انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو فالج زدہ ہوگا۔

[صحيح۔ جامع الترمذي:1141، مستدرك حاكم:186/2، سنن أبي داؤد:2133]

(ے) کمی وکوتاہی سے درگزر کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مومن اپنی ایماندار بیوی سے (کسی ایک آدھ بُری عادت کی وجہ سے) نفرت نہ کرے اگر اُسے ایماندار بیوی کی کوئی عادت ناپسند لگتی ہے تو (ضرور) کوئی دوسری عادت اچھی بھی لگتی ہوگی۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 1469]

17

نکاح کا بیان

1- نظر نیچے رکھنے کی ترغیب اور بری نظر، اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اور اسے چھونے پر وعید

976 عن معاوية بن حيدة رضي الله قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((ثلاثَةٌ لا تَرى أعينُهم النارَ: عينٌ حرسَتْ في سبيلِ الله، وعينٌ بكَتْ مِنْ خَشْيَةِ الله، وعينٌ كَفَّتْ عن محارم الله)) .

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کو نہ دیکھیں گی (یعنی جہنم سے محفوظ رہیں گی)

① وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرے کے لیے بیدار رہی۔

② وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے روئی۔

③ وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رکی رہی۔ [حسن لغیرہ۔ طبرانی 1003/19]

977 عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه: أنَّ النبي ﷺ قال: ((اضْمَنوا لي سِتًّا مِنْ أنفُسِكم اَضْمَنْ لكم الجنة: اصدُقوا اذا حَدَّثْتم، وأَوفوا إذا وعدْتم ، وأدُّوا الأَمَانَة، إذا ائْتُمِنْتُم، واحْفَظوا فُروجَكم، وغُضُّوا أبصارَكم ، وَكُفُّوا أيديَكم)) .

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (اگر) تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ① بات کرو تو سچ بولو ② وعدہ کرو تو اس کی پاسداری کرو ③ جب تمہارے پاس امانت

رکھی جائے تو اسے ادا کرو ④ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو ⑤ اپنی نگاہوں کو (نامحرم عورتوں کے سامنے) جھکائے رکھو ⑥ اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم وستم سے) بچائے رکھو۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند احمد: 323/5، صحیح ابن حبان: 271، مستدرك حاكم 358/4]

978 عَنْ بريدة قال: قال رسول الله ﷺ لعلي: ((يا عليُّ! لا تُتبعِ النظرةَ النظْرةَ ؛ فإنَّما لكَ الأولى، وليستْ لكَ الآخِرةُ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! (اچانک کسی عورت پر) نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر نہ ڈالو (اچانک پڑ جانے والی) پہلی نظر تمہارے لیے معاف ہے جبکہ دوسری معاف نہیں۔ [حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی: 2777، سنن أبی داؤد: 2149]

979 عن أبي هريرة رضي الله عنه النبي ﷺ قال: ((كُتِبَ على ابنِ آدمَ نصيبُه مِنَ الزنا ؛ فهو مُدرِكٌ ذلكَ لا مَحالَة ، فالعينانِ زناهُما النظرُ، والأذُنانِ زناهُما الاستماعُ ، واللِسانُ زناهُ الكَلامُ ، واليدُ زِناها البطْشُ ، والرِّجلُ زِناها الخُطا، والقلبُ يَهوى ويتَمنَّى ، ويُصَدِّقُ ذلكَ الفَرْجُ أو يُكذِّبُه))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر آدم زاد کے لیے زنا سے اس کا حصہ مقرر کر دیا گیا ہے وہ ہر حال میں اسے پا کر رہے گا۔ آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا (بری بات کو) سننا ہے، زبان کا زنا فحش کلامی ہے، ہاتھ کا زنا (غیر محرم کو) پکڑنا، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل (برائی) کی تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2657، صحیح البخاری:6343، سنن أبی داؤد: 2152]

980 عن جرير رضي الله عنه قال: سألتُ رسولَ الله ﷺ عَنْ نَظَرِ الفَجْأةِ ؟ فقال: ((اصْرِفْ بصَركَ)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نظر (ادھر سے) پھیر لو۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 2159، سنن أبی داؤد: 2148، جامع الترمذی:2776]

981 عن عقبة بن عامر رضي الله عنه ، أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: ((إياكُم والدخولَ على النساءِ)).

فقال رجلٌ مِنَ الأنصارِ : أفر أيتَ الْحمو؟ قال: ((الحَمْوُ الموتُ)).

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اجنبی) عورتوں کے نزدیک جانے سے پرہیز کرو، ایک انصاری نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! دیور وغیرہ کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5232، صحیح مسلم: 2172، جامع الترمذی: 1171]

982 عن عمر رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((**لا يخْلُوَنّ رجلٌ بامْرأةٍ إلا كان ثالثَهما الشيطانُ**))

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آدمی جب کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرتا ہے تو ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ [صحیح۔ جامع الترمذی: 1171]

983 عن ابن عباس رضي الله عنهما؛ أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((**لا يخْلُوَنَّ أحدُكم بِامْرأةٍ إلا مَعَ ذي مَحْرمٍ**))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ جائے مگر محرم کی موجودگی میں (کوئی حرج نہیں)۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 5233، صحیح مسلم:1341]

984 عن معقل بن يسارٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((**لأَنْ يُطعنَ في رأسِ أحدِكم بِمخْيطٍ مِنْ حديدٍ ؛ خيرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرأةً لا تَحِلُّ لَه**))

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے سر پر لوہے کی سوئی کے ساتھ مارا جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الکبیر: 486/20]

2-دیندار اور زیادہ بچے جنم دینے والی عورت کے ساتھ نکاح کی ترغیب

985 حدیث عن عبدالله بن مسعودٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((**يا معشر الشباب! مَنِ اسْتطاع منْكُم البَاءَة فلْيَتزوَّجْ ؛ فإنَّه أغضُّ للبَصَرِ وأحْصَنُ لِلفرْجِ، ومَنْ لمْ يَسْتَطِعْ فعليهِ بالصوم ؛ فإنَّه له وِجاءٌ**))

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نوجوانو کے گروہ! تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح نظر کو بہت نیچا کرنے والا ہے اور شرم گاہ کی بہت حفاظت کرتا ہے اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے کیونکہ یہ اس کی شہوت کو قطع کردینے والا ہے۔ [صحیح۔ صحيح البخاری: 5066، صحيح مسلم:1400، سنن أبي داؤد:2046، جامع الترمذی:1081]

986 حدیث عن ثوبان رضي الله عنه قال: لَما نزَلتْ ((**والذين يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ والفِضَّةَ**)) قال: **كنَّا مع رسولِ الله ﷺ في بعضِ أسْفاره ، فقالَ بعضُ أصْحابِه : أُنْزِلَتْ في الذهبِ والفِضَّةِ ، لو علِمْنا أيُّ المالِ خيرٌ فَنَتَّخِذه. فقال: ((أفضَلهُ لِسانٌ ذاكِرٌ ، وقلْبٌ شاكِرٌ ، وزوجَةٌ مؤمِنَةٌ تُعينُه على إيمانه))** .

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿والذين يكنزون الذهب والفضة﴾ جو لوگ سونا و چاندی جمع کرتے ہیں (اور اس کی زکوٰۃ نہیں دیتے انہیں قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا) نازل ہوئی تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ اس آیت میں سونا و چاندی کی زکوٰۃ نہ دینے پر وعید نازل کی گئی ہے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ سب سے بہتر مال کونسا ہے تو ہم اُسے ذخیرہ کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر مال ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایسی ایمان والی بیوی جو شوہر کے ایمان (کے تقاضوں کی تکمیل) میں مددگار ہو۔ [صحیح لغیرہ۔ سنن ابن ماجه: 1856، جامع الترمذی: 3094]

987 حدیث ابن حبان میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((**أربعٌ مِنَ السعادَةِ : المرأةُ الصالحةُ ، والمسكنُ الواسعُ ، والجارُ الصالحُ ، والمركَبُ الهَنيءُ. وأربعٌ مِنَ الشَّقاءِ : الجارُ السوءُ ، والمرْأةُ السوءُ ، والمركَبُ السوءُ، والمسكنُ الضيِّقُ**)).

چار چیزیں انسان کی خوش بختی و سعادت سے ہیں ① نیک عورت ② کشادہ گھر ③ نیک ہمسایہ ④ عمدہ سواری۔ اور

چار چیزیں انسان کی بدبختی سے ہیں ① برا ہمسایہ ② بدمزاج و بری عورت ③ بری سواری ④ تنگ گھر۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان:4021]

988 عن انس رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: ((إذا تزوَّجَ العبدُ ، فقدِ استَكمَل نِصفَ الدِّينِ ، فلْيتَّقِ اللهَ في النصفِ الباقي)).
سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نکاح کیا تو اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا اب اُسے چاہیے کہ بقیہ آدھے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ [حسن لغیرہ۔ بیہقی فی الشعب:5478]

989 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((ثلاثَةٌ حقٌ على اللهِ عونُهم: المجاهدُ في سبيلِ اللهِ ، والمكاتبُ الذي يريدُ الأداءَ ، والناكِحُ الذي يريدُ العَفافَ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین قسم کے لوگوں کی مدد اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ ① اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ② وہ غلام جس کو اس کے مالک نے کچھ رقم ادا کر کے آزاد کرنے کا کہہ دیا ہو اور وہ غلام ان پیسوں کو ادا کرنا چاہتا ہے (تا کہ آزاد ہو سکے) ③ وہ شخص جو نکاح کر کے پاکدامنی اختیار کرنا چاہتا ہو۔

[حسن۔ جامع الترمذی: 1655، صحیح ابن حبان: 4019، مستدرك حاكم:217/2]

990 عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: جاءَ رهط إلى بيوتِ أزواجِ النبيِّ ﷺ يسألونَ عنْ عِبادةِ النبيِّ ﷺ، فلمَّا أُخبِروا؛ كأنَّهم تقالُّوها ، فقالوا: وأينَ نحنُ مِنَ النبيِّ ﷺ ، وقد غَفَر اللهُ له ما تقدَّمَ مِنْ ذَنْبِه وما تأخَّر؟ قال أحدُهُم : أما أنا فإنِّي أُصَلِّي الليلَ أبداً. وقال الآخَرُ : أنا أصومُ الدهرَ ولا أُفطِرُ. وقال آخَرُ: وأنا أَعْتَزِلُ النساءَ فلا أتزوَّجُ أبداً. فجاء رسولُ اللهِ ﷺ إليهم ؛فقال: ((أنتمُ القومُ الَّذينَ قلْتُم كذا وكذا؟ أما واللهِ إنِّي لأَخشاكُم للهِ، وأتقاكُم له ، ولكنِّي أصومُ وأُفطِرُ، وأصَلِّي وأرْقُدُ ، وأتَزوَّجُ النساءَ، فمنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتي فليسَ مِنِّي)).
سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر نبی مکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے کی غرض سے آئے جب ازواج مطہرات نے ان کو آپ ﷺ کی عبادت کے متعلق بتایا تو انہوں نے اس

عبادت کو کم سمجھا اور کہنے لگے کہ ہم کہاں نبی کریم ﷺ کے درجہ کو پہنچ سکتے ہیں آپ ﷺ کی تو اگلی پچھلی لغزشیں اللہ نے معاف کردی ہیں (آپ ﷺ کو زیادہ عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہم گناہگار ہیں ہمیں آپ ﷺ سے زیادہ عبادت کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا) ایک نے کہا کہ میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا (کبھی نہیں سوؤں گا) دوسرے نے کہا کہ میں مسلسل روزے رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ ایک نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ الگ رہوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہی وہ لوگ ہو جنھوں نے یہ یہ کہا؟ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں لیکن میں (نفلی) روزہ رکھتا بھی ہوں اور (کبھی) نہیں بھی رکھتا اور رات کو نماز پڑھتا بھی ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی (بھی) کی ہے۔ لہٰذا جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں (یعنی مجھ سے قریب نہیں میرے طریقے پر نہیں)۔

[صحیح۔ صحیح البخاری:5063، صحیح مسلم: 1401]

991 حدیث نبوی عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: **((تُنكَحُ المرأةُ على إحْدى خِصالٍ: لجمالِها، ومالِها، وخُلُقِها، ودِينِها، فعليكَ بذاتِ الدين والخُلُقِ تَرِبَتْ يمينُكَ))**.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت سے نکاح ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت کی وجہ سے کیا جاتا ہے ① خوبصورتی ② مال ③ اخلاق ④ دین لیکن تو دین دار اور با اخلاق عورت سے ہی شادی کرنا تیرا دائیں ہاتھ خاک آلود ہو (یہ جملہ ترغیب کے لیے ہے)۔

[حسن۔ مسند أحمد:80/3، صحیح ابن حبان: 4026، مسند البزار:1403]

992 حدیث نبوی عن معقِلِ بن يسار رضي الله عنه قال: جاء رجلٌ إلى رسولِ اللهِ ﷺ فقال: **يا رسولَ اللهِ إني أَصَبْتُ امْرأةً ذاتَ حسبٍ ومنصب ومال؛ إلا أنها لا تلِدُ، أفأتزوَّجها؟ فنهاه. ثم أتاهُ الثانِيَة، فقالَ له مثل ذلك ثم أتاهُ الثالِثَةَ، فقال له: ((تَزَوَّجوا الوَدودَ الولودَ، فإنّي مكاثِرٌ بكمُ الأُمَمَ))**.

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک ایسی عورت پائی ہے جو حسب، منصب اور مالی لحاظ سے بہت اونچی ہے لیکن اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس سے شادی کرلوں؟ آپ ﷺ نے اُسے منع کردیا وہ دوبارہ آیا آپ ﷺ نے پھر یہی کہا جب

وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: شادی ایسی عورت سے کرو جو محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی ہو اس لیے کہ تمہاری کثرت کے سبب میں (روزِ قیامت) دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

[حسن، صحیح۔ سنن أبی داؤد: 2050، سنن النسائی، مستدرك حاكم: 162/2]

3-میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کرتے ہوئے باہمی حسن معاشرت کی ترغیب اور حقوق کی عدم ادائیگی پر وعید

993 عن میمون عن أبیه عن النبي ﷺ: ((أيُّما رجُلٍ تزوَّجَ امْرأةً على ماقلَّ مِنَ المَهْرِ أو كثُرَ ، ليس في نَفْسِه أنْ يُؤَدِّيَ إليها حقَّها ؛ خَدعَها، فماتَ ولَمْ يُؤَدِّ إليها حقَّها ؛ لقيَ اللّٰه يومَ القيامة وهو زانٍ))

سیدنا میمون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ کم یا زیادہ حق مہر پر نکاح کیا جبکہ اس کے دل میں حق مہر ادا کرنے کا ارادہ نہیں تھا تو اس نے بیوی کے ساتھ دھوکے بازی سے کام لیا اور اگر حق مہر ادا کرنے سے پہلے ہی اس کی موت واقع ہوگئی تو روزِ قیامت وہ اللہ کے روبرو ایک زانی کی حیثیت سے پیش ہوگا۔

[صحیح۔ طبرانی فی الأوسط: 1851، والصغیر: 111]

994 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ((أكْمَلُ المؤمِنينَ إيمانًا أحْسَنُهم خُلُقًا، وخيارُكم خيارُكم لِنسائهمْ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سے سب سے زیادہ کامل ایماندار وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں۔

[حسن، صحیح۔ جامع الترمذی: 1162، صحیح ابن حبان: 4164]

995 عن عائشة رضي اللّٰه عنها قالت: قالَ رسولُ اللّٰه ﷺ: ((خيرُكم خيرُكم لِأَهْلِه ، وأنا خيرُكُمْ لِأَهْلي))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو، اور میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے بڑھ کر بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 4177]

996 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((اسْتَوْصوا بالنساءِ فانَّ المرأةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلعٍ، وإنَّ أعْوجَ ما في الضِلَعِ أعْلاه ، فانْ ذَهَبْتَ تقيمه كَسَرْتَه، وانْ تركْتَه لمْ يَزلْ أعوجَ، فاسْتَوصوا بالنساءِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بارے میں میری وصیت مانو، عورت کی تخلیق پسلی سے ہوئی (جو قدرتی طور پر ٹیڑھی ہوتی ہے) اور سب سے زیادہ ٹیڑھی پسلی اوپر والی ہوتی ہے۔ اور اگر تو اس کو (زبردستی) سیدھا کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا (یعنی طلاق ہو جائے گی) اور اگر تو اسے اسی حال پر چھوڑ دے تو پھر وہ ہمیشہ ویسی ہی ٹیڑھی رہے گی اس لیے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔ [صحیح۔ صحیح البخاری: 3331، صحیح مسلم: 1468]

997 حدیث نبوی عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ((لا يَفْرَكْ مؤمنٌ مؤمِنةً ، إنْ كَرِهَ منها خُلُقًا رضي منها اخرَ، أو قال: غيرَه))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مومن اپنی ایماندار بیوی سے (کسی ایک آدھ بُری عادت کی وجہ سے) نفرت نہ کرے اگر اُسے ایماندار بیوی کی کوئی عادت ناپسند لگتی ہے تو (ضرور) کوئی دوسری عادت اچھی بھی لگتی ہوگی۔ [صحیح۔ صحیح مسلم: 1469]

998 حدیث نبوی عن معاوية بن حيدة رضي الله عنه قال: قلتُ: يا رسولَ الله! ما حقُّ زوجة أحدِنا عليه؟ قال: ((أنْ تُطعِمَها إذا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إذا اكْتَسَيتَ ، ولا تضربِ الوجهَ ، ولا تُقَبِّح، ولا تَهْجُرْ إلا في البيت))

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ، جب خود پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اس کے چہرے پر

ہرگز نہ مارا اور نہ ہی اسے برا بھلا کہا اور نہ (بغرض اصلاح) اس سے جدائی کر مگر گھر ہی میں (بستر الگ کر لے)۔

[صحیح۔ سنن أبي داؤد: 2142، صحیح ابن حبان:4163]

999 عن عبدالرحمن بن عوفٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ((إذا صلَّتِ المرأةُ خمْسَها، وصامَتْ شهْرَها، وحفظَتْ فرْجَها، وأطاعَتْ زَوْجَها، قيلَ لها: ادْخُلي الجنَّةَ مِنْ أي أبوابِ الجنَّةِ شِئْتِ))

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور خاوند کی فرمانبرداری کرے تو (قیامت کے دن) اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس مرضی دروازے سے تو چاہتی ہے جنت میں داخل ہو جا۔

[حسن لغیرہ۔ مسند أحمد:191/1، طبراني في الكبير: 8800]

1000 عن حُصين بْنِ مُحْصِنٍ: أنَّ عَمَّةً له أتَتِ النبيَّ صلی اللہ علیہ وسلم [في حاجة، ففرغت من حاجتها]، فقال لها: ((أذات زوج [أنت]؟)). قالت: نعم. قال: ((كيف أنتِ له؟)). قالت: ما آلوه إلا ما عَجَزْتُ عنه. قال: ((فانظري أين أنت منه؛ فانَّه جنَّتُكِ ونارُكِ)).

سیدنا حصین بن محصن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے کسی مسئلہ کے سلسلہ میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے شوہر سے کیسا برتاؤ کرتی ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ حتی الامکان ان کی خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتی سوائے اس کے کہ میں خدمت کے کرنے سے عاجز ہی ہو جاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے خاوند کے ساتھ برتاؤ پر غور کر کیونکہ وہ ہی تیری جنت (بھی) ہے اور دوزخ (بھی) ہے۔

[صحیح۔ مسند أحمد: 341/4، سنن النسائي:76، مستدرك حاكم:189/2]

1001 عن ابن أبي أوفى قال: لما قَدِمَ معاذُ بن جَبلٍ مِنَ الشامِ سَجَدَ للنَّبيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فقالَ رسولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ما هذا؟)). قال: يا رسولَ اللهِ! قدِمتُ الشام، فوجَدْتُهم يَسجدُونَ لبطارِقَتِهِمْ وأساقِفَتِهِمْ، فأَرَدْتُ أنْ أَفْعَلَ ذلِكَ بكَ. قال: ((فلا تفعَلْ؛ فإنِّي لوْ أَمَرْتُ شَيْئًا أنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ؛ لأمرتُ المرأةَ أنْ

تَسْجُدَ لِزَوْجِها ، والَّذي نَفْسي بِيَدِه ، لا تُؤَدِّي المرأةُ حقَّ ربِّها حتى تُؤَدِّيَ حقَّ زوْجِها ››.

سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ (تعظیمی) کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے معاذ!) یہ کیا؟ عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں شام گیا تو میں نے وہاں لوگوں کو اپنے سرداروں اور اپنے پیشواؤں کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا اس لیے میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرنا چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دوبارہ) اس طرح ہرگز نہ کرنا؟ اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو (تعظیمی) سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے عورت اپنے رب کا حق اس وقت تک ادا نہیں کرسکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔

[صحیح۔ سنن ابن ماجہ: 1853، صحیح ابن حبان:4171]

1002 عن أنسِ بن مالكٍ رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ‹‹ ألا أُخبِرُكم بِرِجالِكم في الجنَّةِ ››. قلنا: بَلى يا رسولَ الله! قال: ‹‹النبيُّ في الجنَّةِ ، والصدّيقُ في الجنَّةِ، والرجلُ يزورُ أخاه في ناحِيَةِ المِصْرِ لا يزورُه إلا لله في الجَنَّةِ. ألا أُخبِرُكُمْ بنسائِكُم في الجنَّةِ ؟ ››. قلنا: بلى يا رسولَ الله! قال: ‹‹ كلُّ وَدُودٍ وَلودٍ ، إذا غَضِبَتْ ، أوْ أُسِيءَ إليْها ، أو غَضِبَ زوْجُها قالتْ: هذه يدي في يَدِك، لا أَكْتَحِلُ بغَمْضٍ حتى تَرْضى ››.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم میں سے جنتی مردوں کی تمھیں خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی جنت میں ہوگا اور صدیق بھی جنت میں ہوگا اور وہ شخص جو اپنے بھائی کی شہر کے کسی کنارے صرف اللہ کی رضا کے لیے زیارت کرنے جائے (وہ بھی) جنت میں ہوگا (پھر فرمایا) کیا میں تم میں سے جنتی عورتوں کی تمھیں خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتلایئے، ارشاد فرمایا: (خاوند سے) محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی، جب اسے غصہ آئے یا اس کے ساتھ برا سلوک ہو یا اس کا خاوند اس سے ناراض ہو جائے تو وہ (اپنے شوہر سے) کہے یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گی جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر: 140، والأوسط: 1764، والصغیر:118]

1003 حدیث: عن عبداللّٰہ بن عمرٍو رضي اللّٰہ عنہما عن رسولِ اللّٰہ ﷺ قال: ((**لا ینظُرُ اللّٰہ تبارَک وتعالی إلی امرأۃٍ لا تشکرُ لزوجِھا ؛ وھي لا تستغني عنہ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے نیاز نہیں ہو سکتی (ہر ضرورت میں اسے خاوند کی مدد درکار ہے)۔ [صحیح۔ سنن النسائی: 249، مستدرک حاکم:2/190]

1004 حدیث: عن معاذ بن جبلٍ رضي اللّٰہ عنہ عن النبي ﷺ قال: ((**لا تُؤذي امرأۃٌ زوجَھا في الدنیا ؛ إلا قالَت زوجتُہ مِنَ الحورِ العینِ : لا تُؤذیہ قاتلکِ اللّٰہ، فإنّما ھو عندکِ دخیلٌ ، یوشِکُ أنْ یُفارِقکِ إلینا**)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی عورت دنیا میں اپنے خاوند کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی (جنتی) بیوی حور بڑی آنکھوں والی کہتی ہے اسے تکلیف نہ دے اللہ تجھے مارے (یعنی رحمت سے دور کردے) یہ تو تمہارے پاس مہمان ہے قریب ہے کہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آجائے۔
[صحیح۔ سنن ابن ماجہ:2014، جامع الترمذی]

1005 حدیث: عن طلق بن عليٍّ رضي اللّٰہ عنہ ؛ أنَّ رسول اللّٰہ ﷺ قال: ((**إذا دعا الرجُل زوجتَہ لِحاجتِہ ؛ فلْتأتِہ وإنْ کانَتْ علی التّنورِ**)).

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیے بلائے تو اس کو چاہیے کہ فوراً حاضر ہو خواہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔
[صحیح۔ جامع الترمذی:1160، صحیح ابن حبان:4153]

1006 حدیث: عن أبي ھریرۃ رضي اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: ((**إذ دعا الرجلُ امرأتَہُ إلی فراشِہ ، فلَمْ تأتِہ ، فباتَ غضبانَ علیھا ؛ لَعنتھا الملائکۃُ حتی تُصبِحَ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ نہ آئے اور خاوند ساری رات ناراضگی میں گزار دے تو اس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت بھیجتے ہیں۔
[صحیح۔ صحیح البخاری:5193، صحیح مسلم:1436، سنن أبی داؤد:2141]

1007 عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول اللهﷺ: ((**اثنان لا تجاوزُ صلاتُهما رؤوسَهما : عبدٌ أبقَ مِنْ مواليهِ حتى يرجعَ ، وامْرَأةٌ عَصَتْ زوْجَها حتى ترجعَ**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوقسم کے لوگوں کی نماز ان کے سروں سے تجاوز نہیں کرتی۔ ① بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالک کی طرف لوٹ نہ آئے ② وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے یہاں تک کہ اس سے باز نہ آجائے۔ [حسن- طبرانی فی الصغیر:479، مستدرك حاكم:173/4]

4- بیویوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دینے اور ان میں انصاف نہ کرنے پر وعید

1008 عن أبي هريرة رضي الله عنه: أنرسول اللهﷺ قال: ((**مَنْ كانَتْ عندَهُ امْرأَتانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بينهما؛ جاءَ يومَ القيامة وشِقُّه ساقِطٌ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں عدل و انصاف نہ کرے تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو فالج زدہ ہوگا۔

[صحيح- جامع الترمذى:1141، مستدرك حاكم:186/2، سنن أبى داؤد:2133]

1009 عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول اللهﷺ: ((**إنَّ المقْسِطينَ عندَ الله على منابِرَ مِنْ نورٍ عن يمينِ الرحمنِ، وكِلْتا يديْهِ يَمينٌ، الذين يعدِلون في حكْمِهم وأهْليهم وما وَلوا**)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ہاں (روزِ قیامت) نور کے ممبروں پر رحمٰن کی دائیں جانب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں، گھر والوں اور جو ان کی ماتحتی میں ہیں ان میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔

[صحيح- صحيح مسلم: 1827]

5- بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی ترغیب اور ان کی پرواہ نہ کرنے پر وعید اور بچیوں پر خرچ کرنے اور انہیں ادب سکھانے کی فضیلت

1010 عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((دينارٌ أنفقتَه في سبيل الله، ودينارٌ أنفقتَه في رقَبَةٍ ، ودينارٌ تصدَّقْتَ به على مسكينٍ ، ودينارٌ أنفَقْتَه على أهْلِكَ ؛ أعْظَمُها أجراً الَّذي أنفَقْتَه على أهْلِكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور ایک وہ دینار جسے تم غلام آزاد کرنے کے لیے خرچ کرو اور ایک وہ دینار جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو ان میں سے سب سے زیادہ اجر وثواب اس (دینار کے خرچ کرنے) کا ہے جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو۔

[صحيح۔ صحيح مسلم:995]

1011 عن أبي مسعودٍ البدري رضي الله عنه عن النبيﷺ قال :((إذا أنْفَقَ الرجُلُ على أهْلِه نفقةً وهو يَحْتَسِبُها؛ كانتْ له صدَقَةً)).

سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے اہل وعیال پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو یہ بھی اس کے لیے صدقہ (کی طرح حصول ثواب کا ذریعہ) ہوگا۔

[صحيح۔ صحيح البخاری:55، صحيح مسلم:1002، جامع الترمذی:1965]

1012 عن المقدام بن معديكرب رضي الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: ((ما أطعَمْتَ نفْسَكَ فهو لكَ صدقةٌ، وما أطْعَمْتَ وَلَدَكَ فهو لكَ صدقةٌ ، وما أطْعَمْتَ زَوْجَتَكَ فهو لكَ صدَقَةٌ ، وما أطْعَمْتَ خادِمَكَ فهو لكَ صدَقةٌ)).

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم خود کھاؤ وہ صدقہ ہے، جو اپنی بیوی کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے جو اپنی اولاد کو کھلاؤ وہ بھی صدقہ ہے اور جو اپنے خادم کو کھلاؤ گے وہ بھی صدقہ ہے۔

[صحيح۔ مسند أحمد:131/4]

1013 عن عبداللّٰه بن مسعودٍ رضي اللّٰه عنه قال: قال رسولُ اللّٰهﷺ:((**اليدُ العُليا أفضَلُ مِنَ اليدِ السُفلى، وابدَأ بِمَنْ تعولُ ، أُمَّک وأباک، وأختَک وأخاک، وأدناک فأدناکَ**)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اوپر والا (یعنی دینے والا) ہاتھ نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہت بہتر ہے اور (خرچ کرنا) اپنے اہل وعیال سے شروع کرو یعنی ماں باپ، بہن بھائی پھر جو جس قدر زیادہ قریبی ہے (ان پر خرچ کرو)۔[حسن، صحیح۔ طبرانی فی الأوسط:9483]

1014 عن جابرٍ رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰهﷺ: ((**ما أنفق المرء على نفسه وولده وأهلِهِ وذي رحمه وقرابته ؛ فهو له صدقةٌ**)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: انسان اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنی بیوی اور قریبی رشتہ داروں پر جو بھی خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ (کی طرح حصول ثواب کا ذریعہ) ہوگا۔

[حسن لغیرہ۔ طبرانی فی الأوسط:6892]

1015 عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰهﷺ:((**إنَّ المَعونَةَ تأتِي مِنَ اللّٰه على قدْرِ المؤُنَةِ، وإنَّ الصبرَ يأتي مِنَ اللّٰه على قَدْرِ البَلاءِ**)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ذمہ داری کے بقدر ہوتی ہے اور صبر (کی توفیق) یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت کے بقدر مل جاتی ہے۔

[حسن لغیرہ۔ مسند البزار:1506]

1016 عن العرباض بن سارية رضي اللّٰه عنه قال: سمِعْتُ رسول اللّٰهﷺ يقول:((**إنَّ الرجلَ إذا سَقى امْرأته مِنَ الماءِ أُجِرَ**)). قال: فأتَيْتُها فسَقَيْتُها ، وحدَّثْتُها بما سمعتُ مِنْ رسولِ اللّٰه ﷺ.

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی جب اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اسے اس کا بھی ثواب ملتا ہے (صحابی) کہتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اُسے پانی پلایا اور رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی یہ حدیث بھی اُسے سنائی۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد:179/4، طبرانی فی الکبیر:646، والأوسط:858]

1017 حدیث: عن عبداللہ بن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ : ((كَفَى بِالْمَرء إثْماً أنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ جن پر خرچ کرنا (اہل وعیال وغیرہ) اس کے ذمہ (لازم) ہے یہ ان کا خیال نہ رکھے۔

[حسن لغیرہ۔ سنن أبی داؤد:1692، سنن النسائی: ، مستدرك حاكم:415/1]

1018 حدیث: عن كعب بن عجرة رضي الله عنه قال: مر على النبي ﷺ رجلٌ، فرأى أصحابُ رسولِ اللّٰه ﷺ مِنْ جَلَده ونَشاطِه، فقالوا: يا رسولَ اللّٰه! لوكان هذا في سبيل اللّٰه! فقال رسولُ اللّٰه ﷺ: ((انْ كانَ خرجَ يَسْعى على ولَدِه صِغاراً فهو في سبيل اللّٰه، وانْ كانَ خرجَ يَسْعى على أبَوَينِ شَيْخَيْنِ كبيرَيْنِ فهو في سبيلِ اللّٰه، وانْ كانَ خرجَ يَسْعى على نفْسه يُعِفُّها فهو في سبيل اللّٰه، وانْ كانَ خرجَ يَسْعى رِياءً و مُفاخَرةً فهو في سبيلِ الشيطانِ)).

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس سے گزرا تو جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی صحت و تندرستی کو دیکھا تو کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش یہ شخص اللہ کی راہ میں ہوتا (یعنی اس کی قوت جہاد میں کام آتی) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے چھوٹے معصوم بچوں کی خاطر (رزقِ حلال) کمانے کے لیے نکلا ہے تب بھی اللہ کی راہ میں ہے، اگر یہ اپنے بوڑھے والدین کی خاطر کمانے کے لیے نکلا ہے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے، اگر یہ خود اپنے لیے کمانے نکلا ہے تا کہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچ جائے تب بھی یہ اللہ کی راہ میں ہے (لیکن) اگر یہ فخر وریا اور شان وشوکت کی خاطر کمانے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔

[صحیح لغیرہ۔ طبرانی فی الکبیر:282]

1019 حدیث: عن الحسن رضي الله عنه عن نبي اللّٰه ﷺ قال: ((إنَّ اللّٰه سائلٌ كلَّ راعٍ عمَّا اسْتَرْعاهُ، حَفِظَ أمْ ضَيَّعَ ، حتى يَسْأَلَ الرجُلَ عنْ أهلِ بيْته)).

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھے گا کہ

اپنے ماتحتوں کی ذمہ داری کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا (یعنی اپنی ذمہ داری کو پورا کیا یا نہیں) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آدمی سے اس کے گھر والوں کے متعلق سوال کرے۔[حسن، صحیح۔ صحیح ابن حبان:4476]

1020 عن عائشة رضى الله عنها قالت: جاء تني مسكينةٌ تحمِل ابنَتَينِ لهَا ، فأطعَمتُها ثلاث تَمراتٍ، فأعْطَتْ كلَّ واحدةٍ منها تَمرةً ، ورَفعتْ إلى فيها تَمرةً لتأكُلها، فاستَطعَمَتها ابنتاها، فشقّتِ التَمرَةَ التي كانتْ تريدُ أنْ تأكُلَها بينهما، فأعجبَني شأنُها، فذكرتُ الذي صَنَعَتْ لرسولِ اللهﷺ، فقال:((إنَّ الله قد أوجَبَ لها بهما الجنَّةَ ، أوْ أعْتَقَها بِهِما مِنَ النارِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک حاجت مند عورت اپنی دو بیٹیوں کو اٹھائے ہوئے آئی تو میں نے اسے تین کھجوریں کھانے کے لیے دیں اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دی اور ایک خود کھانے لگی تو ان بیٹیوں نے اپنی ماں سے وہ بھی مانگ لی تو اس عورت نے اس کھجور کے دو حصے کیے اور خود کھانے کی بجائے اپنی بیٹیوں کو دے دیئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اس کے اس عمل سے انتہائی تعجب ہوا تو میں نے اس کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بیٹیوں کی وجہ سے اس کے لیے جنت واجب کر دی ہے یا فرمایا ان کی وجہ سے اللہ نے اُسے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ [صحیح۔ صحیح مسلم:2636]

1021 عن أنس رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: قال رسول اللهﷺ: ((مَنْ عالَ ابْنَتينِ أو ثلاثًا ، أو أختَينِ أو ثلاثًا حتى يَبِنَّ ، أو يموتَ عَنهُنَّ ؛ كنتُ أنا وهو في الجنَّةِ كهاتَيْنِ . وأشارَ باصبُعَيهِ السبابةِ والتي تليها)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دو یا تین بیٹیوں یا بہنوں کی پرورش ان کی شادی ہونے تک کی یا ان کی پرورش کرتے کرتے اس کا انتقال ہو گیا تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور اس کی ساتھ والی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔[صحیح۔ صحیح ابن حبان: 447]

1022 عن المطلب بن عبدالله المخزومي قال: دخلتُ على أم سلمةَ زوجِ النبيِّ ﷺ فقالت: يا بني ! الا أحدثُك بما سمعت من رسول اللهﷺ؟ قلت: بلى يا أمّه! قالت: سمعتُ رسول اللهﷺ يقول:

((من أنفق على ابنتين أو أختين أو ذواتي قرابةٍ يحتسبُ النفقةَ عليهما حتى يغنيهما الله من فضله، أو يكفيهما؛ كانتا له ستراً من النار)).

مطلب بن عبداللہ مخزومی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا میں تجھے وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا، میں نے عرض کی ضرور بتائیے! انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے اپنی دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا کسی قریبی عزیز کی دو (بیٹیوں وغیرہ) پر حصول ثواب کی نیت سے خرچ کیا یہاں تک کہ ان کو اللہ نے اپنے فضل سے دوسروں سے مستغنی کر دیا تو وہ دونوں اس کے لیے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔

[حسن لغیرہ۔ مسند احمد:293/6، طبرانی فی الکبیر: 938]

6- اچھے نام رکھنے کی ترغیب، برے ناموں کی ممانعت اور انہیں بدلنے کا حکم

حدیث 1023 عن أبي وهبٍ الجُشَمِي وكانت له صحبةٌ۔ رضي الله عنه قال: قال رسولُ اللهِ ﷺ: ((أحبُّ الأسماءِ إلى الله عبدُالله وعبدُ الرحمن، وأصدَقُها حارثٌ وهَمَّامٌ ، وأقْبَحُها حَرْبٌ ومُرَّةٌ)).

سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں، اور ناموں میں سے سچے ترین نام حارث اور ہمام ہیں، اور بدترین نام حرب (جھگڑالو) مرہ (تلخی، کڑواہٹ) ہیں۔[حسن لغیرہ۔ سنن ابی داؤد:4950، سنن النسائی:]

حدیث 1024 عن أبي هريرة رضي الله عنه: أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((إنَّ أخْنَعَ اسمٍ عند الله رجلٌ تَسَمَّى مَلِکَ الأمْلاکِ ، زاد في رواية : لا مالِکَ إلا الله)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدترین اور خبیث ترین وہ شخص ہے جس نے اپنا نام ملک الاملاک رکھا ہو (یعنی بادشاہوں کا بادشاہ) جبکہ حقیقی بادشاہ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں۔[صحیح۔ صحیح مسلم:2143]

حدیث 1025 عن عائشة رضي الله عنها:((أنَّ رسولَ الله ﷺ كان يغيِّرُ الاسْمَ القبيحَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

[صحیح لغیرہ۔ جامع الترمذی:3839]

حدیث 1026 عن ابن عمر رضي الله عنهما: ((أنَّ ابنةً لعمر كان يقالُ لها: (عاصِيَة) ، فسمَّاها رسولُ الله ﷺ (جَميلَة))).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیۃ (جس کا معنیٰ ہے گناہ کرنیوالی) تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

[صحیح۔ جامع الترمذی:2838، سنن ابن ماجہ:3733، صحیح مسلم:2139]

7-انسان کے اپنے باپ اور غلام کے اپنے آقاؤں کے سوا کسی دوسرے کی طرف نسبت کرنے پر وعید

1027 عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه: أنَّ رسول الله ﷺ قال: ((**مَن ادَّعى الى غيرِ أبيهِ وهو يعلَمُ أنَّه غيرُ أبيهِ ؛ فالجنَّةُ عليه حرَامٌ**)).

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے اور اُسے معلوم بھی ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔

[صحيح۔ صحيح البخاری:6766، صحيح مسلم: 63، سنن أبی داؤد: 5113، سنن ابن ماجه:2610]

1028 عن عبدالله بن عمرٍو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ:((**مَنِ ادَّعى الى غيرِ أبيه، لَمْ يَرُحْ رائحَةَ الجنَّةِ ، وإنَّ ريحَها ليوجَدُ مِنْ قدرِ سبعينَ عاماً ، أو مسيرة سبعينَ عاماً**)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا اور جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آتی ہے۔

[صحيح۔ مسند أحمد 171/1، سنن ابن ماجه:2611]

1029 عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ :((**مَنِ ادَّعى نسباً لا يُعرَفُ كَفر باللّٰه، او انْتَفى مِنْ نَسبٍ وإنْ دَقَّ كَفر باللّٰه**)).

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی ایسے نسب سے ہونے کا دعویٰ کیا جو نسب معروف نہ تھا یا جس نسب سے وہ تھا اس سے ہونے کی اس نے نفی کی (کہ میرا اس نسب سے تعلق نہیں) اگرچہ ہلکی اور معمولی نفی ہی کی ہو تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا (ناشکری کی)۔

[صحيح لغيره۔ طبرانی فی الأوسط:8570]

8- جس کے تین، دو یا ایک بچہ فوت ہو جائے اس کے لیے اجر و ثواب کی ترغیب

1030 عن أبي ذر رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: ((ما مِنْ مُسْلِمَيْنِ يموتُ بينهُما ثلاثةٌ مِنَ الولَدِ لمْ يَبْلُغوا الحِنْثَ ؛ إلا أدْخَلَهُما اللّٰه الجنَّة بفضْلِ رحمَته إيَّاهم)).

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جن مسلمان والدین کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

[صحيح۔ صحيح ابن حبان: 2929]

1031 عن أبي حسان قال: قُلْتُ لأبي هريرة: إنَّه قد ماتَ لي ابْنان فما أنتَ مُحَدِّثي عنْ رسولِ اللّٰه ﷺ بحديثٍ تُطيِّبُ [به] أنفُسَنا عن موتانا؟ قال: نعم، ((صِغارُهم دَعا ميصُ الجنَّةِ ، يَتلقى أحدُهم أباه، أو قال: أبويه، فيأخذُ بثوبِه ، أو قال: بيده، كما آخذُ أنا بصنَفَةِ ثوبِک هذا ، فلا يتَناهى أوْ قال: ينتهي حتى يُدخِلَهُ اللّٰه وأباهُ الجنَّةَ)).

سیدنا ابوحسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو بیٹے فوت ہو چکے ہیں تو کیا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث نہیں سنائیں گے جس سے ہمارے دل اپنے مُردوں کی طرف سے تسلی حاصل کر لیں؟ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں، (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا) ان کے چھوٹے بچے (جو بچپن میں فوت ہو گئے) جنت کے کیڑے مکوڑے ہوں گے (یعنی بلا روک ٹوک جنت میں آ جا سکے گے) وہ اپنے (مسلمان) والدین کے کپڑے پکڑ کر انہیں جنت کے پاس لے آئیں گے جس طرح کہ میں نے تمہارے اس کپڑے کے دامن کو پکڑ رکھا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے (ماں) باپ کو جنت میں داخل کر دے گا۔ [صحيح۔ صحيح مسلم: 2635]

1032 عن أبي أُمامَة عن عَمْرِو بنِ عَبَسَة قال: قلتُ له حدِّثْنا: حديثًا سمعتَه مِنْ رسولِ اللّٰه ﷺ ليسَ فيه انْتِقاصٌ ولا وَهْمٌ ، قال: سمعتُه يقولُ: ((مَنْ وُلِدَ له ثلاثَةُ أولادٍ في الاسْلامِ ، فماتوا قبْلَ أنْ يَبْلُغوا الحِنْثَ ؛ أدْخَلَهُ اللّٰه برَحْمتِه إيَّاهُمْ ، ومَنْ أنْفقَ زوْجَيْنِ في سبيلِ اللّٰه فإنَّ لِلْجَنَّةِ ثمانِيَةَ أبْوابٍ يُدْخِلُهُ اللّٰه مِنْ أي بابٍ

شاء منها الجنَّةَ ››.

سیدنا ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو جس میں کسی قسم کا کوئی نقص اور وہم وغیرہ نہ ہو، تو سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے ہاں حالت اسلام میں تین بچے پیدا ہوئے اور بالغ ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر رحمت کے سبب اس کو جنت میں داخل کرے گا اور جس نے کسی بھی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ جنت میں جانا چاہے گا اللہ اُسے داخل فرمادے گا۔ [صحيح لغيره۔ مسند أحمد:386/4]

1033 وعن قُرَّةَ بنِ إياسٍ رضي الله عنه: أنَّ رجلاً كان يأتي النبيَّ ﷺ ومعه ابنٌ له ، فقال النبيُّ ﷺ: ‹‹أتُحبُّه؟›› قال: نعم يا رسولَ الله ! أحبَّك الله كما أحِبُّه. فَفقَدهُ النبيُّ ﷺ فقال: ‹‹ ما فعلَ ابْنُ فلانٍ ››. قالوا: يا رسول الله! ماتَ . فقال النبيُّ ﷺ لأبيه: ‹‹ ألا تُحِبُّ أنْ لا تأتيَ باباً مِنْ أبْوابِ الجنَّةِ إلا وَجَدْتَه ينْتَظِرُكَ ؟ ››. فقال رجلٌ: يا رسولَ الله! أله خاصَّةً ، أم لكلنا؟ قال: ‹‹ بل لِكُلِّكُمْ ››.

سیدنا قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اپنے بیٹے سے محبت کرتے ہو؟ اس نے عرض کی جی ہاں! (اور کہا) کہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت فرمائے جس طرح کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں (پھر کچھ عرصہ تک) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہ دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ فلاں شخص کے بیٹے کا کیا بنا؟ عرض کی گئی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا تو انتقال ہو گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد سے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم (روزِ قیامت) جنت کے دروازے پر جاؤ اور وہاں اپنے بیٹے کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پاؤ؟ ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ خوشخبری صرف اسی کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (خوشخبری) تم سب کے لیے ہے۔

[صحيح۔ مسند أحمد: 15633، سنن ابن حبان:2947]

1034 عن معاذٍ رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ‹‹ والذي نفسي بيده إنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أمَّه

بسَرَرِه إلى الجنَّة إذا احْتَسَبتهُ)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو بچہ اپنی والدہ کے پیٹ میں (روح پھونکے جانے سے قبل) ہی ساقط ہوگیا تو وہ بھی اپنی والدہ کو نال (ناف سے ملا ہوا ایک حصہ) سے پکڑ کر جنت میں لے جائے گا جبکہ اس کی والدہ صبر کرتے ہوئے اس پر ثواب کی امید رکھے۔

[صحيح لغيره۔ مسند أحمد: 241/5، طبراني في الكبير:299]

1035 وعن أبي سلمى راعي رسولِ اللّٰه ﷺ قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه ﷺ يقول: ((بخٍ بخٍ، وأشار بيده لِخَمْسٍ ما أثْقَلهُنَّ في الميزانِ : سُبْحانَ اللّٰه، والحمدُ للّٰه، ولا إله إلاَّ اللّٰه ، واللّٰه أكبرُ. والوَلَد الصالِحُ يُتَوَفى لِلمَرْءِ المسلمِ ، فيحتَسِبُه)).

سیدنا ابوسلمی رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مویشی چرایا کرتا تھا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بہت خوب، بہت خوب اور پانچ چیزوں کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جو ترازو میں بہت وزنی ہیں ① سبحان اللہ ② الحمد للہ ③ لا الہ الا اللہ ④ اللہ اکبر ⑤ اور مسلمانوں کا وہ بچہ جو فوت ہو جائے اور (والدین) اس پر صبر کریں اور اجر و ثواب کی امید رکھیں۔

[صحيح۔ نسائي في عمل اليوم والليلة:167، صحيح ابن حبان:830، مستدرك حاكم: 511/1]

1036 عن أبي موسى الأشعري رضي اللّٰه عنه: أنّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال:((إذا ماتَ ولَدُ العبدِ قال اللّٰه لملائكتِه: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عبْدي ؟ فيقولونَ : نَعَمْ. فيقولُ : قَبَضْتُم ثَمرةَ فؤادِه؟ فيقولونَ : نعمْ. فيقول : ماذا قالَ عبْدِي ؟ فيقولونَ : حمِدَكَ واسْتَرْجعَ. فيقولُ [اللّٰه تعالى] : ابْنُوا لِعبْدي بَيتاً في الجنّةِ ، وسَمُّوهُ بيتَ الحَمْدِ)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بچے کی روح نکال لی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نکال لی، پھر ارشاد ہوتا ہے کہ تم نے اس کے دل کے ٹکڑے کو لے لیا، وہ عرض کرتے ہیں کہ بے شک لے لیا، ارشاد ہوتا ہے کہ پھر میرے بندے نے اس پر کیا کہا۔ (فرشتے) عرض کرتے ہیں کہ اس نے آپ کی حمد کی اور "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا

ہے کہ اس کے بدلے جنت میں ایک گھر اس کے لیے بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو۔

[حسن لغیرہ۔ جامع الترمذی:1021، صحیح ابن حبان:2937]

9۔ عورت کو اس کے شوہر اور غلام کو اس کے مالک کے خلاف اُبھارنے پر وعید

1037 عن بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قال: قال رسولُ الله ﷺ: ((ليس منَّا مَنْ حلَف بالأمانَةِ ، ومن خَبَّبَ على امْرِيءٍ زوجتَه أوْ مَمْلوكه فليسَ مِنَّا)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امانت کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں (کیونکہ قسم صرف اللہ کے اسما وصفات کی اُٹھائی جا سکتی ہے) اور جو شخص کسی کی بیوی یا اس کے غلام کو اس کے خلاف ورغلائے وہ (بھی) ہم میں سے نہیں۔ [صحیح۔ مسند أحمد:352/5، صحیح ابن حبان: 4363]

1038 عن جابرٍ رضي الله عنه عنِ النبي ﷺ قال: ((انَّ ابليسَ يضَعُ عرشَه على الماءِ ، ثمَّ يبعثُ سراياه ، فأدْناهُم منه منزِلةً أعظمُهم فِتْنةً ؛ يجيء أحدُهم فيقولُ : فعلتُ كذا وكذا. فيقولُ: ما صنعتَ شيئًا. ثُمَّ يجيء أحدُهم فيقولُ : ما تركْتُه حتى فَرَّقْتُ بينه وبينَ امْرأَتِه ! فيُدْنيهِ منه ويقولُ : نِعْمَ أنتَ. فيَلْتَزِمُه)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ابلیس پانی پر اپنے تخت کو بچھاتا ہے اور پھر اپنے (شیطانی) لشکروں کو (فتنہ وفساد کے لیے) بھیجتا ہے اور ان (شیطانوں) میں سے اس کے سب سے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑے فتنے کو پھیلاتا ہے، ان (شیطانوں) میں سے ایک آ کر کہتا ہے کہ میں نے یہ (فتنہ کھڑا) کیا تو ابلیس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا، پھر ایک اور آ کر کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی، ابلیس اسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے کہ تو کتنا اچھا ہے اور پھر اسے اپنے سینے سے لگا لیتا ہے۔

[صحیح۔ صحیح مسلم: 2813]

10- بلا وجہ بغیر کسی عذر کے عورت کے لیے اپنے شوہر سے طلاق مانگنے پر وعید

1039 حدیث: عن ثوبان رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ قال: ((**أيُّما امْرأةٍ سألتْ زوجَها طلاقَها مِنْ غيرِ ما بأسٍ؛ فحرامٌ عليها رائحةُ الجنَّةِ**)).

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت بغیر کسی وجہ کے اپنے خاوند سے طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ [صحیح۔ سنن أبی داود: 2226، جامع الترمذی: 2287، سنن ابن ماجه: 2055، صحیح ابن حبان: 4172]

11- عورت کے لیے خوشبو لگا کر اور بناؤ سنگھار کر کے گھر سے نکلنے پر وعید

1040 حدیث: عن ابی موسیٰ رضي الله عنه: ((**أيُّما امْرأةٍ اسْتَعْطَرتْ فمرَّتْ على قومٍ لِيَجدوا ريحَها فهيَ زانِيَةٌ، وكلُّ عينٍ زانِيَةٌ**)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو عورت عطر (خوشبو) لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کر سکیں تو وہ زانیہ ہے، اور ہر آنکھ (غلط استعمال کی وجہ سے) زنا کرنے والی ہے۔

[حسن۔ سنن النسائی: ، صحیح ابن خزیمة: 1681، صحیح ابن حبان: 4407، مستدرك حاكم: 369/2]

1041 حدیث: عن موسى بن يسار قال: **مرَّتْ بأبي هريرةَ امرأةٌ وريحُها تعصِفُ . فقال لها: أينَ تُريدين يا أمَةَ الجبَّارِ؟ قالتْ: إلى المسجدِ. قال: وتطَيَّبْتِ ؟ قالتْ: نعم. قال: فارْجِعي فاغْتَسلِي ، فإنَّني سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول:** ((**لا يقبَلُ اللهُ مِن امْرأةٍ صلاةً خرجَتْ إلى المسجِد وريحُها تعْصِفُ حتى ترجعَ فتغْتَسِلَ**)).

سیدنا موسیٰ بن یسار فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک عورت گزری جس نے بڑی تیز خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا اے اللہ کی بندی! تیرا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا مسجد کی طرف پوچھا کیا تو نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، فرمایا: واپس جا کر اس کو دھو ڈال (تاکہ خوشبو کا اثر زائل ہو جائے) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا: اللہ اس عورت کی نماز قبول نہیں کرتا جو مسجد کی طرف اس حالت میں جائے کہ اس کی خوشبو پھیل رہی ہو یہاں تک کہ وہ واپس جا کر اسے دھو نہ ڈالے۔

[حسن لغيره۔ صحیح ابن خزیمة: 1682، سنن أبی داود: 4174، سنن ابن ماجه: 4002]

12-رازافشاء کرنے پر وعید خاص طور پر میاں بیوی کے باہمی راز کو پھیلانے کی ممانعت

1042 عن أسماء بنت يزيد رضي الله عنها: أنَّها كانتْ عندَ رسول الله ﷺ والرجالُ والنساءُ قعودٌ عندَه، فقال: ((لعلَّ رجلاً يقولُ ما فعلَ بأهْله ، ولعلَّ امْرأةً تُخبِرُ بِما فعلَتْ مع زوْجِها))، فأرَمَّ القومُ ، فقلْتُ : أيْ واللّٰه يا رسولَ اللّٰه ! إنَّهم لَيفْعلون ، وإنَّهُنَّ ليفْعَلْنَ . قال: ((فلا تَفعلوا، فانَّما مثلُ ذلك شيطانٌ لِقيَ شَيْطانَة ، فغَشِيَها والناسُ يَنْظُرونَ)).

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں اور آپ ﷺ کے پاس بہت سے مرد اور عورتیں بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ممکن ہے ایسا بھی ہوتا ہو کہ کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ جو (صحبت وغیرہ) کرتا ہے لوگوں کو بتاتا ہو، اور ایسا بھی ممکن ہے کہ عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ کرتی ہے وہ (دوسروں کو) بتاتی پھرتی ہو۔ سب لوگ خاموش رہے، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم مرد بھی ایسا کرتے ہیں اور عورتیں بھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح ہرگز نہ کرو اس لیے کہ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے کہ ایک شیطان (بدکار) کسی جِنّی (زانیہ) سے (سب کے سامنے) بدکاری کرے اور لوگ انہیں دیکھ رہے ہوں۔

[صحیح لغیرہ۔ مسند أحمد: 456/6]

1043 عن جابر رضي الله عنه ؛ أنَّ رسولَ اللّٰه ﷺ قال:((إذا حدَّث رجلٌ رجُلاً بحديثٍ ثُمَّ الْتَفَتَ ؛ فهو أمانَةٌ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کوئی بات کسی دوسرے کے سامنے بیان کرے پھر ادھر ادھر دیکھے تو اس کی یہ بات امانت ہے۔

[حسن۔ سنن أبی داؤد: 4868، جامع الترمذی:1959]

242, J.B.B. Marg, (Belasis Road),
Nagpada, Mumbai-8 (INDIA)
Tel,: (+91-22) 2308 8989, 2308 2231
fax :(+91-22) 2302 0482
E-mail : ilmpublication@yahoo.co.in

₹ 900/- (مکمل سیٹ)